

بین مصفون و حسن ناخلفین

Checked  
1987

17/1/87

کی روٹھی سے لیکرو  
 اگر کہہ رہا ہوں شمع لیکرو  
 دست شفقت پہرا  
 ہلکا جاتا ہی یا خون او سکا بہایا جانے لگا  
 لہذا یہی کہ بیان اور کافر و بشری محال ہی ادنیٰ یہ ہی کہ اگر سعدان و عینی  
 خامین جی ای کی پستی نہ توین تو اون میں خاک باقی نہ تھا اب تک سبش  
 دیا ہوتا سبحان اللہ کیا شمس عام ہی کہ حاتم انکی سرکار کا او فی غلام ہی کہ ا  
 فیض ہست ہستی امیر کبریٰ غنی ہر محتاج اور فقیر ہی شوکت شجاعت ہی  
 ہی کہ نہ انجہ فی دیجی نہ کان فی سنی انسان کی تو کیا جان ہی کہ ہر کی مین ٹھہری پو  
 پردہ قاتین موت و ایسی نہ پش ہی کہ غاب مین ہی کیسکو نظر نہیں آتی  
 طرف سہایہ حسام ہلالی برق سوز پرشید ہی نصرت قوت بازو۔۔۔ حضرت  
 خدایا وہ سہایہ حضرت رحمان خلیل در سیم ایسی ہین کہ باوصف قدرت سیکو  
 موصیفت کی تکلیف کو گزارا نہیں فرماتی باشا اللہ شہرت حسن خداداد سران بزم  
 مراد عباد جسنی پوری نجت ہی جمالی فرخ ذالک گاہ دیکھا جوش حیرت  
 ہی تصویر نگیا اور ذہین رسا مین پیش ہو اک لوج دکو ایسی نقشے کے  
 واسطی خلق کیا ہر کثیر پریشان سی پران ذوق شوق دیدار مین مضطرب  
 ہو کر آتی ہین اور سلطانی پر یون کی پر یون مین چہ چہ کہ حضرت کو در کج

جگہ جگہ جان چاہی نہ  
 ایسی جگہ جگہ جان چاہی نہ  
 جگہ جگہ جان چاہی نہ  
 جگہ جگہ جان چاہی نہ  
 جگہ جگہ جان چاہی نہ

میں سے چاہی  
 بلال سید صاحب

خلاق ہر شے کو زار و بی کو ہر معانی اور فو

علائی اپنے آواز مصفا  
 ہر شے کو زار و بی کو ہر معانی اور فو

ہو کہ اللہ ہی جس تکلیف کو گزارا نہیں فرماتی  
 ہوا کہ اللہ ہی جس تکلیف کو گزارا نہیں فرماتی  
 ہوا کہ اللہ ہی جس تکلیف کو گزارا نہیں فرماتی

وزیر اعظم حضور عالم نواب صیغہ دو ان فیضی زمان حری ورم ہند سے  
 خوشدل اور شاد بہی محل حال اپنا اور سبب تالیف کہ بصاحت بخاوم  
 ارباب فصاحت محمد علی ہوسوی محسن ولد سیدہ ماہ حسین مغفور حقیقت ابنی  
 سید عرب شاہ بردر خوشہ چین فصیح لفظی اعارف خدا خواجہ وزیر وزیر اور محقق علم  
 زائر جناب سید الشہداء شہید دوست کر بلا میر علی اوسط رشک ہر اہل ذمہ  
 سی گذارش کرتا ہی کہ اجداد کرام نے خواست میں کہ توابع بلاد غور ہا  
 عربستان سی اگر توطن اختیار کیا تھا سید امیر برہان انارکند برمانہ کہ اولاد میں  
 سید امیر کلال اسکندہ التذنی فرادیس اجنان کی تہی حسب الطلب شاہ جمع جاہ فرخ سیر  
 سع تبرکات سندی کہ پشت ہا پیشق سی چلی آتی تھی خواست سی لاہور میں تشریف  
 فرما ہوی سید میر گشاہ والد جد مغفور عہد میں حضرت شاہ عالم شاہ غازی کی  
 دار الخلافت شاہ چمان آہو میں اردو ہوی والد ماجد چہراہ اپنی نانا صاحب حکیم میر محمد  
 اعزاز مغفور کی بیت اسطنت لکھنؤ میں ہوئی اس سبب سی مولد و سکن احقر یہاں  
 چندی باقتضای آب و خورشش تقرب کوردیدہ کانپور میں مقیم ہا  
 جب وہ سلسلہ برہم ہوا ہر شتا کو نا آشنا پایا اللہ بریدہ میں فن ربما میں شکل  
 قیس طاق تکسین بخش خاں نا شاہ تلسہ وہ طبیعت مایل فریاد۔ لے  
 معنی ظہوری نظیری ثانی بسمل سیف و داد قلیل خیر اتحاد و رند خنجا  
 انفسد ان تارہ ہود شاعر ہا ہر شتا کی ہفتی و زکی سیخ آتی تھی

وزیر اعظم حضور عالم نواب صیغہ دو ان فیضی زمان حری ورم ہند سے  
 خوشدل اور شاد بہی محل حال اپنا اور سبب تالیف کہ بصاحت بخاوم  
 ارباب فصاحت محمد علی ہوسوی محسن ولد سیدہ ماہ حسین مغفور حقیقت ابنی  
 سید عرب شاہ بردر خوشہ چین فصیح لفظی اعارف خدا خواجہ وزیر وزیر اور محقق علم  
 زائر جناب سید الشہداء شہید دوست کر بلا میر علی اوسط رشک ہر اہل ذمہ  
 سی گذارش کرتا ہی کہ اجداد کرام نے خواست میں کہ توابع بلاد غور ہا  
 عربستان سی اگر توطن اختیار کیا تھا سید امیر برہان انارکند برمانہ کہ اولاد میں  
 سید امیر کلال اسکندہ التذنی فرادیس اجنان کی تہی حسب الطلب شاہ جمع جاہ فرخ سیر  
 سع تبرکات سندی کہ پشت ہا پیشق سی چلی آتی تھی خواست سی لاہور میں تشریف  
 فرما ہوی سید میر گشاہ والد جد مغفور عہد میں حضرت شاہ عالم شاہ غازی کی  
 دار الخلافت شاہ چمان آہو میں اردو ہوی والد ماجد چہراہ اپنی نانا صاحب حکیم میر محمد  
 اعزاز مغفور کی بیت اسطنت لکھنؤ میں ہوئی اس سبب سی مولد و سکن احقر یہاں  
 چندی باقتضای آب و خورشش تقرب کوردیدہ کانپور میں مقیم ہا  
 جب وہ سلسلہ برہم ہوا ہر شتا کو نا آشنا پایا اللہ بریدہ میں فن ربما میں شکل  
 قیس طاق تکسین بخش خاں نا شاہ تلسہ وہ طبیعت مایل فریاد۔ لے  
 معنی ظہوری نظیری ثانی بسمل سیف و داد قلیل خیر اتحاد و رند خنجا  
 انفسد ان تارہ ہود شاعر ہا ہر شتا کی ہفتی و زکی سیخ آتی تھی



کون عفتی که جس میں ان کا دل روشن ہے  
 پیمانہ یوں کارهای باغبان بلای  
 ایسیان بلبل کارهای باغبان بلای  
 بانی بود کلماتی در دستهای بلای  
 فانی که می ای جلدای زین بلای  
 اسقدر ز شعی که تا برون بلای  
 کون عفتی که جس میں ان کا دل روشن ہے  
 پیمانہ یوں کارهای باغبان بلای  
 ایسیان بلبل کارهای باغبان بلای  
 بانی بود کلماتی در دستهای بلای  
 فانی که می ای جلدای زین بلای  
 اسقدر ز شعی که تا برون بلای

طرح لکھنؤ مشاعرہ میرا صاحب

سلطان ابن سلطان خاقان ابن خاقان ابو المنصور ناصر الدین حضرت سلطان عالم  
 محمد واجد علی شاہ بادشاہ اختر مختص خلد اللہ بکدوالی بیت اسطرت اختر مکر المشہر بکرتو  
 خلف الرشید بنت مرکان حضرت امجد علیشاہ سوای اور تالیف و تصنیف کشید و تین  
 دیون تین مثنویان خلاصہ فکر عالی ہر اسطی فیض عام کی طبع ہونی ہر ایک کی گنجائش اس مختصر میں

عشق ہی جہ طبع اک کوہ گران بلای	سنگ مارین کو دک و پیر و جوان بلای
جہسار ستم ہی کوئی دنیا میں کہ انصاف	پاؤں کی نیچی زمین ہی آسمان بلای
مرد مومن ہوں نہ چہو و گنا کر کی یادین	عشق کی دستار باند ہو گناہان بلای
شمع روشن عشق ساعدی نہی ہن پریان	موتی سر کی طرح رستہ ہی ہوان بلای
قاتلا پہلی سرای عشق اختر کو ملے	بار غم رکھا جو پیش مردمان بلای

عالی فکر باوقار خواجہ حیدر علی غفور آفس خف خواجہ جی بخش باشند لکھنؤ صاحب ان اردو صحف

گر دکلفت جم رہی ہی ہر زمان بلای	کیا زمین پیدا کر گیا آسمان بلای
کیا عجب ہی داغ سودا کا مکان بلای	میزبان رکھتا ہی پائی میہان بلای
رکھتی ہن ہی بہ تری سر پر بھانی کی لٹی	گنبد دستار سنی اہد مکان بلای
خون ناحق کوچی میں اوس ک کی ہوتی رہن	لاشی تر پہن لاشی رہے ہون طیان بلای
کیا سچ کہ شمع ہی میں یار کو تشبیہ دون	یان دہن میں ہی زبان ان ہی باران بلای
بیلو قمری برابر دو نو ہوتی ہن جلال	گلکو رکھتا ہی جوہ سرور ان بلای

کون عفتی کہ جس میں ان کا دل روشن ہے  
 پیمانہ یوں کارهای باغبان بلای  
 ایسیان بلبل کارهای باغبان بلای  
 بانی بود کلماتی در دستهای بلای  
 فانی که می ای جلدای زین بلای  
 اسقدر ز شعی که تا برون بلای  
 کون عفتی کہ جس میں ان کا دل روشن ہے  
 پیمانہ یوں کارهای باغبان بلای  
 ایسیان بلبل کارهای باغبان بلای  
 بانی بود کلماتی در دستهای بلای  
 فانی که می ای جلدای زین بلای  
 اسقدر ز شعی که تا برون بلای  
 کون عفتی کہ جس میں ان کا دل روشن ہے  
 پیمانہ یوں کارهای باغبان بلای  
 ایسیان بلبل کارهای باغبان بلای  
 بانی بود کلماتی در دستهای بلای  
 فانی که می ای جلدای زین بلای  
 اسقدر ز شعی که تا برون بلای

کون عفتی کہ جس میں ان کا دل روشن ہے  
 پیمانہ یوں کارهای باغبان بلای  
 ایسیان بلبل کارهای باغبان بلای  
 بانی بود کلماتی در دستهای بلای  
 فانی که می ای جلدای زین بلای  
 اسقدر ز شعی که تا برون بلای  
 کون عفتی کہ جس میں ان کا دل روشن ہے  
 پیمانہ یوں کارهای باغبان بلای  
 ایسیان بلبل کارهای باغبان بلای  
 بانی بود کلماتی در دستهای بلای  
 فانی که می ای جلدای زین بلای  
 اسقدر ز شعی که تا برون بلای

اوپہر سے انکار ہوا اور پھر سے اصرار برہما بہر کیف اونکی پاس خاص  
 سے اس محنت عظیم کو گوارا کیا فہرست اعضا کی طیاری پر مایل و راغب ہوا  
 اشعار چند استاد امی کی جنگے دواوین مروج ہین بہت بہل میں انتخاب  
 ہوئے بعد از ان بموجب مصرع کہ عشق آسان نمود اول ولی  
 افتاد مشکہا + جو کوہ کنے پیش آئی دل من داند و من داند  
 و داند دل + ایک شمعہ اوس کا یہ ہے پندرہ تذکرے اور صد ہا دواویا  
 اور بیاضین بڑے بڑے جتنوں سے بہم پہنچائین جب شعرای  
 یاضی کا کلام دست یاب ہوا اور ہر ناظم و وردیار کے خدمت میں آپ  
 اور اجاب و لسوز سے خطر ظاہر ہوا کہ نہ سچے حتی کہ چار مطیع اخبار ہین یہ  
 جبر چہ چو اسے جب اشعار سحر شعار اون حضرات کے میسر ہوئے اور  
 شعرا می معاصرین کی خدمت میں مکرر حاضر ہوئے غزلین لایا اور جنگلی کوئی  
 غزل اس قید کی نہ تھی اونسے کہوائی ہنگمشاعران میں اسی طرح کی طرحین  
 کین غرضکہ اس تلاش سے سات سو شعرا کا کلام فراہم کیا مگر کلام بعض  
 شعرای ہم عصر کا اس وجہ سے باقی رہ گیا کوئی غزل اس قید سے اونکے  
 کلام سابق ہین نہ تھے اور اب حنا بندی شاہد فکر کا اتفاق نہیں ہوتا اور بعض  
 شعرا ہی سے عذر لنگ کیا اپنی طرف سی کوشش میں ہرگز تصور نہیں ہوا جسکو  
 تصنیف ہین کا ہش ہوی ہوگی وہی اس مشقت کے داد دی گا نہ

جہاں کا ہوا سب کچھ...  
 اجازت دو دو مانتا...  
 جان کا ہوا سب کچھ...

جہاں دولت...  
 جہاں تابان او...

جہاں تابان او...  
 جہاں تابان او...

کلام الملوک...  
 سلطان...





دیوگر لوسکو مو هو چون نشند آون چو شمشین کاش کر سر ایسا قاتل نی کیا ممنون مچی کم نصیبی سی یقین ہی کچہ نہ حاصل ہویا تو ہی لہجہ گامی نعمت تک ہی کوئی خاکین و حشت ملا یا ایسا حشت نی مچی	ہو وی محشر کا اگر شور و فغان بلائی سر شکر کو اسکی ہوا ہر موزبان بلائی سر گر بہا ہی بانہ ہی اگر آشیان بلائی سر بیگیا ہی رکھ کی اسباب جہان بلائی سر ہی گوئی کچھ ریگ روان بلائی سر
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جاتی ہی خلق جسکو آسمان بلائی سر چتر زر کہتی ہی جو شاہ زمان بلائی سر نازکی ہی کچہ نراس ہوئی میان پہل پڑی چہر کئی ہی کیا میل چہن مین ہوں ہول کیا سبکو و شس آی ہی ملک م سنی اوہ اہل کھلا کر گل جو چشتی ہیں تو شہنموتی ہی دولت ایمان ہی یارب ہی گویا مغنی	شیخ ولایت علی گویا و لکھنئہ امام بخش ساکن مکنہنہ صاحب جوان شاکر قلعہ پن حشرات ہی یہ گویا میری آہو گنا دیوں بلائی سر خاک جاتی تخت گردوں شامیان بلائی سر بار گل ہرگز نہ رکھنا ہی میان بلائی سر کہتی ہی فصل بہاری ہی چنان بلائی سر لیون کچھ کھلے جلے بار گلکن بلائی سر کہتی ہی اگدم مین آپہونچی خزان بلائی سر کی گئی کب حشرت مزار اعتیان بلائی سر
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سر شتہ دار چہر شنی الہ آباد مزار افضل گیگ میان افندہ غر لکین شاگر و شیخ امام بخش نامخ دو دیون جہت تپنی مین ہا پی ہوں بلائی سر اس قدر تھا حاصل اموال دنیا ہی دنی	سر شتہ دار چہر شنی الہ آباد مزار افضل گیگ میان افندہ غر لکین شاگر و شیخ امام بخش نامخ دو دیون کاروان کی مین روانہ کاروان بلائی سر بیگیا قارون نہ گنج رایگان بلائی سر
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایک ہی ایک آسمان کی آفاقا اور سلاوا  
 حاتم الدواد فیہ روحان صفت بلذخان قوم آفریدی  
 اور شیخ امام بخش صاحب دیوان  
 سر شتہ دار چہر شنی الہ آباد مزار افضل گیگ  
 میان افندہ غر لکین شاگر و شیخ امام بخش نامخ دو دیون  
 کاروان کی مین روانہ کاروان بلائی سر  
 بیگیا قارون نہ گنج رایگان بلائی سر

کجاستی یون تاؤ بیلی کو در انا نجب  
 حون بو نکندلی اوساربان الای  
 گو شنی سے صد مین بو سنج کیان  
 بی سخن ہی شیخ کی جیسی زبان بلائی  
 سرتین زبایا ہوں کہ پیہ سے ہو  
 سر شتہ دار چہر شنی الہ آباد مزار افضل گیگ  
 میان افندہ غر لکین شاگر و شیخ امام بخش نامخ دو دیون  
 کاروان کی مین روانہ کاروان بلائی سر  
 بیگیا قارون نہ گنج رایگان بلائی سر

ہنسنا ہی حسن ہی پھر نہ اوہ  
 تو کوئی مانگ ہی پیکری  
 ان کو کر کے مین حاصل ہو گیا بد بار  
 کیا نظری جو پانی ہو روان بلائی

ہی ہوئی فاقہ جہان مری ہر  
 کی بج کر ہی لکائی اشیاں بلائی  
 گون ہون پین پیدا پنہم فرمیان بلائی  
 چسپنی ہی ایک ہی گونہ کرنا دوسرا

ناتوان ایسا ہون گر سایہ پڑا دیوار کا  
 ناتوانی سے مرا پکیرتی مثل شاخ گل  
 ہی یہ بیہودہ تلاش رزق میں سرکشگی  
 قصر تیری ناتوا تو کا ہی مثل گرد باد  
 رہ گیا ہی زخم سرین یار کا پیکان تیر  
 سایہ افکن جلد ہو یارب ہمتی تیغ یا  
 ای خط نورستہ مجکو تیرا جنون باجر  
 سرگردا کو تو فی اظالم بگزارا ہی است  
 مثل گلبن پاون گرجا نین زمین میں یوم  
 پہرتی ہیں حرامین پرستی گل اغ جون  
 بادشاہی ہی یہ نصرت ہی کہ پہنوں اپنا  
 یان خزان میں ہی شگفتہ ہی گل اغ جون  
 گرتی تیغ ہلالی ان پہ ہو پر تو فگن  
 بعد میری کوتی اسکی ظلم سہنی کا نہیں  
 سنگ طفلان کی ہی نظار کی حیرت عقد  
 گون افتادوں ہی دنیا میں یاد ہی خمی  
 سر جھکا کر دیکھ لین گی روز محشر ہم سب

گر بڑی گویا کہ سقف آسمان بالای سر  
 داغ سودا ہی برنگ گل عیان بالای سر  
 آسمان ہیرہ لئی پہر تابی خوان بالای سر  
 باؤ کا جھونکا اوٹھالیکا مکان بالای سر  
 وہ دہن بالای سر ہی یہ زبان بالای سر  
 ہو گیا سہر دا ہر موزبان بالای سر  
 طوطیوں کی آکی باندھا آشیان بالای سر  
 کرتی ہی بل کا گل عجب نشان بالای سر  
 گزر گل ہی کہوں میں ناتوان بالای سر  
 خارچی زیر پاہی گلستان بالای سر  
 گر بڑی ظل سہای آسمان بالای سر  
 کھدو اب بلبل سب باندھی آشیان بالای سر  
 پشیان ہون سر کی زخموں کی گتیاں بالای سر  
 خاک اوڑائی کا ہمیشہ آسمان بالای سر  
 داغ سودا بنگتی ہیں چشم بان بالای سر  
 کیا اوٹھالیا ہی زمین فی آسمان بالای سر  
 غم نہیں گریوں کی چشم مردان بالای سر

فی اسبابی راز و سبب کریم  
 کون کر دین باون میں سرکش شکر نامت  
 کوی میں بلبار و بار بار تاش  
 کوی میں بلبار و بار بار تاش  
 کوی میں بلبار و بار بار تاش

ہر زمان زیر قدم ہی سر  
 دل ہر مارا غم و نون کاروان بالای سر  
 مین ہی گویا جبرس کا کاردان بالای سر  
 اخبار نویں علم و حیلان نگارنا اب  
 خط و طافا شدہ لکھتوں جھوٹا  
 داغ سواد اڑی  
 ہر آن ہون کرتی سرافضات سر  
 داور خوشی کی کیون نہ توین سزوان  
 بار عصیان رکھی ہیں ہم تارون بالای سر  
 داغ سودا اپنی سر بیسی میان ہی  
 سوینکا نوین کر تار تابی تو ہی بلخیان  
 وصل کل ہی عدیب نسبت کو  
 قوت کیون ایسا ہی کے ہی آسمان  
 ان دن اگر دشمن بنی ہر دست  
 کون من کون پڑے کون پڑے  
 پادوں کہنا ہی یوں کی بھان  
 بلبلین دن عانی پوئی پوئی  
 صافانی ہی نظر بیکستان  
 پائین کتا ہون ہون لیکار ہون  
 کسرا باندہ ہون ہی میں بان بالای سر



چرخ ز کسوی سبلی تقدیر قاردن کس  
 بویه او بهای بن ثبت بال چون بالای  
 کلمانی ای بین ی کوفتی فی ای آه  
 پیرانی پرسی کا آسمان بالای  
 پانوی غن شهادت دیه کله پوزان  
 یولیا لور کاپانی زوان بالای  
 ارس و غون فی باب از بهای پیران  
 ارس و غون فی باب از بهای پیران  
 ارس و غون فی باب از بهای پیران

و پی کلک ضلع انا و اکلب حیرخان تا در خلف الرشید احترام الدوله و سیر الملک طب علیخان بهادر  
 بهینت جنگ باشنده بنارس صاحب جوان مع ثنوی مقصاید او تذکره شوکت تازی شاکر شیخ امام بخش ناسخ

کوه غم که همتی بین بان هم ناتوان بالای سر  
 آسمان ناحق نمی بهر تاهی خون بالای سر  
 موتی سر بهر شنایه گونگی زبان بالای سر  
 هم نمی بهر تی بین سنگ آستان بالای سر  
 جلگی آخسر گر پچی کا آسمان بالای سر  
 مجله خوش آمانه بین سرگزینگان بالای سر  
 پاؤن او سکی به کی سرو بوستان بالای سر  
 باندازه مت بالون مین قاتل عطردان بالای سر  
 مارو اب و دشمن کو تیغ دوزبان بالای سر

وان نزاکت سی ہی ٹوپی تک گرن بالای سر  
 و آنه خال آب ندان کا وظیفه خوار بیون  
 ایک ضررت مین اوڑا تیکه جو قاتل سر مرا  
 استقدر ہی آرزوی عقیب بوسی صنم  
 آه آتش ناک کی شعلی اگر بیون کی بلند  
 قیر بنواوند لاشه رگنذر مین بهینک دو  
 گرز امان بلغ مین سرو خزان هو مرا  
 ہی شمیم زلف کیا کم قتل کرنی کی لئے  
 یا علی تا در تمہارا فدوی جانناز ہی

شیخ امداد علی جگر خلف شیخ امام بخش باشنده کهنه صاحب یواشیچ گور رشید شیخ امام بخش ناسخ

داغ سوداسی او بهی شعلی بیان بالای سر  
 آگ اون کی پاؤن کی نمی ہون بالای سر  
 صاعقتی کی طرح ہو آتش نشان بالای سر  
 ہو گئی زاغ و زغن کی آشیان بالای سر  
 میٹھتی بالائی چشم ای مہربان بالای سر

نشان رنجی ہو جی زیبا و بان بالای سر  
 پاؤن کی ہدی ستم ہی اور آفت سر کی بال  
 بخت ایسی مین چوچوندون سایہ ابر کرم  
 کچھ نہ پوچھو دوستو ہم و حشیون کی سرگند  
 سر فرازی مجھ پر فرمائی قدم رنجہ کیس

تیرا دست پیراقتی بیان بالای سر  
 ہی زمین زیر قدم کا صفا کا مرنہ  
 منزل عالی کو پہنچا تو وضع پر چلا  
 جب اوڑی خاک قدم پایا مکان بالای سر  
 کیوں قدم کہنی زمین تیرا چمن مین بیخان  
 کیا اوٹھالیجا دکھ مین بوستان بالای سر  
 اہ سوزان سی کپیتی ہی مایا ماتی  
 ہرگز تیری جو آتھی ہون بالای سر  
 کوہری اوٹھو کی عامی پاؤن ہی  
 تیری پاؤن کی سبکی تونی پاؤن بالای سر  
 تیری پاؤن ہی بوجھیں خلق ہی  
 تیرا نشان بیان ہی  
 تیرا جازیرہ پاک کل مکان بالای سر  
 تیری پاؤن ہی بوجھیں خلق ہی  
 تیری پاؤن ہی بوجھیں خلق ہی  
 تیری پاؤن ہی بوجھیں خلق ہی

چینی کی کشتان بالای سر  
 پون قادی نزا ہمدی کوور ولد  
 ان شانہ رشید بنام کشتن ناسخ شیخ امام بخش  
 نزا قطب الدین جیدر باشنده کشتن ناسخ شیخ امام بخش  
 نزا صاحب کی کشتن ناسخ شیخ امام بخش  
 نزا صاحب کی کشتن ناسخ شیخ امام بخش  
 نزا صاحب کی کشتن ناسخ شیخ امام بخش

ایک ہون چہ میں شکر میں خجک سار  
 ایسے ہی ہر قدم ہی ہر سلسلے بالائی  
 ایسے ہی ہر قدم ہی ہر سلسلے بالائی  
 ایسے ہی ہر قدم ہی ہر سلسلے بالائی  
 ایسے ہی ہر قدم ہی ہر سلسلے بالائی

بعد مری کی پہری گاگ کہان بالائی سر	کہ انسان کو ہی لازم کس حقیقت پر پہلا
ہو گیا سب کو ستار و حکامان بالائی سر	جس کا اوس شک قمر فی ماگ میں تی پہری
سانپ کندلی ماری پٹہا ہی ٹان بالائی	اوسکی جوڑی کو پہلا کیونکر کا دن ہا میں
بی گنہ لیتی ہو خون عاشقان بالائی	کچھ ہی تلمیں ہی تمہاری او تو خوف خدا
ریشک سی کرتی ہی برق آسمان بالائی	اوسکی گر تعویذ سر کو دیکھتا ہوں میں کبھی
ایک دن آتی اگر تیغ بتان بالائی سر	مثل کھر عاشقوں میں سر خرو ہو جائے گا

باشندہ لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناخ  
 کمال اشیاں ہرین ای جاخان بالائی  
 کمال اشیاں ہرین ای جاخان بالائی  
 کمال اشیاں ہرین ای جاخان بالائی  
 کمال اشیاں ہرین ای جاخان بالائی

محمد رضا خان مرحوم ملال باشندہ لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناخ

اور پنی تہی کی اور ہی اوسے ان بالائی

میر حسن جگسری عورت میر کا عرس میں خلف میر یعنی میر باشندہ لکھنؤ شاگرد شیخ امام بخش ناخ

عشق ست اوٹھو امی کا کوہ گران بالائی	رات دن انی ہر سنگ کو کوکری بالائی سر
میں وہ گل ہوں جس کو کہیں باغبان بالائی	فکر نگین سچ کیوں قدر ان بالائی سر
تیغ کہینچی ہی یہ ترک آسمان بالائی سر	ایسے ان لالان نہیں ہی کہکشان بالائی سر
شعلہ داغ جنون ہی شمع سان بالائی سر	ہی کس ان باتن پروانہ ان بالائی سر
قیس سان ہی آشیان بلبان بالائی سر	داغ سودا ہی کہلا ہی بوستان بالائی سر
بندہ تی ہوں دستار کی جا پٹیان بالائی	گمیری ہوتا ہی سر شوریدہ تیغ و سنک سی
جاتی قران کرا وٹھالی بوستان بالائی	ترک عشق گل کری بلبان یقین آتا نہیں
چتر سان پہرتی ہوں ساتون آسمان بالائی	وہ کہد ہوں میں کہ رشک شاہ وقت تعلیم ہو

ہون ہی ناہون ہی کا عالم تو بالائی  
 کہیں پھیلا آرا کہ آسمان بالائی سر  
 کہیں پھیلا آرا کہ آسمان بالائی سر  
 کہیں پھیلا آرا کہ آسمان بالائی سر  
 کہیں پھیلا آرا کہ آسمان بالائی سر

بہتر ہون چہ میں شکر میں خجک سار  
 ایسے ہی ہر قدم ہی ہر سلسلے بالائی  
 ایسے ہی ہر قدم ہی ہر سلسلے بالائی  
 ایسے ہی ہر قدم ہی ہر سلسلے بالائی  
 ایسے ہی ہر قدم ہی ہر سلسلے بالائی



نواب ظفر باجیان راسخ خلف ملا میان اولاد میں حافظ الملک کا فطر حمت نمان معفو  
 صورت کثیر پر شدہ ضلع بریلی میں کھنڈ صاحب دیوان شکر در شید نواب منصور خان  
 رستم تیغ یار کاتب ہی نشان بالائی سر  
 آئی دو وحشت میں سنگ کو دکان بالائی  
 ہی طلسم زندگی اس بحر میں مثل جناب  
 عالم سباب ہی حاصل نہیں کچھ چیز فن  
 عشق کی آغاز میں گر جانتا انجام کار  
 جو ستم دیکھی ہیں دنیا میں وہ کہتار شور  
 سیر ہو کر سیر گل کر لی کہ جاتی ہی بہار  
 ہی سراپا یہ نعل ملوئی عشق معرفت  
 پاؤں رکھنا اس میں میں سخت دشوار تھا

خط پیشانی کا ہی یہ ترجمان بالائی سر  
 انجی شاطح جو پیشی میہمان بالائی سر  
 کون اوٹھا کر لیکیا اپنا مکان بالائی سر  
 خاک لیجا میں گی یہ ابلیہان بالائی سر  
 پاؤں رکھکر ہاگتا میں ناتوان بالائی سر  
 کاش ہوتی چشم کی جاگہ زبان بالائی سر  
 ہوش رکھ بیل کہ آتی سی خزان بالائی سر  
 پیرا سی آنکھوں پر کہ میں گی جوں بالائی سر  
 ہمیں ہی راسخ اوٹھایا آسمان بالائی سر

بارغم کہتا ہی ہر دم آسمان بالائی سر  
 ہی زمین پاؤں کی بھی آسمان بالائی سر  
 تاج کی بدلی ہی سنگ کو دکان بالائی سر  
 کب اوٹھا بیارسی باگران بالائی سر  
 بیلوں فی ہی گایا آشیان بالائی سر

باز رستم حسی کی باشتندہ الازاد  
 تندی جوری کو تو بازند باجا بالائی سر  
 بارغم کہوں کیوں میں ناتوان بالائی سر  
 شمشیر شیبہ ہی طوفان فتح کا ہو کاروان  
 وید رحمت اللہ شان باشندہ فیض آبد  
 نیشکائی جو آیا وہ جوں بالائی سر  
 سر کی تو بیرون پیریان مہربان بالائی سر  
 میر قادر علی بی بیعت قادر مولوی محمد کلندر  
 ملک بالوں میں غلت میں بالائی سر  
 انہر جوں کی کی غلت میں بالائی سر  
 پیلان بزرگ کی راہی والی دشت چمن  
 کی بعد دینی میں بیخ بنی بالائی سر  
 کی کانون میں طبری سرتی بالائی سر  
 آہ نوزان کا جو ہستای دہون بالائی سر  
 آشیان بیارو ہی اتوان بالائی سر



این قولین در بیان علیجان مصداق جمله کبریا  
 در روزی که کلامه شورش و فغان بالای سر  
 ناله ای بین دلان بی کسای می آید  
 این قولین در بیان علیجان مصداق جمله کبریا  
 در روزی که کلامه شورش و فغان بالای سر  
 ناله ای بین دلان بی کسای می آید  
 این قولین در بیان علیجان مصداق جمله کبریا  
 در روزی که کلامه شورش و فغان بالای سر  
 ناله ای بین دلان بی کسای می آید

زخم مین پیدا اگر بوی زبان بالای سر  
 لاتی بین حصار که بکر بی زبان بالای سر  
 بهر بوی گیسو سی ای شلخ ز عطران بالای سر  
 دیر پی پی آنی شبین قمر این بالای سر  
 تن سمن پی گیسو پی عنبر فشان بالای سر  
 رفته رفته بهو گیا دل کا مکان بالای سر  
 خط نهین سیند در کا اچ جانان بالای سر  
 شمع کی صوت بهوی پیدا زبان بالای سر  
 چاه پی بلبل کا بهی اب اشیان بالای سر

تجوی وقافل بیان گرتی کچه پی گذشت  
 سلسله جناب بهی کیا حشمت گیسو پی یا  
 آینه دیکھا تو سنسکر آب پیمتی کھتی مین  
 باغ کو جاتا ہی ہ جان جهان سرور و  
 کیون نہ گھر سارا تری آنی ہی مکی مثل باغ  
 کو چہ گیسو پی جانان مین کار ہنی مدام  
 کہکشان دکھلا پی ہی جلوہ شتاب یک مین  
 ساق و ساعد کی صفت کی وسطی ہی شعلہ  
 داغ سو اسرہ مین مثل گل ترا سی علی

اصغر علیخان شیم دہلوی لرن آقا علیخان شیم کہند صاحب دیوان شاد و شید حکیم مومن خان مومن دہلی

ہر شجر کہتا ہی کو پل کی بان بالای سر  
 شکو کو کیون کہتو ہر روز بان بالای سر  
 کہینچا کہہ دیتی اعط کی بان بالای سر  
 بل کری کیونکہ نہ زلف ایجان جان بالای سر  
 ای فلک ہی کونسا عرش اشیان بالای سر  
 لائیو آفت نکو پی آسمان بالای سر  
 روز چکر کر رہا ہی آسمان بالای سر

بی زبانو نکو ملا آوج لسان بالای سر  
 زخم تیغ یار فی بخشا دیان بالای سر  
 گفتگو ہی حرمت می زندگی کرتی حرام  
 راحت آخوش پارنگ جنا کو ہوجصول  
 کسکی پابوسی کی خاطر یہ بندی ہی تھی  
 سایہ پرورد تمنا ہی دل نادان مرا  
 کب بہلا فرصت ہی تعلیم گردش ہی مین

ہر چہ بوی آسمان بالای سر  
 سلسلہ جناب بہی کیا حشمت گیسو پی یا  
 آینه دیکھا تو سنسکر آب پیمتی کھتی مین  
 باغ کو جاتا ہی ہ جان جهان سرور و  
 کیون نہ گھر سارا تری آنی ہی مکی مثل باغ  
 کو چہ گیسو پی جانان مین کار ہنی مدام  
 کہکشان دکھلا پی ہی جلوہ شتاب یک مین  
 ساق و ساعد کی صفت کی وسطی ہی شعلہ  
 داغ سو اسرہ مین مثل گل ترا سی علی  
 بی زبانو نکو ملا آوج لسان بالای سر  
 زخم تیغ یار فی بخشا دیان بالای سر  
 گفتگو ہی حرمت می زندگی کرتی حرام  
 راحت آخوش پارنگ جنا کو ہوجصول  
 کسکی پابوسی کی خاطر یہ بندی ہی تھی  
 سایہ پرورد تمنا ہی دل نادان مرا  
 کب بہلا فرصت ہی تعلیم گردش ہی مین

ہر شجر کہتا ہی کو پل کی بان بالای سر  
 شکو کو کیون کہتو ہر روز بان بالای سر  
 کہینچا کہہ دیتی اعط کی بان بالای سر  
 بل کری کیونکہ نہ زلف ایجان جان بالای سر  
 ای فلک ہی کونسا عرش اشیان بالای سر  
 لائیو آفت نکو پی آسمان بالای سر  
 روز چکر کر رہا ہی آسمان بالای سر

شاعر مشهور علامہ مخدوم نواب جناب میر جعفر علی شاہ صاحب اہل علم و فضل و کرامت	
اوس ہاتھی جناہی پر کہتا ہوں میں جو سر کو	کس ناز سی وہ ہنسکر کہتا ہی کہ بس کو
زبان آور دو زبان غلام محی الدین خان مخدوم خاکسار مراد آبادی شاگرد قدرت اللہ شاہ	لیکنہ محل ہی کہتے ہنغان کی زیر سر
ملازم شاہ ہزادہ مرزا محمد جہاندار شاہ میر علی علی مراد اصلاحی میر ولایت اللہ شاہ	ہاتھ اپنا پس بی مان مجہ ناتوان کی زیر
سوتا ہی کہی ہاتھ وہ بی زیر سر	وڑ کیا ہی بوسہ لین گی ہی شمشیر زیر سر
ہمدی علی خان عاشق اولادین نواب علی مردان کی باشندہ شاہ جہان آباد	دن تو جون توں کی کسارت پہنچی
برادر نسبتی مولف میر محمد علی حکیم خلف حکیم میر احمد علی باشندہ کلبہ شاہ محمد صاحب	آفت تازہ جدائی تری لای سپر
تہ و بالا ہوتی نالون ہی یہ لہجی سپر	اسی فلک و وز زمین ہمہی اوہسانی سپر
در گیا میں جو شب وصل نظر آگئی مانگ	روشنی صبح کی جگہ نظر آئی سپر
اسی جب زیر قدم یاد مژدہ میں کاٹی	نوک ہر خار کی چہیکر نکل آئی سپر
جبسی دل گیسوی پہچان میں راہجا ہی	وہ بلا کون ہی ہی جو نہیں آئی سپر
زندگانی کا ہر وسنا نہیں نیکی کر لے	ہی ہر ہی بات جو لیجائی پرائی سپر
کہہ و یاد دست جناہی سر بالین مزار	فاتحہ پڑھ فی زمین کیا شمع جلای سپر
آئی ہیری گئی ہنگام جوانی بہیبات	ابو ہیشیار ہو غافل اجل آئی سپر
دو دہل صورت موسیٰ نکل آ یا ہی	یہ دہنوں دہار کہتا آج ہی چھائی سپر

توئی نالون ہی اوہسانی ہی صدائی سپر  
 نوصحیٰ خواجه زور زور خلف خواجه  
 باشندہ کلبہ شاہ صاحب اہل علم و فضل و کرامت  
 فتح لکھنوی سپر  
 بیرون کی ہوتی سپر  
 بین جو لوئی کی شادابی جو جان سپر  
 نظر آئی ہی دہنوں کا کلبہ شاہ صاحب  
 دن نو دہا سپر  
 نہ کہ یہ لہجی سپر  
 سنی دستار ہی ای قابل دوران سپر  
 سچ کہو یا ہی چو ہا خون پشیمان سپر  
 جاتی ہو بل کو سپر  
 بیلی بی ادب سپر  
 رات صبر سپر  
 بہن لکھی سپر  
 ہول غم سپر  
 فلک ہما نون سپر  
 ای ہون تالی کروں وین سپر  
 نہ پھائی ہی اجائی سپر  
 ال پری لای جو بلا سپر  
 آئی ہی جو بلا سپر  
 جانی ان ہول گیا راہ نہ آباد سپر  
 تو میر زلف ہی پانول بہا سپر



جانبی کی شمع کی نیند گراں  
 ریاضتِ جہاد کی پیراں  
 کجاں کی پستی ہی اسے ستاربان  
 کجاں کی پستی ہی اسے ستاربان  
 کجاں کی پستی ہی اسے ستاربان  
 کجاں کی پستی ہی اسے ستاربان

<p>طرہ پہونکا وہاں رکھی ہی جان سپر          وصف آن مصحف زحکی جو کروں میں زون          چتر شاہی کی تمنا نہیں زخماہمین          وہ بلاہین تر زلفین جو ہو سودا اول کا          او سکی زلفونکا مری سر کو دیا ہی ہو دا          ہو گیا ہیکہ چون تکرہ گی بان کو کیا          ضبط اشکو کا مناسب نہیں امی دم چشم          پہنس کی او سین نہ ہٹا میرا دل دیوانہ          ہون وہ دیوانہ لاغر جو کاؤں غوطہ          سوی سراسی بر ہی قیدیر باوا ہی وہ زلف          تھا جو تشریف شہادت کا سراپا شہادت          در ہم داغ جنون کی ہی یہ کثرت صحبت</p>	<p>آسمان فی وہی بین اذ جنون ان سپر          رکھین وہ شعر مری ساری مسلمان کو          چاہتی تیرا فقط سایہ دامان سپر          سایہ جن کرین تجو نیز پرہ نجان سپر          کیسی لایا یہ بلا گنبد گردان سپر          کہ لیا اوستی دم رقص جو دامان سپر          مثل فوارہ کہین اوٹھی نہ طوفان سپر          زلف پیمان ہی کہ تعمیر ہی زندان سپر          ہر حجاب امی نظر صورت زندان سپر          تازہ لایا یہ بلا خانہ زندان سپر          تیغ قاتل کو میں سمجھا ہی گی بان سپر          مثل قارون ہی یہاں کج فراوان سپر</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نواب حسین علیخان بہادر مشہور اشرافی بیٹی امیر الدولہ حیدر بیگان نائب آصف اللہ  
 بہادر باشندہ کاتب صاحب یوان مع قصاید و مثنوی شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

<p>عاشقوی قفس بلبل نالان سپر          فرط گریہ سی مری مردم آبی ہو جانین          زلف کی کالی بلا آئی نہ دی پر یون کو</p>	<p>آج صیاد لئی پہر تابی زندان سپر          ہو نہ مردم کی جو بارہی مڑگان سپر          شاید آجائیں تو آجائیں سلیمان سپر</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

صاحب یوان ہون یون نامہ جانان پر  
 میں ہی کہتا ہوں یون صحف کربلا پر  
 جسطرح کرتی ہیں صحف کربلا پر  
 ساری او چاچم کیسوتین ہی سبک پر  
 لای طوفان بلا دیدہ گردان سپر  
 ابدار اور نکھر کر ہی گی بان سپر  
 ہون تریاں ہی میں کس نینان سپر  
 تامل نہ پیر بہت ہی تن دل سپر  
 سرگدشت اشکون کی سن لعل سپر  
 بار بار ای میں اسطرح کی طوفان سپر  
 سون با یون میں پناہ دل پر آئین سپر  
 وصل کی یاد ہی با خون پیمان سپر  
 شاد ہو اب نگر و نالہ سوز ان سپر  
 سعاد خان نامہ خف ساتن سپر  
 بیچون یون یون تازہ کجاں سپر  
 ہم کو ہون دی فخر کی ہی جان سپر  
 قدم ناز دل اس سرور زمان سپر  
 منت الہیہ تری اور یہ احسان سپر  
 باخون درضا باجی سلامت سپر  
 تری دولت ای یہ سنگا نہ طوفان سپر









مادہ کی اور ہر جہاں میں پائی ہوگی  
یاد دہنی پر پانچ سو چالیس

بہترین میں پانچ سو چالیس  
جان فریادنی دی لاری پندرہ

وضع ہائی کی کیا قلمی فال  
پہما اور ہاتھوں کے پندرہ

بار اوس گلوزر گل کا ہی طرہ سر پر

یہ رنگت ہی کسی پھول میں کبھی خشتی

شفیق ولی علی محمد خان ولی خلف قائم علیخان باشندہ لکھنؤ شاگرد رشید ظفر باب خان راج

ہر جگہ سے جو پیرا رخ شب یلدا سر پر

گر لگائی وہ ہر آؤ کہی چہ کا سر پر

چور مہدی کا ہی گا بد بیضا سر پر

ہاتہ رکھی گا جو وہ نور کا پتلا سر پر

یا شہا یا ہی کوی کیل کی کالا سر پر

یار فی باند ہا ہی یہ بالون کا جو سرا سر پر

رکھتی سو مرتبہ آنکھوں میں ایچا سر پر

کھینچ دیتا اوسی کوی جو شبیدہ یوسف

صندلی اور وہ کی نکلو جو ڈو پٹا سر پر

در و سر عاشق بیدل کا ابھی ہو کا فور

پہلی تو آئی اجل بعد سیجا سر پر

مرگئی ہم تو عیادت کی لئی وہ آئے

بچ کر جان لیا مول یہ سوا سر پر

چہوڑوں کس طرح تری لطف چلیا کا خیال

اپنی زلف عرق آلود کا جو سرا سر پر

سوتی بر سین جو کہی باندہ لی وہ شیک پری

کہی آنکھوں میں لگا یا کہی رکھا سر پر

اوسکی تصویر کا نقشہ جو مری ہاتہ آیا

مشک ہی عود ہی یا عنبر سارا سر پر

نکھت زلف صنم سو گہی تو یہ دل فی کہا

پنچتن باک کا ہر دم رہی ہمایا سر پر

پانچ بوسی ہمیں شد عنایت کیجے

نہی خنجر قاتل کا تقاضا سر پر

ای ولی لطف یہ ہی عشق میں جاننا زیکا

رکھتی بالون میں اسطرح سی شاما سر پر

عاشقوں کی نہ چلی تاکہ میں آرا سر پر

ایڑیوں کا مری پہنچا ہی پسینا سر پر

کوہ غم مینی اوٹھایا ہی جو تنہا سر پر

مادہ کی اور ہر جہاں میں پائی ہوگی  
یاد دہنی پر پانچ سو چالیس

بہترین میں پانچ سو چالیس  
جان فریادنی دی لاری پندرہ

وضع ہائی کی کیا قلمی فال  
پہما اور ہاتھوں کے پندرہ



یہ بی بی شامی کا کمال  
پنچتن باک کا ہر دم رہی ہمایا  
مشک ہی عود ہی یا عنبر سارا  
نکھت زلف صنم سو گہی تو یہ دل فی کہا  
پانچ بوسی ہمیں شد عنایت کیجے  
ای ولی لطف یہ ہی عشق میں جاننا زیکا  
عاشقوں کی نہ چلی تاکہ میں آرا  
کوہ غم مینی اوٹھایا ہی جو تنہا

سایه اوس حورس دیوار کا یاد ای کا  
میں کا بننے میں اگرست ایطوبت  
میں کا بننے میں اگرست ایطوبت  
میں کا بننے میں اگرست ایطوبت

سرکشی کرتا ہی اس مرتبہ وہ رشک مہر نہیں درکار مجھی ظل ہما می شہ حسن سر بلندی تری دیوانو نگہی ہی پستی مین اور ہی رنگ نمودار ہوا با لون سے یکہ لیگی جو مری نالہ کشی کا انداز آشیاں طائر دل فی نہ بنایا اپنا ہون مین کلچین عنایات ترا می طالب	بدلی دستار کی ہی عقد شریا سپر چاہتا ہوں تری دیوار کا سایا سپر بدلی دستار کی ہی دامن مہر سپر عزیزین ہو گیا ای جان دو پنا سپر باغ اوٹھا لیگی ابھی بلبل شیدا سپر ایک تنگی کا ہی احسان اوٹھا یا سپر گلستان مضا مین کا ہی طرا سپر
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حیدر علی شاہ کو عرف غا سید عشق خلف اکبر اور شاہ گور مرزا انس باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان

ہی بہان بار کی تلوار کا جلو سپر برہمی زلف کی قاتل نہیں ہی سپر کب ہی ای مہر چین سرخ دو پنا سپر آرزو ہی کہ تری تیغ کا چلنا دیکھین شوق ہوا کوہی سنگ لگی جو ای جوشن خون تمنی بال انبی فقیر و نکی الم مین کہو کے جلوہ قبضہ شمشیر ترا سے قاتل بتی مین شانہ پی زلف سیمہ ہو کر چاک ایک تہہ نہ گاموسم گل آخر ہے	ای اجل کوندنی ہی برق بجلا سپر ہین یہ تار نظر عاشق شیدا سپر ہی یہ عکس شفق صبح تناسر سپر داغ سودا ہوی مین چشم تناسر سپر پہاڑ کر بانہ نیا دامن صحر سپر خضر کی حسر ہوا اتد کا سایا سپر زخم کیونکر نہور رشک یہ بیضا سپر یون پہنچتی مین دل عاشق شیدا سپر خندہ زہن مین دہن زخم کف پاسر
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عشق ہی اوس شہ جوی کی ہی  
عشق ہی اوس شہ جوی کی ہی  
عشق ہی اوس شہ جوی کی ہی

۲۳۳  
نوبت گلستان عشق  
یوسف بہاری ای مہر زلف بتان کا  
یوسف بہاری ای مہر زلف بتان کا  
یوسف بہاری ای مہر زلف بتان کا

صورت نقش قدم بونی مال  
صورت نقش قدم بونی مال  
صورت نقش قدم بونی مال

بانه در دن این زوی لاله اوس کلاسر

کلی خاوند گامین به بارش سر  
 چلی افشان چه بری بخت زنا سر  
 چلی پیشانی پیمان بخت زنا سر  
 چلی پیشانی پیمان بخت زنا سر

موقف تذکره پند زین بخت زنا سر  
 جفت کون بزرگوگان بخت زنا سر  
 شاه حسین کون بخت زنا سر  
 مولود مسکن بخت زنا سر

آفتابی نادر شاهزاده والا گوهر مرزا محمد نوشید قدر بهادر قیصر خلیفہ امیر زماجر آسمان قدر بهادر  
 مستخویر منج احمد خرم بخت بهادر مرزا بهادر شاه بهادر مشورہ سخن گوهر علی شیر مشیر گوی اتفقا  
 ہوتا ہی اسوہلی کیسب سیرا تصنیف کرتے ہیں کاشتر کتر فرماتی ہیں غزل بخت کی گوی کوی اسوہ

مجن زن حسن کا دریا نظر آیا کلاسر  
 چلی اور بیا جو کوی مٹی دین کلاسر  
 پارنی دست حنائی کو بول کلاسر  
 روستی بین دیدیا بیا جو کلاسر  
 بہوری بالون بن طلای بین طرا کلاسر  
 اوسن بہری کی نظر تائی کلاسر

تیغ قائل کی جو اوٹی تو بہایا کلاسر  
 صاف شبکو نظر آیا دیدیا کلاسر  
 اب تو یہ بار غم عشق اوٹھایا کلاسر  
 ابر تار یک سہنکے ہوا جو کلاسر  
 کندلی ماری ہوی کلاہی کہ جو کلاسر  
 بحر خوبی فی دکھایا ہمیں دریا کلاسر  
 ماہ کامل فی اوٹھائی شب یلدا کلاسر  
 یاد کیسو تین چڑھتا رہتا ہی سو کلاسر  
 چاون ہی نہر جو پہیلا وہین نہی کلاسر  
 بعد مردن ہی رہی سو کلاسیا کلاسر  
 اسن شفیق ازلی کار ہی سایا کلاسر  
 ڈاکر آیا جو وہ زرد و ڈوٹیا کلاسر  
 موت تو سامنی ہی اور مسی کلاسر  
 روز رور و کی اوٹھایا تہا ہون کلاسر

جو بلا عشق میں آئی اوسی رو کا کلاسر  
 علاج کا شانہ جو کل غم سے پہنچا کلاسر  
 حضور منزل مقصود کو پہنچا دینا کلاسر  
 چاندنی پہیل کئی بان جو چہری سی ہٹی کلاسر  
 بیچ بڑ جائیگا دلیر سی ہو کی سین کہے کلاسر  
 آبی کل آب وان کا جو دوپٹہ اوڑھا کلاسر  
 رخ و کیسو جو دیکھا تو ہوا دہیان ہمیں کلاسر  
 دہمین شعلہ سا بہت کتا ہی خیال رخ سی کلاسر  
 نیش عقرب ہی طریقہ قرار اندامون کا کلاسر  
 کشتہ قامت جانا کو کر و باغ میں دفن کلاسر  
 یا خدا دشت جنون خیز کو رکھت آباد کلاسر  
 آنکھوں میں طلب یدار کی سرسوں ہولی کلاسر  
 نزع کی وقت عبادت کو وہ آئی افسوس کلاسر  
 دشت حشت مرغی لونی تہ و بال است کلاسر

کون کتا ہی بیا بول کتا ہی کلاسر  
 کون کتا ہی کتا ہی کتا ہی کلاسر  
 کون کتا ہی کتا ہی کتا ہی کلاسر  
 کون کتا ہی کتا ہی کتا ہی کلاسر  
 کون کتا ہی کتا ہی کتا ہی کلاسر  
 کون کتا ہی کتا ہی کتا ہی کلاسر  
 کون کتا ہی کتا ہی کتا ہی کلاسر  
 کون کتا ہی کتا ہی کتا ہی کلاسر

بام حیا ہا تین جی یاد بیا کلاسر  
 شہدین جی یاد بیا کلاسر  
 بام حیا ہا تین جی یاد بیا کلاسر  
 شہدین جی یاد بیا کلاسر  
 بام حیا ہا تین جی یاد بیا کلاسر  
 شہدین جی یاد بیا کلاسر





باز نگاہ یار کا ہی عرش کون  
 جہنم سے زیادہ صفا ہے نہ اس کا  
 عین در دل جو یاری ہی کون  
 بہنچالی ولت ہی پریشان  
 مایا تو آسمان پر غنچه دریا  
 کیا اوسکی ساری کوی پناہ  
 شاعر مشرق میر تقی میر  
 اور شاہد حسن علی خان  
 عین در دل جو یاری ہی کون  
 بہنچالی ولت ہی پریشان  
 مایا تو آسمان پر غنچه دریا  
 کیا اوسکی ساری کوی پناہ

بی مغز اسقدر تو پریشان نکر دماغ  
 پیدا کری نہ اور کوی دروس دماغ  
 فرقت میں یہ ضعیف ہوا ہی جگر دماغ  
 ای بت نہ اپنی چاہنی والو تھی کرم دماغ  
 پہنچی نہ کس طرح سنی مرا عرش پر دماغ  
 ہمسی تو او تہ سیکہ گانہ عیسر بہر دماغ  
 رکھتا ہی آدمی کو سبک عمر بہر دماغ

کہتا ہوں حال تو وہ تھی میں یہ چہ  
 اک بوئی لطف فی تویہ آشفقہ کر دیا  
 آتا ہی شش غش مجھی بات بات میں  
 اس حسن عارضی پہ یہ سخت خدا سی ڈر  
 کوٹھی پہ یارنی مجھی کیسا بلا لیا  
 یاتین غرور کی وہ کسی اور سی کرین  
 ای شوق سب ہی جہک کی برابر لاکر و

تارک دنیا ہمہ صفت موصوف نواب آہی بخش خان معروف کہین پور مرزا عازجان برادر  
 شرف لڑوہ قاسم جان امرانی بخشانی باشندہ شاہجہان آباد شاگرد میان کلمہ نصیر دہلوی

رکھتی ہیں لوگ نام مدغ کا خرد دماغ  
 بیجا نہیں ہی ہووی گرا فلاک پر دماغ  
 ایٹان ہونکو بھی ہی کسقدر دماغ  
 اتنا نہ چاہتی تھی ای بیخبر دماغ  
 فی دل ہی اب ماہی ہی اسقدر دماغ

انسان ہی اگر تو کسی سی نہ کر دماغ  
 اوس سہ چہین کی رکھا ہوا جو کہ چہ سا  
 ٹھو کر نہ مارین گرو تھی سجدہ انہیں کوی  
 آخر ملیکا کاسہ سر خاک میں ترا  
 معروف ہمسی شعری کیا فکر ہو سکی

غضنفر علی خان جوم غضنفر ولد غلام حسین خان کوٹرا باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاکر دقلدی شرح آت

تیرا ہی پہر لیکانہ ای نامہ برد دماغ  
 ای گل تو عند لب سی اتنا نہ کر دماغ

حاضر جواب خطا پہ ہوا اوسکا گرد دماغ  
 وودن کی حسن پر نہ ہو مغرور اسقدر

عین در دل جو یاری ہی کون  
 بہنچالی ولت ہی پریشان  
 مایا تو آسمان پر غنچه دریا  
 کیا اوسکی ساری کوی پناہ  
 شاعر مشرق میر تقی میر  
 اور شاہد حسن علی خان  
 عین در دل جو یاری ہی کون  
 بہنچالی ولت ہی پریشان  
 مایا تو آسمان پر غنچه دریا  
 کیا اوسکی ساری کوی پناہ  
 عین در دل جو یاری ہی کون  
 بہنچالی ولت ہی پریشان  
 مایا تو آسمان پر غنچه دریا  
 کیا اوسکی ساری کوی پناہ  
 عین در دل جو یاری ہی کون  
 بہنچالی ولت ہی پریشان  
 مایا تو آسمان پر غنچه دریا  
 کیا اوسکی ساری کوی پناہ

عین در دل جو یاری ہی کون  
 بہنچالی ولت ہی پریشان  
 مایا تو آسمان پر غنچه دریا  
 کیا اوسکی ساری کوی پناہ  
 شاعر مشرق میر تقی میر  
 اور شاہد حسن علی خان  
 عین در دل جو یاری ہی کون  
 بہنچالی ولت ہی پریشان  
 مایا تو آسمان پر غنچه دریا  
 کیا اوسکی ساری کوی پناہ





سوادق الوالد محبتی شایسته است عشق و محبت  
 ایستادگان و شایسته کاتبان و کاتبان  
 ایستادگان و شایسته کاتبان و کاتبان  
 ایستادگان و شایسته کاتبان و کاتبان

ای اوج جو که خلق بین عالی و ماغ بین	ادناسی بی وه کرتی نهین بین فراد ماغ
آنحسین علی مروج برشته باشند کله نو صاحب یوان فارسی ورخته شاگرد میر تقی میر	
به وقت همی کرتا ہی وه لوجوان ماغ	اتنا و ماغ او بهانیکا همکو کمان و ماغ
ناپه پنچ گیا جو کوئی میرا عرش تک	مست جائیکا وین ترا ای آسمان و ماغ
عاشق جو تپه هم هوئی کیا کف سو گیا	اتنا تونه همی کرو سزیرمان و ماغ
جبت بکتهی بی اگی تیوری چری هوئی	یا رون سی است درنه کرو مهربان و ماغ
غیرت پرشته یارسی اتنی نه چا هسه	کرتا ہی کوئی عشق بین ای خسته جان و ماغ
میر ولد حسن فوق خلف میر ولود علی باشند فرخ آباد مقیم کله نو شاگرد میر وزیر صبا	
کیونکر کری نه جسم سی روح روان و ماغ	کرتی بین مینرمان سی سدا مهربان و ماغ
دو چار دگی واسطی آئی بین وهر بین	کرتا ہی همی کسلنی آئی آسمان و ماغ
سنتا نهین هزار کی فصل سهارین	په پنچا ہی عرش پر ترا ای باغبان و ماغ
نازان وه حسن پر پی مین نازان عشق پر	وان هی اوسنی ماغ محبی ہی مهربان و ماغ
تعریف بل خنکد کی تجه سے اگر سنون	ججه رنکو هی واعظا اتنا کمان و ماغ
ایسا بسا ہی پیر بین یار سه شام	سو نگهین جو بوئی گل بیه بین ہی ان و ماغ
واتنون سی کات کرتی تجی پهیک کون بین	بک بک کی خالی کرتی مرا منی بان و ماغ
یه دور یه مزاج تریابی ثبات هسه	اتنا نه چا هسی تجی آئی آسمان و ماغ
ای فوق کام کانین ریتا کسی طرح	انسان کا خراب گیا بس جهان و ماغ

واحدان حاکم ذات کرکوب  
 نیبا خدایان کوهی کوهی کوهی  
 بندگی سی بندگی کوهی کوهی  
 سو و نهین جو هر کوهی کوهی  
 اب جانکوهی کوهی کوهی  
 اینجکوهی کوهی کوهی  
 درت نهین مین جی اونی کوهی  
 بال ای وقت بجای وه شیشا بین  
 وقت کی رات هماتی بین یوزیران کی  
 بی سو بین قفل رینا بین  
 گهر بهی کوهی کوهی  
 دور بین جون کوهی کوهی  
 دل بجای کوهی کوهی  
 کوهی کوهی کوهی کوهی



ایستادگان و شایسته کاتبان و کاتبان  
 ایستادگان و شایسته کاتبان و کاتبان  
 ایستادگان و شایسته کاتبان و کاتبان  
 ایستادگان و شایسته کاتبان و کاتبان





اس سلسلے میں ایک تفسیر اور تفسیر بنیادی  
 مہربانی سے پیش کی گئی ہے۔ اس میں  
 عشق علی بن ابی طالب کے بارے میں  
 ایک نیا اور دلچسپ اور دلکش اور دل  
 چاہیے اور ہرگز اس سے زیادہ دلچسپ اور  
 دلکش اور دلچسپ اور دلکش اور دل  
 چاہیے اور ہرگز اس سے زیادہ دلچسپ اور  
 دلکش اور دلچسپ اور دلکش اور دل

سچ سی حضور کی تالی ہی وہی است عشق علی بن ابی طالب جو دل آبرو بڑی میرغ دل منیر کو پہندی میں چائس لو	سنگھی ہوئی بنائی گئی دو پہر میں بال موی نجف بنی جو پڑی اس گھر میں بال باند ہو گا موی عاشق خستہ جگر میں بال
----------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میر فرزند حیدر صفدر خلاف میر امیر حیدر باشندہ فرخ آباد صاحب لوان لڑتے تھے۔

اقتنائی خوب چکی میں لطف و تاملی بال سنبل کا دل گہنائی ہو اپنی بڑھائی بال اسی بت بلا میں اسطی خلق خدا کی بال افعی کہ میں نظر پڑی سایہ کہ میں بنے رنگت میں بل میں پیچ میں دن اسرار بلجائیں ای سہمی نہ شبستان غیب میں اندھیروں ہاڑی ہوا میری آنکھ میں پالی ہیں آستین میں سانپ پانے لگر بیمار کو ہی سنبل لیب و سکی بوی سر کیا گرم پیچ کر کی مرا کہو دیا جنون مہندی لگائی جاتی ہی لفون کی بال سی ہی گیسون میں تیغ سیسہ تاب کی چک گاشن میں غسل تم کرو شبنم کی آب سے	ہیں کوڑیالی سانپ مرئی لربا کی بال لنگائی ہو کمر سی جواز لطف و تاملی بال دیتی میں پیچ و حشید کو پیچ کہا کی بال اسی غیبت پری ہوئی موجود بلا کی بال سنبل سی بھگتی تر می لطف و تاملی بال گندہ ہوا چوٹی اپنی کمر سی اوٹھا کی بال اسی شک مہر چہ گئی جب تم کہا کی بال بازوسی لپٹی رہتی میں لطف و تاملی بال ہیں کہوئی والی ہر مرض لا دوا کی بال آسیب و تار آتش خستہ لاکھی بال گویا میں دام طائر رنگ خما کی بال کرتی میں قتل ہکو وہ اپنی دکھا کی بال پوچھو چین میں چادر گل سنہا کی بال
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فردوس جنگ جہنم سے فرزند علی قاد  
 صاحب لوان لڑتے تھے۔ اس سے پہلے  
 لکھتے ہیں میں لاری بل میں بال  
 عشق علی بن ابی طالب کے بارے میں  
 کس در کس در کس در کس در کس در کس در  
 جلیان کا خون میں گہرائی میں بال  
 دل لاش سے بہن باد کا کل میں بال  
 ایک کھینچے ہزار باہن میں بال  
 کیا مرس بہت تار سب میں بال  
 لاغری بہت بہت پریشان میں بال  
 پھر میری دست دیا میں ہون میں بال  
 لکھتے ہیں میں لاری بل میں بال  
 لکھتے ہیں میں لاری بل میں بال  
 لکھتے ہیں میں لاری بل میں بال  
 لکھتے ہیں میں لاری بل میں بال



کاشن میں غسل تم کرو شبنم کی آب سے  
 ہاڑی ہوا میری آنکھ میں  
 پالی ہیں آستین میں سانپ پانے لگر  
 بیمار کو ہی سنبل لیب و سکی بوی سر  
 کیا گرم پیچ کر کی مرا کہو دیا جنون  
 مہندی لگائی جاتی ہی لفون کی بال سی  
 تیغ سیسہ تاب کی چک  
 لکھتے ہیں میں لاری بل میں بال  
 لکھتے ہیں میں لاری بل میں بال  
 لکھتے ہیں میں لاری بل میں بال  
 لکھتے ہیں میں لاری بل میں بال

یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے  
 یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے  
 یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے  
 یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے

طائر دل کی ہوتی عمر بسر بالونین  
 سنبل تر کا ہی عالم تری تر بالونین  
 نہ ہر افعی کا وہ رکھتی ہین اثر بالونین  
 دل صد چاک کا ہوتا جو گدڑ بالونین  
 پڑ گیا بال پڑو جی جو گھر بالونین  
 بڑھکی شانہ ہوا کھنکھی کا شجر بالونین  
 چمکین جگنون کی طرح کیوں نہ گھر بالونین  
 یہ سفیدی نہیں ہی گرد سفر بالونین  
 گرد اور گڑ جو پڑی ہو وہ شکر بالونین  
 ابھی یہ مشک ہو کا فور سحر بالونین  
 صاف نظر ہر ہی سفیدی سحر بالونین  
 کس بلا کا ہی مری جان اثر بالونین  
 طاقت آجانی اگر لگے کی پر بالونین  
 ایسی تاثیر ہی ای گل تری تر بالونین  
 تیغ ہی مانگ تو حلقہ ہی سپر بالونین  
 ہین جو تعویذ کی یہ شمس و شہر بالونین

راہ آئی نہ رہائی کی نظر بالونین  
 ہوا نمنناک مر اتار نظر بالونین  
 جسی سو نگہا نہ جیسا ساپاوسی سو نگہ گیا  
 بیج سی دانت کی نگہی کی بھی کہ طے کرتا  
 آگئی اشک جو مرگان پہ تو بیدار ہو  
 اوسکی بالیدگی زلف کا اندری اثر  
 کوچہ زلف میں برسات ہی اشکوں سی مر  
 رہ روی ملک عدم مجھ کو کیا پیری نے  
 یہ شکر فی ہو جو وہ طفل شکر لب ہو سور  
 گوری ہاتھوں ہی جو موبان سید کو چھو  
 خواب غفلت سی ہو بیدار کہ پیری آئی  
 سایہ زلف سی اسیب پری ہوتا ہا  
 ہو جو نظرون سی نہان اور کی اوس کی بکیر  
 اوس پڑ جائی اگر دیکھ لی شکیو سنبل  
 سپر پڑ ہی کیا کوئی اوس قاتل عالم کی دلا  
 چاندنی دھوپ کی ہی ساتھ نمایاں محشر

یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے  
 یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے  
 یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے  
 یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے

ضامن علی جلال لکھنؤ صاحب علی دہستان کو پاشندہ لکھنؤ شاگرد امیر علیخان مالک

یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے  
 یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے  
 یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے  
 یہاں سے لے کر تری ہر سیر کی ہوتی ہے

کتابان کی موتوں میں اپنی کتاب لکھی ہے  
 دن رات کی درگاہی کو باہر سے لے کر  
 ایسی جان جانی میں محل خانی والیان  
 اسحاق علیجان اسحاق ولد فدا علیخان  
 اولاد میں نواب سارا جنگ کی باشند  
 لکھنؤ صاحب دیوان مستاد گریسنگار  
 نواب عاشور علیخان بھارت  
 عارض اپنی چوڑے اور کھڈار لے کر  
 فصل جنون کی سبکو کہا دی ہے لے کر  
 دیوانی کی طرح سے ہوتی ہے ایسی لے کر  
 ہر دم چوڑی باؤن پر کرتی ہے ایسی لے کر  
 وحشت میں لکھی ہے وہ منجھ جانب تیار  
 اس مرتبہ ہی پائری سٹاکار لے کر

ایسی چوٹی پہ میں اپنی تھی قربان کرو  
 دن نہ ڈہل جاتی نہاد ہو لو بوا مہر نشا  
 ہوش کسکو ہی کھلا ہی کہ بندہ ہی جو  
 کا لاما ہو ہی ہر اک بال مری پٹے کا  
 بندی درگاہ جو نو چندی کو درگاہ گئی  
 وصف میں چوٹی کی اک شعر نہ چوٹی کا کہا  
 آتی ہی اوڑھے کے انگہ پہ جو بار بار لے کر  
 گویا گھٹائی آج چمن کو ہی چہا لیا  
 سنبل نسایہ ختم ہی چوٹی کا گوند مینا  
 اوڑھے ہی ہون میں لسی میں کہا ہی ہون تک  
 خود دم وچہ رہا ہی جدائی تھی یار کی  
 لاکھون ہی مردوئی تھی دیتی ہیں لے کر  
 مکہ ہی پہ اوسکے ہانی سی عقدہ پہ لے گیا  
 ہوتی ہی سبکی مجھے گلخان کمال جب  
 کہہ بل کی بات تو نہیں سیدی یہ بات  
 سنبل نشانہ کی چوڑی جو تو فی بال  
 ہندو کی بلی باجی یہ عتیر سی کیوں لے کر

میری طاقت ہی چوٹی تو جو ہمار ہی گئی  
 مستی کا جل کر وہی رات کو کنگھی چوٹی  
 ناک چوٹی میں گرفتار ہوں کسی چوٹی  
 مرد مووی کا ڈھی دل ہی افی چوٹی  
 ایک سی ایک نظر آئی زالی چوٹی  
 جا تھا صاحب نے کئی کیا ہی یہ چوٹی چوٹی  
 جنگلو ہرن کا کہیں ہی ہی شکار لے کر  
 مکہ ہی پہ اونکی ہی یہ دکھائی تھی لے کر  
 چوٹی کی موڑتی ہی میری نو بہار لے کر  
 زلفن کی یاد آتی ہی بی خستیا لے کر  
 میری گلی کا ہار نموز خیسار لے کر  
 امدری کیا بڑھا ہی ترا عتبار لے کر  
 دل لون کیسی کا اسی ہی ہی عتبار لے کر  
 دیتی اولچہ اولچہ کی ہی لگھی کو خاز لے کر  
 کا کل سنی ہی دکھی نہیں چیدار لے کر  
 پانی کی بوندین موتی ہین اور بار لے کر  
 مشکلی کی اس خطا پہ کروں تار لے کر

کتابی ہی موتوں میں اپنی کتاب لکھی ہے  
 دن رات کی درگاہی کو باہر سے لے کر  
 ایسی جان جانی میں محل خانی والیان  
 اسحاق علیجان اسحاق ولد فدا علیخان  
 اولاد میں نواب سارا جنگ کی باشند  
 لکھنؤ صاحب دیوان مستاد گریسنگار  
 نواب عاشور علیخان بھارت  
 عارض اپنی چوڑے اور کھڈار لے کر  
 فصل جنون کی سبکو کہا دی ہے لے کر  
 دیوانی کی طرح سے ہوتی ہے ایسی لے کر  
 ہر دم چوڑی باؤن پر کرتی ہے ایسی لے کر  
 وحشت میں لکھی ہے وہ منجھ جانب تیار  
 اس مرتبہ ہی پائری سٹاکار لے کر



دست چون بی پنجه شادای آمین  
 ای پری برین کی طرح از تار زلف  
 مشعل کی قدری شب تابیک کی  
 ای رشک هی از زلف کاسنگار زلف  
 مویان ز زلف دیار زلف  
 کون پس کی کادیان زلف  
 بن نیمی جان پوی نوسنگار زلف  
 بالایی بگری کوی نوسنگار زلف  
 یون سی اوسایی نین یکم زلف  
 شل جری ای عاشق روی نگار زلف  
 کینتی قیوم کاپوشنگار زلف  
 کینتی بی روی بار کوز بسک پیدار زلف  
 با من سی پال کتی ای اردو نگار زلف

لاکون هی طرح کی بی دکاتی بیار زلف رخ رشک گل هی غیرت بر بهار زلف گیسوی چین جود ختن هی تراز زلف عصب هی خال ز هر خطا بنبار زلف شانی کی طرح و لگو کوی فکار زلف انده بیه کیا هی کرتی هی لیل و نهار زلف مرهم کی جابجهر کتی نهی شکستار زلف	سنبیل کون که غنبر سارا که مشک چین ز کس هی چشم سوزی قدر غنچه هی فتن بابل هی چشم بو نه به نشان هی رخ هی موم دشمن مین سبیه جاگی آنسی خدای پای که نانه اوسی بطاکی دیتی مین پیسم پوشیده رکبتی هی رخ پر نور یار کو کب طرح اوج زخم جگر کو هول شمایم
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سما و تخان صرله سالت خان باشنن کجیکه مقیم لکهن پونج دیوان کت که انکاهی شاکر و جوی مرزا

دکلا هر هی ای سنبیل ترکی بهار زلف گل سی تری عذار مین سنبیل بلبل زلف سکهار راهی موب مین و گل عذار زلف سبی مین خوب کبیل سی شیبی نگار زلف شانی کابهی مین شیبی کیدا اعتبار زلف آبی کی یاد آپ کی بی اختیار زلف با تهن هی نگلی هی تری قلمت هی بار زلف	صدی سی باوقی هی اگر تار تار زلف گلگشت بلغ کی هی عبث تج کو آرزو کیدان پری هی تیری هی واقف بلج پروی مین خط کی لیتی هی بوسمی به آپ کی کیون طهتن مری دل صد چاک نهی مین مار عذاب قبر مین لپین کی جیب همه نقش قدم هی ناصر شوریده سر تو به
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مرزا سرفراز علی حرم جمعی که مرزا نواز علی مین اغضاب بیک مبدار موم و نگر محله لکهنو شاکر و فتح الدین

باند موم کیون نه رسته بیقرار زلف آب بدن سی هو گنتی دریا کی بار زلف
-----------------------------------------------------------------------

بوشاک کیون نیری مین تجار زلف  
 کینتی بی باقی کی کاید بیار زلف  
 دی های خدانی بار کوه بیار زلف  
 کیون نیری مین جابجهر کی سلسله بی  
 دیوانه بیون مین جابجهر کی نوبار زلف  
 کسوا سلی بیار ای جیبی نوبار زلف  
 کاشف زیاده قصد کوز و شکسته کا  
 مضمون کاید بی باقی کی کاید بیار زلف  
 مکتوب سنده کاید بیار زلف  
 ارض پور اونی کیون نیری مین تجار زلف  
 خانی شایخ ابوی دشت تراز زلف  
 جیب مین کاید بیار زلف





بشکفته کاینوت اگر دودلی چو کاینوت  
 اسرار سب سے بہار غدار و بہار زلف  
 سوادنی زلف سی پیر پو او شہین  
 جاگین لاسیج کت تار زلف  
 شہر شہر شام ہوا ای دیار زلف  
 تصور زلف

<p>زنجیر تو طری پویشل نے غضب کیا          سنبل کا بوہرہ اوٹھیں سچکاپی ماغ ہی          تا صبح پنج لوٹھالی ہین اشقہ تہی ہین          لاتی ہین بال کان کی نیکو توجہ ہین          سرگس کی ہول لون ہین کہی اگر گل          ڈوبی ہوئی ہی عطر لطافت میں ہقدر          بالون میں خطا جو گرو وہن آگیا نظر          شبکو کی پہول کھل گئی کہولی جو تھی بال          شانی سالی الیک نہ سید ہا ہوا ای فہیم</p>	<p>شانی سی ادس پیری کی ہوئی تار زلف          رخسار پیری شرط نکات سی بار زلف          ہی حق میں عاشقوں کی شہنشاہ زلف          اپنی گرہ میں باندھتی ہی بہار زلف          پنجامی صاف شاخ گل انتظار زلف          ای گل نبی ہی موج شمیم بہار زلف          دکھلا چکی سواد عدم بار بار زلف          صحن چین میں ہو گئی شام بہار زلف          قسمت سی میری تیج جولی مستعار زلف</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بخشی عملہ سلطانی سدالہ نوشی حسن پانخان  
 فصل اولہ برتلیان مجنہ پانخان رسالہ ار با شہدۃ  
 لکھنؤ صاحب یوان شاگرد خواجہ سعید علی شاہ

<p>شانی کو تمنی خوب بنایا ہی یار زلف          شانی تک آئی دیوچی نہ آگی بڑھائے          خلوت میں انجمن میں صاحب ہین دو          چاہی ہنسائی نام میں چاہی ہا کرے          جب ہم نہیں تو اسکا کوئی بستلا نہیں          جب ہم ہونگی اسکی کہان قدر و مترت</p>	<p>ڈر ہی خفا نہ ہو کہین گبری جو تار زلف          نازک ہو تم کرسی نہ اوٹھی کل بار زلف          آئینہ رخ کا دوست ہی شانہ ہی بار زلف          کیا اس میں سیرازور یہ ہی اختیار زلف          میری ہی سر تک ہی یہ وار و مدار زلف          افضل ہلاری دم سی ہی یہ اقتدار زلف</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اسرار سب سے بہار غدار و بہار زلف  
 سوادنی زلف سی پیر پو او شہین  
 جاگین لاسیج کت تار زلف  
 شہر شہر شام ہوا ای دیار زلف  
 تصور زلف

مخبر از علی خان و میرزا علی محمد  
 بہار تار زلف  
 بیعت گما سخیان سوہداری  
 قطب اللہ دین صاحب یوان شاگرد خواجہ سعید علی شاہ

سودا زلف کا کیا خوب لفظ  
 سودا زلف کا کیا خوب لفظ  
 سودا زلف کا کیا خوب لفظ  
 سودا زلف کا کیا خوب لفظ





سبب دیکھا صورت سنبلین پریشان ہوئی  
 اور کئی جمعیت اول واہ ری تا شیر زلف  
 شانسان ل کیوں نہ ہو صفا کئی غلام کرمی  
 زلف کا حلقہ کمان لطف مریو نیز زلف  
 پریشان ہوئی صفت ہی کیوں نشا چین  
 خوش ناز و قیاسا جی پری یون خوش زلف  
 فنک کرانیکر لکنا سکی کام سے

ہی تزلزل میں ترقی پر ترا دامن حسن ہر شب غم طول میں وز قیامت سے برسی	ہی گریبان گیراگی اب ہی امنگیر زلف کیوں دکھائی شک کو ای کلونی پیر زلف
شیخ ولی اندر موم محبت ہجرت آبادی مقیم لکھنؤ صاحب یوان شاگرد مزار فریح لہو دا کاش یون ہو تامل اپنا بستہ زنجیر زلف	خال عارض جوت ہی اوس کافر کا وہ گنہ زلف موبو ہو وہی بان سی کس طرح تقرر زلف
دل و بختا ہی ہر اک حلقی کو ہی کرخیاں انکھریاں صیا و پلکین تیری ابرو کمان	وحشی دل کیوں نہیں بی دام ہو پھر زلف
ابن خطہ مزار ستم علی مرحوم رقت باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد قلندر بخش حرات میں کہا مانی سی اوسکی کہینچ تو تصویر زلف	آہ کہینچی آہ اوسنی سنتی ہی تقرر زلف دست شانہ ہو جو گستاخی سدی منگیر زلف
کیوں دیوانی گریبان کو کرین صد چاکہ پہنس گیا یہ آب سی و سنی پہنسا یا تو نہیں	ہی گناہ دل عزیز و کچھ نہیں تقصیر زلف بی طرح اب ہو گئی ہی اوسکو کچھ تاثیر زلف
لی پریشان دلکی اپنی بخت بر وقت ذرا محب لی شیخ آہی بخش عشقی ولد شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب یوان شاگرد میر علی شاہ	
اب کر گیا کون پیاری عزت تو قوی زلف کیوں نہ ای مانی پریشانی مجی دن بہر سی	راہی ملک عدم میں بستہ زنجیر زلف رات پہ نہرتی ہی آنکھوں میں ہل تصویر زلف
پس کہتا ہی نہیں ہی گلشن ایجا دین صاحب اسلام کر سکتی نہیں تحقیر کفر	کیوں ہی سی سنبل پریشان عاشق دلگیر زلف جیسی تیری عارض تال بان فی کی تو قوی زلف
بہر نظر دیکھا جو اوسکو مر گیا مار سیاہ	واہ رمی تاثیر زلف اندری تاثیر زلف

جو ہون سکی آہی ہی زنجیر زلف  
 سچ ہی یہ کالی بلا دام بلا زلف  
 مرغ دل و صیدا اقلن آگیا پتھر زلف  
 ہی جنت تیکر اراغی کلونی واسطہ  
 بہاگ جابین کی کہاں ہم بستہ زلف  
 صاف زنجیر ہی جلد بھخت خسار کا  
 توفی لکھائی نہیں کالون ہو پھر زلف

جسکانی کا نہیں متروکہ ہی بد بلا  
 نفعی پیمان لکھی تو ہو پھر زلف  
 ہوا ہی پوری پستی جھیلن راہ عیان  
 نرم دل ہوئی نہیں واسطہ پھر زلف  
 ہم ہی پھر تین راہی بن کسبہ پھر زلف  
 کہتی پستی پاس مجمع رفائی پھر زلف  
 بد بلا مار سہی یہ نہیں لکھی پھر زلف  
 سنبل کی متروکہ پڑے کہیں پھر زلف  
 واہ رمی تاثیر زلف ان کہ پھر زلف  
 اوبلی ہی میری گلین ان کہ پھر زلف  
 کیوں نہ ہوتا نہ کسوی شب پلدار از  
 پھر گریبان پاک کی ہی آہ وہ پھر زلف  
 سبب الطیب و سوسنبل فارسی پھر زلف  
 اپنی طبعی کی طرحی کشتہ کیم زلف  
 اب طالب علیخان مرن سلطان جان  
 ظفر رشید فوجہ بین علیخان





سلسلہ انکی نہیں الٰہ حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سی ملتا ہی بلشدرہ عظیم آباد صاحبزادوں  
 اسی شہ خوبان جهان دل ہوا شیر زلف  
 عرش پر پہیاب دماغ کافر نی زلف  
 سلسلی سی آج کر تاہون جن میں تفر زلف  
 مشک کی دانگی گرین کھوشی و سکی حاجی اسک  
 صفحہ خسار گل پر لکھی اوس گل کی شبیہ  
 جس طرح ساہون میں اک سردار ہوتا تھی رو  
 کاٹنی سی اوسکی مر جائین تو اسکو دیکھکر  
 اپکا سگھڑا چوڑا بلہڑی سے کہل گیا  
 میں یہی ست اسکی ہر کوچی میں دل عاشاکی  
 غنچہ دل کی کئی تگری او ہر جب آگئی  
 گردبالون میں پڑی اوسکی نوافثمان ہو گئی  
 عاشقونکی ہی دل پر داغ سی طرفہ بہار  
 اسقدر نخوت نہوگی بادشاہ زنگ کو  
 خانہ ہای تمشجب ہو ہو گئی صراحی پین  
 ہو گیا سیما دل قائم جیا و سی جا ملا  
 ہو سر اپا محو ای سلطان خیال پارتین

ہی عجب نام محبت حسن عالمگیر زلف  
 طایر طوبا و سدرہ ہوتی میں نچیر زلف  
 دست فکر شوق میں ہی یار کی تصویر زلف  
 گر تصویر میں کوی دیکھی تھی تصویر زلف  
 زلف سنبل کی قلم سی چاہی تھی تصویر زلف  
 یار کی بھی لفت کو زلف تو نہیں کہی میر زلف  
 ہی زیادہ مار قی تل کہیں تاثیر زلف  
 لوٹتی تھی خاک پر کیا خاک تھی تفر زلف  
 بزم زندان ہو گیا ہی خانہ زنجیر زلف  
 موج نہکت حق میں میری گوی تھی شیر زلف  
 زرفشان کاغذ پہ لکھی نسخہ آگیر زلف  
 ہی برصع کار ساری آگئی زنجیر زلف  
 جسقدر مغرور ہی یہ کافر نی زلف  
 مشک سی تعویذ جب لکھی تھی شیر زلف  
 ہی عجب ای گل خواص سنبل آگیر زلف  
 چشم کا بیمار رخ کا شیفہ و لکیر زلف

لطف کا نقش لکھی تصویر زلف  
 مان تین چوبیس قلم سی شیر زلف  
 صاحبزادوں کی تصویر زلف  
 کیون ہوں دل مرا پشم زلف  
 عاشقون کو تپ سہی زنجیر زلف  
 کیا پریشا سلسلین ڈالادوں کو  
 میں نہ جاؤنگی کئی تفر زلف  
 دشت بخون کا بھی احمدی تون  
 دل پہیری سے کتا تیر زلف  
 حکیم و جبار اللہ خان و جبار اللہ خان  
 دیکھی کیوں کہتے پہلا زنجیر زلف  
 خوبنسی اصلا نہیں تقصیر زلف  
 بار والی جانستے والون کو وہ  
 دیکھتے تھے کہ جب تا تیر زلف  
 دیکھتے تھے کہ جب تا تیر زلف  
 دیکھتے تھے کہ جب تا تیر زلف  
 دیکھتے تھے کہ جب تا تیر زلف

سلسلہ انکی نہیں الٰہ حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سی ملتا ہی بلشدرہ عظیم آباد صاحبزادوں  
 اسی شہ خوبان جهان دل ہوا شیر زلف  
 عرش پر پہیاب دماغ کافر نی زلف  
 سلسلی سی آج کر تاہون جن میں تفر زلف  
 مشک کی دانگی گرین کھوشی و سکی حاجی اسک  
 صفحہ خسار گل پر لکھی اوس گل کی شبیہ  
 جس طرح ساہون میں اک سردار ہوتا تھی رو  
 کاٹنی سی اوسکی مر جائین تو اسکو دیکھکر  
 اپکا سگھڑا چوڑا بلہڑی سے کہل گیا  
 میں یہی ست اسکی ہر کوچی میں دل عاشاکی  
 غنچہ دل کی کئی تگری او ہر جب آگئی  
 گردبالون میں پڑی اوسکی نوافثمان ہو گئی  
 عاشقونکی ہی دل پر داغ سی طرفہ بہار  
 اسقدر نخوت نہوگی بادشاہ زنگ کو  
 خانہ ہای تمشجب ہو ہو گئی صراحی پین  
 ہو گیا سیما دل قائم جیا و سی جا ملا  
 ہو سر اپا محو ای سلطان خیال پارتین



عبدالرحمان هم در وقت زلزله در خواب خواب کرد و در خواب فرمود که هر که در وقت زلزله بخوابد از آن بگریزد

کلیاتی از تمام سبب احتیاط زلزله  
 در وقت زلزله هر چه در دست است از دست بردارد و در جای امن بماند  
 در وقت زلزله هر چه در دست است از دست بردارد و در جای امن بماند

در وقت زلزله هر چه در دست است از دست بردارد و در جای امن بماند  
 در وقت زلزله هر چه در دست است از دست بردارد و در جای امن بماند  
 در وقت زلزله هر چه در دست است از دست بردارد و در جای امن بماند

ایام هجرتین نظر آتی نه شام زلف	آنکه چون مین روز چهره روشن بهر کجا
شام شب فراق هی تشبیه نام زلف	استفتگی مین کسکو هی صفدر امیدج
اک دل هین دیکه بی دل اسلام لام زلف	بهولای شیخ کیون حرم احترام زلف
هی عرض اب بر باونه طول کلام زلف	جانی شب وصال هی چهیره و نه ذکر مو
دل مین اولجه ره بی سخن ناتمام زلف	گر که مین هم سودا شب هجرتی نصیر

تو شنو لیس خنی و جلی شیخ اشرف علی شرف و لایح منظر علی باشنده قصه مصطفی اباد عرف  
 کسندی توابع لکهنه صاحب دیوان شاگرد شهید صغری علیخان نسیم دهلوی که

گور روز لاکه سر به بلای شام زلف	هرگز زخمو بر یکجا دل وحشی مقام زلف
هر طایر نگاه هی پایت دایم زلف	میرای کچه نهین دل وحشی هی ام زلف
هی تیس روز مشغله مشق لام زلف	سودای مجکو کامل مشکین پای کاس
او بت بهاری دل مین هوا پر مقام زلف	کافر نی غلبه آنکه کعبه مین بهر گیا
رومی ترا داکگی هوئی بین غلام زلف	افشان نهین چنی بی کیسو به پارسنه
بند بهیر کور هی هی شب مشکفام زلف	هی مانع نظاره صبح عذار یار
صبح وصال هو تو نظر آتی شام زلف	طول شب فراق کو کو تیرا می نصیب
پهز نا صلب هو عمل شاه شام زلف	پهرخ پراپنی چهو طری وس آینه و تنی
اشرف بلای جان کبا همنی نام زلف	سودا ز او سکا بعد فناسه جابگیا

کعبه مین بهنزدن کامل کعبه نهین  
 دل کام مقام زلف مین دل مین مقام زلف  
 عارضه صبح پایت به شام زلف  
 پدید آید صبح پایت به شام زلف  
 انجا هر دل و بهی گانیند او سبب  
 در وقت زلزله هر چه در دست است از دست بردارد و در جای امن بماند  
 در وقت زلزله هر چه در دست است از دست بردارد و در جای امن بماند

در وقت زلزله هر چه در دست است از دست بردارد و در جای امن بماند  
 در وقت زلزله هر چه در دست است از دست بردارد و در جای امن بماند  
 در وقت زلزله هر چه در دست است از دست بردارد و در جای امن بماند



مہر نازی بائی ابھون من نظروں کا شام زلف  
 کسے بلائی بھی بہتا ہوا زلف کا  
 اور شاگرد مستقیم خان مستقیم خان  
 دل جاکر وہ مشکل پھری ہی خوشی  
 آؤں شاگرد بلائیں بھی وہی کیا خطا  
 دئی ہیں عشق کی آویسی اور غم  
 دل جاکر وہ مشکل پھری ہی خوشی

حلقی پہ حلقی پتہ پہن ہج یا نصیب  
 لوگان کہہ کی سن تو کسی شکر ہوی پر  
 ہی شکر کی تیرگی کی سبب حسن باہتاب  
 قلاب میں ہنسائی ہین مہلی کو جطرح  
 چھوٹی نہ ابکی عید میں ہی اوہ ہی نصیب  
 ہی لعل لب کی زیر نگین کشور میں  
 موٹس یہ رات دیکھتی کیونکہ گندرتی ہا  
 مرزا اکبر علی ساحل و لر ز میر باقر علی باشندہ دہلی مقیم کانپور شاگرد میر علی اوس طرف

کا ہیکو اب چہین کی اسیران ام زلف  
 فریاد کر رہی ہین اسیران دام زلف  
 گھٹ جاتی رخ کی قدر جو ہوتی شام زلف  
 یوں دل کو کہینچ لیتا ہی سنی سی لام زلف  
 لنگی برس دن اور اسیران ام زلف  
 اور ہی سواد ملک ختن پائنام زلف  
 پھرنند ہیکو تصور لیلیا ہی شام زلف

ہو جانی آج وادی امین میں شام زلف  
 قبضی میں میری آگئی اقلیم شام زلف  
 کا جل کی طرح رہتی ہی آتھوں میں م زلف  
 مارا ہی شنی مرغ مصلا پہ دام زلف  
 قیمت میں جنس دل کی ملا قلب دام زلف  
 کا ٹاکر ونہ تیغ نظر سے کلام زلف  
 قرطاس صبح شکر پہ لچھین گ نام زلف  
 مار نظر سی بڑھ کی نہ او بھی کلام زلف  
 ہی بہتوں پر خیمہ لیلیا ہی شام زلف

موسی سی چکی کچھی طول کلام زلف  
 اہل سخن میں آج مجھی سلطنت ملی  
 دن رات دیکھتا ہوں جو کیسوی یار کو  
 زلفیں دکھا کی لانی ہوزا ہر کوچ میں  
 دن بچکر ہوا تری کیسو سے مستفید  
 کیوں کہ ہم پر لیتی ہو کیسو کی ذکر میں  
 کیسو کی یاد بعد فنا ہی نہ ہوں گے  
 گہور ونہ مجکو ذکر میں لفون کی دور  
 فریاد کو بھی عشق ہوا تیری زلف کا

کسی بلائی بھی بہتا ہوا زلف کا  
 اور شاگرد مستقیم خان مستقیم خان  
 دل جاکر وہ مشکل پھری ہی خوشی  
 آؤں شاگرد بلائیں بھی وہی کیا خطا  
 دئی ہیں عشق کی آویسی اور غم  
 دل جاکر وہ مشکل پھری ہی خوشی





خلف کفران بل اول آفا خدیج صاحب  
 نیا بوی باشته کهنه صاحبان از دوزخ فراری  
 چرتابی ز بر سنگی بچ باجر از فراری  
 اندر بسته دوزخی کسی بلای زلف

سودا تا بوی کیسویا جان  
 یو صبا کی او سکی سانی کب  
 جب بکوزی کبھی سانی کب  
 سو دتا بوی کیسویا جان

خلف کفران بل اول آفا خدیج صاحب  
 نیا بوی باشته کهنه صاحبان از دوزخ فراری  
 چرتابی ز بر سنگی بچ باجر از فراری  
 اندر بسته دوزخی کسی بلای زلف

ہو خجالت سی نہان ابر تک میرفتاب  
 مار لیگی اکٹ اک دن یا د زلف عنبرین  
 طول اور تاریک ہی ایسا کہ دل دیکھا کیا  
 کس نی کہو لی کیسویا مشکین چمن میں اچھا  
 حشر تک مجھو عالم بر میگا منتشر  
 شہر میں چاروں طرف نجیر کی جھنکارا  
 نورخ چمکا جو اوسنی بال اندہی ہی حصیر

چہرہ پر نور سی جیٹ ہری ہر کای زلف  
 کیا عجب فنی کی صورت گورچی جان زلف  
 ای خاک فرقت کا دن ہی شب یلدا زلف  
 بس گئی باغ جہان میں بوی عنبر سانی زلف  
 ای صنم جب تک ہی گام نہ تو پو کہ اتری زلف  
 کو بکو بہرتی میں شاید آج کل شیدا ہی زلف  
 بڑھ گیا دن کہت گئی جس شب یلدا ہی زلف

اجان موہو پورے لوگ میں سانی کب  
 کبھی کبھی ہر کای زلف  
 بل کبھی بل کبھی کبھی کبھی کبھی  
 اوس دوی کبھی کبھی کبھی کبھی  
 شکر بان مارنی ملک دوزبان  
 سو دتا بوی کیسویا جان  
 زخمی ہو گئی کبھی کبھی کبھی کبھی  
 نیا بوی باشته کهنه صاحبان از دوزخ فراری

مولوی احمد حسین مصنف لڑناج الدین باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاکر دادرشرف خان

ای جنون سر کو سونوسی ہوا سوائی زلف  
 نقد دل بکوزید یگا اسی شیدا ہی زلف  
 مارو طو اسل یک جارتہ نہیں باہم کہیں  
 یہ وہ ناگن ہی کہ جسنی مار ڈالی سیکڑوں  
 دو دو چجان کہ بلج غیبت سی بل کھایا کرے  
 ہوں پس محمل کیونکر نعرہ زن شان چرسا  
 اختر تابان شب یلدا میں آتی ہن نظر  
 دو دو چجان کی طرح کہا ناہوں دل میں چرتاب

جان جاتی گو بلاسی پاتہ اوسکی ہی زلف  
 عاشق بیجان سی جھٹنی کا نہیں سوائی زلف  
 ہی دل پرواغ کو کسطرح سہی سوائی زلف  
 زہر کا اوسکی نہیں افسون ہی شیدا ہی زلف  
 تو چمن میں جاکی سنبھل کو اگر کہلا ہی زلف  
 کہا ہی ہی بل رخ پر نور پر سیلا ہی زلف  
 موتی کی ہاریہ لپی نہیں بلای ہی زلف  
 جسلی ہی اوصف ہوا ہوں عاشق سوائی زلف

یسا ہی شب کارنگ دوی صحن کمال  
 چہری پر اپنی تو اگر اوسکو دیکھا ہی زلف  
 روشن ہو پینچا شب ایتھ میں  
 ہاتھوں میں ہمدی علی کردہ دیکھا ہی زلف  
 پر تو پڑی جو عارض تابان یار کا  
 تار شعل ہر بین خواب پریشان میں کبھی  
 پیام زیت ہر بین خواب پریشان میں کبھی  
 کی یاد ہی سہی نہیں آتا سوائی زلف

اسد الدولہ رستم لکھنؤ ذکی خان بہادر فیل جنگ عرف نواب بہادر متخلص سرفکی



خلف کفران بل اول آفا خدیج صاحب  
 نیا بوی باشته کهنه صاحبان از دوزخ فراری  
 چرتابی ز بر سنگی بچ باجر از فراری  
 اندر بسته دوزخی کسی بلای زلف

سودا تا بوی کیسویا جان  
 یو صبا کی او سکی سانی کب  
 جب بکوزی کبھی سانی کب  
 سو دتا بوی کیسویا جان

خلف کفران بل اول آفا خدیج صاحب  
 نیا بوی باشته کهنه صاحبان از دوزخ فراری  
 چرتابی ز بر سنگی بچ باجر از فراری  
 اندر بسته دوزخی کسی بلای زلف

کلانی سانی کبھی جلا نہیں کرنا  
 بہ جانی تیغ ہر گز نہ لگوانا  
 سعاد خان ناصر ولسات خان بادشاہ  
 غنیمت ہو کہ سارے پروردگار  
 مار پیچا ہر بان بنایا  
 یاد اب کوئی بھی نہیں ہر بندگی  
 بویان ہی بالکھن ہی کافی  
 لکھن ہی دیکو ہاری ہو ای لکن  
 جگر پوچی من سکھانت مول  
 اس میں کوئی خیال نہیں ہی کوئی  
 مند وانی کوئی زلف توین پور  
 ہوئی کر کے ہوس لگا افزائی زلف

شانی کی ہر زبان پہ ہو براجا زلف  
 سوئی کمر و ناتا ہو اگر چھونک کہا نہی زلف  
 جب ابتدا ہی خطا ہو تو ہوا انتہائی زلف  
 صندل کا عطر چاہتی تکوہ رہتی زلف  
 چلتی ہی اپنی گلشن دل میں ہوا نہی زلف  
 دنیا میں کوئی ہونہ پریشان ہوا نہی زلف  
 شانہ ہی جو ہاتہ تو وہ ہاتہ آتی زلف  
 وہ پچ کہ جیتی کہ بہت پچ کہا نہی زلف  
 ہم آشنائی رخ پرین نہیں آشنائی زلف

افتساہور از حسن کہلین عقدہ ہانی زلف  
 ای خوش خرام پچ نرکت کا ہے بڑا  
 ہر وقت سلسلہ نہ تری حسن کا کہہ  
 یہ ورو ہر موائی مصالح کنی تیل سے  
 سو وہ ہی جھکو سنبل باغ مراد کا  
 روزیہ نصیب ہو موزی کی واسطے  
 آئینہ دل جو ہو تو وہ صورت نظر تری  
 شانی کی جا و نہیں دل اصچاک و بچتی  
 نصرت کمال دیکو دورنگی ہی صبا

حکیم اور فاضل سید علی شاہ شوق خلفا کبر و شاکر دیر علی وسطہ رشک باشند کہ ہر صفا ہر

جارہی بان چربی جو اب ہجر اتی زلف  
 باری گران ہوئی ہی یہاں تک ہانی زلف  
 میں آئینہ دکھاؤن وی وہ بنا نہی زلف  
 او سن ماہ و ش کی گالونہ اپنی تپائی زلف  
 کس سی بیان کہجی جو رو جفائی زلف  
 یہ طور آئی گالونہ او کئی بلا نہی زلف  
 دریائی غم میں ڈوب گئی آشنائی زلف

ایسا نہو کہلین یہ کہین عقدہ ہانی زلف  
 کوڑھی کی مول رشک کوئی پونچ پناہین  
 یارب کہین گاڑیہ آپس کی دور ہون  
 ڈڑی کہین تری نہ کہین مہر و ماہین  
 مارا کہی ہین تو ڈرایا کہے ہین  
 آئے تھون کی ہی ہمسائی ہی چاتی  
 بحرہان میں کشتی عاشق تباہ ہی

ایسی پڑی نہیں تری ہقی بلائی زلف  
 کسی پچ ہو کہ منہ پہ کوئی بات لائی زلف  
 ایسا ہونکہ منہ پہ کوئی بات لائی زلف  
 ایسی پچ ہو کہ منہ پہ کوئی بات لائی زلف



بی بی ہوتی ہی چشم فلک کو رو لائی زلف  
 کس کو سنا ہے ہر ایسی سکتا کہتی زلف  
 دریا کی سدا بہار ہر ایسی سکتا کہتی زلف  
 کس کو سنا ہے ہر ایسی سکتا کہتی زلف  
 کس کو سنا ہے ہر ایسی سکتا کہتی زلف





در این کتاب بین سنبل کی زبان  
 سوز آید بین جوده بیت کافریانی زلف  
 آون کبسون کی صفتی سادق پناهی زلف  
 شامزاده وزا محفاد در سخن موزون  
 بی لاغری می صورت موبتلا می زلف  
 یارب کوئی نبودی اسیر بلا زلف  
 او زگر بودی انوک ووه موزون زلف  
 زار می خازاری داسن چاکتی زلف  
 بیاید خود سری جو بود اسکاچی کجا عارف  
 موزون مین ککووتی بی بوئی زلف  
 لاق کبکون بو چکو پشانی بی نام زلف  
 ریتاچی سپه کبکی سپهات چاکتی زلف

هو جاجی اسقدر تو بجلابی تکلفی چوئی مین آج بار پٹی بین یار سنی تارنگاه بال هون حلقی هون تللیان غیر و نکودشی مسم گل بیدشگ کی آئی بهار سبزه خط کی مراد پر ای بحر شاه حسن کی ظلمت مین توڑا	مین آینه دکهاون اوسی وه بنائی لفت طرفه بهار هو جو کوئی گل کهلا نمی لفت آنکه مین هی جگه اگر اس مین سمانی لفت عینش کردن تو گور کی مٹی سنگها می لفت طوطی کا آشیان گل وسنبل سی بهانی لفت آنکه مین روشن هو اگر وه کهانی لفت
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مولوی آبی بخش نازش خلف مولوی محمد صالح باشندہ خیر آباد توابع کدھنوشا کوٹھنظری آبی

پستی مین سر بند مین گر با آئی لفت پاندمین کسی کا نہیں ہون سوانی زلف پروون کا سایہ سپر ہی جمشید قوت ہون اشکو نکا تار مہنی نہ توڑا تمام رات افسانہ طویل ہی قصہ دراز سہم	ہی دستگیر بی سپایان عصائی لفت زنجیر میری حق مین ہی موج ہو آئی لفت چتر شہی سی کم نہیں ظل بہا می لفت گوند ما کتی وہ موتیوں سی تار پائی لفت نازش کہان تنک مین کون بلجری لفت
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مرزا علی بچار خلف مرزا حاجی نیگ باشندہ کدھنوشا صاحب دیوان شاگرد میر علی وسط رشک

شبکو جو مو بہو گلتر دکھ می لفت چکر مین مین بہنور کی طرح چختاب سے یارب یہ کون بال دکھا کر پلٹ گیا بستری سراوٹھاتی نہیں چار چارو	پیچان دھوین کی طرح سٹیون چلا لفت اتبر ہی مثل موج ہر اک آشنا می لفت سینہ مین سانپ لوٹ رہا ہی لفت آتھون پھر ہی دلمین خیال لفت
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

موزون بربک برق برتین شان  
 پوسہ نظری عارض پیمان لفت  
 لفظ میان نظری عارض پیمان لفت  
 باجو باشندہ کدھنوشا صاحب دیوان شاگرد میر علی وسط رشک  
 دل لیکتی ہی مین کی مہمی اوئی لفت  
 سر مین مری ہی دوزخ می ہوئی لفت  
 دولت کا سلسلہ نہیں مونی ہوئی لفت  
 سپر مری ہی سلسلہ نہیں مونی ہوئی لفت  
 موزون مین ککووتی بی بوئی زلف  
 لاق کبکون بو چکو پشانی بی نام زلف  
 ریتاچی سپه کبکی سپهات چاکتی زلف

مصلیٰ عاری انکی ہون علفی لفت  
 مصلیٰ عاری انکی ہون علفی لفت  
 مصلیٰ عاری انکی ہون علفی لفت  
 مصلیٰ عاری انکی ہون علفی لفت  
 مصلیٰ عاری انکی ہون علفی لفت  
 مصلیٰ عاری انکی ہون علفی لفت  
 مصلیٰ عاری انکی ہون علفی لفت  
 مصلیٰ عاری انکی ہون علفی لفت





اسلام والی صحت پر ہزاروں  
کالی بھٹی کی پانی پینے سے  
اس مہینے کی پانی پینے سے

کالی بھٹی کی پانی پینے سے  
اس مہینے کی پانی پینے سے  
کالی بھٹی کی پانی پینے سے

کالی بھٹی کی پانی پینے سے  
اس مہینے کی پانی پینے سے  
کالی بھٹی کی پانی پینے سے

سوداچی زلف یا زلف خاطر سے جائیگا تو ایک عمر ہی طغر مبتلائی زلف

سید ہاوی علی جو خلیف سید ناصر علی سید ابرہی بلون باشندہ لکھنؤ صاحب لعل ان شد تلامذہ خواجہ وزیر

جائی آہنی اوپری اوپر بلائی زلف  
کنگھی خواجہ بال کی چاک لگائی زلف  
سیک صبا کو مشک کی چوری لگائی زلف  
لٹ دھاری سانس بنکی نہ جھکو ڈرائی زلف  
دلو مری سیاہ کر لگی و لائی زلف  
سنہ چڑھتی ہی تھی نہ کہین کی گہائی زلف  
سوبات مین نہ ماری خوشی کی سہائی زلف  
گلدام بنکی طائر دلو پھنسی زلف  
چوڑھی گریہ مین کہتی نہیں جلقہ ہائی زلف  
ایسی پڑھی کہہ نہ کہی سروٹھائی زلف  
گویا مسافر و نشی بہری ہی سرائی زلف  
بسرین بہری ہوی ہی ہمارتی ہوائی زلف  
مار سیاہ بنکی کہین کف نہ لائی زلف

دل مین خیال خطر ہی سر ہوائی زلف  
یہ سرکشی کسی مین نہیں ہی سوائی زلف  
کیا ضد ہی اس طرف جاوڑا لائی بوسہ  
ہین یاد مار پیچ فسوں ساز عشق ہون  
صحبت بھی زیادہ تصور مین ہی اثر  
اوڑ کر ہوا سی آتی ہی ہر دم خدار پر  
کیا ضد ہی سر جو حال پریشان ہی ہو  
چوٹی مین تم جو ہا لپیٹو یہ گل کھلے  
کیون انکو جنس دل کی طلب جھینسی ہی  
جسدن یہ بتلای بلا ہومری طرح  
ایسا ہجوم دل ہی سر نہ مین جگہ  
کیون ہم سیاہ بخت نہ آشفقہ سر مین  
پہچو و سوال پوسہ تری حق مین زہری

موقوف تذکرہ سید علی محسن و لہ شاہ حقیقت باشندہ لکھنؤ کترین تلامذہ خواجہ وزیر وزیر

کالی بلائیں لی جو تری کچھ پائی زلف

ہندو کا کیا دہرم جو نہو مبتلائی زلف

کالی بھٹی کی پانی پینے سے  
اس مہینے کی پانی پینے سے  
کالی بھٹی کی پانی پینے سے

خداوند یکتا و یگانه است که همه چیز را خلق کرده است و او را هیچ شریک ندارد. او است که زمین و آسمان را بنا کرده است و او است که روز و شب را مقرر کرده است. او است که باران را فرستاده است تا زمین را سبز کند و او است که فصلها را مقرر کرده است. او است که همه چیز را در اختیار دارد و او است که همه چیز را در اختیار دارد.

سرین بھری ہوی ہی ازسی ہوائی زلف  
ون بہم فراق رخ میں ہن نالی زبان پر  
دشمن کہی ہنسی نہ کوی لسی دام میں  
چلتی بہت بہن آتی آنکھیں لسی حال  
کہیں کیوں کر نہیں سنبھل کی برابر کیسو  
جی پریشان غم ہجر میں رہتا ہی مرا  
اگی اسطرح نہ تھا مان پریشان میرا  
بیرازین پاؤں میں ہونو رخ بہلا میں کیوں کر  
سایہ خورد سیدی ہوتا نہیں ای ماہ جدا  
عشق رانہو نکا ہی اک سانپ کی کاٹی گی لہر  
دل حسرت وہ کیوں کر نہ پریشان ہو جا  
نہ کہی سلسلہ خوش جنوں جائیگا

نہر جھکو سو بہتا نہیں ہرگز ہوائی زلف  
دل سی صدایہ رات کو آتی ہی ہائی زلف  
یار ب کیسکو تو بیچ میں کونئی نہ لائی زلف  
ڈڑھی کہیں قدم کی تلی آنہ جائی زلف  
گیسو ہی ہوس ہی ہن ترخی است گیسو  
یا و آتی ہن شب تار میں اکثر گیسو  
کیا بگاڑا نہیں ای جان بنا کہ گیسو  
قونی دیوانہ بنا یا ہی دکھا کر گیسو  
سہتی ہن روز قریب رخ انور گیسو  
ہنو گئی ہن مجھی افعی سکے برابر گیسو  
آئینہ لیکی بناتی ہن وہ اکٹ گیسو  
جھکو پہناتین گے رنج میر مقرر گیسو

میر حسن علی آفاق لدھی پور میں اصلان علی مخلوق بخشی گو باشد کہ ہنوشاگرد محمدی حسن خان

خوب بل کہاتی ہن رخ پر تری لہر گیسو  
لوٹتی سانپ حلب میں یہ نظر ای مجھی  
سنب ہی جاتی ہن ہر ہر آیا ہی سحاب  
رہو بر ویدار کی جا کر کہے آفاق یہا

ہی یقین پیچ کوچی ڈالین کی گہر گیسو  
نہیں لہراتی ہن رخصا صنم گیسو  
تیری چہر لسی جو تھی نہیں دم ہر گیسو  
اپنی چہر ہی اوٹھا بہر سہیب گیسو

خداوند یکتا و یگانه است که همه چیز را خلق کرده است و او را هیچ شریک ندارد. او است که زمین و آسمان را بنا کرده است و او است که روز و شب را مقرر کرده است. او است که باران را فرستاده است تا زمین را سبز کند و او است که فصلها را مقرر کرده است. او است که همه چیز را در اختیار دارد و او است که همه چیز را در اختیار دارد.

خداوند یکتا و یگانه است که همه چیز را خلق کرده است و او را هیچ شریک ندارد. او است که زمین و آسمان را بنا کرده است و او است که روز و شب را مقرر کرده است. او است که باران را فرستاده است تا زمین را سبز کند و او است که فصلها را مقرر کرده است. او است که همه چیز را در اختیار دارد و او است که همه چیز را در اختیار دارد.





بشنده که با تو صاحب دیوان شاکر  
 ششید ز ناب عاشق علیخان بهار  
 شعله طور کارای دو در جبال کاس  
 موتی زل کو بجاری ہی خیال کاس  
 عشق چچی کی روشنی جبین نشانی کاس  
 درین بین سودی کی جو کجا چچی کاس  
 موتی سواون پرئی کجا ہی نمان کاس  
 روکی چوئی کجا ہی نمان کاس  
 شکر کی روزی کجا ہی نمان کاس  
 جہرہ پتھون کی کجا ہی نمان کاس  
 سنبستان کی کجا ہی نمان کاس  
 چچ پیچ کی کجا ہی نمان کاس  
 بیک کجا ہی نمان کاس

<p>دل مرا عشق کی پسند میں ڈالی کاکل      ناز کی یار کی ہی وجہ پریشانی کی      صفت شادہ ہی ستاخ بہت مستقیم      شب مہتاب میں آجائی نظر چاند کھین      فائن کسکو ہو پرورش موزی سی      وجد میں آنیگی بیشک صفت یار شیا      ہی شعور جگر افکار کو جسکا سودا      کیوں شب بھر پریشان ہی مثال کاکل      مصحف رخ پر پریشان ہی حال کاکل      رخ روشن سی ہی نرات وصال کاکل      شب مہتاب میں ہی تہا جو خیال کاکل      دو پہرون کو ترے نہیں کرتا سا      قطع کر تو نہ اسی مثل مید عاشق      ہاتھ مشاطہ نکائی اسی افسون پڑا کر      جان ہر تیرے کسیر بار رخ یار      کبطح میں اسی تدبیر سی سلجاؤن شعور</p>	<p>موجو مجھ پہ ہو احسان بچالی کاکل      بوجہ دامن کاسنبھالی کہ سنبھالی کاکل      ازو ہانگی آہی وہی کہالی کاکل      رخ روشن کی جو پہلو کو دہالی کاکل      سانپ کی طرح نہ وہ دوش چ ڈالی کاکل      دل نالان کی جو سن پانگی نالی کاکل      دم غلامی کا بہرین دھمیں جو کالی کاکل      کیا اسی ہی ہی تمنائی وصال کاکل      سورہ شمس میں اب دکھی فال کاکل      پھر شب قدر سی کیوں نین نہ مثال کاکل      چاندنی تیرہ نظر آئی مثال کاکل      رخ روشن سی بڑی کیا ہی حال کاکل      مسفت ہو گا دل محزون کو ملال کاکل      شیوہ افعی بچان ہی خصال کاکل      سودہ مشک سمجھ گہر ملال کاکل      پیچ سی پیچ ہیں قسمت میں مثال کاکل</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مرزا اسحاق علیخان اسحاق ولد فدا علیخان بن مرزا علیخان سالار جنگ

سب کجا ہی نمان کاکل  
 نمان کاکل  
 شکر کی روزی کجا ہی نمان کاکل  
 جہرہ پتھون کی کجا ہی نمان کاکل  
 سنبستان کی کجا ہی نمان کاکل  
 چچ پیچ کی کجا ہی نمان کاکل  
 بیک کجا ہی نمان کاکل  
 دل سو داؤد کی ہی دعای کاکل  
 فصل جنان ہو تو فصل ہو تو فصل کاکل  
 نواب حسن علیخان بن نواب کاکل  
 غلبہ کر نواب محمد علیخان بن نواب کاکل  
 بیخالدہ ہمدانی کاکل  
 سزا گرو غلام محمد اسحاق کاکل  
 دی کیا کیا شب بھر پریشان کاکل  
 نواب بہار ہادی وصال کاکل



افسان کی دہری تاروں نے ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا  
 کدوں میں ایسی تری تری لٹکے ہوئے ہیں  
 ایسا دیکھ کر دل کا پتھر ٹوٹ گیا  
 افسان کی دہری تاروں نے ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا  
 کدوں میں ایسی تری تری لٹکے ہوئے ہیں  
 ایسا دیکھ کر دل کا پتھر ٹوٹ گیا

مشتاق حسین مشتاق مخلص خلف شہزادین حسین باشندہ اکبر آباد صاحب دیوان  
 ہر غزل کی قطع میں بادشاہ وہی کا مخلص ضرور لائی کہیں حضرت کی شاکر اور مریدین

سنیل تر ہوی ہو جانی نشان کار کامل دولت حسن بہ پیشا ہی یہ ہار کامل ہی دل آباد مگر نام دیار کامل اس سہی اوٹھنی کانہیں دیکھ پیر کامل مرغ دل ہو گیا افسوس شکار کامل دل بیل میں گار شگ ہی خار کامل یہ نظر سے ہی سنا ہمنی رخسار کامل	بلغ میں دیکھ کی اوس گل کی ہار کامل جلوہ گر عارض نشان پھینک لے سیاہ وہ تو سودا ہی ہیں جو دام بلا کھین بوجہ کار گل کانہ تو دی گناہ پر جوائے حال سید دیکھی ہو کار کامل کے تلے گل عارض جو شگفتہ تہ کار گل تھپا لام اسلام ہی ہ کا گل جانان مشتاق
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

**حبیب**

مہدی حسین خان آباد ولہ غلام جعفر خان عزیزون میں محل حسین خان کے  
 باشندہ لکھنؤ ہر سحر میں غزل کی انکا ایک دیوان ہی شاکر و شیخ امام بخش ناسخ

چاند ہی کی لوح ہی تری او سیمبر حبیب کہل چاہی گی نقاب ہی تری اگر حبیب اس کی بے تاب کی نہیں کی نظر حبیب زلف دو تا میں رکھ گئی اوفتہ کو حبیب اوٹھی نہیں ہی انوسی دود چہرین	ایسی کسی حسین کے نہ آئی نظر حبیب منہ ہی دکھائی گانہ تر شرم ہی کہہ کہتا ہی دیکھ دیکھ کی گردون پہ نقاب دو مار حلقہ زن ہوی اک لوح سیم پر سہی چکا ہوا تری ماہی کی یادین
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

افسان کی دہری تاروں نے ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا  
 کدوں میں ایسی تری تری لٹکے ہوئے ہیں  
 ایسا دیکھ کر دل کا پتھر ٹوٹ گیا  
 افسان کی دہری تاروں نے ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا  
 کدوں میں ایسی تری تری لٹکے ہوئے ہیں  
 ایسا دیکھ کر دل کا پتھر ٹوٹ گیا

ایسا دیکھ کر دل کا پتھر ٹوٹ گیا  
 افسان کی دہری تاروں نے ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا  
 کدوں میں ایسی تری تری لٹکے ہوئے ہیں  
 ایسا دیکھ کر دل کا پتھر ٹوٹ گیا  
 افسان کی دہری تاروں نے ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا  
 کدوں میں ایسی تری تری لٹکے ہوئے ہیں  
 ایسا دیکھ کر دل کا پتھر ٹوٹ گیا

افسان کی دہری تاروں نے ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا  
 کدوں میں ایسی تری تری لٹکے ہوئے ہیں  
 ایسا دیکھ کر دل کا پتھر ٹوٹ گیا

افسان کی دہری تاروں نے ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا  
 کدوں میں ایسی تری تری لٹکے ہوئے ہیں  
 ایسا دیکھ کر دل کا پتھر ٹوٹ گیا  
 افسان کی دہری تاروں نے ہر ایک کو اپنے ہاتھ میں لے لیا  
 کدوں میں ایسی تری تری لٹکے ہوئے ہیں  
 ایسا دیکھ کر دل کا پتھر ٹوٹ گیا

چندین سال از آنکه این کتاب در دست من افتاد است و هر روز آن را میخوانم و از آنجا که این کتاب در دست من افتاد است و هر روز آن را میخوانم و از آنجا که این کتاب در دست من افتاد است و هر روز آن را میخوانم

<p>هی خط الامیض ای بت چمن شکسته          دست مره سی مردم دیده بلامین          پنجه و حفاظت خط تقدیر کی گیسو</p>	<p>دکله ای کیون نه جلوه لور سر چین          آنکه بولنی من گاون شرب وصل اگر چین          سر نامه صاف بنگتی هی سر سر چین</p>
<p>میر مهدی موم چون خلف میر عباس و میر خاں باشند فیض آباد مقیم که بنشیند</p>	

<p>ای شک مهر لوری ای نازنین چین          پهرات آتی وصل کی ای حیدر کری          نگرس من آنکه بدین او گل نبت و نه ناکری          رخساری و دولون مهرین ابرو بلانین          خوشید زره هو گیا او سگی گاهه من          اس پر بتون کی نقش قدم کا نشان          هر جزو روی یار هی حرف کتاب حسن          مانند مهر و ماه یه روشن هی روز و شب</p>	<p>یا هی لطافت و نسی گل یکسین چین          لب میری تیری لب پیهون بر چین          رخسار و دولون گل من گل یکسین چین          که مانگ کهکشان هی تو ماه مبین چین          زره بهی جس فی آپ کی دگی چین          کیونکر که چین جدی من هم بر زمین چین          آنکه بدین من صبا و میم و من حرف سین چین          ایسی تو ای جتون نه من دگی چین</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تهانه و از صلیح کا نه پونش شرف نازنین چین حرف خلف شیخ شهاب الدین باشند علی کده صاحب

<p>ایسی کسی چین فی بهی پانی نه چین          کیسو هی رات تاری من تل مانگ کهکشات          و دولون پوهین کماتی من بلکد چین نکاتین          پنجه نظر چین پهر عرق رهشای مردم</p>	<p>دنگوی مهرات کوماه مبین چین          ابرو اگر بلال من ماه مبین چین          چین چین سی کهتی من ساهان چین          کیا با حجاب آنکه بدین من کیا شکر چین</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چندین سال از آنکه این کتاب در دست من افتاد است و هر روز آن را میخوانم و از آنجا که این کتاب در دست من افتاد است و هر روز آن را میخوانم

چندین سال از آنکه این کتاب در دست من افتاد است و هر روز آن را میخوانم و از آنجا که این کتاب در دست من افتاد است و هر روز آن را میخوانم

اور میرا علی افسار شد  
 تازگی سوی گل تائی پزیرا  
 نام پیر کون نہ دیکھی بر پیرا  
 بی پای عربی تری افسانہ جویا  
 لکھی لکھی لکھی ہمیں  
 کیجیے بان پیری ایچین  
 کیم بر مال پیر شب قدر زلف  
 لانی ہی تئی در کس ہر مین  
 افشان کوچکی طرزی بولادہ ہر  
 ایسی کہان کی لانی گامہ  
 سرکس ٹین پر کئی نہیں پون  
 مرنی کی بوسی خبار نہ  
 چین چین کہ تئی خندان  
 خصی مین دیکھی ہو ظاہری

آئینہ صاف ہی تری ای تازین چین  
 دکھلائی بام پر جو مجھے حسین  
 یا ہاتہ رکھنی سی ہی تر آستین چین  
 قرآن کی لوح سمجھیں گی ان چین  
 نرگس ہی آنگہ غنچہ دہن یا سین چین  
 ہی حسن کا فلک تری ای مجھ چین  
 دریای نور ہی تری ای جو چین  
 جس جا نہ رہے کئی کبھی روح الامین چین  
 جب تک کہ دم مین دم ہی ای چین

یہ گل نہیں مین عکس ہی پتلیوں کی مین  
 سچوں کہ آسمان پڑھی چودھویں کا پانہ  
 فانوس مین چراغ ہی یا ماہ ابر مین  
 مصحف اگر کہیں کی تمہاری عذار کو  
 گلبرگ لب مین سرو ہی قدای یا حسن  
 قطری نہیں پینی کی تاری چکتی مین  
 بوج مین شکن مین قطری پینی کی چین  
 حکم خدا سی پاؤن محمد نے وان رکھا  
 عشقی نہ سرو ہائیکہ سجد سی ای صنم

ایجا مین سو کوسی جو ارادہ  
 لانی ہی کو لانی چین کی چین  
 سو مین ای شو کوی چین چین  
 او ماہ زیا ہر تار  
 مین چین چین چین  
 ایجا مین چین  
 چین چین چین چین  
 چین چین چین چین  
 چین چین چین چین

امی گلزار غنچہ دہن یا سین چین  
 صبح امید عاشق اندوہ گین چین  
 کلمی کی بدلی ورد زبان ہی چین  
 لاف ضیا و نور نہیں ہی چین  
 اسی قدرت خدای جهان آفرین چین

تجسای کون غیبت ماہ سپین چین  
 شام شب راز مضیبت سواد زلف  
 عشق چین بایرین ایسا ہون جان طب  
 کیا انکسار ہی کہہ و آفتاب سے  
 پر وہ اوٹھا کی رشک کو نور چین و کہا

ایجا مین سو کوسی جو ارادہ  
 لانی ہی کو لانی چین کی چین  
 سو مین ای شو کوی چین چین  
 او ماہ زیا ہر تار  
 مین چین چین چین  
 ایجا مین چین  
 چین چین چین چین  
 چین چین چین چین

مولف مذکرہ سید محسن علی محسن ولد شاہ حسین حقیقت و وطن پیموست بود و مسکن

ایجا مین سو کوسی جو ارادہ  
 لانی ہی کو لانی چین کی چین  
 سو مین ای شو کوی چین چین  
 او ماہ زیا ہر تار  
 مین چین چین چین  
 ایجا مین چین  
 چین چین چین چین  
 چین چین چین چین

اور سہی غلامان کی پائی نہیں تیری چہین  
 وادہ سی ہو گیا زخمی نہیں کی عشق  
 حردن کی بی نہیں تیری چہین  
 فتن عشاق کو کہنہ صوابوں

ابرو

محقق علم شعرا کر بلائی معالی سے علی اوسط رشک و لر سید سلمان باشندہ فیض آباد  
 مقیم کنبہ تینوں کی لکھت ہندی انکا ہی شاگرد رشید شیخ امام بخش ناسخ

تا ولایت نہ بچی جبہ کریں وارا برو	ہین حسام صفائی تری خمدار برو
نظر آتی ہی کمان ابرو خمدار کا عکس	تا نٹا ہی جو وہ سفاک کماندار برو
دوہین تلوار میں تہا رہی تو یہ دوہین رنگ	تم ہو خواہاں دل و جان مجھی درکار برو
سامنی چشم تصور کی ہین او خانہ خزا	تیری آنکھ میں تیری پلک میں تری خمدار برو
دوہری تلوار میں ہین سب کہ قابل خور	ہو گیا پہلی مسین ہینگنی سی چار برو
پڑ گئیں آہین ہاری وہ مسین ہینگنی	چار بوسی نہ وی اس سے چار برو
بس مسین ہینگنی ہی ڈوب گئی سب غیرت	چو کھا لڑنی لگا جب سی ہو چار برو
چار در کلہ صف میں نہیں کیا ای شگن	عیب صورت نہیں ہو یا اگر چار برو

تہانہ وار ضلع کا پور شرف الدین حسین شہر و خلف شہا الدین حسین باشندہ علی گڑہ شاگرد میر علی

چہرہ کو دیکھوں تو بن جاتی ہین تلوار برو	کون کہتا ہی نہیں مانع ویدار برو
نام سی بوسی کی چہرہ میں ہین بھین قابل کی	کون کہتا ہی سمجھتی نہیں گفتار برو
چہرہ یار پہ ابرو کا سمجھنا ہے غلط	بال سب جو ہر شمشیر ہین تلوار برو
عیند قربان کی تماشی کا ہین سودا	چڑھ کی کوئی پہ دکھا دی سرباز برو
قتل کو اپنی ما کرتی ہی خنجر کی تلاش	یا د آتی ہین جو قابل تری خمدار برو

بلکنا ہوں کو  
 نیر کا کانا نہ تو اول عاشق جو برو  
 کس کس کی تہا رہی تھی کجا برو  
 چشم برو سی تہا رہی تھی کجا برو  
 پیر ہی ہین انکھ میں تھی کجا برو  
 بلک نہ تھی تہا رہی تھی کجا برو  
 ہر کوئی دیکھا ہر اک عشق کو ای غلام  
 چار برو کی شہادت کو ہین بتا برو  
 دل تو آزاد ہو گیا بوسی چار برو  
 ہین چشم و صف و رنگان و گلہ تو برو  
 کشمیشان آنکھ میں ہین پتیل چار برو  
 پھیلان حسن کی دیا ہین پتیل چار برو  
 بی تو برو سی کی اجازت سی تہا برو  
 قاب دین کی دیکھا ہی تھی کجا برو  
 دی تو برو سی تہا برو  
 ہر کوئی دیکھا ہر اک عشق کو ای غلام  
 چار برو کی شہادت کو ہین بتا برو  
 دل تو آزاد ہو گیا بوسی چار برو  
 ہین چشم و صف و رنگان و گلہ تو برو  
 کشمیشان آنکھ میں ہین پتیل چار برو  
 پھیلان حسن کی دیا ہین پتیل چار برو  
 بی تو برو سی کی اجازت سی تہا برو  
 قاب دین کی دیکھا ہی تھی کجا برو  
 دی تو برو سی تہا برو

اور سہی غلامان کی پائی نہیں تیری چہین  
 وادہ سی ہو گیا زخمی نہیں کی عشق  
 حردن کی بی نہیں تیری چہین  
 فتن عشاق کو کہنہ صوابوں



ابردنی بو اشاره زده یکا از قین  
 قدرت حق می روی بین بیا نهادار ابرو  
 کین با لاله اشاری تری ای یار ابرو  
 واقف صاف ده حجاب بجاوت بهما  
 در کانی بهما نظر او سلطه دار ابرو  
 به خنک لبها که اوی و چیده نادر  
 چشم امید نه بر نه نهادار ابرو  
 نه دلمای جو تصویر بین نه نهادار ابرو  
 صادق الوالد اشخالی بخش عشق و کرم  
 محبتش باشد که پو صلح برهان شاگردش  
 این بین بیوه خمیده تر سه ای یار ابرو  
 خون ناحق کا او بیای روی یار ابرو  
 ناتوانی کا بر او بو جوی کیو نه دلمای  
 بند آنکسین روی جانی بین یار ابرو  
 قتل کرنا جو نه بین روی او سی منظرف  
 تیون دکمانای ده قابل جی یار ابرو

<p>روز خون کرتی هر قاتل تری چهار ابرو          میری قاتل کو بناتی بین کماندار ابرو          روی روشن به نظر آئی لکه چار ابرو          موی مژگان بر تری است تو خمدار ابرو          کیا مناسب بین سر دیده بیمار ابرو          جس تے دیکھی تری قاتل دم رقرار ابرو          آه کی اور کہا اہستہ سی اکسار ابرو</p>	<p>کہ تو بتلاوی یہ سچتر بین کہ تلوار ابرو          تیر مژگان کی سکھاتی بین قدر اندازی          چرگیارات جو پر تو مری دو ابرو کا          ساتھ ہوتا ہی کج و راست کا دنیا بینیم          خطی بیمار کو رکھتی ہیں سر ہانی تلوار          خم حجاب سچہ کردہ گرا سجدی بین          نام قاتل کا جو ناصر سی کسی فی یو چہا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سعا و سخا ناصر لہ رسالت خان باشندہ گچینہ کیم کہتو پانچ دیون ایک نکرہ انگاہی شاگرد

<p>چار چاند او سکولگی تو جو ہو چار ابرو          جبتک تے نہ دکھاوی مجھی ای یار ابرو          پلکنیخ بن مجھی کہلاتی بین تلوار ابرو          ایک مصرع تھا ہوا مطلع انوار ابرو          تو فی رخسار دکھایا نہ ہمیں یار ابرو          کون نڈہ رہی ایسی بون جو دو چار ابرو          مستعدہ بت بیباک ہی طیار ابرو</p>	<p>زینت عارض ساوہ بین سی یار ابرو          عید کن کی ہی وزی کو نہ سچون بین حرام          آشتی مجھی سی یہ ای عہدہ جو کیسی ہے          ایسی اصلاح ہو ی ابرو پیوستہ کے          رمضان میں ہی بہی مثل جیم محرم          روز و سن میں ہو فی فتح تری ابرو سے          اب مری قتل میں ہی کون فی یاری ناصر</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ملازم راجہ بہرت پو حکیم حیدر اللہ خان حیدر و حکیم حیدر اللہ خان جانا قوال ملک عبداللہ خان شہی

<p>میں فی جس وزی گہی بین وہ خمدار ابرو</p>	<p>نخت کج کسی مری حق میں ہی تلوار ابرو</p>
--------------------------------------------	--------------------------------------------

**ابرو**

منفعل ہو کر اور ہوئی پیری  
 یار کر ہی کی جان تر بین  
 ہاگسی کا کشان دانٹ نہ تی  
 بین ہلال غلک حسن  
 باروزہ ہون ہوا لبضا خیر  
 باروزہ ہون ہوا لبضا خیر  
 منفعل ہو کر اور ہوئی پیری  
 یار کر ہی کی جان تر بین  
 ہاگسی کا کشان دانٹ نہ تی  
 بین ہلال غلک حسن  
 باروزہ ہون ہوا لبضا خیر  
 باروزہ ہون ہوا لبضا خیر

کون نڈہ رہی ایسی بون جو دو چار ابرو

منفعل ہو کر اور ہوئی پیری  
 یار کر ہی کی جان تر بین  
 ہاگسی کا کشان دانٹ نہ تی  
 بین ہلال غلک حسن  
 باروزہ ہون ہوا لبضا خیر  
 باروزہ ہون ہوا لبضا خیر



بخت اعظم بر ما چون جو باد ای که در این  
سبب کین کا کلین آید بین نه ساز  
دل عشاق کو چون سبب یکا که  
مهر بر ما چون سبب یکا که  
بخت اعظم بر ما چون جو باد ای که در این

سخن ہی و الفجر اگر زلف ہی و اللیل ایامه  
فاطمه مستی میں ہر اک ماہ ہی ہر رمضان  
یہ کما نہیں وہ میں کہتی ہیں نہیں تیر قصا  
خنجر و تیغ و مکمان میں پی قتل عاشق  
اہل میں کہتی ہیں محراب در بیت اللہ  
ہو گیا ہی جو ہر نشا ہر اک آہو کا  
و دعوی دیدن یار نکرنا عشق

سورہ نور میں دو لؤلؤں طرح دار ابرو  
دیکھوں ہر چاند میں تلوار میں چھ دار ابرو  
مان کر روز یہ کہتا ہی وہ جو نخواستار ابرو  
میں جفا کار ستہ گار دل زار ابرو  
کیون نہ مسجوہ دخلات میں یہ نخواستار ابرو  
کیا تری آنکھوں پہ دیکھی بت میخوار ابرو  
کہ ہا کرتی ہیں کہیں ہی تلوار ابرو

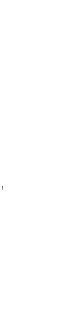
رشید الدین ناصر الملک محمد جعفر علی شاہ عرف چوٹی آغاز جنگ و فتح خاصا رشید نظر الملک  
نظر الملک دلی خان بہادر غالب جنگ نواسی محمد علی شاہ کی باشندہ کہنہ صاحب جوان گورگور

جب سامنا سینی کی ہوی پار ابرو  
حال کہلنا نہیں کہ چہ چہ چہ چہ چہ چہ  
جیب نظر آتا ہی مجہ زار کو گردن ہلال  
بوسہ لیتی ہوی کس طرح نہوجان کا خوف  
دو کماتی ہیں کہ میں نیچی یہ ای قائل  
بوسہ خنجر خوشخوار لب کرتا ہوں  
انکو خنجر کہوں تلوار کہوں یا میں کیان  
کیون زخمی کریں قلب جگر عاشق کو

نوک شتر کی طرح تیر نہیں ہی پار ابرو  
کیون چڑھاتی ہو مجھی دیکھ کی ہر بار ابرو  
سامنی آنکھوں کی ہر چاتی میں ہی پار ابرو  
یار کی ہیں صفت خنجر خوشخوار ابرو  
ہمتی دیکھی نہیں اس طرح کی ہنہار ابرو  
یاد آجاتی ہیں جہدم تری ہی پار ابرو  
کیا کہوں کیا ہمتی ہی اوبت خوشخوار ابرو  
تیری ہوگان میں اگر تیر تو تلوار ابرو

یاد زوسی کہیں ہر زبان تری بار ابرو  
اب میں ہی لطف صری جا جو چار ابرو  
کا ہی کو جان چاہی جو ہر بار ابرو  
بہترین جہم دیکھ میں جو ہر بار ابرو  
بہترین نام خدایا کی خوار ابرو  
کیا ہی میں نام خدایا کی خوار ابرو  
تا تو ان کی طرح ہی یہ چہ چہ چہ چہ

بہترین نام خدایا کی خوار ابرو  
تا تو ان کی طرح ہی یہ چہ چہ چہ چہ  
بہترین نام خدایا کی خوار ابرو  
تا تو ان کی طرح ہی یہ چہ چہ چہ چہ  
بہترین نام خدایا کی خوار ابرو  
تا تو ان کی طرح ہی یہ چہ چہ چہ چہ  
بہترین نام خدایا کی خوار ابرو  
تا تو ان کی طرح ہی یہ چہ چہ چہ چہ



بہترین نام خدایا کی خوار ابرو  
تا تو ان کی طرح ہی یہ چہ چہ چہ چہ  
بہترین نام خدایا کی خوار ابرو  
تا تو ان کی طرح ہی یہ چہ چہ چہ چہ  
بہترین نام خدایا کی خوار ابرو  
تا تو ان کی طرح ہی یہ چہ چہ چہ چہ  
بہترین نام خدایا کی خوار ابرو  
تا تو ان کی طرح ہی یہ چہ چہ چہ چہ





شیریشہ بخوروی شیخ امام شمس مرحوم ناسخ مطلق الرشد شمس محمد شمس لاجپور تین دیوان لٹری لکھنؤ

<p>توڑی گی ابا ہی جان دہ شکوئی لڑی لکھ  ہر حلقہ زنجیر کی پڑتی ہی لڑی لکھ  مٹنی کی ہنہیں ایسی ہی اس وقت لڑی لکھ  اوس غیرت گلزار پر آج اپنی لڑی لکھ  ہر چند کہ ہوتی ہی چکاری کی لڑی لکھ  کہتی تو لگا وی ابھی ساون کی چڑی لکھ  دیکھی جو نہ دم بہر تری سی کی دہری لکھ  ناسور کی مانند وہیں اوسکی لڑی لکھ  تعمیر کی خاطر ہی جن کی یہ کہی لکھ  اوس ننگس شمع ریزی کیوں چاک لڑی لکھ  ای جان تھی ہاتھ کی پائی چوڑی لکھ  ہی کیا ہی صفائی کہ کسی جان لڑی لکھ  ہو آٹھ پہرین ہی نہ بند ایک لڑی لکھ  ناسخ بنی زنجیر کی ہر ایک لڑی لکھ</p>	<p>اپنی تری موٹی کی لڑی سی جو لڑی لکھ  سو دجو تری زلف پڑی جان ہی لکھ  ہم کہوڑی ہی جانیں گی تو ہر چند خفا  تار نظر اپنا جو پرنگ رگ گل ہے  اگی تری آنکھوں کی چکار ہی پڑی و  برسات پہ موقوف اگر بادہ کشی ہی  یہ روٹی کہ شرمندہ کری اودی گھٹاکو  دیکھنا نظر بد سی اگر تھک کو کسی نے  نگس نہیں گلگشت کو آیا ہی جو وہ گل  خونبار جو زخون کی طرح ہی یہ سزا ہی  نگس کی طرح پنجہ فرکان سی چوڑے  پہسلا ہی کیا پائی نگہ ساری بدن پر  ہوں مقرر یار یہ ہی میرے تمنا  نظاری کی حسرت میں جو ہوں کو پھین</p>
<p>سعادت خان ناصر ولد سالت خان ہندو گھگھتہ مقیم لکھنؤ شاگرد محمد حسن ت ہر روز لڑی لکھ</p>	
<p>ایسی کسی جلدی ہوگی نہ لڑی لکھ</p>	<p>تہر اگی میں اوسکی جو غصی سی لڑی لکھ</p>

ایک لڑی لکھنؤ سے لکھی گئی ہے  
دو لڑی لکھنؤ سے لکھی گئی ہے  
تین لڑی لکھنؤ سے لکھی گئی ہے  
چار لڑی لکھنؤ سے لکھی گئی ہے  
پانچ لڑی لکھنؤ سے لکھی گئی ہے  
شیریشہ بخوروی شیخ امام شمس  
مرحوم ناسخ مطلق الرشد  
شمس محمد شمس لاجپور  
تین دیوان لٹری لکھنؤ

ایک لڑی لکھنؤ سے لکھی گئی ہے  
دو لڑی لکھنؤ سے لکھی گئی ہے  
تین لڑی لکھنؤ سے لکھی گئی ہے  
چار لڑی لکھنؤ سے لکھی گئی ہے  
پانچ لڑی لکھنؤ سے لکھی گئی ہے  
شیریشہ بخوروی شیخ امام شمس  
مرحوم ناسخ مطلق الرشد  
شمس محمد شمس لاجپور  
تین دیوان لٹری لکھنؤ

بسم الله الرحمن الرحيم  
 در این کتاب که در بیان حال و سیرت  
 و صفات و مناقب آن بزرگوار  
 است که در هر یک از این بابها  
 به قدر توانایی و استطاعت  
 در بیان آن کوشیده ام  
 و امید است که در این کتاب  
 از آن بزرگوار بهر قدر  
 که در این کتاب است  
 بهر قدر که در این کتاب  
 بهر قدر که در این کتاب

ای جور جو پیکری تری مسی کی مہری آنکہ صحت ہوی گردو تو بہار پڑی آنکہ یا قوت کی لب کہی تو نیلیم کی جڑی آنکہ دہسلائی تری جوئی سی سن میں پڑی آنکہ انسان تو ہمارہ نہ سکا جاپی پڑی آنکہ ناقص ہوا چہرہ جو ہوی جوئی پڑی آنکہ رہ رہ گئی ہون میں جسا پڑی آنکہ نرگس پڑی آنکہ نہ آہو پڑی آنکہ	ہرگز نہ مری پہر گل سوسن کا نظارہ نالی جو ہوی کم تو ہوی شدت گریہ صورت جو تری صلح قدرت فی ثنائی ہی حسن خدا داد کی کن یہی کرامات منظور تھا ای جور نہ دیکھوں تجھی لیکن دیکھانہ کرو میری طرف آنکہ دبا کر ایک ایک سی و پچھ ہی جو عہد بدست نظارہ کیا شوق فی اوج چشم کا جسے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تاصبح نہ بستہ پہر کلی ایک گہری آنکہ بہ یافتہ گنسوی گانی ہی جہری آنکہ اوسکی ہی نظاری میں بارون کی گہری آنکہ اشکون سی سدا کہیلتی ہی گنڈ پڑی آنکہ کشورخ سنگری مری ہای لڑی آنکہ مشتاق بصارت میں ہی جہری آنکہ	اک پل ہی جو اوشخ پانچی پڑی آنکہ برسات ہی وہ کام کی جب میں ہو محبوب بیٹھا جو شبہ میں وہ با م پو مہر و یاد و نوان میں تر مٹھل گل اندام جہ جگ ل جان میں نہیں صلح کی صورت پایا ہی ظفر ڈھونڈہ کی جو مرشد کامل
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سید آغا حسن موسوی امانت خلف میر آغا باشندہ گنڈ پڑی آنکہ  
 بی دیدون پہ کثرت قاتل کی پڑی آنکہ  
 جان باز لڑی ہی جہری پڑی آنکہ

بسم الله الرحمن الرحيم  
 در این کتاب که در بیان حال و سیرت  
 و صفات و مناقب آن بزرگوار  
 است که در هر یک از این بابها  
 به قدر توانایی و استطاعت  
 در بیان آن کوشیده ام  
 و امید است که در این کتاب  
 از آن بزرگوار بهر قدر  
 که در این کتاب است  
 بهر قدر که در این کتاب  
 بهر قدر که در این کتاب

در این کتاب که در بیان حال و سیرت

بسم الله الرحمن الرحيم  
 در این کتاب که در بیان حال و سیرت  
 و صفات و مناقب آن بزرگوار  
 است که در هر یک از این بابها  
 به قدر توانایی و استطاعت  
 در بیان آن کوشیده ام  
 و امید است که در این کتاب  
 از آن بزرگوار بهر قدر  
 که در این کتاب است  
 بهر قدر که در این کتاب  
 بهر قدر که در این کتاب

در سوخته خان چون کین و دیوانی بر آنکه  
 بجای کجاست چون پری ای پری ای پری ای پری  
 در سوخته خان چون کین و دیوانی بر آنکه  
 بجای کجاست چون پری ای پری ای پری ای پری

علی محمد خان بہادر کے باشندہ مکہ تھو صاحب یوان شاگرد مولوی محمد بخش شہید  
 سکرت و دندان سہ سہ لڑی آنکہ  
 شرکانوں پر بن جاتی ہیں گل بخت دل کر  
 ثابت یہ ہوا جب گل نرگس نظر آیا  
 سبھا کہ یہ ہمتاب ہی یا مہر درخشان  
 آہو تو یہ ہلا کیا ہی چکارا ہی چکارا  
 قاصد مری عشوق کا بسا لیکتیا سنے  
 کیا ہی تری آنکہوں کی تصویر فی رولا  
 کہتا ہوں عجز میرا وہ سہی جھوٹی ہن جھلا وہ

و کہلائی گل کی اشک میں موتی کی لڑی آنکہ  
 پلکوں کو بنا دیتی ہی پہ لوئی کھڑی آنکہ  
 ای گل پی تعظیم جمہین میں ہی کھڑی آنکہ  
 میری جو کہ ہی اوس رخ انور سی لڑی آنکہ  
 دنیا میں کسی کی ہی نہیں تھسی لڑی آنکہ  
 قدر سوسے بالا ہی تو اہو سی لڑی آنکہ  
 گلشن میں جو میری گل شگس پڑی آنکہ  
 ڈالو نہ خدا کی لپی یہ مجھ پہ کڑی آنکہ

راجہ طالب علیخان عرف سلطان جان سلطان خلیفہ الرشید خواجہ حسین علیخان بخار  
 اور سلسلہ آنکی والدہ کی نسب کا خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سے تہا ہی رئیس عظیم آباد کی صاحبزادی

بی کہن کی نہیں رہتی مری ایک کھڑی آنکہ  
 کس شعلہ آتش ہی مری آج لڑی آنکہ  
 پہچانتی ہیں خوب اشار و نکو تمہاری  
 ای طفل سرشک آگی قدم گہری نر کہنا  
 ہی اسکی تنای ہی دیکھ اکبرین دونو  
 کہل جاتی ابھی چشم فلک کیسی جو تھنو

ہی سوزن جترگان کی تصویر میں کھڑی آنکہ  
 چون شمع صفت رکھتی ہی اشکوئی آنکہ  
 ہی جھکو ہی ان تون میں اشد تری آنکہ  
 جنہ جلا کی نہ ماری کہ میں شان کی ہری آنکہ  
 یہ پانکا لاکہا ترا مسی کی کھڑی آنکہ  
 خاطر میں کہان لاتی ہی سون کی کھڑی آنکہ

خلیفہ رشید خواجہ حسین علیخان بخار  
 اور سلسلہ آنکی والدہ کی نسب کا خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سے تہا ہی رئیس عظیم آباد کی صاحبزادی

عراق صحاف پیر کمالی بی بی  
 ایسا دیکھا وہ صدمہ ہے بی بی  
 ہر زمان کی پہلا آنکھ بی بی  
 اس خیانت کی یاد میں بی بی

آنسو کی حرم کی لبی زری سی فزون ہو کیا زگر و خیمہ کو ہوا اس گل سے قابل تخییر کی شش بہت اک چشم زون میں نرفت ہی رہی او سکو پریشان نظری بیانی نظارہ سے دیدہ باطن	شکرگان کی جو دکھ لہای کہی و کو چہری آنکھ چہوٹانہ وہن ہو نیگا ایسا نہ بڑی آنکھ وار کہی جو اوس شکر کی دو چار کھری آنکھ اینی سی اک وزہی اپنی نہ لڑی آنکھ کیا غم ہی بظاہر ہونا ورجو بڑی آنکھ
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اوس قامت و چسپ پہ اپنی جو بڑی آنکھ کس سیم بدن پر مران و زون بڑی آنکھ مان شمر طلقا نا کہین گریہ سی میر انسان تو کیا ہی بخدا ہوا ہی پانی کیون غمخیز کوس کو پہلا خار نہ سبب جلی ہی ہین زری عشق کی آتش میں وہ دہشت	تہازہ وار ضلع تبدیل کہند عجب الغفور خان شمر خلع نور محمد خان پوتی شاہ محمد خان کالی کی با سڑکی تیراوس جاسی کہ جس جا کہ لڑی آنکھ سوئی نہیں دیتی ہی مہی ایک کھڑی آنکھ شرمندہ کر لگی تھی ساون کی چہری آنکھ پتھر ہی مری بت کی اگر دیکھی کھڑی آنکھ گلشن میں نزدیک جو وہ منسی کی تھری آنکھ جس جو رو پری پر کہ شمر تیری بڑی آنکھ
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

افصح الفضا خواجہ وزیر وزیر خلع خواجہ فقیر باشندہ لکھنؤ صاحب لوین شاہ شہید شہنام شمس تیغ حویان پہ تہاری جو بڑی میری آنکھ نہ بھٹی پیٹ پر اوسکی جو بڑی میری آنکھ اشک گل رنگ برونی ہی ترہ میں کیا جو تم ہی بام نہ پان لگ گتین آنکھیں چہت	چشم جو ہری اچی خوب لڑی میری آنکھ بگتئی نات شکم ایسی لڑی میری آنکھ کیا بنا دیتی ہی پھولون کی چہری میری آنکھ رات گنتی ہی ہر ایک لڑی میری آنکھ
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یاد دانی جو تیری تیغ کا لالہ  
 رو کی پورگی مہربانی کی پونہ  
 زخمی زون کی کھل کیون تیری میری آنکھ  
 دی کون کیون کیون کیون تیری میری آنکھ  
 پانی تھی پونہ تیری پانی تھی تیری میری آنکھ  
 کیا سی تیری پونہ تیری پانی تھی تیری میری آنکھ  
 جو تیری پونہ تیری پانی تھی تیری میری آنکھ  
 چشم میں شہنشاہ کا دنیا بنا کر  
 تخت گرس نہیں تیرا پونہ تیری میری آنکھ  
 اچی کھنڈی تھی تیری پونہ تیری میری آنکھ  
 نظراتی کی زمین تیری پونہ تیری میری آنکھ  
 دیکھتا ہوں باد میں کی کوی  
 باغیان نہیں تیری پونہ تیری میری آنکھ  
 وہی تھی تیری پونہ تیری پونہ تیری میری آنکھ  
 یاد دانی تیری پونہ تیری پونہ تیری میری آنکھ

صاحب



میرزا کاظم علی صاحب پاشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شمشیر شاہ نام شمشیر  
 برق زنجیر برادری جو پڑھی میرا لکھنؤ

مصاحب صاحب حضرت سلطان عالم فتح الدولہ بخشی الملک مرزا محمد رضا خان بہادر برق  
 خلف مرزا کاظم علی صاحب پاشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شمشیر شاہ نام شمشیر  
 برق زنجیر برادری جو پڑھی میرا لکھنؤ  
 جاکی اوس قاتل عالم سی لڑی میرا لکھنؤ  
 اوسکی معاری کہتا ہی یہ ناظر اوسکا  
 منہ چھپانی کا زمین زمین دکھلاو وگلا  
 روکی ای جان جہان ل سی نکالا جو بلا  
 میکشاو آیر رحمت ہون غنیمت سمجھو  
 آج کل ذوق ہی وس کر کو میجواری کا  
 چشم پوشی نکر و مجھکو دکھاو و صوت  
 گہرین جو چاہی اپنی وہ حکومت کیجے  
 تو اگر پاس نہو چارہ رات ہی کیا  
 نید فرقت میں اوڑی نوز کہان چہ گنجان  
 کثرت دیدنی نیلم کو بنا یا یا قوت  
 چشم نور شہید کو دیکھا تو یہ ہنکری لول  
 اوسکی وارفتہ ز فہار کی گرہ نشن ہو  
 صاف لغون ہی بیان مشت ل ہی برق

بگتئی رنگ سی سونی کی کڑی میری لکھنؤ  
 کہی رستمی زیادہ ہی کڑی میری لکھنؤ  
 کیون نہ روزن کی جگہ تونی جڑی میرا لکھنؤ  
 دیکھی کو جو کسی روز لڑی میری لکھنؤ  
 خاک میں جوش کدورت سی گڑی میری لکھنؤ  
 سال پیر روز لگائی ہی جہری میری لکھنؤ  
 کیون شب روز لگائی نہ پیری میری لکھنؤ  
 آپ سی رکھی ہی امید پڑی میری لکھنؤ  
 کیا کیا تھی جو رستی میں لڑی میری لکھنؤ  
 نہ لگی حشر تلک ایک گڑی میری لکھنؤ  
 رہ گئی وقت پانچ کو چڑی میری لکھنؤ  
 کیا اوڑا لگتی مسی کی دہری میری لکھنؤ  
 چرخ میں صلح عالم نی جڑی میری لکھنؤ  
 چال سٹی ہی زمانی سی کڑی میری لکھنؤ  
 میری ہر عضو میں صلح نی جڑی میری لکھنؤ

پہتا ہی شفیق ہی ہر صفت لکھنؤ  
 آری میں ہی ہر صفت لکھنؤ  
 کیون نہ روزن کی جگہ تونی جڑی میرا لکھنؤ  
 دیکھی کو جو کسی روز لڑی میری لکھنؤ  
 خاک میں جوش کدورت سی گڑی میری لکھنؤ  
 سال پیر روز لگائی ہی جہری میری لکھنؤ  
 کیون شب روز لگائی نہ پیری میری لکھنؤ  
 آپ سی رکھی ہی امید پڑی میری لکھنؤ  
 کیا کیا تھی جو رستی میں لڑی میری لکھنؤ  
 نہ لگی حشر تلک ایک گڑی میری لکھنؤ  
 رہ گئی وقت پانچ کو چڑی میری لکھنؤ  
 کیا اوڑا لگتی مسی کی دہری میری لکھنؤ  
 چرخ میں صلح عالم نی جڑی میری لکھنؤ  
 چال سٹی ہی زمانی سی کڑی میری لکھنؤ  
 میری ہر عضو میں صلح نی جڑی میری لکھنؤ

ای قوت و پائی ہر صفت لکھنؤ  
 آری میں ہی ہر صفت لکھنؤ  
 کیون نہ روزن کی جگہ تونی جڑی میرا لکھنؤ  
 دیکھی کو جو کسی روز لڑی میری لکھنؤ  
 خاک میں جوش کدورت سی گڑی میری لکھنؤ  
 سال پیر روز لگائی ہی جہری میری لکھنؤ  
 کیون شب روز لگائی نہ پیری میری لکھنؤ  
 آپ سی رکھی ہی امید پڑی میری لکھنؤ  
 کیا کیا تھی جو رستی میں لڑی میری لکھنؤ  
 نہ لگی حشر تلک ایک گڑی میری لکھنؤ  
 رہ گئی وقت پانچ کو چڑی میری لکھنؤ  
 کیا اوڑا لگتی مسی کی دہری میری لکھنؤ  
 چرخ میں صلح عالم نی جڑی میری لکھنؤ  
 چال سٹی ہی زمانی سی کڑی میری لکھنؤ  
 میری ہر عضو میں صلح نی جڑی میری لکھنؤ





بیدار گشت اینده و در عداوت کی ایمنی  
 کی پر خا خا شاه که کی بی بی که  
 دامن که بی بی که بی بی که  
 بی بی که بی بی که بی بی که

معنی کو دیدکھا ہون کا احسان ہون  
 ای بت تری خیال کا احسان ہون  
 دزی کو بھی نہ دیکھ لانت کی لکھی  
 میر کاظم حسین جو وہ دلگیر حسین دلفریب  
 بن میر اکبر صاحب دہلی صاحب لکھنؤ  
 فیض آبادیہ کتب خانہ لکھنؤ

مجرم ہوں دیکھ کر تمہیں محبت کی آنکھ سی  
 لب سو بچتا ہی کشتہ فرقت کی آنکھ سی  
 رہ رہ گئی ہیں دیکھ کی حسرت کی آنکھ سی  
 ڈرتی ہیں مبتلا ہی مصیبت کی آنکھ سی  
 دیکھوں جو قبر شاہ ولایت کی آنکھ سی

تہوں کی بچی ملی نکلو کی میری آنکھ  
 بی وصل ر آنکھوں میں اندھیری ہی جہان  
 اپنا یہ حال ہی نظر آتی ہو تم جہان  
 بھولی سی ہی نظر نہیں کرتی وہ اسلمتی  
 سن سن کی شوق بڑھ گیا سیر ہی جب سر

ہر خطہ ولایت علی سرور خلف محمد جعفر خورشیدی شاگرد اپنی والد کی بعد خواجہ حیدر علی شاہ کے

جو دیکھتا ہی خلق کو محبت کی آنکھ سی  
 قیس غریق بحر محبت کی آنکھ سے  
 زبا دہی دیکھتا ہی کرامت کی آنکھ سی  
 دل دیکھتا ہی داغ محبت کی آنکھ سی  
 ہر بت کو دیکھی جو حقیقت کی آنکھ سی  
 زیر نگاہ افی فرقت کی آنکھ سے  
 شیریں کو دیکھتا ہوں محبت کی آنکھ سے

مخو ظہی گزند عداوت کی آنکھ سے  
 لازم ہی حسن ولکش سلی کو تو پہننا  
 تنہا نہیں ہیں رند فریبندہ شرم  
 رخصت یا چشم سی ہی گو نہان مگر  
 ظاہر ظہور جلوہ پروردگار ہو  
 تریاق وصل گرنہ ملا ہی مجال نسبت  
 فریاد اپنی وقت کامین ہی ہوں ای سرو

یہ مشاعرہ بیگم طاویف کی کہ ہیں تہا اور کا تخلص میں ہی کنایہ اس مقطع کا باعث ہوا  
 حاضرین ہوا ستادت خان ناصر ولد رسالت خان باشندہ نگینہ مقیم لکنئو  
 پنج دیوان ایک تذکرہ انکا ہی شاگرد مرزا محمد حسن عرف چھوٹی مرزا مذکورہ شہ کو

کثرت کو دیکھتا ہوں میں حد کی آنکھ سی

ہی سیر ممکنات حقیقت کی آنکھ سے

ای غرض عجیب ہی اپنے  
 ہر خطہ ولایت علی سرور  
 فیض آبادیہ کتب خانہ لکھنؤ  
 بن میر اکبر صاحب دہلی  
 صاحب لکھنؤ



پردہ اوچی کا اوتھ گیا وحد تک کی آنکھ سے  
 دردی جو کوی سیکھی اور سیرت کی آنکھ سے  
 گرد مال جھونک کی چشم امید میں  
 کیا پیر ہو کی مصحف خسار دیکھے  
 محفل میں بیٹھ کر یہ اشاری بہانی میں  
 تمنی رولار و لا کی یہ رسوا کیا میں  
 موتی برس پڑی جو کبھی ہنسکی بات کے  
 پچھائی تم سی آنکھ لڑا کر ہم ای بتو  
 احسان تنکی کا بھی نہ منظور کیجئے  
 ای پھر قلب روح کی تسخیر کیجئے

دیکھا مجاز کو جو حقیقت کی آنکھ سے  
 کاجل چراچی مہر قیامت کی آنکھ سے  
 دنیا کی دیدیکھی حیرت کی آنکھ سے  
 عینک وتر گئی ہی بصارت کی آنکھ سے  
 فتنی او شہین کی یار اس آفت کی آنکھ سے  
 مانند اشک گر گئی خلقت کی آنکھ سے  
 بجلی جھک گئی جو اشارت کی آنکھ سے  
 گنگا بہائی اشک ندامت کی آنکھ سے  
 جاتی نہیں کہنگ یہ موت کی آنکھ سے  
 الطاف کی بان سی شفقت کی آنکھ سے

دیکھی وہ اک نظر جس نے نفرت کی آنکھ سے  
 شوخی سی مجبوریہ تو دکھائی ہیں آئینہ  
 جیسی ہوا ہی وہ شمع بار و وچا  
 چشم امید کس سی مانی میں ہم کہ میں  
 ہرگز نہ پایا کو چہ دلدار کا مزا  
 مجھ تیرے روزگار سی ہی لب ہست ہج

میر نواب موڑ و ن خلف میر پزیرہ علی شہزادہ لکھنوی صاحب دلیوان شاہ گردوشی منظر علی اسیر  
 کہ جابی مثال شکر خلقت کی آنکھ سے  
 میں اونکی شکل تکتا ہوں حیرت کی آنکھ سے  
 لڑتی ہی آنکھ مہر قیامت کی آنکھ سے  
 دیکھی جو یار عین عداوت کی آنکھ سے  
 دیکھی بہار گلشن جنت کی آنکھ سے  
 دیکھی بین ظلمتیں شب بوقت کی آنکھ سے

ماشتی کا حال زار زرد چکنی کی آنکھ سے  
 لطافت کی نظر سے غنایت کی آنکھ سے  
 غنایت ہی جو کبھی شہر سے ان کی آنکھ سے  
 وہ تابوں کی بون کہ مری خاطر کی آنکھ سے  
 روایت میں کہیں سے بیٹھی کی آنکھ سے  
 سیدھے شہر علی کے کھنڈ کی آنکھ سے

قراہیوں کی آنکھ سے  
 تعلق کی آنکھ سے  
 دل کا نشانہ کی آنکھ سے  
 خالی جہان عمارت عالی کی آنکھ سے  
 رویا میں خوب کی آنکھ سے  
 روایت کا نشانہ کی آنکھ سے  
 میں غنایوں کی آنکھ سے  
 بندگی کی آنکھ سے  
 دیکھا جہاں میں کی آنکھ سے  
 مہدی میں کی آنکھ سے  
 باشعور کی آنکھ سے  
 دیکھی کی آنکھ سے  
 کہن جانی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے  
 وہی کی آنکھ سے

دیکھی وہ اک نظر جس نے نفرت کی آنکھ سے  
 شوخی سی مجبوریہ تو دکھائی ہیں آئینہ  
 جیسی ہوا ہی وہ شمع بار و وچا  
 چشم امید کس سی مانی میں ہم کہ میں  
 ہرگز نہ پایا کو چہ دلدار کا مزا  
 مجھ تیرے روزگار سی ہی لب ہست ہج  
 دیکھی وہ اک نظر جس نے نفرت کی آنکھ سے  
 شوخی سی مجبوریہ تو دکھائی ہیں آئینہ  
 جیسی ہوا ہی وہ شمع بار و وچا  
 چشم امید کس سی مانی میں ہم کہ میں  
 ہرگز نہ پایا کو چہ دلدار کا مزا  
 مجھ تیرے روزگار سی ہی لب ہست ہج



نقشا بول نما ہی غیب گنگ دکھیا بیا  
 زنت کی بدولت ہی عقیق جگری آنکھ سے  
 خالی ہوا دل غم آنکھ سے بھونکے  
 ہی دیدنی نظر جھینون حلقہ  
 دیو بڑھنوں کائنات کی کائنات ہی  
 کائنات کی بدولت ہی غیب گنگ دکھیا بیا

<p>لفظوں سے اپنی سرفک قصر گئے          آئینہ دکھائی سامنے جب دیکھتا ہی وہ          بزم نشا طبعیش میں کون شک نہ شیخ          کیونکہ شمس کاشاکی نہو شعور          رکھتی ہی مری حال ہی کیون خیری آنکھ          جسنی نہ کہی رخنہ دیوار سے جہاں کا          رسوا تو کیا گریہ ہر وقت نے دل کو          پروانہ کہان اور کہان شمع تجلے          وہ غیرت خورشید جو آتا ہی لب یام          مہمان دم چند جو ہی طالب دیدار          قاصد کی عوض مروک چشم ہی جاو          ڈر تا ہوں کہ ہو فتنہ خوابیر نہ سیدار          جب طور کو تو دم میں کری خاک جلا کر          ہی میری کاڈر کی ابرو کا اشارا          جاتا ہی نری گہری شعور بدل شوہ</p>	<p>دیکھیں خرابیاں جو عمارتی آنکھ سے          کتا ہی عکس پارہی حیرت کی آنکھ سے          آنسو کین اہل مصیبت کی آنکھ سے          دیکھی نہ او سنی شکل فراغت کی آنکھ سے          بیمار محبت ہوں کری چارہ گری آنکھ          سیکہ وہ کہاں شیوہ پیدا کری آنکھ          ڈر ہی کہیں اپنی نہ کری پردہ درسی آنکھ          جلعجائی کہی تجھی ملائی جو پری آنکھ          دبشت ہی اوٹھا سکتی نہیں ہ گوری آنکھ          بی نوزی مانند جریل غم سے آنکھ          منظور کری ل کی جو بیغا میرے آنکھ          ملتا ہی اگر نید میں وہ رشک پری آنکھ          پہر ویکہ سکی سکی نری جلوہ گری آنکھ          اہو کی یہاں طاق پہر ہی ہی آنکھ          جس طرح سی رکھی طرف در سفری آنکھ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شاعر مظہر شاہی عبد البصیر حضور خالص مولوی عبد غنی باشندہ بگرام مقیم لکنؤ شاگرد میر و زبیر  
 پر ججائی نری شعلہ رخ پر جو ذری آنکھ

دیکھیں خرابیاں جو عمارتی آنکھ سے  
 کتا ہی عکس پارہی حیرت کی آنکھ سے  
 آنسو کین اہل مصیبت کی آنکھ سے  
 دیکھی نہ او سنی شکل فراغت کی آنکھ سے  
 بیمار محبت ہوں کری چارہ گری آنکھ  
 سیکہ وہ کہاں شیوہ پیدا کری آنکھ  
 ڈر ہی کہیں اپنی نہ کری پردہ درسی آنکھ  
 جلعجائی کہی تجھی ملائی جو پری آنکھ  
 دبشت ہی اوٹھا سکتی نہیں ہ گوری آنکھ  
 بی نوزی مانند جریل غم سے آنکھ  
 منظور کری ل کی جو بیغا میرے آنکھ  
 ملتا ہی اگر نید میں وہ رشک پری آنکھ  
 پہر ویکہ سکی سکی نری جلوہ گری آنکھ  
 اہو کی یہاں طاق پہر ہی ہی آنکھ  
 جس طرح سی رکھی طرف در سفری آنکھ

نقشا بول نما ہی غیب گنگ دکھیا بیا  
 زنت کی بدولت ہی عقیق جگری آنکھ سے  
 خالی ہوا دل غم آنکھ سے بھونکے  
 ہی دیدنی نظر جھینون حلقہ  
 دیو بڑھنوں کائنات کی کائنات ہی  
 کائنات کی بدولت ہی غیب گنگ دکھیا بیا  
 صاحب دیوان ارشد لاندہ شیخ نام  
 نقشا بول نما ہی غیب گنگ دکھیا بیا  
 زنت کی بدولت ہی عقیق جگری آنکھ سے  
 خالی ہوا دل غم آنکھ سے بھونکے  
 ہی دیدنی نظر جھینون حلقہ  
 دیو بڑھنوں کائنات کی کائنات ہی  
 کائنات کی بدولت ہی غیب گنگ دکھیا بیا

میں سے ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے  
 ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے  
 ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے

میں ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے  
 ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے  
 ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے

میں ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے  
 ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے  
 ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے

میں ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے  
 ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے  
 ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے

میں ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے  
 ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے  
 ہرگز نہیں ہونے دے گا کہ میں نے تم سے کیا کیا ہے



خون ہو جاتی ہے پتھر کی جھلک سے اس کے  
 سر پہ جو گلابی تو پہر چلے چین میں  
 الفت کا طلقہ ہی زمانی سے نرالا  
 بند ہوائی دم قتل نہ جلا دسی  
 رو رو کنی رسوا کرے دل دست ہی اسکا  
 رو تا ہوں ہو یاد لب لعلین لہجہ میں  
 یوں گوز کار ہتا ہی مری دل میں تصور  
 آتش نظر آتا نہیں یہ نافرمان حلقہ  
 خوب سا گاہ ہی نظاری کی دستوری  
 نہ دبی یار کی میری پر ہی حوری  
 اثر عشق ہی پری میں ہی اتنا باقی  
 لالہ و عشق میں تیری ہی اپنی دعا  
 غم نہ کہا زرق کا گو ہو گو لنگ  
 کیا توقع ہو پہلا انسی ہم آغوشی کی  
 روز روشن ہی ہی دشمن رخ نورانی یا  
 ڈیر ہی ہی بھی احوال نہیں ہو جاؤ  
 حشر کی روز وہ دیدار خدا کی  
 دل پر ہی بھی کہ نہیں تو انا الحق نہ ہو

دکھلائی انب گس شہلا کو ذری  
 بیان آتی ہیں ہنسی لڑائی سفری  
 تلوار سی جھپکی نہ تو قاتل سی ڈری  
 دشمن کی ہی رہی نہ رو پر وہ ڈری  
 خون نابرہ دل سی ہی حقیقت جگری  
 منزل کی طرف کہتی ہیں جیسی سفری  
 دکھلا ہی ہی یار کی نازک کمری  
 یہ شگوفہ ہی لڑاتا شجر طور سے  
 نہ کہی ناز سی جھپکی نہ کہی نور سی  
 دیکھ لیتی ہی حسینوں کی طرف دور سی  
 داغ دل کی نہ دبی مرہم کا فور سی  
 پہیرتا خواجہ نہیں بندہ مغرور سی  
 پاس کب آئی وہ دکھلائی ہیں دور سی  
 فوق ظلمت میں ہی کہتی شب پور سی  
 میرا ہی کہتی ہو بہت عاشق رنجور سی  
 نیچی ہوتی نہیں جنگی کسی مغرور سی  
 سرخ ہر چند ہو میری ہی انصوری

تباہ دارم اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ  
 چار نہ میں حوری  
 پس آتی کر کے دور سی  
 وہ پیرا اور اتنی جو کبھی  
 وہ پیرا اتنی وہ بہلا عاشق  
 نہیں انفت ہی ابھی  
 مہ عارض کی تصویر میں ہی  
 نہ کہی نور سی جھپکی نہ کہی نور سی

۴۵  
 کیا لڑتا ہے یہ تباہ  
 بجز ہر جن کا وہ جہنم  
 چارین کہ نہ نکا اور سن  
 ہر سلسلے میں ہی اشک ہی  
 پر لگتی جس پہ جلا یا  
 کہیں افزون ہی تری  
 لہ نہ یادہ وحدت سی  
 جس کی چادری سانی  
 لہ نہ یادہ وحدت سی  
 جس کی چادری سانی



یہ سوادا زمین مری منظوری  
 نہ دیکھا عمل سیال کی  
 ہی پری انکھ لڑاتا ہی تو ایسا  
 ہی پری انکھ لڑاتا ہی تو ایسا  
 ہی پری انکھ لڑاتا ہی تو ایسا







کجی کا معنی صاحب کی پادشاہی  
 فیروز کی پادشاہی پادشاہی  
 ای بڑی انظار میں کیا پادشاہی  
 عدی پادشاہی پادشاہی  
 کجی کا معنی صاحب کی پادشاہی  
 فیروز کی پادشاہی پادشاہی  
 ای بڑی انظار میں کیا پادشاہی  
 عدی پادشاہی پادشاہی

جسم ہر مہین ہی مقلط غم آرا کہوں میں ہم سنٹی نام پار کج رات بھر گنتی نہیں بی پار کج دیکھتی ہیں کہوں آہ ہر پار کج اب چراجاتی ہیں ہم چار کج	رونوی سی تسکین موتی ہی بعد منگی جو آئی قسیر کر دین کیا کیا بدلتی ہیں ہی شب جاتی گئی ہی یہ نہیں وہ تو مایل غیر مایل ہو
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نقی علیخان عرف پیاری صاحب نقی ولد واجد علیخان بن سجان علیخان کبھو باشندہ  
 لکھنؤ صاحب یوان سٹاگرو فتح الدولہ مرزا محمد رضاخان نقی اور میر علی اوسط رشک

پڑتی ہی تیری آنکھ پر بی اختیار آنکھ دکھلا میں آپ غصی ہی ہکھو نزار آنکھ قمری سی سرو باغ جو لی استعار آنکھ بر کہتی نہیں سپر نہ دنبالہ دار آنکھ ابی جان کیا کری گی ہرن کا شمار آنکھ نر بس سے ہو گئی جو تمہاری دو چار آنکھ دکھلا رہی ہی شام و شفق کی بہار آنکھ کیا بو تگی اب اور مری حقین آنکھ میری طرح سی کرتی ہی دس گل کو پار آنکھ	واٹھ کیا غضب کی ہی ای گلزار آنکھ کہتی میں صاف صاف کہہ رہی تگی نہیں ای جان کیا عجب ہی تری رخ کی دید تو عریان ہی تیری نیچے ٹرکان میں ذائقا کیوں تاکتی ہو تم دل و حشی خصال کو گرجاتی گی زمین میں خجالت سی ای قمر زلفوں کی یاد میں نہیں آتی ہر شک نہ مد نظر تو کر چکی مرنگان یار کو کیا سیر ہو نقی یہ تماشائی یار سے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

امیر باقر نواب عالیجاہ بہادر ہو ہو عرف منجھلی صاحب شیدا خلف نواب لیر الدولہ

کجی کا معنی صاحب کی پادشاہی  
 فیروز کی پادشاہی پادشاہی  
 ای بڑی انظار میں کیا پادشاہی  
 عدی پادشاہی پادشاہی  
 کجی کا معنی صاحب کی پادشاہی  
 فیروز کی پادشاہی پادشاہی  
 ای بڑی انظار میں کیا پادشاہی  
 عدی پادشاہی پادشاہی  
 کجی کا معنی صاحب کی پادشاہی  
 فیروز کی پادشاہی پادشاہی  
 ای بڑی انظار میں کیا پادشاہی  
 عدی پادشاہی پادشاہی  
 کجی کا معنی صاحب کی پادشاہی  
 فیروز کی پادشاہی پادشاہی  
 ای بڑی انظار میں کیا پادشاہی  
 عدی پادشاہی پادشاہی

کجی کا معنی صاحب کی پادشاہی  
 فیروز کی پادشاہی پادشاہی  
 ای بڑی انظار میں کیا پادشاہی  
 عدی پادشاہی پادشاہی  
 کجی کا معنی صاحب کی پادشاہی  
 فیروز کی پادشاہی پادشاہی  
 ای بڑی انظار میں کیا پادشاہی  
 عدی پادشاہی پادشاہی





لیکھی حسین کی دل ساقی شہ شام کی آنکھ | آگئی دیکھ جسی ترس سہن سار کی آنکھ

شاعر معروف میر حسن مرحوم حسن ولد میر غلام حسین صاحب کا باشندہ شاہ جہان آباد  
مقیم لکنئو صاحب دیوان اور مثنوی بدر منہ تیار کرد میر ضیا الدین ضیا

مجھسی اب ہر ہی او سبت عیار کی آنکھ | پہر گئی آہ زمان کی طعج یاز کی آنکھ  
کس سی تو آنکھ ملا تاہی نظر میں ہی سر | میں سمجھا ہوں تیری اب ہر ہین کی آنکھ

تا کہ عبرت کریں اور غیر نہ دیکھیں تجکو | جیسین آتاہی نکلو امی دو چار کی آنکھ  
یار اک پل بھی او جہل ہو نظر سی میر | جیسی بہاتی ہی مجھی اپنی طرف دار کی آنکھ  
گریہ کرتا ہی حسن زیر درخت بادام | یاد آتی ہی وہی کیا کسی دلدار کی آنکھ

سعاد تھان ناصر ولد رسالت خان باشندہ نگینہ مقیم لکنئو پانچ دیوان  
ایک تذکرہ انکا ہی شاگرد مرزا محمد حسن عرف چھوٹی مرزا مذنب مرثیہ گو

دیکھ لیکی بہت وعیب مری یار کی آنکھ | جنس کو خوب پر کھتی ہی خریدار کی آنکھ  
رشتک غیار کو بھی وصل کی ہی یار کو شرم | مجھسی اب یار کی مٹی ہی انغیار کی آنکھ  
کینہ و مہر نہ بذب ہی کوئی کیا سمجھی | کہہی غسی کی دکھاتی ہیو کہہی یار کی آنکھ  
اوسکی آنکھ ہنسی نہ دیوی کوئی گس کو مثال | تندرستی کی ہی وہ آنکھ وہ آزار غنی آنکھ  
سخنی حشر ہی آسان ہی پہری ناصر | پڑ گئی تجھ پہ اگر حیدر کرار کی آنکھ

آغا حسن آغا ولد مرزا میر باشندہ لکنئو صاحب دیوان شاگرد میر پور صاحب  
نظر پڑی ہی تری جیسی شکی آزمین آنکھ | لگی ہی ہتی ہی ہی بت مری کو آزمین آنکھ

لیکھی حسین کی دل ساقی شہ شام کی آنکھ | آگئی دیکھ جسی ترس سہن سار کی آنکھ

شاعر معروف میر حسن مرحوم حسن ولد میر غلام حسین صاحب کا باشندہ شاہ جہان آباد  
مقیم لکنئو صاحب دیوان اور مثنوی بدر منہ تیار کرد میر ضیا الدین ضیا

مجھسی اب ہر ہی او سبت عیار کی آنکھ | پہر گئی آہ زمان کی طعج یاز کی آنکھ  
کس سی تو آنکھ ملا تاہی نظر میں ہی سر | میں سمجھا ہوں تیری اب ہر ہین کی آنکھ  
تا کہ عبرت کریں اور غیر نہ دیکھیں تجکو | جیسین آتاہی نکلو امی دو چار کی آنکھ  
یار اک پل بھی او جہل ہو نظر سی میر | جیسی بہاتی ہی مجھی اپنی طرف دار کی آنکھ  
گریہ کرتا ہی حسن زیر درخت بادام | یاد آتی ہی وہی کیا کسی دلدار کی آنکھ

سعاد تھان ناصر ولد رسالت خان باشندہ نگینہ مقیم لکنئو پانچ دیوان  
ایک تذکرہ انکا ہی شاگرد مرزا محمد حسن عرف چھوٹی مرزا مذنب مرثیہ گو

حسین ہر اردن بن دیوان صاحب  
ظفر لکھنوی ہی صاحب  
نبت سالین ہی صاحب  
لیکھی حسین کی دل ساقی شہ شام کی آنکھ  
آگئی دیکھ جسی ترس سہن سار کی آنکھ

بڑی آسیدی آغا کو اب پی صاحب  
پہر گئی آہ زمان کی طعج یاز کی آنکھ  
میں سمجھا ہوں تیری اب ہر ہین کی آنکھ  
تا کہ عبرت کریں اور غیر نہ دیکھیں تجکو  
یار اک پل بھی او جہل ہو نظر سی میر  
گریہ کرتا ہی حسن زیر درخت بادام



دلدار نبیر شادو استقامت و سادگی  
خوبی و بدی از او بی خبری  
باشند که کهنه شاد و زاب  
پوشش و سادگی و بی خبری

اور ستاروی جبری جسمی  
جان مکنی و جبری جسمی  
شاعر مشهور و معروف میرزا  
باشند و بی خبری و بی خبری

آهونہ دیکھی چہی تاتار آنکھ سے  
دیکھیں کہی نہ او سکو خریدار آنکھ سے  
مس کر ہا ہون مصحف رخسار آنکھ سے  
جب دیکھی تیری ابروی خمدار آنکھ سے  
دیکھی مزار حیدر کرار آنکھ سے

یوسف تمہاری سامنی ہزارین جو آ  
کیا وصل مین کہیں کی فرشتی بجز ثواب  
گت گت کیا ہی تیغ سی تار نگہ مرا  
یار بند کم کی ہی ہی تجھ سے اتجا

مولوی محمد بخش شہید ولد شیخ خدا بخش خوشنویس اولادین محمد ابن ابی بکر رضی اللہ عنہ  
باشند و قبیلہ سندیلہ مقیم لکنہ صاحب دیوان شاکر در شید شیخ امام بخش ناسخ

نشاہت بی لال جو دلبر کی آنکھ ہی  
کس درجہ دلکش اور بہت کافر کی آنکھ ہی  
جلسا ہی تن بدن تری فرقت ہی ہقدر  
کس طرح فرس خاک پہ رکھی وہ اپنی پانچا  
دیکھا جسی تباہ کیا در بدر کیسا  
زیبا ہوس میں سب مرد مزہ ہو عزال کی  
ہو تار ہون دیکھ دیکھ کی مین قتل شہید

قبرین سب سے نہیں  
میان فتنہ بخش حیرات موعوم دلہا فغان  
باشند وہی مقیم لکنہ صاحب دیوان  
غلم نجوم مین اور شعر گوئی میں  
روشن دل نظام مر تابین شاکر در شید  
اشاک شاکر کی نہ طوفان سی چوٹی وہ ایک

اشکون سی سرخ عاشق مضطر کی کہی  
ہی سحر سامری کہ فسوں گر کی آنکھ ہی  
جو دل غنیم پر ہی سمندر کی آنکھ ہی  
بہ نقش پاپھی عاشق مضطر کی آنکھ ہی  
چشم زحل ہی یا کہ سبگر کی آنکھ ہی  
وحشی کمال ہی مری دلبر کی آنکھ ہی  
کس درجہ شکر مین مری دلبر کی آنکھ ہی

میر محمد وارث علی مرحوم مالان ولد میر زانی بہاری مقیم عظیم آباد صاحب دیوان شاکر در شید  
یار بالین پر جب آیا مری تبا آنکھ کی  
میں تو بیدار رہا کونسی شب آنکھ کی

سوغتی طالع بیدار ہمارے یارب  
کہہ مین آئینی کی مانند سداسی مالان

یار بالین پر جب آیا مری تبا آنکھ کی  
میں تو بیدار رہا کونسی شب آنکھ کی

نشاہت بی لال جو دلبر کی آنکھ ہی  
کس درجہ دلکش اور بہت کافر کی آنکھ ہی  
جلسا ہی تن بدن تری فرقت ہی ہقدر  
کس طرح فرس خاک پہ رکھی وہ اپنی پانچا  
دیکھا جسی تباہ کیا در بدر کیسا  
زیبا ہوس میں سب مرد مزہ ہو عزال کی  
ہو تار ہون دیکھ دیکھ کی مین قتل شہید



بمان دنیا ای زنده یاد برادر بانی  
 لب بوی میوه از برادر بانی  
 س کی این سخن کی برادر بانی  
 دینی کار با لب لایق بانی  
 دانه یک چیدمان ای از برادر بانی  
 زبانی چون برادر بانی  
 حسن دل برادر بانی  
 دوزخی بی بی برادر بانی  
 بیدار یاد برادر بانی  
 کله سوز برادر بانی  
 صبیحی برادر بانی  
 بین برادر بانی  
 عو گوی برادر بانی  
 لب سانی برادر بانی  
 کین ای برادر بانی  
 تندی ای برادر بانی

سید امام علی مرعوص صاحب قرآن مخلص اول ملک امام حسین مکرزاده بکرم عبدنواب المودیه  
 وار و لکنه و دیوان الکاشف سی جلوه ای اور نام انکا بر شهر پرو دیار میں شہر کو بلو ہے

چتون غصبت نهی کی ہی بی مثال آنکھ	چھوٹی سی سن تین کی بڑی ہی جمال آنکھ
سبزی کو سکی کہتی ہی فحیاً خضرے	نشا چہرے گی ہوگی مر می لال آنکھ
کہتی ہی نایکا کہہ برا ہو پڑ ماسے کا	پہ بال پڑگی ہو گئی مجھ کو وبال آنکھ
پڑوا نظر سی کسی کے گھر کو ہاؤسیل	پای نظر سی کیوں نہ کری پایا مال آنکھ
پہ جای مرد مار رہی ایک کی نہ ریاس	صاحب قرآن سی کہہ و نہ دولت پال آنکھ

اقتدار الدولہ محتشم الملک محمد یعلین ان بہادر ضعیف جنگ حسن خلعت از امام المذین  
 بن نواب شجاع الدولہ بہادر باشندہ لکنہ صاحب دیوان شاگرد سعادت خان

لاکھ میں ایک سے ہی ہماری آنکھ	ایسی کہی نہیں بیماری آنکھ
شعر جہت میں تری ابرو	کیوں نہ افسوس پڑے ہمارے آنکھ
نیمہ وا چشمہ اک قیامت ہی	ویکہ سکتا ہی من ساری آنکھ
گل ز کس جو چشمہ پروا ہی	کیوں اوس سہی میری ہمارے آنکھ
چلی اسپر فریب کس کیا	حسن دیکھی ہی تمہاری آنکھ

میر محمد حسن فرخ ولہ طالب عالی باشندہ لکنہ استاد مزارفیع الدین جدید بنان

موتظارہ ہی ای گل کیا فقط ز کس آنکھ	چشمہ بدور آپ پر پڑتی ہیں کس کی آنکھ
مشال کہتے ہوا حیران وہ ای تیرے	پڑ گئی تیری رخ شفاف چہرں جس کی آنکھ

ای اصابت کا نصیبی تر ہو پوری  
 بنگلیا ہی صورت مرزا کر انہیں  
 فضل ایاموں ساقی جانتا ہوں پی پی  
 بادشاہوں سے کہوں اور ساجد ہوں  
 نیشہ ہی منہ کی ہوگی ہون  
 کلمہ لکھ کر حضرت خیر  
 سی کا رخبر چاقا کی اصیان  
 ای موم جلدہ کر ہی ہر کلمہ  
 فی خطاب سے آرا و اولہ علامہ  
 صاحب دیوان میرزا کر  
 جی دانتو کا قصہ ہو جو  
 بیادہ انکھ پوری  
 بیادہ انکھ پوری  
 بیادہ انکھ پوری  
 بیادہ انکھ پوری



Handwritten text in the top section, including the title 'پتلی حیرت سی بی سد سکندر آنکھ میں' and other descriptive lines.

<p>در پہ تجکو دیکھتی ہی امی صنم پھر گئی دیکھتی ہی الاموں اسکی عاویں رنگین کامین کیا یہی ہی گل دامن نظارہ میں چمنی گلی</p>	<p>پتلی حیرت سی بی سد سکندر آنکھ میں کیا سمائی باغبان گنگ گل تر آنکھ میں ہو گئی مڑگان ہی تجا روئی برابر آنکھ میں</p>
<p>وزیر عظم عالمگیر ثانی نواب عثمان و الملک غار الدین خان مرحوم نظام خلف نواب قمر الدین خان وزیر عظم محمد شاہ بادشاہ اولاد میں حضرت شیخ شہاب الدین ہروردی علیہ الرحمہ کی قصیدہ فرارفع سوا کا انکی مرعین ہی صبح ہوتی جو گئی آج مری آنکھ بہک</p>	
<p>دی خوشی فی وہین اگر در دل پر شک آیا نہ کہہی خواب میں ہی وصل میسر</p>	<p>یاشدہ وہی صاحب ان فارسی اور ہند کیا جانتی کسوت مری آنکھ گلی تہے</p>
<p>شیخ وزیر علی وزیر خلف معین الدین احمد خلیفہ مکرام شاگرد خواہر زادی مثنوی علی بن فارسیگو کی ملازم مظہر حسین خان کبوتری ایک دیوان فارسی ایک دیوان ریختہ انکا ہے</p>	
<p>سری کی یہ کہنچی نہیں تحریر آنکھ میں کیونکہ سمائی اوس میں کسی اور کا خیال کیا دیکھتی ہو مردک چشم نہیں جو دیکھ لی وہ نشا ہی ہوشن ہوا ہی برسون سی شکلی ہی شب روزاوی</p>	<p>ہی نون کی کہی ہو ہی تفسیر آنکھ میں گہر گر گیا ہی وہ بت نی پیر آنکھ میں کہنچی ہی ہمنی یار کی تصویر آنکھ میں ساقی یہ طرف ہی تری تاثیر آنکھ میں کب نیند لای وہ کہی ہی تقدیر آنکھ میں</p>
<p>سید ابوتراب الشیخ خلف سید اکرام علی باشدہ لکھنؤ شاگرد میر کلو عرش</p>	
<p>ہی یہ تصویر بت نی پیر آنکھ میں</p>	<p>پتلی کی شکل پھر ہی ہی تصویر آنکھ</p>

Vertical handwritten text on the left side, including 'آؤندہ و جاک' and 'پتلی کی جا کا کاتین'.



Handwritten text at the bottom of the page, including 'پتلی کی شکل پھر ہی ہی تصویر آنکھ'.

عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن

عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن

عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن

عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن

عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن

عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن

میر مرتضی را با ولد میر عباس عرف میرعل شهنشه فیض با و مشیر کانیو شاکر و میر اوطار  
و دیده روزی دیوار بن گویا آنگه  
تجلیکویست می ملائین کی زینجا آنگه  
میری اندنی وی بهین مجلی ککیا آنگه  
لب جو خاموش بهوی بوگتین گویا آنگه  
چار سور کتاهای اسواسطی لالا آنگه  
دید کو تیری بناهون من سراپا آنگه  
روشنی دور هوئی کرنی تین پردا آنگه  
شجر طور هی قامت یبرضا آنگه  
عزیزت او سگو عنایت کرد موسا آنگه

اشنا خواب سی هوئی تهنین اصلا آنگه  
دیگر مصروف ندر چشم کی آرایش من  
دین ابله و دین ذراع سودا  
بولتی مجسی تهنین با تین شاکر و تهنین من  
فرقت گل مین کتاهای تهنین فون مین  
سنگل طاوس مری تن به تین داغ حشر  
هی تصویر مین جو اک پرده نشین کی آمد  
آنگه موسی کی کهان با چون و چه چون  
ارزو هی که را وادی ایمن دیگه

میر مهدی جنون لدر میر عباس عرف میرعل فضل بادی بردر نور میرضی با شاکر و میرعلی وسط  
ایک عالم بهین کردین ته و بالالا آنگه  
بنده جو جانین تری زگیس شهلا آنگه  
کتاب ملوت هونین تری مسیحا آنگه  
هر بن موسی مر هوین کی پیدا آنگه  
کسطح چاکرین آهو صحرا آنگه  
اس ایی که تی بهین اس شوخ کی بردا آنگه

گروه غصی سی دکهاوی بت ترسا آنگه  
تجلیکوی دکهلای اگرده گل رعنا آنگه  
توتی غصی سی جو دیکها تو هوئی جان فنا  
اوسکا دیدار جو هوکا تو قیامت هوگی  
چو کزی هون گتی دیکه کی رفتار تے  
کیا سیا هی که زدیگی کوئی عاشق همکو

عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن

عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن

عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن

عزیزت ای کسی که یاری بر باد  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
تو نیکو دیدار خواهی از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن  
بگریزین به یاری یمن نیاید از یمن

بزرگترین بینای استوارترین بنیاد استوارترین  
 بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین  
 بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین  
 بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین

چاه بابل جوینگی اوسی اند با کهنی  
 الفت چاه زرخدان چو چیکاتی ہی کهنی  
 دست گنجین کو جو زودیدہ نظرسمی کهنی  
 دام میں دانہ بھی ہی اکی رہائی معلوم  
 میری گہرین چو قدم رنجہ وہ فرمایں معراج  
 مرزا اکبر علی ساحل ولد میر باقر علی خوش منشی محمد حسن کی ہاشندہ دہلی شاگرد میر علی وطلہ

کہتا ہی سحر کی شمشی وہ میسجا آ کھین  
 روکی اک پل میں بہا دیتی ہیں ریایا کھین  
 منہدی کی چور کو کھین بد میضا آ کھین  
 کہتی ہیں خال تزلزلت کاسوا آ کھین  
 فرش کی بدلی چھاؤں میں سر لیا آ کھین

چاہ بابل جوینگی اوسی اند با کهنی  
 الفت چاه زرخدان چو چیکاتی ہی کهنی  
 دست گنجین کو جو زودیدہ نظرسمی کهنی  
 دام میں دانہ بھی ہی اکی رہائی معلوم  
 میری گہرین چو قدم رنجہ وہ فرمایں معراج

بھونک کر بھونک کر بھونک کر بھونک کر  
 بھونک کر بھونک کر بھونک کر بھونک کر  
 بھونک کر بھونک کر بھونک کر بھونک کر  
 بھونک کر بھونک کر بھونک کر بھونک کر

کہین آفت نہ کریں پھر کوئی ریایا کھین  
 کورہ ہو جانیں تری نرس شہلا آ کھین  
 کہین ایسا نہ ہو کرین مجھی سوا آ کھین  
 ہیں کسی عاشق ہجو کی یہ وا آ کھین  
 اہی دور کی بہا دیتی ہیں دریا آ کھین  
 صاف یوسف سی پھر الیتی زلیخا آ کھین  
 ہی یقین کو کھنی آتین گی میسجا آ کھین  
 پھر دکھائی نہ کہی نرس شہلا آ کھین

رات دن تری لکین موٹا شیا آ کھین  
 ہمسری یارسی گلشن میں کیا کرتی ہی  
 ہر گھڑی یار پر پڑتی ہی نظر خوف شیر  
 اتہام گل نرس ہی عیب شای کھین  
 سیریا کارادہ ہوا گری تم حسن  
 دیکھ لیتی مری یوسف کو اگر خو کھین  
 تیری خوش شمشی کاشہر جو گیا بنگ  
 شرمگین چشم اگر یار کی دیکھی سنا

بھونک کر بھونک کر بھونک کر بھونک کر  
 بھونک کر بھونک کر بھونک کر بھونک کر  
 بھونک کر بھونک کر بھونک کر بھونک کر  
 بھونک کر بھونک کر بھونک کر بھونک کر

خوشوقت علیخان خورشید ہاشندہ اکبر باد نووار د لکھنؤ پہلی شاگرد مرزا محمد رضا  
 برف کی تھی بعد میر علی اوسط رشک کی ہوتی

خوشوقت علیخان خورشید ہاشندہ اکبر باد نووار د لکھنؤ پہلی شاگرد مرزا محمد رضا  
 برف کی تھی بعد میر علی اوسط رشک کی ہوتی

بزرگترین بینای استوارترین بنیاد استوارترین  
 بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین  
 بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین  
 بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین بنیاد استوارترین



<p>فدیتا ہاے یامانی تو ہونی دانی خبر ہاے فخر نداری عیبی پورین دا اکہمین صورت اولہ دران صحت دیوان ہون</p>	<p>طی این پای نامہ سی باہی ستا اکہمین اوسن در کا نامہ ستا تصویرہ جگہ اوسن در کا نامہ ستا تصویرہ جگہ</p>	<p>کیا بی بی دیدی بے بی بی بی بی بی بی دیہا ہون تو کجا تاہی کیا کیا کیا کیا بیشی اختیار وہی افش رہے ناز ترسہ</p>
<p>انہمین با تو نسے ہو اگر تہی پرن سوا اکہمین نہ اوٹھانا نہ اوٹھانا نہ اوٹھانا اکہمین قبرین ڈہو نہ تہی پرن سجکویہی اکہمین دیکھلین جیکلی کھین وضعہ آقا اکہمین</p>	<p>ترچھی نظرون سی اشاری جو ہو اگر تہی پرن لاکہ منت کروں آنکہہو بخولون قدمونے زندہ ہو جاؤں جو کھالائی صورت اپنی مردم دیدہ طوقان کی براتی امید</p>	<p>کے بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی کے بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی کے بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>
<p>شیخ کاظم علی قزوانی قیصر خلف شیخ وحدت علی باشندہ جگورہ پر گتہ نواب گنج توابع لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسط رشک</p>	<p>بہر خوجان میں بہائی ہن جو دیا اکہمین دشت غربت میں کسطرح ہو طوقان کنز شعلہ رویو کجا جس اسی کیونکر نہ ہی خواہش دیدی انا کہ نہ تنای وصال</p>	<p>کے بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی کے بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی کے بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>
<p>کیا ہو تہی پرن سی من کی لہی سید اکہمین کثرت گریہ سی پرن خیمیت دریا آکھین دل پر داغ ہی داغون سی سرا آکھین سکہتی ہن پیش نظر یار کا نقشا آکھین کہ بنا تی ہن مری بہر تاشا آکھین اور کوچی سی نہیں سپریشنا آکھین</p>	<p>سوانت تذکرہ سید حسن علی مدرسہ شاہین حقیقت شاگرد خواجہ دین و وزیر اور میر علی اوسط رشک سرخ میں یہ نہیں بی و حیر می آکھین منتظر رہتی کی کہ جد ہی کہیں کیا اکہمین ہو یہ شرمندہ تری دیکھ کی چون ہم قص دیکھنا آرزو دیداستہ کتہ ہن</p>	<p>کے بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی کے بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی کے بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>



کرمی سبب آنگه برستی نهین ۱۱ آنگه  
 کرمی سبب آنگه برستی نهین ۱۱ آنگه  
 کرمی سبب آنگه برستی نهین ۱۱ آنگه  
 کرمی سبب آنگه برستی نهین ۱۱ آنگه

<p>هوگتی ایک نگہ میں مجھی صحبت حاصل          کس طرح طایر جان دام پلاسے نکلی          تجھی ہی جان کدورت تیری کی باقی          طوطیا خاک خواوس کچی کی بجائیم</p>	<p>گرچہ ہمار ہیں لیکن میں مسیحا آنگہین          زلف پر سچ ہی حلقوں سے لیا آنگہین          رو کی دہون میں گین غبار دل شیدا آنگہین          نکرین عذر کہہ ہی ضعف بصر کا آنگہین</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ارشاد و عشاہ سالک خلف محمد علی میر شاہ افضل حسین عظیم آبادی باشندہ بہو پال اتال  
 لکھنؤ میں برای سیر آی بہت دن مقیم رہی میرا دل علی خود ہی انگو مشورہ شعر تھا

<p>جگہ دکھلائی میں کیا نگرش شہلا آنگہین          نہ ہوں میں کہی نظرون میں نہ ہو نکلی بیل          محو خواب کہی کرتی ہیں لاتی میں کہی          چند روز ہی بہار چمنستان جہان          دور ہو وی برفان تیرا ہی اونر گس          ابر کس طرح جوینہ آنسو دکھا بریادین          ایجا تیری سوا کچھ نہ نظر آئی مجھے          اب کہلا حال پریشان نظری ہی سلک</p>	<p>دیکھ ڈالین میں سیری آنگہوں کی کیا کیا          چہرہ حسن پرستی کا جو کیا آنگہین          آفتین لاتی ہیں انسان پہ کیا کیا آنگہین          کہول نگرش کی طرح بہر تاشا آنگہین          گرد کہا دی تھی وہ رشک مسیحا آنگہین          پاٹ دریا کا کرین واسن صحرا آنگہین          اپنی ہی نوری کردی مری بنیا آنگہین          کہتی ہیں گسوی پر سچ کا سودا آنگہین</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جگہ شہید محمد صادق عرف صادق مرزا صادق ولد حکیم سید محمد حسن خان سپر سید  
 روشن علی خان اور نواب محمد اللہ ولد بہادر باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد سید ہادی علی بخود

<p>بی سبب آنگہ پرستی نہین ۱۱ آنگہین</p>	<p>ہر تاک آئین رخ پر نور کسپکا آنگہین</p>
-----------------------------------------	-------------------------------------------

چون سنسی سے نہین ساغر بہا آنگہین  
 کوا تباہ میں بغیر صفت ای پوسٹ  
 رخ زبون ای تری پو تہین میں آنگہین  
 تون آب برفک سے نہین آنگہین  
 دیکھ کر کہتی ہیں آغوش میں آنگہین  
 پیندی سیاہی کبھی آنگہین  
 پیکر کوشام و نور تری میں آنگہین

ایسی تیرا کس جہن کو تے  
 قدرت اتنی ہی نظر ای صلوک  
 کرمی میں حسن بیان کا جو نظار آنگہین  
 سدا جان غمسطر دلید ستون عینان  
 مروجہ ہوا در نواب محمد اللہ ولد جہاں  
 مولد کانپور میں لکھنؤ مقیم شاگرد سید ہادی علی بخود  
 پیندیں میں جویت میں کس کس کا آنگہین  
 کرمی میں زور زیاد آنگہین  
 کرمی میں زور زیاد آنگہین  
 کرمی میں زور زیاد آنگہین  
 کرمی میں زور زیاد آنگہین



ایسی تیرا کس جہن کو تے  
 کرمی میں زور زیاد آنگہین  
 کرمی میں زور زیاد آنگہین  
 کرمی میں زور زیاد آنگہین  
 کرمی میں زور زیاد آنگہین

یار خاطر زود باری که کار کس  
 ایوبی که پیمان بود کس  
 یار خاطر زود باری که کار کس  
 ایوبی که پیمان بود کس  
 یار خاطر زود باری که کار کس  
 ایوبی که پیمان بود کس

آج هرگز نه کزین چه غم فردا آنکس  
 سجدی کرتی مین مری ایت ترسا آنکس  
 کچه نه کچه کرتی مین غیروشلی شارا آنکس  
 رخ ہی گل سروهی قلندر کس شهلا آنکس  
 مردم چشم سی ہی کرتی مین دانا آنکس  
 ایکت سی یہ رکتی مین تمنا آنکس  
 جہان کنئی تا کنئی ہی ہونگنیں سوا آنکس

وصل ہی خوب نظاری رخ انور کی کرین  
 سر مرگان جو تجھی دیکھ کی جہکاتی مین  
 نہمین ہو جہ یہ وز ویدہ نگاہین سوسو  
 تو سرا چمن سن ہی ای شک بھار  
 رشک سی کتی مین تہی تصور جو ترا  
 خوب ہم دولت دیدار کسی دن بوٹین  
 رخنہ انداز ہوئی حسرت دیدار ای ضبط

شیخ قادر علی موجود و شیخ چراغ علی باشندہ کنہ صاحب دیوان شاکر خواجہ وزیر وزیر

ابرین نہرین تلاب مین دریا آنکس  
 ہونو انسان مگر پائین فرشتا آنکس  
 اچی پتیا جی جی جی جی جی جی جی  
 گل ترگس تہین مگر ہو گنیں غنیا آنکس  
 توڑ کر تازگہ بانڈہ دین چلا آنکس  
 صلح کی وقت ہی غمزی ہی لڑنا آنکس  
 ڈالتی مین تہی تلوار پہ دور آنکس  
 کر لیں دامان نگہ کا اہی و آ آنکس  
 رو کی سوتی مین بیادتی مین دریا آنکس

کیا کہون شوش گری مین کیا کیا آنکس  
 نظر پاک سی کیا جواو نہمین کہنی لگے  
 وعدہ وصل بافی ہی یقین ہو کیو نہکر  
 آنکس و اگر کی کرو ہند تو پہنٹتے یہ کہون  
 دیدار کی ہوس ہی تو خدا کی گہر مین  
 چہوڑنا اپنی نہ عادت وہ شکاری کی  
 دیدہ جو ہر شمشیر نہ کیو نہ گہر سوری  
 گر تصور مین ہی آئی سی جیا ہو تھکو  
 حسرت دیدی موجود نہمین محسن کطرح

یار خاطر زود باری کہ کار کس  
 ایوبی کہ پیمان بود کس  
 یار خاطر زود باری کہ کار کس  
 ایوبی کہ پیمان بود کس  
 یار خاطر زود باری کہ کار کس  
 ایوبی کہ پیمان بود کس  
 یار خاطر زود باری کہ کار کس  
 ایوبی کہ پیمان بود کس  
 یار خاطر زود باری کہ کار کس  
 ایوبی کہ پیمان بود کس

یار خاطر زود باری کہ کار کس  
 ایوبی کہ پیمان بود کس  
 یار خاطر زود باری کہ کار کس  
 ایوبی کہ پیمان بود کس  
 یار خاطر زود باری کہ کار کس  
 ایوبی کہ پیمان بود کس  
 یار خاطر زود باری کہ کار کس  
 ایوبی کہ پیمان بود کس  
 یار خاطر زود باری کہ کار کس  
 ایوبی کہ پیمان بود کس

خود نما غیر سی ادا و نه چا بین ز نهار  
 خواب بخش کو چون بیکه کی پیدار بوا  
 تا توان بین ہی ہا ہی شک چمن گلشن میں  
 ای ہم حسن گیا غسل کو توجیب پی دید  
 دیدنی بزم خرابات جهان ہی خود  
 کشتہ دید جو کرتی ہیں کہی چار آنکھیں  
 آفت عشق میں کرتی ہیں گرفتار آنکھیں  
 حسرت دید میں سدر جہ بونین آنکھیں  
 روکی طوفان سپا کرتی ہیں ہر بار آنکھیں  
 اس قدر دہو ہونہ ہستی میں آنکھیں تھی او بید  
 پہر گین مثل مژہ کر کی ہیں شتہ دید  
 و دم بہم حسرت دیداری ہی کہتے ہتے  
 شوق نظارہ مگر گانگا مو اچھ سو روا  
 دید باز یکا مزا لوت لیا خاطر خواہ  
 و دم نظارہ ہی جی بہر کی نہ دیکھا او کو  
 آنکہ بہرینونکی پرتی ہی مجھی خوف ہی یہ  
 یہ مثل وہ ہی ہی آنکہ ہی ہونکی آگی

کہی مژگان کی زبان سی ہون گویا آنکھیں  
 عقدہ دل کی طرح ہونسکین و آنکھیں  
 کہی گس کو نہ یہ بولی ہی کہا نا آنکھیں  
 ہوتیں ہر یامین جیا بونسی ہویدا آنکھیں  
 کیجھی جام کی مانند ذرا و آنکھیں  
 لال ہو جاتی ہیں غصی ہی خود خوار آنکھیں  
 دو بلاتین ہیں مری جا گوا ہی آنکھیں  
 تو مسکتی نہیں اب آنسو نکاتا آنکھیں  
 آج کل نام و بونی کو ہیں طیار آنکھیں  
 پائی نظارہ ہی میں بیل رفتار آنکھیں  
 ہم نہ سمجھی تھی جل دہنگی وہ خود خوار آنکھیں  
 گہورتی خواب نہیں ہوتیں اگر چار آنکھیں  
 لی چلین ہر طرف وادی چار آنکھیں  
 چکہ چکین چاشنی شربت پیدار آنکھیں  
 دو کیا تیج نگہنی جو ہوتیں چار آنکھیں  
 پہر حرارہ نہ کہیں لائیں وہ بیمار آنکھیں  
 مجھی کرتی ہیں شکایت ہی طیار آنکھیں

نشا بادہ عرفان ہی تین شاعر آنکھیں  
 وار عقدہ کا نظام الدولہ بادہ و مری آنکھیں  
 روش خاتم خلیان باشندہ فہم فیض باد  
 منف کی تو صاحب یون شاگرد  
 رشید بولوی آنکھیں  
 رشتہ دہلانی ہیں اگر سر بازار آنکھیں  
 جت کہ ہلانی ہیں بوست کی خنوار آنکھیں  
 باگتھی ہر ہی تین بوست کی خنوار آنکھیں  
 اوسکی بونسی بہر گنی ہی کیا پخت  
 جانی ہوا ہی کہیں زکس بیمار آنکھیں  
 بلاتین جیا علی ناز ہی وہ سرور آنکھیں  
 کیلک ملاوس پچا دین عمر بقیہ آنکھیں  
 نوہ بہت ہی کہ اگر دروز مہم آنکھیں  
 تیری تونوی کلین کا و دینار آنکھیں  
 خون عشق ہو گیا اوسی خود خوار آنکھیں  
 لال لال ج دیکھا تھی وہ خود خوار آنکھیں  
 ہماکن ہماکن ہماکن ہماکن ہماکن ہماکن  
 بہتی ہیں اوسا ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی  
 بہتی ہی نظرون میں کیا ہی ہوتی ہوتی ہوتی  
 بہتی ہیں ہماری ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 لور کور کور کور کور کور کور کور کور  
 ہاں فقط ایک نظر کی جان کھنوار آنکھیں  
 صحت قیدہ باین ز جانت اور  
 ہنوں ہنوں کی کہ زینا ہوا

ہنوں ہنوں کی کہ زینا ہوا  
 صحت قیدہ باین ز جانت اور  
 ہاں فقط ایک نظر کی جان کھنوار آنکھیں  
 لور کور کور کور کور کور کور کور کور  
 بہتی ہیں ہماری ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا ہوا  
 بہتی ہی نظرون میں کیا ہی ہوتی ہوتی ہوتی  
 بہتی ہیں اوسا ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی ہوتی  
 ہماکن ہماکن ہماکن ہماکن ہماکن ہماکن





صید و جابجا صیاد کی شکار و شکار گریں  
 نما بار سے اور آریوں کی تار و تار گریں  
 چینی بین بکلی جو کسے کوئی ایسا کسے  
 رنگ کی جگہ ان تاروں کی زنجیر و زنجیر  
 یہ جیسے کسے کسے خفا و خفا کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے

شوخ چشمی سی چکار و کھوہ ہنگامی تین  
 تاک لیتی ہیں نظر باز میں ہم صبحی صاحب  
 پیار سی دیکھتا ہوں میں تو وہ فراموشی  
 چوم لیں کیوں نہ وہ آئی میں آنکھ میں آہ  
 یہ مراد امن تر دامن کلچین ہو گا  
 مرغ دل انسی کسی طرح نہیں چ سکتا  
 چشم خم ہو میں ساتی کی یہ کیفیت ہے  
 بن گنا پنچہ مژگان ہی مراد دست دعا

دیکھو چہ سی ملا ناہ جب وار آنکھ میں  
 دل چور یا باہی چورا قی ہو جو سر پار آہ میں  
 دیکھتی دیکھتی ہو قی میں گنہگار آنکھ میں  
 لب سیحانی گرین کی کہ میں بیمار آنکھ میں  
 رنگ لائین کی ابھی تو مری خوب بار آہ میں  
 کہ میں شاہین شکاری سی میں طیار آنکھ میں  
 نشی مستون کی وبالا ہوں جو ہوں آہ میں  
 رگہتی ہوں مہر بہت حسرت دیدار آنکھ میں

یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے

سیر عالم الشخاف سیر شمس خلیق مشہ کون حسن صاحب منٹنوی بد زبیر باشندہ کسے کسے

اوسکی دیدار کی رہتی میں طیار آنکھ میں  
 دیکھو کدکھلا و خفا ہوں کی نہ ہر بار آنکھ میں  
 نہ ملائی کوتلی و شش کی نہ ہر بار آنکھ میں  
 تو قسم وصل ہو جو کہی ہو کسے کسے  
 مگر کئی جاگتی ہی جاگتی فرقت میں رہے  
 رخ روشن کوزہ ان میں چہاؤ رعد  
 کہی حیرت نہ گئی دیدہ تصویر کی شکل  
 دیکھی صاف میں کہتا ہوں لڑائی ہو گی

آشنا خواب سی کیا ہوں کی بیمار آنکھ میں  
 اب کہی بزم میں زمین تو گنہگار آنکھ میں  
 شیخ سی زہری کر گیا جو تو میں چار آنکھ میں  
 اک نظر دیکھتی کی تو میں گنہگار آنکھ میں  
 سوتین اب چکلے بہت چکین سید ار آنکھ میں  
 اب نظر بہر کی جو دیکھتی گنہگار آنکھ میں  
 حبیبی میں عاشق آئینہ خسار آنکھ میں  
 آپ خیرون سی لڑائیں کی جو ہر آنکھ میں

یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے

یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے  
 یہ عالم علی شانہ کسے کسے کسے



در این تیری همزانی بین بی یار آنگین  
 که قیامت بی زلف نظر او ظاهر  
 بارانی موت او بی بی یار آنگین  
 وقت یارین از زلفین زلف آنگین  
 چشم بزم طبع ای بی بی یار آنگین  
 کوه و غنای بی بی یار آنگین  
 کوه و غنای بی بی یار آنگین  
 کوه و غنای بی بی یار آنگین

رشید الدوله ناصر الملک محمد جعفر علیخان بجاد عرف چو فی آثار ستم جنگ و مختص خلص نارشید  
 مظفر الدوله مظفر الملک محمد ذکی علیخان بجاد غالب جنگ باشند بکنه صاحب کوه و غنای بی بی یار آنگین

<p>                             دل بی بو بین بین حبیبی جان آنگین                              هو طر حدار نه کیونکر بیون طر حدار آنگین                              میری قصصیرین بین به گنهگار آنگین                              سچ بتا کیا کهون کیا بین بی یار آنگین                              خود میسها هو اچی اور بین بیار آنگین                              یا آجاتی بین محکو تری بی یار آنگین                              سانسای آنکو نکلی هر تی بین بی یار آنگین                              کیون دکها تا بی قجی ساقی میخوار آنگین                              دین و دنیا سی گتی حبیبی جان آنگین                              جب قمر آنکه ملی هو گتین بیار آنگین                         </p>	<p>                             نس ستمکی بین تری اوبت عیار آنگین                              کیا بیان کجی اوصاف تهرای صاحب                              جو سزا کجی ایجان روا بی یار آنگین                              آنکو آهو کهون بادام کهون یا نر گس                              مروض حجر مر خاک هو اچها تم سے                              باغچین کس شهبلا جو نظر آتی ہے                              ایک دم بہر نہیں ہوتی بین اموش مجھ                              دختر زہ پر مری آنکہ نہیں پڑتی ہے                              تیری آنجین بین کہ یہ سحر مجسم ہی صنم                              نہیں معلوم کہ کیا سحر ہی چون بین کسرا                         </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میرا فاضل حسن و میرن صاحب نامی خلص و لیدیر سید و حیدر اولادین میرا لوتقی  
 خراسانی کی باشندہ لکنہوشاگرد و نواب عاشور علیخان بہادر

<p>                             چشم ساقی کو ہو میں کجہ کی سرشار آنگین                              جان نثار و کی ہو میں در پی آزار آنگین                              لڑن سی آہو وحشی سی بین جان آنگین                         </p>	<p>                             لذت نفسا سی واقع نہیں نہار آنگین                              دل چر الیتی بین زود پدہ نگہ سی و ترک                              ساکن دشت ہی دیو افونکی صورت نامی                         </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

در این تیری همزانی بین بی یار آنگین  
 که قیامت بی زلف نظر او ظاهر  
 بارانی موت او بی بی یار آنگین  
 وقت یارین از زلفین زلف آنگین  
 چشم بزم طبع ای بی بی یار آنگین  
 کوه و غنای بی بی یار آنگین  
 کوه و غنای بی بی یار آنگین  
 کوه و غنای بی بی یار آنگین

**عجب از آنکه چون چو در آینه ز آینه  
چو در آینه ز آینه ز آینه ز آینه**

از آن آینه چون چو در آینه ز آینه  
چو در آینه ز آینه ز آینه ز آینه  
عجب از آنکه چون چو در آینه ز آینه  
چو در آینه ز آینه ز آینه ز آینه

کونگا آنکه حیرانی می سیکردن شگویی  
بیهوشی بی غم سرور کادول پزاشه

شیخ اما نعلی سحر ولد محمد امین باشد که صاحب یوان شاگرد رشید فتح الدوله مرزا محمد رضا خان بر

<p>نم نهدین ابرو ز منی بار آنگه مین وه که بی بی چمن مین گیس کی مشوق اگر صاف هوی صبور کی کیون تصور مین مار کو گهورا وهی تیغ نظر کا عالم هست دیکه نهای بانکا بهی عالم برق کی هم مین دیکه بی الو نهدین حتی سحر گنی ل کی</p>	<p>دو کیه بو گتین جو چار آنگه مین ایک پتلی بی اور نیر آنگه مین رور دیکه مین کیا مین آنگه مین واقعی مین جمهور در آنگه مین له چکی مین نزار بار آنگه مین وار مین کی تفرار آنگه مین ابر ترکی مین یادگار آنگه مین پهریه کیسی مین اشکبار آنگه مین</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حافظ و قمر کلکری ضلع آذربایجان میر علی سجاد سجاد و خلف میر حیدر علی باشند  
موضع کهرآبرگ کنه عینه توابع ضلع مذکور صاحب یوان شاگرد میر علی اوسا شک

<p>اوس سیمین چار آنگه مین صدقی ترقی قدم لاکه خون خورشید گلزنک مین گسین و اسن دودن مین به گت گتی محبت</p>	<p>لسدر جبین اشکبار آنگه مین آنگه مین به فدا نیر آنگه مین دکله تاتی مین کیا مین آنگه مین گرتی مین جمعی چار آنگه مین</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

اینک در آنکه چون چو در آینه ز آینه  
چو در آینه ز آینه ز آینه ز آینه  
عجب از آنکه چون چو در آینه ز آینه  
چو در آینه ز آینه ز آینه ز آینه  
نوفت چو بی آنگه مین چو در آینه  
کیا چو آنگه مین چو در آینه  
چو در آینه ز آینه ز آینه ز آینه  
وار و آنگه مین چو در آینه ز آینه  
عجب از آنکه چون چو در آینه ز آینه  
چو در آینه ز آینه ز آینه ز آینه  
نوفت دل یادگار نیک کی  
کیون تله سیمین فدا کی  
اوس سیمین چو در آینه ز آینه  
دودن مین به گت گتی محبت  
عجب از آنکه چون چو در آینه ز آینه  
چو در آینه ز آینه ز آینه ز آینه





فی بابی خورشید منور بر آفتابان برون  
 چه کوه است با چون تراست نظری از این  
 بهین سخن کی باقی غیب فتنه غم آنکین  
 شب کوه است با چون تراست نظری از این  
 بهین سخن کی باقی غیب فتنه غم آنکین

اپنی تلو و نسی ملون لیون مگر آنکین  
 بنگیا ہی ہمہ تن جوہر آنگین  
 ایک قطرہ ہی کھلا نہ ہو توین آنکین  
 دید بازی ہی ہمار ہی ہنر آنکین  
 آو تہہ را کی ہوی ہن مری تہہ آنکین  
 جہت تہہ ز نکتہ ہی ہن چہی آنکین  
 او سنگر نہون مشہور شکر آنکین  
 اور امت ہی نہ چہیکین دم حشر آنکین

آج کل ہی شرف کو چہ جانان حاصل  
 سخت جان وہ ہون کہ دشمن تہہ شانی ہی  
 آتش عشق کی گرمی ہی شکر آنسو  
 کیا جمال اپ کو خالق فی عطاست  
 منتظر شام ہی ہون سنگ کی خوب ہن  
 اور عالم ہن ہمیں ہی کوی پامال نگاہ  
 تہہ ہی نظرون ہی نہ کیہو ہنچہ مر جاو نکلا  
 ای رسول عربی ہی ہی شرف کی عا

ہستی میں اصف ہون کی از این  
 یاد آئی کی سیاہی شب بہر آن کی از این  
 مازین کی امی بہت ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن

رای دولت را ہی شوق دلہ را ہی شو سنگر ہا شدہ لکھنو حجاز شرف آباد شاکر و شعی ہند لالی رار

کیا کہون بند ہون ات نہ دم بہر ہمیں  
 ہین کہی کہی کہی طرف اور کہی کہی  
 ہم لڑائی ہی خورشید ہی ہن ہن آنکین  
 خواب کیا چیز ہی گایا ہی ہن کیونکہ  
 بند ہو جائین گی اک وز مقرر آنکین

یاد دندان ہن ہن جانب خست آنکین  
 شوق دیداری از بسکہین مضطر آنکین  
 ہما ز ہن ہن نظر ہن ہن رخ و شوک خیال  
 ہمیں معلوم تر سے طالب دیدار کو آہ  
 دیکہ لی شوق فر گاشن عالم کی بہار

ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن

مزار محمد ذکی رشید ولد مزار احمدی برادر زادہ مزار حاجی محمد راشد لکھنو شاکر دہلی شہید

فتح کرتی ہن مچی ہن ہی خنجر آنکین  
 ای ہی اگر جو دکھائی وہ گلتر آنکین

سہر دیگر نہ دکھا جس کو سنگر آنکین  
 جہت جاتی ہی خجالت ہی چن ہن گس

ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن

ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن  
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن



صدرالدین مروج صدرالدین مروج صدرالدین مروج صدرالدین مروج صدرالدین مروج  
 شاعرانه ماضی ہر علم یا ضعیف سیرا صاحبان مروج مخرجون ولد سید محمد نصیر سراج سجادر  
 حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ باشندہ شاہ جہان آباد  
 جہت ہی اور سی کبھی گزرتین نگہین تمنی بیفائدہ روروی کی سجا تین نگہین  
 سو لوئی کرتا شد مروج مشوق باشندہ صبح ہو صبح سنبھل مراد آباد ایک دو ان ایک کرہ  
 خالی رہتی بہت ہی نہیں حسن و منی گائیں نگہین شوق حبیب کیا اونکو بہر آئیں نگہین  
 حکیم محمد علی مروج علی مخلص لد حکیم غلام حیدر باشندہ لکھنور ہدیہ شہنشاہی اس ملک مروجی شاکر  
 کیسی اس دل نی آیت میں سپاس آئیں نگہین خالی مونی نہیں پاتین بہر آئیں نگہین  
 آمد آمد جو سنی تیری نظر بازون نے شوق میں دید کی باہر نکال آئیں نگہین  
 حکیم میر یاشا آنتہ خان مروج صدر باشندہ شاہ جہان آباد والد سیر انشا آنتہ خان اشا  
 ویکہ ذر دیدہ نگہ سی چو چہ پائیں آنگہین چور زخمون میں شہری کی بہر آئیں نگہین  
 شاعر نامی میر غلام حسین مخلص کت لد میر عزیز اللہ ولوی میر حسن انکی بیٹی مروجی گزرتہ  
 لکھتی ہیں کہ ایسے ظریف تھی کہ کوئی غزل ہزل سے خالی نہیں مرزا  
 رفیع کی ہجو خوب کہی اور بہت پر گوشتی کلام انکا سنو آجی تذکرہ کنی نظر مولف نہیں گذرا  
 جب سی اوس طفلان بر می ش فی چہ پائیں آنگہین بس کچھ نہ چلا رو کی سجا تین نگہین  
 مرزا جان طلپش باشندہ دہلی مقیم لکن جو حسب الطلب نواب گورنر کلکتی کو گئی تھے  
 بعد مراجعت عظیم آباد میں رہی مہین سے راہی ملک عدم ہوئی صاحب دیوان  
 باغ عالم میں جواسٹوخ فی پائیں آنگہین پو پو نر گس سی کہ ایسی نظر آئیں آنگہین

شاعرانہ ماضی ہر علم یا ضعیف سیرا صاحبان مروج مخرجون ولد سید محمد نصیر سراج سجادر  
 حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ باشندہ شاہ جہان آباد

صدرالدین مروج صدرالدین مروج صدرالدین مروج صدرالدین مروج صدرالدین مروج  
 شاعرانه ماضی ہر علم یا ضعیف سیرا صاحبان مروج مخرجون ولد سید محمد نصیر سراج سجادر  
 حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ باشندہ شاہ جہان آباد  
 جہت ہی اور سی کبھی گزرتین نگہین تمنی بیفائدہ روروی کی سجا تین نگہین  
 سو لوئی کرتا شد مروج مشوق باشندہ صبح ہو صبح سنبھل مراد آباد ایک دو ان ایک کرہ  
 خالی رہتی بہت ہی نہیں حسن و منی گائیں نگہین شوق حبیب کیا اونکو بہر آئیں نگہین  
 حکیم محمد علی مروج علی مخلص لد حکیم غلام حیدر باشندہ لکھنور ہدیہ شہنشاہی اس ملک مروجی شاکر  
 کیسی اس دل نی آیت میں سپاس آئیں نگہین خالی مونی نہیں پاتین بہر آئیں نگہین  
 آمد آمد جو سنی تیری نظر بازون نے شوق میں دید کی باہر نکال آئیں نگہین  
 حکیم میر یاشا آنتہ خان مروج صدر باشندہ شاہ جہان آباد والد سیر انشا آنتہ خان اشا  
 ویکہ ذر دیدہ نگہ سی چو چہ پائیں آنگہین چور زخمون میں شہری کی بہر آئیں نگہین  
 شاعر نامی میر غلام حسین مخلص کت لد میر عزیز اللہ ولوی میر حسن انکی بیٹی مروجی گزرتہ  
 لکھتی ہیں کہ ایسے ظریف تھی کہ کوئی غزل ہزل سے خالی نہیں مرزا  
 رفیع کی ہجو خوب کہی اور بہت پر گوشتی کلام انکا سنو آجی تذکرہ کنی نظر مولف نہیں گذرا  
 جب سی اوس طفلان بر می ش فی چہ پائیں آنگہین بس کچھ نہ چلا رو کی سجا تین نگہین  
 مرزا جان طلپش باشندہ دہلی مقیم لکن جو حسب الطلب نواب گورنر کلکتی کو گئی تھے  
 بعد مراجعت عظیم آباد میں رہی مہین سے راہی ملک عدم ہوئی صاحب دیوان  
 باغ عالم میں جواسٹوخ فی پائیں آنگہین پو پو نر گس سی کہ ایسی نظر آئیں آنگہین

صدرالدین مروج صدرالدین مروج صدرالدین مروج صدرالدین مروج صدرالدین مروج  
 شاعرانه ماضی ہر علم یا ضعیف سیرا صاحبان مروج مخرجون ولد سید محمد نصیر سراج سجادر  
 حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمۃ باشندہ شاہ جہان آباد  
 جہت ہی اور سی کبھی گزرتین نگہین تمنی بیفائدہ روروی کی سجا تین نگہین  
 سو لوئی کرتا شد مروج مشوق باشندہ صبح ہو صبح سنبھل مراد آباد ایک دو ان ایک کرہ  
 خالی رہتی بہت ہی نہیں حسن و منی گائیں نگہین شوق حبیب کیا اونکو بہر آئیں نگہین  
 حکیم محمد علی مروج علی مخلص لد حکیم غلام حیدر باشندہ لکھنور ہدیہ شہنشاہی اس ملک مروجی شاکر  
 کیسی اس دل نی آیت میں سپاس آئیں نگہین خالی مونی نہیں پاتین بہر آئیں نگہین  
 آمد آمد جو سنی تیری نظر بازون نے شوق میں دید کی باہر نکال آئیں نگہین  
 حکیم میر یاشا آنتہ خان مروج صدر باشندہ شاہ جہان آباد والد سیر انشا آنتہ خان اشا  
 ویکہ ذر دیدہ نگہ سی چو چہ پائیں آنگہین چور زخمون میں شہری کی بہر آئیں نگہین  
 شاعر نامی میر غلام حسین مخلص کت لد میر عزیز اللہ ولوی میر حسن انکی بیٹی مروجی گزرتہ  
 لکھتی ہیں کہ ایسے ظریف تھی کہ کوئی غزل ہزل سے خالی نہیں مرزا  
 رفیع کی ہجو خوب کہی اور بہت پر گوشتی کلام انکا سنو آجی تذکرہ کنی نظر مولف نہیں گذرا  
 جب سی اوس طفلان بر می ش فی چہ پائیں آنگہین بس کچھ نہ چلا رو کی سجا تین نگہین  
 مرزا جان طلپش باشندہ دہلی مقیم لکن جو حسب الطلب نواب گورنر کلکتی کو گئی تھے  
 بعد مراجعت عظیم آباد میں رہی مہین سے راہی ملک عدم ہوئی صاحب دیوان  
 باغ عالم میں جواسٹوخ فی پائیں آنگہین پو پو نر گس سی کہ ایسی نظر آئیں آنگہین

بہارِ حریف آغا حیدر صاحب کتب خانہ  
 خلف نواب بہادر علی خان  
 مؤلفی خان بہادر علی خان  
 نیشاپور پاشا شاہ فیض آباد  
 شاگرد شہید علی شاہ صاحب  
 دکن و پشتونستان کی تاریخ  
 جگدیا بوسی زیادہ نوری بہادر  
 اوس کی تاریخ کی نظر سے  
 پوری تاریخ میں کسی نہ سمجھیں  
 سامنی پوری اور غیر نوری  
 دیکھیں پوری اور غیر نوری  
 جگدیا بوسی زیادہ نوری  
 اوس کی تاریخ کی نظر سے  
 پوری تاریخ میں کسی نہ سمجھیں  
 سامنی پوری اور غیر نوری  
 دیکھیں پوری اور غیر نوری

نظر ہر سی نشی جو ملائیں نگہین  
 تیری غم شہمی کا افسانہ سینا جب میں نے  
 تیری آنکھوں کا جو میں دیکھی لا تھا ستم  
 ہو کی پہوش میں پین گرا مثل کلیم  
 مولیٰ ساری خدائی سی لڑائی سہنے  
 میری یوسف فی جو دیدار دکھایا کامل

ہمنی در گاہوں میں چاندی کی چاہا میں  
 حسرت دید میں باہر نکل آئیں نگہین  
 حور جنت سی ہی میں فی نکل میں نگہین  
 تیری جلو ہی کی ذرا تائب لائیں نگہین  
 دیکھی آپ فی جسد نشی لڑائیں نگہین  
 جوش رقت سی ہا ہی اول میں نگہین

نواب احمد حسن خان عرفا چری صاحب جو شمس خاں مقیم خان مقیم فارسی گو اول اورین قطا الملک  
 حافظ احمد جنت خان صاحب پراگتہ ہر کی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد نواب ظفر باب خان راسخ

ہمسی اوس تک فی جس وقت نظر میں نگہین  
 سیر کرنی جو گیا باغ میں وہ رشک چمن  
 یہی منشا ہی لڑائی کا ہمارا ہی سیر  
 گر ٹپٹی دشت میں غم کہا کی ہزاروں آہوں  
 زندگی جوش کی معلوم نہیں ہوتی ہے

ختم وہ دل سے کالیں بہترین نگہین  
 دیکھ کر شرم سی رنگس کو چکا تیرا نگہین  
 سہرا زار جو خیر و نسی لڑائیں نگہین  
 ایک سیاہی فی جب اپنی دکھائیں نگہین  
 ایتواوس قاتل عالم سی لڑائیں نگہین

میرزا علی بہار خلف میرزا حاجی بیگ شندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر علی وسط رشک

اوس ہی قدری جو بگری نظر میں نگہین  
 شاخ صندل میں نمایان گل بادام ہوتی  
 کینچ اس نقشی سی جو کشتہ پیر کی شکل

ہو گیا حسرت قیامت فی دکھائیں نگہین  
 ہمنی اوس نصیب سی جو لگائیں نگہین  
 پہلی تصویر سی مانی فی بنائیں نگہین

شاگرد شاہزادہ میرزا حیات علی صاحب دیوان شاگرد میر علی وسط رشک  
 نام معلوم نہیں ہے  
 اوس کی نظر میں کسی نہ سمجھیں  
 سامنی پوری اور غیر نوری  
 دیکھیں پوری اور غیر نوری  
 جگدیا بوسی زیادہ نوری  
 اوس کی تاریخ کی نظر سے  
 پوری تاریخ میں کسی نہ سمجھیں  
 سامنی پوری اور غیر نوری  
 دیکھیں پوری اور غیر نوری  
 جگدیا بوسی زیادہ نوری  
 اوس کی تاریخ کی نظر سے  
 پوری تاریخ میں کسی نہ سمجھیں  
 سامنی پوری اور غیر نوری  
 دیکھیں پوری اور غیر نوری

ہمنی اس رنگ سی و رو کی سجا تین انگہین  
 اس سی کیا بیوتا ہی گترنی ملائین انگہین  
 کہ مری خاک سی بہی فی چرایتین انگہین  
 ہمنی تلوون کی تلی لاکہ چہایتین انگہین  
 ای سپہر اس لی خالق فی بنایتین انگہین

باغ میں تونی جو نرگس سی لائین انگہین  
 دل جو بلجای تو ہی آنکہ لانی کا مزا  
 بعد مردن ہی کہ ورت نگئی دل سی ترے  
 دو گہری ہی نہی نر پاس ہمار ہی ہ بت  
 چاہی ہی آدمی کو دیکھی کھلا اور برا

اہل خطہ نواب محمد باقر خان باقر خاں نواب ظہیر الدولہ غلام محی خان بہادر سپہر عظیم  
 حضرت محمد علی شاہ بادشاہ باشندہ لکھنؤ شاگرد و خواجہ وزیر وزیر

ہو گئی صلح جو اکبار لڑائین انگہین  
 ہمنی خود ویدہ و دانستہ جلا تین انگہین  
 گل نرگس کی جگہ میری بنایتین انگہین  
 آہوون فی مری تربت پہ چڑیا تین انگہین  
 دیکھنی کی لئی خالق فی بنایتین انگہین  
 ایک بوسی کی لئی تمنی چرایتین انگہین  
 یار فی چہین بہ جبین ہو گی کہایتین انگہین

غیر کی کہنی سی گو اوس فی چرایتین انگہین  
 شعلہ خسار و نکی جا جا کی کئی نظارے  
 طالب ید جو معاصر صدم نے جانا  
 کشتہ دیدہ دلدار جو سمجھی کج کو  
 اپنی دیدار کی طالب سی نہو آرزوہ  
 اور کیا تم سی کوئی یار توقع رکھے  
 بو تہہ چشم کیم ہی ہمنی جو مانگا با تہر

نور الاسلام مرحوم منتظر خلف فیض علی شاہ عزیزون میں حضرت بدر علی  
 شاہ کے باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد نامی غلام ہمدانی مصحفی

اور خوش چشم کی لکئی نہہین سیاری انگہین  
 ہمنی تو دیکھی مہین ای جان نہہاری انگہین

اور اور میں مجاہدین ان کی بیگم شہنشاہ  
 باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد نامی غلام ہمدانی مصحفی  
 کیونکہ طوفان لکھنؤ میں ہمارے  
 ہمنی تو دیکھی مہین ای جان نہہاری انگہین

حاکم علی بن ابی طالب (ع)  
 علی بن ابی طالب (ع)  
 علی بن ابی طالب (ع)  
 علی بن ابی طالب (ع)

<p>                 چاه اوس غیرت یوسف کی جہی لکومری                  سکر لکرجہی دیکھا اوس سے تسخیر کیا                  نگہ یارسی کہنتا ہی مرا غنچت دل                  ہی تصویر کسی سروان کا محکو                  اک نگہ میں کیا مجروح مری لکو حسنا             </p>	<p>                 اشک سو تو کوئی طرح رکھتی ہیں جاری انگہ میں                  پتلیان سحر کی کہتی ہیں تمہاری انگہ میں                  رکھتی ہیں کیا اثر باد بہاری انگہ میں                  آججو کہتی ہیں اس واسطے جاری انگہ میں                  تیرا ہمیں بر بھی ہیں یا تیری کٹاری انگہ میں             </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نواب محمد حسن خان مشگ خلف نواب محمد نزار اولاد میں نواب شجاع الدولہ بہادر کے  
 باشندہ لکھنؤ شاگرد نزار باقرا دراک مرثیہ گو اور ادراک شاکر خواجہ وزیر وزیر کے ہیں

<p>                 کیوں نہوں ہو دل جانسی ری پز                  دیدہ دل مراد سوقت لہو روتا ہے                  اس قدر روی کا خر کو ترقی رفت میں                  زلف سنبل ہی ہیں غنچہ شمشاد ہی                  تیرا مژگان کی گئی زخم سزار و نالہ                  پردی پڑجاتی ہیں غفلت کی مری انگہ میں                  کہتی ہیں تیری بدل لکرا دسر کو دیکھو             </p>	<p>                 چشمہ نور میں یہ دونو تمہاری انگہ میں                  یا وجب آتی ہیں ای جان تمہاری انگہ میں                  او مسیحا ہو میں بیمار ہمارے انگہ میں                  نرگس خلد سی بہتر ہیں تمہاری انگہ میں                  لکھتیں انگہ منسی سوقت تمہاری انگہ میں                  سحر کیا کرتی ہیں ای جان تمہاری انگہ میں                  مشک کیوں ونی سے میں ختم ہمارے انگہ میں             </p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سید آغا حسن امانت میر آغا باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاکر و میان لکھنؤ مرثیہ گو

<p>                 جہنسی دیکھی ہیں جہنم ہن تمہاری انگہ میں                  انگہ میں ملنی لگی تلونسی جو او کی نرگس             </p>	<p>                 بہوش جا میں جو لکھنؤ جو میں جاری انگہ میں                  یولاج بھلا کی قدم پر سی او تمہاری انگہ میں             </p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عین گلزار میں ہستی میں جاری انگہ میں  
 بیچار گرس کو امانت کو ہمنہاری انگہ میں  
 رنگت میں باد میں ہن ہمنہاری انگہ میں  
 صاحبہت سلطانہ خواجہ مہاراجہ کی  
 خواجہ اسد بخش خان کی باشندہ لکھنؤ  
 وفاق نئی خواجہ موزا خان کی باشندہ لکھنؤ  
 صاحبہت خواجہ موزا خان کی باشندہ لکھنؤ  
 19  
 در رہی بیاری نظرانی میں بیاری انگہ میں  
 نشانی میں ہو میں لہجہ بیاری انگہ میں  
 لکھنؤ میں مالک ہی میں بیاری انگہ میں  
 شہر میں جاں نکل جاں نکل بیاری انگہ میں  
 تیری داؤد کا نظریہ ہو میں بیاری انگہ میں  
 رات میں جھرم میں بیاری انگہ میں  
 کبی جلیا بی بی بی بی بی بی بی بی بی بی  
 غیب سے ہی میں بیاری انگہ میں

لکھنؤ میں بیاری انگہ میں  
 لکھنؤ میں بیاری انگہ میں  
 لکھنؤ میں بیاری انگہ میں



پس کا بھی گویا نوظلم کی بزمین زاری  
سپون اوس کی خزانہ بی ویدین کئی

میر علی احمد رسا خلف میر خجندیہ صاحب  
میتوم کلمتو صاحب صاحبان اور سید علی محمد فضل

پہرین زندہ نوزید پیکرین کی کبھی کال  
درد کی بعد پیر و قی پیکرین کال کبھین

پس کا بھی گویا نوظلم کی بزمین زاری  
سپون اوس کی خزانہ بی ویدین کئی

پونچون بوجھ کو کہوں خونناہ پہا کر  
ہوتی نہ ولا شاہ ولایت کی جو دین  
دکھلا دو مچی چہرہ پر نور دم نزع  
رور و کی خم شاہ میں ہر شاہ کی بلی  
ظاہری ہی ہرین موسی کہ بتی دید  
یا شاہ نجف ہی ہی دیدار کا یہ شوق  
اس بلن دکو یہ تمشاہی شب و روز  
دکھلا نہی اپنا رخ پر نور شاہ را  
دنرات دعا جی حسن ستمہ ہی یارب

لایم ہین پئی نذر عشیق میں لکھین  
پاتا نہ سہ و مہر کی سنج کہن آنکھین  
روشن کر دیا شاہ غریب اوطن آنکھین  
کیا جمع کیا کرتی ہین تر عدن آنکھین  
رکھتا ہی مرا شوق سی بخشوتن آنکھین  
پہرتی ہین سدا صورت سنج کہن آنکھین  
روضی سخی من یا شہ گلگون کفن آنکھین  
ابٹ ہونڈ ہتی ہین یا شہ خشک آنکھین  
دیکھین بچد پاک حسین و حسن آنکھین

سید محمد حسین گریان خلف سید حسین علی سوزان پوتی میر لکھ علی رحیمیت کی مائشتہ لکھتو

غیر ہن ہی لڑاتا ہی بہت گلین لکھین  
منظور ہی و سکی رخ روشن کا نظارہ  
ہم آمی تو حلی ہین کمانی گل نرگس  
یون تر چہی گنا ہوشی مچی کچھ نہ او ترک  
تم سیر کو آو تو نہ پہولا وہ سما تی  
یون وصل کی شب لکھین چن تی سب سے  
اینہ جو آگی ہی تو خود محو ہو اسے

مجھی ہی ہر چار کر او سیم تن لکھین  
ہون جسم پہ پار عرب رض مومتی تن لکھین  
در پردہ دکھاتا ہی ہر شگھ حن لکھین  
ابڑ مئی کشیدہ ہی کین بانک تن لکھین  
لیکر گل نرگس سی چھائی چمن لکھین  
شرماتی ہی اگر نہی میں جمی دھن لکھین  
پہرون ہی او ہاتا نہ سیم تن لکھین

ہونڈ زخا در میں ناک ہون بل آنکھین  
عادت گریہ ہوتی وقت میں کام آو  
دیوین کی خوشی کی دن با تہ اعمال آنکھین  
خجندیہ صاحب صاحبان اور سید علی محمد فضل  
میتوم کلمتو صاحب صاحبان اور سید علی محمد فضل



پس کا بھی گویا نوظلم کی بزمین زاری  
سپون اوس کی خزانہ بی ویدین کئی

پس کا بھی گویا نوظلم کی بزمین زاری  
سپون اوس کی خزانہ بی ویدین کئی





بازو دیدار آنگه که می نماند  
 نظر بر آنگه که در میان  
 با او دلت می کشد با او  
 با او دلت می کشد با او  
 با او دلت می کشد با او

گر گنیم تم سی جو آنکه بین  
 گشتی می یکی ای ساقی پنجم بهر خدا  
 بی تصویریکه آنکه بین خط خسار کا  
 ای بت کافر بی بس بی عیبات آنکه  
 به گنیم بلکین بگم خس می اشکو کی سانه  
 میری پا و یکی طرح بهیبت بگر و من  
 سخت دل یا قوت بین آنسو بین موتی آبدار  
 دو تو بین چشم سخنگو گر نہیں ہی کن من  
 عشق نهبان دیده گران فی ظاهر کردیا  
 ابلق چشم صنم کس ناز سی گردش من  
 هر کسی فی آنکه جبه الی کلوصی مصاف پر  
 تول گیتی بین سدا نظرون من جنس حسن  
 بی تصویر روز و شب کی طلافی رنگت کا  
 کتی ہو سب بگیتی بین تری نظرون سی مچی  
 ای خدا شاید ہمارا شم وجہ اللہ ہے  
 ایسا اشکو بنایا عشق تیر یار سنے  
 پیش نگر سنی تیر سنیلا ای بین شاخ خوشی در

کیو دو تین باتین چار آنکه بین ہو گنیم  
 بی شری محفل من در یا بار آنکه بین ہو گنیم  
 آئینی کی طرح جو ہر دار آنکه بین ہو گنیم  
 لب تبی عیسی ہو بی بیمار آنکه بین ہو گنیم  
 اب تو نظرون من گل بجای آنکه بین ہو گنیم  
 کسکی وارفتہ رفتار آنکه بین ہو گنیم  
 او دیکھو جو ہری باز آنکه بین ہو گنیم  
 چہ سہی قابل گفتار آنکه بین ہو گنیم  
 ہنسنی کی جا ہی لب انظار آنکه بین ہو گنیم  
 خوب کاوی ہو تو بی ہر آنکه بین ہو گنیم  
 ہنسنی فرمایا گلی کا ہار آنکه بین ہو گنیم  
 پدہ میزان مری ای یار آنکه بین ہو گنیم  
 چشم نگر کس کی طرح زرد آنکه بین ہو گنیم  
 سچ کہو اغیار کی بیکار آنکه بین ہو گنیم  
 جب نگہ کی بت پہچھی حار آنکه بین ہو گنیم  
 بین سری تار نگہ سو فار آنکه بین ہو گنیم  
 کسکو دیکھیں گی جواب کار آنکه بین ہو گنیم

ای صدمہ جان از نار آنکه بین ہو گنیم  
 پہ سیرا وہ آری با آنکه بین ہو گنیم  
 سو کی صحت سخت تب پید آنکه بین ہو گنیم  
 سادخان کا صفت سالت خان آنکه بین ہو گنیم  
 پیچھے کتھن پید آنکه بین ہو گنیم  
 تری ہی مری ای یار آنکه بین ہو گنیم  
 ۹۳  
 کی سنان کیوں تری ای یار آنکه بین ہو گنیم  
 ای صدمہ جان از نار آنکه بین ہو گنیم  
 جب کیا ہو سب بیمار آنکه بین ہو گنیم  
 وہ نہ کوچی بین مایای آنکه بین ہو گنیم  
 تری جلوی فی کیا ایسا جو بی آنکه بین ہو گنیم  
 دیدہ تصویر اسے گلدار آنکه بین ہو گنیم  
 دیلتا ہی ہر کون دیکھو آنکه بین ہو گنیم  
 کیا ہماری رشتہ دو دار آنکه بین ہو گنیم  
 کردیای خون ہری دلا صدیا آنکه بین ہو گنیم  
 رخصتا کی طرح خونبار آنکه بین ہو گنیم  
 تو لب بین ہی کل پیدای آنکه بین ہو گنیم  
 او کیا تصور یہ خونبار آنکه بین ہو گنیم  
 وہ خدا کا قلم جو ای ناصر آنکه بین ہو گنیم  
 خون بہ رو بال سو فار آنکه بین ہو گنیم

اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین

جو اسرنگه چو سر ولد ستماور سنگه رقم باشد کهنو صاحبان هند می فارسی از خواهر  
 اک پرمی سی حب دوون چار انکین پودین  
 دلمه و دلمه کی کیا چار انکین پودین  
 نشار کی ورون کی کیفیت کهانی ام کی  
 جفت ابروی تهر می طرح شوخی من بر طاق  
 وید ظاهر کی سی محتاج کب وشن ضمیر  
 جام می حب چر بای سو جنی دونی لگ  
 نشار کی عالمین کیفیت کا دیکھا انقلاب  
 آیت ابرو کی رستی ہی تلاوت رات دن

سیر وزیر فرور خلف میر بادشاه باشد کهنو صاحبان شاکر فرخ الدومر از محمد رضا خان

دو نو انکین پودین چار انکین پودین  
 دلین تها کیا کیا شکایت هم کین کی یاری  
 سج ہی نور چشم کہو دیتا ہی نور آفتاب  
 ہر کس و نا کس تو کب اپنی بہلا پڑتی ہی آنکھ  
 ارتدن سپیدہ طیح انکین پودین برساتا ہوں شک  
 وہ نظر آتا ہی جب میں دیکھتا ہوں جہا نگر  
 جانشی مارا وہی بہر کر نظر دیکھا ہے

مثل مرغش اور بہی بیمار انکین پودین  
 بات تک نکلی نہ جسم چار انکین پودین  
 دید روئی یاری بیکار انکین پودین  
 تیری انکین پودین دیکھا ہر شیار انکین پودین  
 نیت ابروی یاری انکین پودین  
 ہی تماشا وزن دیوار انکین پودین  
 بہر قتل عاشقان تلوار انکین پودین

دوب اسین علیخان اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین



بہر قتل عاشقان تلوار انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین

اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین  
 اسقدر جو حال بارانکین پودین  
 اسقدر واره زرقار انکین پودین  
 پنهان کی طرح انکین پودین







میسخانی ملی ہو ہو کو با پاسح با تونخ  
 ہماری پتلیو نکوروند تا ہی وزیرا پونسنے  
 تلاش ی یار باطن میں ریحی کنی ظاہرین  
 گرا رہتا ہی پردی ہی سراسر آنکھ کا پردہ  
 صغیر انہی نگاہوں میں سما تی دور سر کیتوگر  
 عتقہ ولسر افرا غلخانہ ازاد بون  
 اوسلم دیدہ میں است از آنکو بون  
 پیاپتہنی کی کی این شیشہ باز آنکو بون  
 بیون مردان چشم بز آنکو بون  
 بیون مردان کا طوفان بی آنکو بون  
 ہر لہی لنگ کاسر بنی آنکو بون  
 ہر لہی کو بوس کس جانیاز آنکو بون  
 ہر لہی کا غبار عاشق میداد تو پوری آنکو بون  
 ہر لہی کا شفق سی سکا بی پرواز آنکو بون  
 ہر لہی کا پتھریل صدق دلنوازیں علی آنکو بون  
 ہر لہی کا بیجا اسقدر ہی نوبت ظناں آنکو بون  
 ہر لہی کا حق پتلی کی پرتما ہی تر از آنکو بون

کرشمہ ہی ہو و نمین اور ہی اعجاز آنکو بون  
 حجب کاوش ہی پرتما ہی سمندر تاز آنکو بون  
 کیا ہی دل میں گہریا ہی سراپا تاز آنکو بون  
 چلا آپردی پردی ہی سراپا تاز آنکو بون  
 مثال مرد کپتہ تباہی ہ طناز آنکو بون

نواب لاجاہ عرف چھوٹی صاحبہا در عاشق خلف نواب لیرالدولہ مرزا محسن علی خان  
 عرف آغا حیدر حیدر خلیفہ نیشاپوری فیض باد می تقیم کبکھو صاحب یوان شاگرد مرزا سرفراز علی قواد

کراہت ہی لبون میں آپ کی اعجاز آنکو بون  
 ہو ہی جب ہمسی اولسی گفتگو ہی از آنکو بون  
 پی لیتا ہی سب محفل کو وہ دباز آنکو بون  
 صفار خنار میں اعجاز لب میں تاز آنکو بون  
 کہاں باقی رہا ز اہد کا اب غرا ز آنکو بون

سنا ایسا سخن و کجمانہ ایسا ناز آنکو بون  
 کہا مطلب با تو کجا فرشتوں پر محفل میں  
 غور حسن تھا جنکو وہ سب پانی سی تباہ میں  
 بلا چاہ ذوق میں ہر خط میں سحر با تون میں  
 نہیں کہچھو ہتا خردخت ز مستی میں عاشق کو

میر باقر علی اعزاز دل میر سید صبر باشدہ بکھنو شاگرد میر علی اوسطر شک  
 خداجانی تون نی پای کیا اعجاز آنکو بون  
 خیال چشم جانان میں چین ویا کیا اشہر  
 ستاری کی آتی کچھ تار اگر در کار ہو تھجو  
 تری چشم سید کہ کمنہ ہی ہم تیرہ بختوں کو

نظر آتی ہیں جت کچھ ہونے انداز آنکو بون  
 تو دیکھا ابر دریا بار کا انداز آنکو بون  
 نگہ کی تار رکھی ہیں جی مساز آنکو بون  
 جگہ سری کودی بہکاری طناز آنکو بون

میاہی خراب میں ناز آنکو بون  
 کیا ہی خرابی ہماری کہیں کی  
 کچھ بوج کر ہی ہمارے دیکھی کی  
 ہوان کت چھوٹی دیکھی کی  
 ہا و دم کو بیدوں ترس دیکھی کی  
 جیسا ہی صدق رو در وہ پو پو ہا ہی  
 ز ابر بیا ہی کا از انا باز آنکو بون  
 ترغا علی خان ببار و دم ہم خلیفہ مرزا  
 بیاد مولد کبکھو صاحب یوان شاگرد  
 صاحب ان شاگرد میر علی اوسطر شک





یار زلف یار آنکھوں میں  
 گریہ رنج ہجر میں ہونے سے  
 ایک آئینہ رو کے فرقت سے  
 اسی کیا یاد چشم زلف میں  
 کام پیر پالی کا لگے کرنے  
 دل میں آتا ہے پتلیوں کی خوش  
 مہر ہے فرط رنج وقت سے

نیند ہے یا خیار آنکھوں میں  
 ہے خزان سے بہا آنکھوں میں  
 صاف آیا غبار آنکھوں میں  
 رات کتنی ہے یار آنکھوں میں  
 یاد مزگان یار آنکھوں میں  
 کہیے تصویر یار آنکھوں میں  
 دل میں دروازہ انتظار آنکھوں میں

کیا ہی اسی بادہ خوار آنکھوں میں  
 گریہ رنج ہجر میں ہونے سے  
 ایک آئینہ رو کے فرقت سے  
 اسی کیا یاد چشم زلف میں  
 کام پیر پالی کا لگے کرنے  
 دل میں آتا ہے پتلیوں کی خوش  
 مہر ہے فرط رنج وقت سے

مصنف قصہ جان عالم مرزا جیب علی بیگ سرور ولد مرزا صفر علی شذہ کھنڈو ایک  
 دیوان اور مشغلہ سلطانی ترجمہ شمشیر خانی اور شکوہ محبت اکامی شاکر مرزا خانی نواز ش

دل چماتا ہے یار آنکھوں میں  
 چہا رہی ہے بہار آنکھوں میں  
 میں نے روکا ہے غبار آنکھوں میں  
 سرمہ ہوتا ہے بار آنکھوں میں  
 چہا رہا ہے غبار آنکھوں میں  
 روز و شب ہے خمار آنکھوں میں

کیا غضب ہی کہ چار آنکھوں میں  
 چشم کیفی کے سرخ ڈورون سے  
 گریہ طفل لاشک یہ مچلا  
 نہیں آدھتی بلک نراکت سے  
 اتنی چہانی ہے خاک تیری لیے  
 جلسے اپنا لقب ہوا ہی شہر

سیر محمود علی وصف خلف الرشید میر محمد حسن وطن بزرگو کا فیض آباد مقیم کانپور شاگرد  
 پہتی ہے زلف یار آنکھوں میں

بیچ کر تے ہیں مارا آنکھوں میں

پہتی ہے زلف یار آنکھوں میں

وصف زلف یار آنکھوں میں  
 ایشیال سے ہے خزان آنکھوں میں  
 رات کتنی ہے یار آنکھوں میں  
 یاد مزگان یار آنکھوں میں  
 کہیے تصویر یار آنکھوں میں  
 دل میں دروازہ انتظار آنکھوں میں  
 دل چماتا ہے یار آنکھوں میں  
 چہا رہی ہے بہار آنکھوں میں  
 میں نے روکا ہے غبار آنکھوں میں  
 سرمہ ہوتا ہے بار آنکھوں میں  
 چہا رہا ہے غبار آنکھوں میں  
 روز و شب ہے خمار آنکھوں میں  
 کیا غضب ہی کہ چار آنکھوں میں  
 چشم کیفی کے سرخ ڈورون سے  
 گریہ طفل لاشک یہ مچلا  
 نہیں آدھتی بلک نراکت سے  
 اتنی چہانی ہے خاک تیری لیے  
 جلسے اپنا لقب ہوا ہی شہر  
 سیر محمود علی وصف خلف الرشید میر محمد حسن وطن بزرگو کا فیض آباد مقیم کانپور شاگرد  
 پہتی ہے زلف یار آنکھوں میں  
 بیچ کر تے ہیں مارا آنکھوں میں

یار زلف یار آنکھوں میں  
 گریہ رنج ہجر میں ہونے سے  
 ایک آئینہ رو کے فرقت سے  
 اسی کیا یاد چشم زلف میں  
 کام پیر پالی کا لگے کرنے  
 دل میں آتا ہے پتلیوں کی خوش  
 مہر ہے فرط رنج وقت سے  
 دل چماتا ہے یار آنکھوں میں  
 چہا رہی ہے بہار آنکھوں میں  
 میں نے روکا ہے غبار آنکھوں میں  
 سرمہ ہوتا ہے بار آنکھوں میں  
 چہا رہا ہے غبار آنکھوں میں  
 روز و شب ہے خمار آنکھوں میں  
 کیا غضب ہی کہ چار آنکھوں میں  
 چشم کیفی کے سرخ ڈورون سے  
 گریہ طفل لاشک یہ مچلا  
 نہیں آدھتی بلک نراکت سے  
 اتنی چہانی ہے خاک تیری لیے  
 جلسے اپنا لقب ہوا ہی شہر  
 سیر محمود علی وصف خلف الرشید میر محمد حسن وطن بزرگو کا فیض آباد مقیم کانپور شاگرد  
 پہتی ہے زلف یار آنکھوں میں  
 بیچ کر تے ہیں مارا آنکھوں میں

یہ از روی بی اختیار انکھون میں  
 لکھی مرقمہ کا بیخار انکھون میں  
 ہنسی کا ہر قطرہ پھولوں کی  
 ایک طرح کا ہی اختیار انکھون میں  
 ہنسی کا ہر قطرہ پھولوں کی  
 ایک طرح کا ہی اختیار انکھون میں

ظہر اللہ دیوانی لکھنؤ  
 لکھنؤ دارالعلوم  
 لکھنؤ دارالعلوم  
 لکھنؤ دارالعلوم

اپنی تنگ کی بکریاں اور نامی میر محمدی معذور سوز ولد میر ضیاء الدین اولاد میں  
 حضرت طلب عالم گجراتی کی وطن بزرگوں کا شمار اسکا مولد و مسکن دہلی عہد نواب صفی اللہ  
 میں لکھنؤ میں آئی صاحب دیوان جو مضمون شعر میں ہوتا تھا اسکی صوت بنا کی کہ ہادی تھی

کب پ گیا حسن بابر انکھون میں	گیا ہی پہوس لے بہار انکھون میں
کٹ گئیں انتھنار میں اتین	ایک دو تین چار انکھون میں

میر اکبر علی مرحوم اشتر شاگرد قلندر بخش جرات

کھینچی سر سے جو بابر انکھون میں	ہو وی دوئی بہار انکھون میں
بزم میں کسے رات جاگی تھی	ہی جو اب تک خار انکھون میں

اشرف علیخان مخاطب کو کی خان مرحوم فقہان دہلوی مقیم بنگالہ اشگر و قند شاہان

رچا ہی جسی کہ وہ گلزار انکھون میں	خزان ہوتی ہی چین کی بہار انکھون میں
-----------------------------------	-------------------------------------

میر حسن مرحوم حسن ولد میر غلام حسین صاحب شندہ دہلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان اشگر و قند شاہان

نظر ہی وسکی حسن کہ چکا ہوں مثل شکر	رہا نہیں مرا کچھ اعتبار انکھون میں
------------------------------------	------------------------------------

شیخ بہاؤ علی شجاعوت و شیخ فتح علی شجاعوت شیخ مداری لکھنؤ صاحب دیوان اشگر و قند شاہان

سہاٹی کی سو منہ کی بہار انکھون میں	ویا ہی گردش لیل و نہار انکھون میں
کسی ہی پسینا منظور بابر انکھون میں	جو سر سے دیتی ہو تو ہم بار بار انکھون میں

سما رہا ہی کچون کا او بہار انکھون میں	یہا حسن کی ہی یہ بہار انکھون میں
ہر کی آنکھ نہ الیسی جیسی حور کی آنکھ	ہی ایک آنکھ تمہاری ہزار انکھون میں

سب سے پہلے وہ بکریاں  
 کھینچی سر سے جو بابر  
 بزم میں کسے رات جاگی  
 اشرف علیخان مخاطب کو  
 رچا ہی جسی کہ وہ گلزار  
 نظر ہی وسکی حسن کہ چکا  
 سہاٹی کی سو منہ کی بہار  
 کسی ہی پسینا منظور  
 سما رہا ہی کچون کا او  
 ہر کی آنکھ نہ الیسی جیسی

بہار انکھون میں  
 اشگر و قند شاہان  
 لکھنؤ دارالعلوم  
 لکھنؤ دارالعلوم  
 لکھنؤ دارالعلوم  
 لکھنؤ دارالعلوم

اشندہ کا بیخار انکھون میں  
 اشندہ کا بیخار انکھون میں  
 اشندہ کا بیخار انکھون میں  
 اشندہ کا بیخار انکھون میں



په رماهی رخ رنگین بخار آنکه نمین  
کیا سمانی هین ولا گیسوی بار آنکه نمین  
سرمه کب هئ مری می شاهسوار آنکه نمین  
سرمه آنکه نمین مین خمار آنکه نمین پیار آنکه نمین  
حسرت دید گرمی مجبی اندھا اک دن  
نیند آتی نمین پهلو مین کبھی اوس کل کو  
گبهوت شربت کا ہی شاید کوہ شیک شیر  
چکچی خاک مین میرا تن زارا می بلبل  
دفن کر کر مجھی ویانہ امانت کوئی

ہی خزان گلشن عالم کی بہار آنکہ نمین  
روز روشن ہی ہی شک شیا آنکہ نمین  
خاکساروں کی طرف سی ہی خبار آنکہ نمین  
کیوتھ اون آنکہ نمین کو پہچانوں جزا آنکہ نمین  
جھلکی گل کہا ونگا ای شک بہار آنکہ نمین  
کیا کہنکتا ہی بہار اتن زارا آنکہ نمین  
کہی جاتا ہی ہر عاشق زارا آنکہ نمین  
باغ عالم کی گونئی ہی ہر خار آنکہ نمین  
اشکہ بہار ہی مگر شمع مزار آنکہ نمین

نواز شمس خان عرف مرزا خان نواز شمس و گد حسین علی خان باشندہ لکھنؤ صاحب نواز  
گوسکت گیا وہ نور نظر آنکہ نمین  
گر گیا آنکہ سی ہر چند وہ مانند شریک  
وہ گئی دن جو شرب بہم آشوق مین  
دیکھو دیدی کی صفائی ہی چراتا آنکہ نمین  
کیون نواز شمس وہ ہوا جانی تہو اتہو

کچھ نیشکا سا ہی اسپر ہی اثر آنکہ نمین  
پہر ہی آوی توبی اوسکا وہی گھر آنکہ نمین  
اب تو کشتی ہی مری چار بہر آنکہ نمین  
دل چورا کروہ سرا شجده گرا آنکہ نمین  
لون مزی مین جو باندا زو گرا آنکہ نمین

شیخ بشیرہ سنوڑی شیخ امام بخش منصور صاحب سحر خلف شیخ خدایت ناچر باشندہ لکھنؤ صاحب  
بدلی پتلی کی ہی وہ نور نظر آنکہ نمین

بنگیا تار نظر موحی مگر آنکہ نمین



ہاں انک اتنی لالی ہی تہو اتہو  
میری آدم دیدہ کا ہی گرا آنکہ نمین  
میں لگی ہی پانی پہو ای نال  
نظر کن ہی پانی پہو ای نال  
دوٹ کوئی بہر ہی نال گرا آنکہ نمین  
نظا انک پہان ہی نال گرا آنکہ نمین  
ہاں انک اتنی لالی ہی تہو اتہو  
میری آدم دیدہ کا ہی گرا آنکہ نمین  
میں لگی ہی پانی پہو ای نال  
نظر کن ہی پانی پہو ای نال  
دوٹ کوئی بہر ہی نال گرا آنکہ نمین  
نظا انک پہان ہی نال گرا آنکہ نمین

پہ رماہی وہ صفحہ شکرین ہی اوسکو سوزا  
ان سفور شکرین ہی اوسکو سوزا  
پہ رماہی وہ صفحہ شکرین ہی اوسکو سوزا  
ان سفور شکرین ہی اوسکو سوزا  
پہ رماہی وہ صفحہ شکرین ہی اوسکو سوزا  
ان سفور شکرین ہی اوسکو سوزا  
پہ رماہی وہ صفحہ شکرین ہی اوسکو سوزا  
ان سفور شکرین ہی اوسکو سوزا

کیا سمانی ہین ولا گیسوی بار آنکہ نمین  
سرمه کب هئ مری می شاهسوار آنکہ نمین  
سرمه آنکه نمین مین خمار آنکه نمین پیار آنکه نمین  
حسرت دید گرمی مجبی اندھا اک دن  
نیند آتی نمین پهلو مین کبھی اوس کل کو  
گبهوت شربت کا ہی شاید کوہ شیک شیر  
چکچی خاک مین میرا تن زارا می بلبل  
دفن کر کر مجھی ویانہ امانت کوئی  
نواز شمس خان عرف مرزا خان نواز شمس و گد حسین علی خان باشندہ لکھنؤ صاحب نواز  
گوسکت گیا وہ نور نظر آنکہ نمین  
گر گیا آنکہ سی ہر چند وہ مانند شریک  
وہ گئی دن جو شرب بہم آشوق مین  
دیکھو دیدی کی صفائی ہی چراتا آنکہ نمین  
کیون نواز شمس وہ ہوا جانی تہو اتہو  
شیخ بشیرہ سنوڑی شیخ امام بخش منصور صاحب سحر خلف شیخ خدایت ناچر باشندہ لکھنؤ صاحب  
بدلی پتلی کی ہی وہ نور نظر آنکہ نمین  
بنگیا تار نظر موحی مگر آنکہ نمین  
ہاں انک اتنی لالی ہی تہو اتہو  
میری آدم دیدہ کا ہی گرا آنکہ نمین  
میں لگی ہی پانی پہو ای نال  
نظر کن ہی پانی پہو ای نال  
دوٹ کوئی بہر ہی نال گرا آنکہ نمین  
نظا انک پہان ہی نال گرا آنکہ نمین





تیرا جلوہ ہی جو ای ماہ تھا آنکھوں میں  
 کیوں نہ ہو جہاں ہر انگشت مزہ فداق بند  
 آتھ خانہ بنا خانہ چشم عاشق  
 بیجا آب مری خواب میں ای جیسے  
 اوس شہ کشور خوبی کو جو دیکھا ہنہ  
 چادر ماہ بنا ہی مراد امان نظر  
 موج بوی گل فردوس ہی ہر موج شکر  
 سنبیل ترکو خجل کرتی ہی موج ہم اشک  
 سامنی رہتا ہی اوس حر کا کو چہ ضوون

شام کی خط سی جلتی ہی شفق کی سرخی  
 دل کا خون کر کی چراتی ہو گناہنہ  
 نشاء عشق کی لہرو کی ووبلا ہی ترنگ  
 دلکشی کو ہین تری شوخ گناہن جاوے  
 اب سب کیا ہی جو کا نشاء کہنتکا ہوا

نواب احمد علیخان بہادر ضوون منزند نواب نجابت علیخان بہادر نوآسی  
 نواب مظفر جنگ بہادر مسند آرای فرخ آباد شاگرد رشید سید اسمعیل حسین

کھل کیا سر می کی ڈوری ہی نشاء آنکھوں میں  
 چوریان کرتی ہو ایجان پہلا آنکھوں میں  
 کہ لسی ہتی ہی مزہ لاف دو ما آنکھوں میں  
 اثر سمر نہ تسخیر ہی کیا آنکھوں میں  
 یہ وہی ل ہی جو رہتا ہتا سدا آنکھوں میں

طالب علیخان طالب لدو اور علیخان باشندہ قبیلہ نوالاح بانسری شاگرد رشید سید اسمعیل حسین

تیرا جلوہ ہی جو ای ماہ تھا آنکھوں میں  
 کیوں نہ ہو جہاں ہر انگشت مزہ فداق بند  
 آتھ خانہ بنا خانہ چشم عاشق  
 بیجا آب مری خواب میں ای جیسے  
 اوس شہ کشور خوبی کو جو دیکھا ہنہ  
 چادر ماہ بنا ہی مراد امان نظر  
 موج بوی گل فردوس ہی ہر موج شکر  
 سنبیل ترکو خجل کرتی ہی موج ہم اشک  
 سامنی رہتا ہی اوس حر کا کو چہ ضوون

تیرا جلوہ ہی جو ای ماہ تھا آنکھوں میں  
 کیوں نہ ہو جہاں ہر انگشت مزہ فداق بند  
 آتھ خانہ بنا خانہ چشم عاشق  
 بیجا آب مری خواب میں ای جیسے  
 اوس شہ کشور خوبی کو جو دیکھا ہنہ  
 چادر ماہ بنا ہی مراد امان نظر  
 موج بوی گل فردوس ہی ہر موج شکر  
 سنبیل ترکو خجل کرتی ہی موج ہم اشک  
 سامنی رہتا ہی اوس حر کا کو چہ ضوون

کھل کیا سر می کی ڈوری ہی نشاء آنکھوں میں  
 چوریان کرتی ہو ایجان پہلا آنکھوں میں  
 کہ لسی ہتی ہی مزہ لاف دو ما آنکھوں میں  
 اثر سمر نہ تسخیر ہی کیا آنکھوں میں  
 یہ وہی ل ہی جو رہتا ہتا سدا آنکھوں میں

شام کی خط سی جلتی ہی شفق کی سرخی  
 دل کا خون کر کی چراتی ہو گناہنہ  
 نشاء عشق کی لہرو کی ووبلا ہی ترنگ  
 دلکشی کو ہین تری شوخ گناہن جاوے  
 اب سب کیا ہی جو کا نشاء کہنتکا ہوا

بازارهای بسیار و کثرت انبوهی  
 در این شهر است و در این شهر  
 کثرت بسیار است و در این شهر  
 کثرت بسیار است و در این شهر

بازارهای بسیار و کثرت انبوهی  
 در این شهر است و در این شهر  
 کثرت بسیار است و در این شهر  
 کثرت بسیار است و در این شهر

بازارهای بسیار و کثرت انبوهی  
 در این شهر است و در این شهر  
 کثرت بسیار است و در این شهر  
 کثرت بسیار است و در این شهر

خار هر گل هوای باوصبا آنکهون من  
 نشه باده عشرت هو دلا آنکهون من  
 شهین ساغر کوکلی در دهبو آنکهون من  
 زلف کی بیچ سی نکلا تو پهنسا آنکهون من  
 شوق نظاره ساقی جو رہا آنکهون من  
 نان کهنه مرا سر نه کک آنکهون من  
 کجیچین سیری کی عوض خاک شفا آنکهون من

جب تصویر گلگون کابندها آنکهون من  
 هاتمهین شیشه هو آغوش نماین هست  
 شیشه توتا تو بر برسی مرادل توتا  
 طائر دنگو هوا تارنگه صورت دام  
 وارسی دیده ساغر کیطرح خواب من ہی  
 ندکهار وز سیه مجکو خدارا ای حور  
 هم اگر جاتین تقمی پیش شرح شه دین

سیر اکبر علی عرف سپینگی مغفور رنگین  
 را با کتا ہی هر دم و ده بت بی بر آنکهون من  
 هو جبسته تر قوه سی مرغ دل نخر آنکهون من  
 مگر گهی ہی نیری قتل کی تحریر آنکهون من  
 تری عاشق کا دم آبات بی بر آنکهون من  
 لگانی همنی خاک مرقد شیه آنکهون من

سیر اکبر علی عرف سپینگی مغفور رنگین  
 ننی ہی مردک کی جلوه گر تصویر آنکهون من  
 برنگت پیریل کیونکر هر گه تری تر پی  
 تری آنکهون کی یہ دوری بین بین خانی  
 و کہا جا اگر صورت خدا کی واسطی اپنی  
 تصویرین یارت جربتی حاصل بین رنگین

هرزا محمد صغر حسین بچر ولد مرزا علی حسین خان  
 زیادہ دیدہ اخترسی ہی تصویر آنکهون من  
 نگه کیطرح سی استی کایہ تیر آنکهون من  
 اگر آتی خیال یار خوش تقریر آنکهون من

هرزا محمد صغر حسین بچر ولد مرزا علی حسین خان  
 پیرا کتی ہی اوس سو کی جو تصویر آنکهون من  
 تصو جلوه گر ہی اوس کمان بر دی کر کا کلا  
 میری آنکهون تری کی بصورت چشم سو کون

بازارهای بسیار و کثرت انبوهی  
 در این شهر است و در این شهر  
 کثرت بسیار است و در این شهر  
 کثرت بسیار است و در این شهر

بازارهای بسیار و کثرت انبوهی  
 در این شهر است و در این شهر  
 کثرت بسیار است و در این شهر  
 کثرت بسیار است و در این شهر



چون بچہ بچہ آئے ہیں  
 چوں کہ بچہ بچہ آئے ہیں  
 چوں کہ بچہ بچہ آئے ہیں  
 چوں کہ بچہ بچہ آئے ہیں

ہماری آنکھیں تپ رہی ہیں یہ جلتی ہیں مچی جو روئی عرقناک یار کا ہونچیاں جو دل ہی شیشہ تو آتسو ہی ہیں بزرگے وہ شوخ چشم جو گل سی نظر نہیں آیا یہ موج زن ہی ہم اشک ہجر جانین پسندو دانہ پروین کو میں کروں گوانا	جگر کی ٹکڑی ہوئی ہیں کہاں آنکھوں میں بہری ہیں اشک بنگ گلاب آنکھوں میں ہوا ہی عالم جام شراب آنکھوں میں غضب ہی پتلیوں کو خاطر اب آنکھوں میں کہ آسمان ہی شکل حجاب آنکھوں میں دی ہی سرمہ مرا ماہتاب آنکھوں میں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میر بسم اللہ شاعر خلف میر نوروز علی ہلایزم راجہ نواب علیخان باشندہ لکھنؤ صاحب  
 دیوان شاگرد رشید کرامت علیخان فریخ

نہ سرمہ دی صنم بی حجاب آنکھوں میں دم آ رہا ہی شمال حجاب آنکھوں میں نظر پڑا ہی ترا جیسی چہرہ روشن ہماری چشم سی کیا ایر تر مقابل ہوں ہی مرغ دل کی آسری کی واسطی گلام جو دیکھی بہر کی نظر تیرا وہی غیرت ہر جسی نہیں ہی موت وہ آدمی نہیں	خدا کا نور ہی ان لاجواب آنکھوں میں کیا ہی روح فی اب پاترا آنکھوں میں ہوا ہی ذریسی کم آفتاب آنکھوں میں ہر ایک پر وہ ہی رشک سجا آنکھوں میں نہیں ہیں بشار کی ڈور میں حجاب آنکھوں میں بہر آئی نرگس شہلا کی اب آنکھوں میں بشر کو چاہی شاعر حجاب آنکھوں میں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

درود میں بالکمال حاجی شیخ غلام قطب الدین مغفور مصیب لدجاجی شیخ محمد فاخر شاہ  
 خوب اللہ آبادی صلح دیوان غلام سی اور ریختہ کہ معطر میں بعد اداجی حج رہی ملک تہی

تو وہ ہوتی نرگس شہلا گلاب میں  
 رو لاتی مری چشم پر اب آنکھوں میں  
 جراتی ہر مری چشم پر اب آنکھوں میں  
 ہوتا کا کینا کو شیب میں ہی حجب نظر  
 گمین ہر مری چشم پر اب آنکھوں میں  
 ہون جو خاک در بو شراب ہی حجب  
 علی کا بونظامی کلام میں  
 حضرت خرد میں ل مرزا علی گڑھی حجب  
 بادشاہ فانی آفتاب حجب  
 چہرہ پروین حال رہ پاک بو شراب میں  
 چہرین عذاب ہی حاصل میں  
 ہر مری چشم پر اب آنکھوں میں  
 ہر مری چشم پر اب آنکھوں میں  
 ہر مری چشم پر اب آنکھوں میں  
 ہر مری چشم پر اب آنکھوں میں

میر بسم اللہ شاعر خلف میر نوروز علی ہلایزم راجہ نواب علیخان باشندہ لکھنؤ صاحب  
 دیوان شاگرد رشید کرامت علیخان فریخ  
 ہر مری چشم پر اب آنکھوں میں  
 ہر مری چشم پر اب آنکھوں میں  
 ہر مری چشم پر اب آنکھوں میں  
 ہر مری چشم پر اب آنکھوں میں



نظاره ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده  
 نظار ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده  
 نظار ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده

لگا جورانی مسجاسی آفتاب که بین  
 بین انتظارین که لوی هوچی آنکه بین  
 که رنگی حضرت زاهد که بوخجراک که بین  
 فلک پر شمس و ستاره کنی آن تاب آنکه بین  
 مثال برکی آهون پر برآب آنکه بین

او بهما جو صبح کو مکتا و هست خواب آنکه بین  
 خبری آمد جانانگی بر لب در یا  
 ای سطر حلی شیلی اگر برین چند  
 و ه بی جابک لوطی جو رخ سخی نقاب  
 غم فراق سی حیرت کی اب تور هتی بین

شیخ قادر علی و محمد خلف شیخ چرخ علی باشند که منصفان یوان اگر در شیر خواجه وزیر

تو جانی که بو تین راج کامیاب آنکه بین  
 تو عدلیپ کی بودین سداک آنکه بین  
 که بی نظیر بین برو تو لاجواک آنکه بین  
 که دائر و نسبی بنی پیدا کی کتاب آنکه بین  
 و فور اشک سمانی بی بی بین سجاک آنکه بین  
 نظر جو آئین کیسی مجی پر آب آنکه بین  
 نظاره بازی بین اپنی بین لاجواک آنکه بین  
 بی بین غزنگس سی آفتاب آنکه بین  
 او بهما کی شرم کاپره بین سجاک آنکه بین  
 دهن کطرح سنخنگو هون بین آنکه بین  
 مری نظرمین بین ای ماه آفتاب آنکه بین

جو دیکه بین مقدر نور بو تراب آنکه بین  
 خیال کلین گر و تین خوناب آنکه بین  
 شاکر کچی نرگس کو برگ نرگس کو  
 ده طفل مننه کو چه پاتا بی بی رس کی وقت  
 نگاه گرم بی بجای شایر تری  
 ده بدگان هون که عاشق ترا اوسی هما  
 مثال تنه بکاسه دیکه لکینر کا  
 هونین بین لال جو کیف شراب سی ای  
 نقاب اوسنی او بهمانی بی وقت دیدی بی  
 بیان کردن بین اگر اونسلی بی حیرت دید  
 جابک کچو دیکه لیا اگر مری آن لسنو

نظاره ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده  
 نظار ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده  
 نظار ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده

نظاره ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده  
 نظار ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده  
 نظار ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده

نظاره ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده  
 نظار ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده  
 نظار ای که در این بین بود در دیده  
 باستانی که در این بین بود در دیده





سید ہدایت علیخان مرحوم عاشق باشندہ دہلی احمد شاہ درانی کی باعث سی حبیب  
 انقلاب دہلی میں یہ مرشد آباد میں مقیم ہوئے دیوان ریختہ اور فارسی انسٹی بیڈ کارائی  
 بی دیکھی تھی ایسی بہین متصل آنکھیں | بی نور ہونین نور نظر تجھسی مال نکھیں  
 شاعرانہ ماضی تمنا تخلص باشندہ دہلی اور کہ حال ادون کا معلوم ہوا  
 نرگستان کی کاشی سلو سی شوق نہیں | آج دیکھی ہیں تمنا کی تمہاری آنکھیں  
 خادم قدم شریف دہلی میر محمد یار عرف میر کلام مرحوم خاکسار شاگرد حضرت مرزا جاجا علی علیہ السلام  
 مرے باغبان کا یہ دیکھو سلیقہ | کہ نرگس کو پوپا نہ ہونیں یہ آنکھیں  
 شاہ مبارک مرحوم آبرو و فرزندین محمد غوث کو آیار کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گرو سراج اللہ علیہ السلام  
 فراوے خواہی گلشن چمن تنہی ملی آنکھیاں | گتین بند شرم سہی گس کی بیار چمن گلزار  
 شاعرانہ ماضی ہم عصر ولی ہر کارہ اخبار بادشاہی غلامی نام باشندہ دہلی  
 سرخ لاتی ہیں نشی پنج جو دوری آنکھیاں | دل زخمی پہ لگاتی ہیں گور ہی آنکھیاں  
 مکات شعر اخاقانی ہند محمد ابراہیم ذوق استاد حضرت ظل آگہی بادشاہ ملی صاحب دیوان  
 دنیالی سی سرسی کی ہوان ہیں ہی آنکھیں | کچھ پیشین رخ کچھ سیف زبان ہیں ہی آنکھیں  
 سلیمان خان مرحوم سلیمان باشندہ دہلی مقیم عظیم آباد گرد اشرف خان عثمان  
 یہی و ناہی تو کیونکر یہی کانور آنکھوں کا | آہی یہ کہیں یہی دور ہونا سو آنکھوں کا  
 جہکی جاتی ہیں آنکھیں آج نرگس کے گلستانہ | چمن میں ذکر تہا شائری چمنو آنکھوں کا  
 نظر آئی تنہا بندی چمنی گل کی ہاتھوں | کہ اشک سرخ سی کاسہ ہوا چمنو آنکھوں کا

بی دیکھی تھی ایسی بہین متصل آنکھیں	بی نور ہونین نور نظر تجھسی مال نکھیں
نرگستان کی کاشی سلو سی شوق نہیں	آج دیکھی ہیں تمنا کی تمہاری آنکھیں
مرے باغبان کا یہ دیکھو سلیقہ	کہ نرگس کو پوپا نہ ہونیں یہ آنکھیں
گتین بند شرم سہی گس کی بیار چمن گلزار	فراوے خواہی گلشن چمن تنہی ملی آنکھیاں
دل زخمی پہ لگاتی ہیں گور ہی آنکھیاں	سرخ لاتی ہیں نشی پنج جو دوری آنکھیاں
کچھ پیشین رخ کچھ سیف زبان ہیں ہی آنکھیں	دنیالی سی سرسی کی ہوان ہیں ہی آنکھیں
آہی یہ کہیں یہی دور ہونا سو آنکھوں کا	یہی و ناہی تو کیونکر یہی کانور آنکھوں کا
چمن میں ذکر تہا شائری چمنو آنکھوں کا	جہکی جاتی ہیں آنکھیں آج نرگس کے گلستانہ
کہ اشک سرخ سی کاسہ ہوا چمنو آنکھوں کا	نظر آئی تنہا بندی چمنی گل کی ہاتھوں

سید ہدایت علیخان مرحوم عاشق باشندہ دہلی احمد شاہ درانی کی باعث سی حبیب  
 انقلاب دہلی میں یہ مرشد آباد میں مقیم ہوئے دیوان ریختہ اور فارسی انسٹی بیڈ کارائی  
 بی دیکھی تھی ایسی بہین متصل آنکھیں | بی نور ہونین نور نظر تجھسی مال نکھیں  
 شاعرانہ ماضی تمنا تخلص باشندہ دہلی اور کہ حال ادون کا معلوم ہوا  
 نرگستان کی کاشی سلو سی شوق نہیں | آج دیکھی ہیں تمنا کی تمہاری آنکھیں  
 خادم قدم شریف دہلی میر محمد یار عرف میر کلام مرحوم خاکسار شاگرد حضرت مرزا جاجا علی علیہ السلام  
 مرے باغبان کا یہ دیکھو سلیقہ | کہ نرگس کو پوپا نہ ہونیں یہ آنکھیں  
 شاہ مبارک مرحوم آبرو و فرزندین محمد غوث کو آیار کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گرو سراج اللہ علیہ السلام  
 فراوے خواہی گلشن چمن تنہی ملی آنکھیاں | گتین بند شرم سہی گس کی بیار چمن گلزار  
 شاعرانہ ماضی ہم عصر ولی ہر کارہ اخبار بادشاہی غلامی نام باشندہ دہلی  
 سرخ لاتی ہیں نشی پنج جو دوری آنکھیاں | دل زخمی پہ لگاتی ہیں گور ہی آنکھیاں  
 مکات شعر اخاقانی ہند محمد ابراہیم ذوق استاد حضرت ظل آگہی بادشاہ ملی صاحب دیوان  
 دنیالی سی سرسی کی ہوان ہیں ہی آنکھیں | کچھ پیشین رخ کچھ سیف زبان ہیں ہی آنکھیں  
 سلیمان خان مرحوم سلیمان باشندہ دہلی مقیم عظیم آباد گرد اشرف خان عثمان  
 یہی و ناہی تو کیونکر یہی کانور آنکھوں کا | آہی یہ کہیں یہی دور ہونا سو آنکھوں کا  
 جہکی جاتی ہیں آنکھیں آج نرگس کے گلستانہ | چمن میں ذکر تہا شائری چمنو آنکھوں کا  
 نظر آئی تنہا بندی چمنی گل کی ہاتھوں | کہ اشک سرخ سی کاسہ ہوا چمنو آنکھوں کا

سید ہدایت علیخان مرحوم عاشق باشندہ دہلی احمد شاہ درانی کی باعث سی حبیب  
 انقلاب دہلی میں یہ مرشد آباد میں مقیم ہوئے دیوان ریختہ اور فارسی انسٹی بیڈ کارائی  
 بی دیکھی تھی ایسی بہین متصل آنکھیں | بی نور ہونین نور نظر تجھسی مال نکھیں  
 شاعرانہ ماضی تمنا تخلص باشندہ دہلی اور کہ حال ادون کا معلوم ہوا  
 نرگستان کی کاشی سلو سی شوق نہیں | آج دیکھی ہیں تمنا کی تمہاری آنکھیں  
 خادم قدم شریف دہلی میر محمد یار عرف میر کلام مرحوم خاکسار شاگرد حضرت مرزا جاجا علی علیہ السلام  
 مرے باغبان کا یہ دیکھو سلیقہ | کہ نرگس کو پوپا نہ ہونیں یہ آنکھیں  
 شاہ مبارک مرحوم آبرو و فرزندین محمد غوث کو آیار کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گرو سراج اللہ علیہ السلام  
 فراوے خواہی گلشن چمن تنہی ملی آنکھیاں | گتین بند شرم سہی گس کی بیار چمن گلزار  
 شاعرانہ ماضی ہم عصر ولی ہر کارہ اخبار بادشاہی غلامی نام باشندہ دہلی  
 سرخ لاتی ہیں نشی پنج جو دوری آنکھیاں | دل زخمی پہ لگاتی ہیں گور ہی آنکھیاں  
 مکات شعر اخاقانی ہند محمد ابراہیم ذوق استاد حضرت ظل آگہی بادشاہ ملی صاحب دیوان  
 دنیالی سی سرسی کی ہوان ہیں ہی آنکھیں | کچھ پیشین رخ کچھ سیف زبان ہیں ہی آنکھیں  
 سلیمان خان مرحوم سلیمان باشندہ دہلی مقیم عظیم آباد گرد اشرف خان عثمان  
 یہی و ناہی تو کیونکر یہی کانور آنکھوں کا | آہی یہ کہیں یہی دور ہونا سو آنکھوں کا  
 جہکی جاتی ہیں آنکھیں آج نرگس کے گلستانہ | چمن میں ذکر تہا شائری چمنو آنکھوں کا  
 نظر آئی تنہا بندی چمنی گل کی ہاتھوں | کہ اشک سرخ سی کاسہ ہوا چمنو آنکھوں کا

سید ہدایت علیخان مرحوم عاشق باشندہ دہلی احمد شاہ درانی کی باعث سی حبیب  
 انقلاب دہلی میں یہ مرشد آباد میں مقیم ہوئے دیوان ریختہ اور فارسی انسٹی بیڈ کارائی  
 بی دیکھی تھی ایسی بہین متصل آنکھیں | بی نور ہونین نور نظر تجھسی مال نکھیں  
 شاعرانہ ماضی تمنا تخلص باشندہ دہلی اور کہ حال ادون کا معلوم ہوا  
 نرگستان کی کاشی سلو سی شوق نہیں | آج دیکھی ہیں تمنا کی تمہاری آنکھیں  
 خادم قدم شریف دہلی میر محمد یار عرف میر کلام مرحوم خاکسار شاگرد حضرت مرزا جاجا علی علیہ السلام  
 مرے باغبان کا یہ دیکھو سلیقہ | کہ نرگس کو پوپا نہ ہونیں یہ آنکھیں  
 شاہ مبارک مرحوم آبرو و فرزندین محمد غوث کو آیار کی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گرو سراج اللہ علیہ السلام  
 فراوے خواہی گلشن چمن تنہی ملی آنکھیاں | گتین بند شرم سہی گس کی بیار چمن گلزار  
 شاعرانہ ماضی ہم عصر ولی ہر کارہ اخبار بادشاہی غلامی نام باشندہ دہلی  
 سرخ لاتی ہیں نشی پنج جو دوری آنکھیاں | دل زخمی پہ لگاتی ہیں گور ہی آنکھیاں  
 مکات شعر اخاقانی ہند محمد ابراہیم ذوق استاد حضرت ظل آگہی بادشاہ ملی صاحب دیوان  
 دنیالی سی سرسی کی ہوان ہیں ہی آنکھیں | کچھ پیشین رخ کچھ سیف زبان ہیں ہی آنکھیں  
 سلیمان خان مرحوم سلیمان باشندہ دہلی مقیم عظیم آباد گرد اشرف خان عثمان  
 یہی و ناہی تو کیونکر یہی کانور آنکھوں کا | آہی یہ کہیں یہی دور ہونا سو آنکھوں کا  
 جہکی جاتی ہیں آنکھیں آج نرگس کے گلستانہ | چمن میں ذکر تہا شائری چمنو آنکھوں کا  
 نظر آئی تنہا بندی چمنی گل کی ہاتھوں | کہ اشک سرخ سی کاسہ ہوا چمنو آنکھوں کا

بجز اول و کما میسر آید  
 بیاید و کما میسر آید  
 کما میسر آید  
 کما میسر آید

شعور است و سستی کبابی منع که مفضلین و نیکو  
 بجا اول و کما میسر آید

شیخ پر بخش سرور خلف حکیم حیات الله قدس باشد که کوری مقیم کنه و صاحبان کرم صحنی

<p>هوا پنهنان جوا بسکا چهره پر نور آنکه هوشی          مجی جنت کو لیچلتی تو همین گروه نهوی کا          سدا چشم تصور سستی هم او سکو و یکدلیستی بین          نگا همین دیکه پنا سنگین محل کی سستی اولون که          لیا اغیارنی ز اوس گس بیار کا بوسه          کپڑا ہی کون بیار شکست غبارت گریبان</p>	<p>یہاں تک تو ہی عاشق ہو گئی مجھ پر آنکه هوشی          نہ دیکھو گمانہ دیکھو گمانین و مجی حور آنکه هوشی          وہ دل سستی ہی بہت ہو گیا کہ ہی حور آنکه هوشی          ہمارا شیشہ دل کر چلی میں حور آنکه هوشی          نزدیک ہا تہا سو دیکھا امی ل نخور آنکه هوشی          ذرا تو سوار تہا کر دیکھا ہی سرور آنکه هوشی</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

واروغہ سرکار فقیر محمد خان مالہ اور نور خان خانان اصل اور صلابت جان باشد کہ کنہ و صاحبان کرم صحنی

عزت و شرم گویں ہتتا ہی اب مستور آنکه هوشی  
 کہ روتی روتی یان جابا رہی نور آنکه هوشی

<p>کبابی بینی طی اک کام میں اہ حقیقت کو          میں اوسکی کاوشن کا کافی صدقہ کی گیتی          نظر آتین میں جسبی بارکی دست جنا پتہ          نکل و این زمین آنکہ میں اگر نظارہ بازو نی          جمی ہیں برسرمزگان بیسری اشکے قاری          نزدیک ہیں اوسکی جانب تم تری ہتتا ہی عافیل</p>	<p>قدم میری گاتین شبلی و منصف آنکه هوشی          بنایا دکو میری خاتہ زنیور آنکه هوشی          ابور ہتتا ہی جاری صورت تاسور آنکه هوشی          تو نور گس مان ہوا ہی اوسکا کیون حور آنکه هوشی          نچل ہوئی نہ کیون کہ خوشہ انگور آنکه هوشی          کرین کیا بس نہیں اپنا کر پرین و آنکه هوشی</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

قاضی محمد صادق خان اختر و قاضی محمد علینا مشہدہ ہنگلی توابع صورت ہنگالہ ہمیشہ عمدہ

حلقہ کا کل ہی دیکھی کی واسطے  
 جلد آساری کہ تیری دیکھیں  
 جلد آساری کہ تیری دیکھیں  
 جلد آساری کہ تیری دیکھیں  
 جلد آساری کہ تیری دیکھیں  
 جلد آساری کہ تیری دیکھیں  
 جلد آساری کہ تیری دیکھیں  
 جلد آساری کہ تیری دیکھیں  
 جلد آساری کہ تیری دیکھیں  
 جلد آساری کہ تیری دیکھیں

بہ غلام رضا یا شہدہ کنہ و صاحبان کرم صحنی  
 بہ غلام رضا یا شہدہ کنہ و صاحبان کرم صحنی  
 بہ غلام رضا یا شہدہ کنہ و صاحبان کرم صحنی  
 بہ غلام رضا یا شہدہ کنہ و صاحبان کرم صحنی





مشفق بین اب چاہو پیدار کی نگہیں

ای پیکر پو خیر غنیمت بی آن پورند

میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں

جو مجھ سے بہیر لیں ہی سہی مہربان نگہیں  
لڑائیں بھی ہی جاگر کہان کہان نگہیں  
چراو مجھ سے ہی عیسیٰ مان انگہیں  
بہی پھرین مجھی منی لکہان کہان نگہیں  
پہرا کی رہ گیا کیا کیا میں نیم جان نگہیں  
دکہائیں کی درشاہنہ نیران انگہیں

سب فی تجھی کیا جانی کیا ہی سبھایا  
نظر پڑانہ کوی تجھسا دوسرا سفاک  
خدا کی اسطی آجاو دم نکلتا ہے  
دکہائی شوق نظارہ فی سیکڑون کوچی  
نہ آمار دم احتضار قاتل کو  
خدا کی فضل سی ہی شوق ایکدن ہمکو

مرتبہ کوئی میں طاق صفا آری اور مضمون خیزی میں شہر آفاق مرزا سلامت علی خیر ولد  
مرزا غلام حسین متعلقان مرزا آغا جان کا غزفون شائستگی لکھنؤ شاعرانہ مہیر حسین صاحب مرتبہ گو

گر فرش کی ہی کی تو لو انگہیں میں  
ہچشم بہت ہیں اور دو انگہیں میں

ہر عضو میں سر بلند گو انگہیں میں  
ٹکس کی زیر پا بچھاؤں میں پیر

مرزا محمد عباس شہید ولد مرزا حیدر باشا لکھنؤ صاحب یوان گروہ مرزا

کس سحر کی ہیں اوست عیار کی انگہیں  
ہین منتظر دید گنہگار کی انگہیں  
چیت سی ہیں لگدین شبی ہمار کی انگہیں  
ہمسنی کہی چار پونین یار کی انگہیں  
کہن جاتین کئی قاتل تھی تلوار کی انگہیں  
ٹیون مجھی بہری ہتی ہن سرکار کی انگہیں

وہ محو ہوا جتنی ذرا چار کی انگہیں  
قاصد مر جالب سی زبان ہی کہنا  
شد خبر آن کی لے مرتا ہی عاشق  
دیکھا نہ کہی نکھ اوٹھا کہ ہی ادھر کو  
جو ہر تھی جانباڑ کی کہن جاتین کی جہم  
معلوم نہیں اسی خطا کیا ہو صی صاحب

میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں  
میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں  
میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں  
میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں



میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں  
میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں  
میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں  
میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں

میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں  
میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں  
میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں  
میں نے ہر دم پیر کی تمہاری نگہیں





با او با او ای نہیں دیکھتی ابو یوسف  
 وہ لکھی دن جو پہلی ہی پریرا انکھین  
 شہم الصافی زکریا پریرا انکھین  
 پنی انکھوں کی تری اوتم پریرا انکھین  
 حرم پریرا انکھین  
 ناوان پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 گنہگار پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 بی پریرا انکھین  
 بولن لاہورہ کارین پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 ایچا ہون نظری غیرین پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 جائیزی پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 دینی پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 معذرت کی تری اوتم پریرا انکھین  
 ہی جو صیاد تھک خانہ پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 ہوم کی پنی تری اوتم پریرا انکھین

ابھی فرما دو کی ہون کوزہ فنا و انکھین  
 ای تو پانی زمانی کی ہن فرما و انکھین  
 رکبتی ہن نور تجلی وہ پریرا انکھین  
 رکبتی ہن جابی مزہ شانہ شمشاد انکھین  
 کس ستر کس ستر کی ستر پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 ڈہری رکبتی ہن طری ستر پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 وہ ستر ادون کہ کرین جستر کا پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 دیکھتی ہن جو کوئی خانہ آباد انکھین  
 چشکین کرنی لگیں وہ ستر پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 جیسی لکھو دکھائی کوئی استاد انکھین  
 بدلا ہن تری اوتم پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 دیکھنی کی لکھی ہن او ستر پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 سورہ تون اگر بر وین پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 دلقری ہن تھاری ہن پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 کہل پنی تری اوتم پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 نزع میں دیکھ لیا تھو پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 آج جہی ہوی ہن او ستر پنی تری اوتم پریرا انکھین

تو وہ شیرین ہی جو کبھی لب شیرین تری  
 ہجرین کاشی ہن کوہ غم حسرت دید  
 لہن ترانی ہن جو ہی محو زبان مکران  
 انس کس سرو کی زلفونسی ہن ہی سحر و  
 ظلمین چشم فلک کی ہی پنی استاد انکھین  
 رشک مانع ہی جو ہوتا نہیں ہن طالب دید  
 ہون محبت بی دیدر ولاؤن انکو  
 دل یران کی طرف دیکھی رو دیتی ہن  
 کیا مری قتل چر خجبت ہی جو دیکھا مجھو  
 غیظ سی دیکھتی ہن ہن سوئی طفل شرک  
 کرتی ہن طالب دیدار پہ آفت نازل  
 جرم نظارہ پہ اتنی خنکی زیر سب نہیں  
 خط نہیں گلون تفسیر تری ان و نون کی  
 کرتی ہن اک نگہ ناز میں عالم شجر  
 کم نگاہی کی شکایت پنی تری اوتم بند ایسے  
 بعد مری کی ہی جانانہ غم حسرت دید  
 پردہ کیا انکی جھاؤ نکا کہیں فاس ہوا

جہن سانغز شاہ جو دیکھا  
 انکھین سانی ہوش کی جی او دیکھیز  
 میان جہاں ہر طور و عباد  
 باشتہ بکارا اور شہر پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 دل کو خون کرتی ہن پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 دیکھی کرتی ہن جہاں جہاں تھک  
 جی کرتی ہن پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 تیب پنی تری اوتم پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 صاف گر گیا ہی پنی تری اوتم پریرا انکھین

جہاں جہاں تھک  
 جی کرتی ہن پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 تیب پنی تری اوتم پنی تری اوتم پریرا انکھین  
 صاف گر گیا ہی پنی تری اوتم پریرا انکھین





میں ہرگز نہیں ہوا اور کون کون سے  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب

کوہین نہ نرس م با دام رو پرو آنکھین  
 بہاقتی ہن دل صد چاکا کہو آنکھین  
 جو دل ہی میر کی جانب تو قبلہ رہا  
 ملا تین مجھی قیب سیاہ رو آنکھین  
 ہمیشہ ڈھونڈتی ہوں اپنے چہرہ آنکھین  
 بچا یا چاہیں اگر اپنی آبرو آنکھین  
 ہماری کہتی ہیں ایسی آنکھوں آنکھین  
 سگ قیب کو دیدیں گئی تو آنکھین  
 بچھائی عاشق ناشاد کو جو آنکھین  
 مری طرف سے جو پہرئی ہنڈ خوا آنکھین  
 خدا کی دید کی رکھتی ہیں آرزو آنکھین

چمن ہن جگ کے جو ای گل لڑائی آنکھین  
 شب فراق میں بہ اشک خون نہیں وتین  
 دلایہ حال ہی کی حسد پرستو کنا  
 جو ہم بغل ہو وہ خوشی رو تو جل جگر  
 چہا یا پیمبر کو سرج مسکون میں  
 یہ ہو لکڑی نہ رو تین کہی رقیبوں میں  
 شب صال ملی جاتیں اور سکی تلوونے  
 ہم جی سنم عوض استخوان خدا کی قسم  
 وہ ماہر و جو کری شہجو آئی کا و غلن  
 دل قیب یہ رو کی آرزو بر آسے  
 بتو کھو کہو دل یا خوب ای دلی ایتو

محمد مرزا الفس خلف علی مرزا باشندہ فیض آباد قیوم لکھنؤ صاحب انشا اور شیعہ امام شمس

بچا نیو مری پروردگار تو آنکھین  
 شب فراق ہی برساتیں گی کہو آنکھین  
 مری کریم نہ دیتا جو جگو تو آنکھین  
 ہزار شکر ہو میں ایتو سر خرد آنکھین  
 نظر کریں نہ کہی جانب سے آنکھین

و فور اشک سی ہن رشک آجو آنکھین  
 دکھانہ برق سی ای ابر سکو تو آنکھین  
 بتوں کی عشق میں کہو تین آبرو آنکھین  
 شب فراق میں تا صبح خون برسیا یا  
 شراب آتش محلول ہجر یار میں ہے

میں ہرگز نہیں ہوا اور کون کون سے  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب

میں ہرگز نہیں ہوا اور کون کون سے  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب

میں ہرگز نہیں ہوا اور کون کون سے  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب  
 ہر ایک کو جو کچھ کہتا ہے وہ سب

نگارخانه عکاسی در کتب کلاسیک  
 جلد اول از کتاب کلاسیک  
 جلد دوم از کتاب کلاسیک  
 جلد سوم از کتاب کلاسیک  
 جلد چهارم از کتاب کلاسیک  
 جلد پنجم از کتاب کلاسیک  
 جلد ششم از کتاب کلاسیک  
 جلد هفتم از کتاب کلاسیک  
 جلد هشتم از کتاب کلاسیک  
 جلد نهم از کتاب کلاسیک  
 جلد دهم از کتاب کلاسیک

گندگی خوف سی رویین اگر گوئین  
 گزایا کرتی تین بهر اک سی چارو آنگین  
 بجای اشک دم گریه می پستی ہی  
 هموی بیتا ز نظر جمع بن گچی سلی  
 کیا سوال جو بوسی کا گرم جوشی مین  
 گلا گچی تو پهی دم کی ہاتھ آبی صدا  
 گریہ یا نشینہ وسائے کو میری نظر و  
 ہزار آہلی پائی نگہ مین پڑ جائین  
 یہ ہی صفای رخ یار جب نگاہ پری  
 ہما کا دانت مری ہڈیوں پہ پڑ پیا  
 بہشت کیا یہ سمجھتی تین تری کوچی کو  
 قریب چشم سخکو مرثہ جو دیکھی کہا  
 کسیکی دست خانی پچون پسین دم دید  
 چہونین جو پتہ مرگان ہی صحت خ کو  
 ہوا ہی تیغ نگہ سی یہ پارہ پارہ دل  
 نگاہ پاک سی کرتی تین دید اور آہ  
 خجل ہو ایسی لگی چہینی زرد من سوج

خدا کے ساتھ ہر جان میں سرخ و آرز  
 خدا پر پائی ہونگی تین جنگجو آنگین  
 فراق ساقی مہوش مین مین جو پتہ  
 گلی کا بار ہونین دیکھ کر گلا آنگین  
 یہ لطف ہی کہ دکھانا ہی شعلہ و آنگین  
 دکھاتی جاو ذرا دیکہ لین گلا آنگین  
 دکھائی ساقی مینوشنی گلا آنگین  
 کرین تلاش مین اتنی تو جتو آنگین  
 پہسل کی پائی گتہ آئین ناگلا آنگین  
 بچا تو سگ جانان دکھائی تو آنگین  
 بہار مین مین جو رو رو کی بچو آنگین  
 زبان تیغ سی کرتی تین گنگلا آنگین  
 یہی سزا ہی کہ رویا کرین اہو آنگین  
 یہ چاہی ہی کرین اشک سی وضو آنگین  
 کرنگی سوزن مرگان سی کجا تو آنگین  
 یہ پاکجا زمین رہتی تین با وضو آنگین  
 جو دیکھی اپنی دم گریہ جو آنگین

وہ آپ جو پتہ  
 کوین جو پتہ  
 وگاہ مین ناگلا  
 پراو کو دعوی خوش  
 ورنی جاتی تین  
 پیری مین صورت  
 نئی مین گلی طرح  
 تین مین لہر ت  
 تھوئی نالہ شمع  
 اصغر علیخان  
 ایک دن بھی  
 بیسون دیو کجائی  
 غیبی برنی ہی  
 دہونی ہی رگن  
 ایک صفت ہی  
 ناک مین لائن  
 کونہ زخم جلا  
 چو پتہ پتہ  
 ناک مین لائن  
 کونہ زخم جلا  
 چو پتہ پتہ

نگارخانه عکاسی در کتب کلاسیک  
 جلد اول از کتاب کلاسیک  
 جلد دوم از کتاب کلاسیک  
 جلد سوم از کتاب کلاسیک  
 جلد چهارم از کتاب کلاسیک  
 جلد پنجم از کتاب کلاسیک  
 جلد ششم از کتاب کلاسیک  
 جلد هفتم از کتاب کلاسیک  
 جلد هشتم از کتاب کلاسیک  
 جلد نهم از کتاب کلاسیک  
 جلد دهم از کتاب کلاسیک

سوزان نوم سوزان نوم سوزان نوم  
 روی تو در این دنیا نام کو کم چشمون بین  
 ایرو کو نکره بی کی ام ای چشمون بین  
 ریح فز بس مرموعه  
 عشق بین جو دیکر بولا بلیب  
 ساری دیکر ای توئی توئی ساری کین بی توئی  
 شاهزاداننا ضعیف توئی کلانی کا ادا  
 رات تماشا دیدار اوه او ساری توئی سوزان نوم  
 دسرم دسرم کی تماشا دیدار او ساری توئی سوزان نوم

آج تو چارهون ای فتنه عالمه آنکھین  
 پہر گتین وقت حاصل دیکر کی ہیرم آنکھین  
 اونچی ہین عضو قدم سی قد آدم آنکھین  
 آج ہین قاتل ہیرم کی ہیرم آنکھین  
 اشک جیسی ہین مری حضرت مرم آنکھین

سوزانوسی اوٹھا وصل میں سوزانوسی  
 غیر کیا دوست بھی ہوتا نہیں کل میں  
 پست ہوتا نہیں اعلیٰ پہنچنے کی سا  
 گھورتی ہین گھر قہری عاشق کی طرف  
 پاک دامانی جانان سی ہین گریان تسلیم

اسدیگ مرموعہ توئی سوزان نوم  
 ہیرم ہیرم کی ہیرم ہیرم کی ہیرم  
 ہیرم ہیرم کی ہیرم ہیرم کی ہیرم  
 ہیرم ہیرم کی ہیرم ہیرم کی ہیرم

شاعر نامور اپنی وقت کی استاد شاہ نصیر الدین نے میان کلو قصیر سے جاؤں شہین شاہد  
 ولد شاہ غریب آخر عمر میں جب طلب دیوان چند دلال کی حیدر آباد کو گئے تھے وہیں وفات پائی

نظارہ ساقی کو ہی مینا ہمہ تن چشم  
 دیکھی ہی تریاں کی تماشا ہمہ تن چشم  
 تو دی کی طرح مجھ کو بنایا ہمہ تن چشم  
 چون سر و چراغان میں بنو یا ہمہ تن چشم  
 اب میں ہمہ تن گوش بنو یا ہمہ تن چشم  
 حلقون ہی بنا دام پیر انہمہ تن چشم  
 نظارنی کو تیری ہی فکر کا ہمہ تن چشم  
 دل صورت آئینہ ہی اپنا ہمہ تن چشم

ہی دل کی سپہرہ لوسی ہمارا ہمہ تن چشم  
 تو وہ چمن آرا ہی کہ ہر دستہ نرگس  
 ای تر فگن ہم تری ہاتھوں کی ہین قربان  
 گل کھانوی تہن پر کہ دکھانیکو تماشا  
 برقع کو اولت منہ سی جو کرتا ہی تو باتین  
 کیا اونسی ہوسیا و مچی چشم رہا تے  
 ای شک قمر شکو کہاں بجلی ہین تاری  
 دیکھو نکا قصور میں نصیر او سکوشب و

شاعر نامور اپنی وقت کی استاد شاہ نصیر الدین نے میان کلو قصیر سے جاؤں شہین شاہد  
 ولد شاہ غریب آخر عمر میں جب طلب دیوان چند دلال کی حیدر آباد کو گئے تھے وہیں وفات پائی  
 زبان آواز اور شاگرد سراج الدین علیخان  
 از رو باطلہ سی ایک شاکرہ اسی کا چہرہ  
 کیا ہون کیا کبھی تھی تھی سوزان نوم  
 جگہ الہین بنو دیکر کیا کبھی تھی سوزان نوم  
 سدا سکہ عشق پس بقول میرا  
 شام ہی تاج عشق پس بقول میرا

وجیہ الدین وجیہ برادر لواب حسام الدولہ  
 خون دل بسکیرا آگ کی جم چشمون بین  
 پانی پانی ہوا جھلت سی میں چشمون بین

سوزان نوم سوزان نوم سوزان نوم  
 روی تو در این دنیا نام کو کم چشمون بین  
 ایرو کو نکره بی کی ام ای چشمون بین  
 ریح فز بس مرموعه  
 عشق بین جو دیکر بولا بلیب  
 ساری دیکر ای توئی توئی ساری کین بی توئی  
 شاهزاداننا ضعیف توئی کلانی کا ادا  
 رات تماشا دیدار اوه او ساری توئی سوزان نوم  
 دسرم دسرم کی تماشا دیدار او ساری توئی سوزان نوم  
 اسدیگ مرموعہ توئی سوزان نوم  
 ہیرم ہیرم کی ہیرم ہیرم کی ہیرم  
 ہیرم ہیرم کی ہیرم ہیرم کی ہیرم  
 ہیرم ہیرم کی ہیرم ہیرم کی ہیرم  
 زبان آواز اور شاگرد سراج الدین علیخان  
 از رو باطلہ سی ایک شاکرہ اسی کا چہرہ  
 کیا ہون کیا کبھی تھی تھی سوزان نوم  
 جگہ الہین بنو دیکر کیا کبھی تھی سوزان نوم  
 سدا سکہ عشق پس بقول میرا  
 شام ہی تاج عشق پس بقول میرا

ملکین

مزار خفاطو خلف مزار اعظمین

میر جبار علی مرحوم سپیل رین چنار کره صاحبان	
بهلاکس چشم پروریای خونین	دوبایاتونی ایست خانان چشم
فطیر تخلص گرد مزار فیه اسود باشنده بنارس	
تا ایک نظر دیگری	چھی ای مه تابان
طالب العلم غلام جیلانی مرحوم رفعت پہلی تخلص بدیم تہا باشنده پہلی بہیت حافظہ ایسا درست تہا کہ قصیدہ تمام ایجاہ کی سنی میں یاد ہو جا تا ہا شاگرد مولوی قرات اللہ	
بہتی ہی زور شور سی نی ہدام چشم	اک بحر ہی عظیم کہ جسکا ہئی نام چشم
میر سید مرحوم سجاد ولد میر محمد عظیم جد انکی میر شمش دار لائشا شاہی کی تہی ماشندہ کہرا بادشاہ	
ایک دل کہتا ہوں جو چاہی ہو لیانی آؤ	خواہ زلفین خواہ ابر و خواہ مخاں خواہ چشم
میر غلام حسین مرحوم شورش خواہ ہر زاوہ ملا و جید صاحبان مع تصانیف شاگرد میر محمد عزیز	
ابر و تہا ہی تو ہی چشم	اسمین چھوٹی ہو سو ہو چشم
شاعر معروف میان و لکیر مرثیہ گوہر نگہ لال نام پہلی طرب تخلص تہا تو کم کا یہ سکہ سیدہ مرثیہ اسلا	
ہوئی یوان پانچ تو ہی چیل میں ڈو دیامرثیہ کوئی اختیار کی پہلی شاگرد مزار خانی نوازش کی بعد ناخ	
کسکو دکھاؤں میں یہ پہلا ماجرای چشم	ناسو بن گئی ہن عزیز و بجای چشم
باتین تر می سنا کرین اور و کہہ تین شی کل	
آئی طرب ترا جو وہ خوش چشم باغین	
نرگس کی دستی کیچو تو ہی فدای چشم	

میر جبار علی مرحوم سپیل رین چنار کره صاحبان  
 بہلاکس چشم پروریای خونین  
 فطیر تخلص گرد مزار فیه اسود باشنده بنارس  
 تا ایک نظر دیگری  
 چھی ای مه تابان  
 طالب العلم غلام جیلانی مرحوم رفعت پہلی تخلص بدیم تہا باشنده پہلی بہیت حافظہ ایسا درست تہا کہ قصیدہ تمام ایجاہ کی سنی میں یاد ہو جا تا ہا شاگرد مولوی قرات اللہ  
 بہتی ہی زور شور سی نی ہدام چشم  
 اک بحر ہی عظیم کہ جسکا ہئی نام چشم  
 میر سید مرحوم سجاد ولد میر محمد عظیم جد انکی میر شمش دار لائشا شاہی کی تہی ماشندہ کہرا بادشاہ  
 ایک دل کہتا ہوں جو چاہی ہو لیانی آؤ  
 خواہ زلفین خواہ ابر و خواہ مخاں خواہ چشم  
 میر غلام حسین مرحوم شورش خواہ ہر زاوہ ملا و جید صاحبان مع تصانیف شاگرد میر محمد عزیز  
 ابر و تہا ہی تو ہی چشم  
 اسمین چھوٹی ہو سو ہو چشم  
 شاعر معروف میان و لکیر مرثیہ گوہر نگہ لال نام پہلی طرب تخلص تہا تو کم کا یہ سکہ سیدہ مرثیہ اسلا  
 ہوئی یوان پانچ تو ہی چیل میں ڈو دیامرثیہ کوئی اختیار کی پہلی شاگرد مزار خانی نوازش کی بعد ناخ  
 کسکو دکھاؤں میں یہ پہلا ماجرای چشم  
 ناسو بن گئی ہن عزیز و بجای چشم  
 باتین تر می سنا کرین اور و کہہ تین شی کل  
 آئی طرب ترا جو وہ خوش چشم باغین  
 نرگس کی دستی کیچو تو ہی فدای چشم

میر جبار علی مرحوم سپیل رین چنار کره صاحبان  
 بہلاکس چشم پروریای خونین  
 فطیر تخلص گرد مزار فیه اسود باشنده بنارس  
 تا ایک نظر دیگری  
 چھی ای مه تابان  
 طالب العلم غلام جیلانی مرحوم رفعت پہلی تخلص بدیم تہا باشنده پہلی بہیت حافظہ ایسا درست تہا کہ قصیدہ تمام ایجاہ کی سنی میں یاد ہو جا تا ہا شاگرد مولوی قرات اللہ  
 بہتی ہی زور شور سی نی ہدام چشم  
 اک بحر ہی عظیم کہ جسکا ہئی نام چشم  
 میر سید مرحوم سجاد ولد میر محمد عظیم جد انکی میر شمش دار لائشا شاہی کی تہی ماشندہ کہرا بادشاہ  
 ایک دل کہتا ہوں جو چاہی ہو لیانی آؤ  
 خواہ زلفین خواہ ابر و خواہ مخاں خواہ چشم  
 میر غلام حسین مرحوم شورش خواہ ہر زاوہ ملا و جید صاحبان مع تصانیف شاگرد میر محمد عزیز  
 ابر و تہا ہی تو ہی چشم  
 اسمین چھوٹی ہو سو ہو چشم  
 شاعر معروف میان و لکیر مرثیہ گوہر نگہ لال نام پہلی طرب تخلص تہا تو کم کا یہ سکہ سیدہ مرثیہ اسلا  
 ہوئی یوان پانچ تو ہی چیل میں ڈو دیامرثیہ کوئی اختیار کی پہلی شاگرد مزار خانی نوازش کی بعد ناخ  
 کسکو دکھاؤں میں یہ پہلا ماجرای چشم  
 ناسو بن گئی ہن عزیز و بجای چشم  
 باتین تر می سنا کرین اور و کہہ تین شی کل  
 آئی طرب ترا جو وہ خوش چشم باغین  
 نرگس کی دستی کیچو تو ہی فدای چشم



با شکر و گنجینه مقیم کنون رخ دیوان آیت کرده که جسکی تمام کی تاریخ تذکره شکرهای انجاهی شاگرد مذنب  
 آنکه لکنی نهین دینین یہ سنگر ملکین  
 اینا دکھلا من سیاہر جو وہ خود سپرین  
 کہتی ہین قامت جانانگی زبانی تیم  
 ایک سی لپک نیادہ ہی جضا کاہین  
 کل کار و ناتھامری گریہ خون کا چوڑ  
 میر جیسی ہین نہین ہین یہ کمانی لوسی  
 سب یہ کہتی ہین کہ دیوانی کو ہی فصد  
 ایک پر ایک کو ترجیح خدائی دی ہی  
 قطرہ اشک ہی اب دانہ گوہر اونکو  
 یا خدا مثل سحر وہ شب کیسو ہوسفید  
 فتنہ زانی میں قیامت شرف کہتی ہین  
 موج می یار کی رفتار ہی میاقد ہے  
 دخل ہی کاہی ہوتا ہی طبیعت کی خلا  
 اب گوہر ہی ترا آب پر شکلی تاسر

ہونی ہین روزرگ خوابکو نشتر ملکین  
 لی سلامی تری ہر چشم جہا کہ ملکین  
 چھوٹی قدر ہین بڑی فتنہ جھنڈ ملکین  
 کج او ایار کی چون ہی تو خود سپرین ملکین  
 قطرہ اشک سی ہی آج نہین تیر ملکین  
 لوک کی ابرون سی لہتی ہین خود تیر ملکین  
 یار لہم اسد اگر تیری ہین نشتر ملکین  
 چشم ہی زینت رخ آنکہ کار پور ملکین  
 یاد ایام کہ تہین خون کی چاد پکین  
 یہ ایسا ہو کہ دیکھی وہ اوٹھا کہ ملکین  
 باہر ہین سنگر تو اوٹ دین جنت ملکین  
 چشم زلدار ہی سائے خط ساعہ ملکین  
 دین اذیت جو پڑین آنکہ کی اندر ملکین  
 ماتم سبط سپرین جو ہین تیر ملکین

منشی امیر احمد امیر خلیف مولوی کرم احمد اولاد میں حضرت شاہ میناقدس سرہ  
 باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاکر در شید منشی مظفر علی اسپر

دل کو لکھی کہ در نظر ہون  
 ہون وہ دیدہ انسان کو ہین زور ملکین  
 سید علی حسن گلانی ہین برابر ملکین  
 حسن الاصفہان حضرت امام زمان  
 منشاہی اولاد میں ہمارے شوق کی باشندہ شاکر  
 ایسی ہین نظر خلق ہین و لہر ملکین  
 آج ہون میں ہی ملکین تیار ملکین  
 تیار کی سی کہین اور سو ملکین  
 دل کو لکھی خبری برائی ہین چہ ملکین  
 انگری جان کی سید پکین ہر اول  
 روی پارہین تارو خبر ملکین  
 ان اوں تک کہ گور ملکین  
 جان اور میں ملکین  
 جانی اوچا تہین سبط  
 جانی اوچا تہین سبط  
 جانی اوچا تہین سبط

دل کو لکھی خبری برائی ہین چہ ملکین  
 انگری جان کی سید پکین ہر اول  
 روی پارہین تارو خبر ملکین  
 ان اوں تک کہ گور ملکین  
 جان اور میں ملکین  
 جانی اوچا تہین سبط  
 جانی اوچا تہین سبط  
 جانی اوچا تہین سبط



کند و کلاوت دی بن کر پلکین  
باز می بین من لب تکلمت پلکین  
عاشق اوس بنی نه کسلح یون کول  
سامی حرمین آیدین بن فرزند پلکین

بهر جان کانی بی یونیک غل تاشادار  
منی آهون این اشک که خون تو پلکین  
بدرمان ده خون نه اسپر پلکین  
هانک بی بانی برونی سخت پلکین

لرم اغری سوا حرمین بن  
عاشق اوس بنی نه کسلح یون کول  
سامی حرمین آیدین بن فرزند پلکین  
بهر جان کانی بی یونیک غل تاشادار

بر پریان آنکین کانی من خوشتر پلکین  
پنج شاخ کیطرح سهندگی این شب پلکین  
کف افسوس ملا کرتی من بن پلکین

عضو عضو آب کاهی مری لهر کاپیاسا  
سوزش عشق سی جلی من به آنکین انبی  
جستی آنکینسی هیا پو رخ روشن سایل

مصباح حضرت سلطان عالم تدرید لود منشی مظفر علی اسیر خلف میرد علی اولادین حضرت عباس علیه السلام  
که باشد قصبه قصبه می کهنه صاحب دل فارسی ریخته شاگرد رشید غلام همدا فی مصحفی

دلین آئین مری آنکین من گریه پلکین  
واه رنی شوق به هم پلکین خنجر پلکین  
دیچگون نزع مین یا خالق آنکین  
هول و خشک جو چون آنسو منی تر پلکین  
خاک چمنو آئین کی عاشق منی پلکین  
جل ہی جاتین کی نہیں بال سمند پلکین  
تیخ کیطرح نہیں رکھتی من لنگر پلکین  
نوکن کی لیتی من کیا صورت نشتر پلکین  
منه پهبانی کوهو دین اشک کی جا پلکین  
قدسی ہی زلف سوز زلف سی پلکین  
که ہو تین شانہ گیسوی سمنبر پلکین

ایسی برگشته مین کیون مثل مقدر پلکین  
تکلی بندگی رخساره قاتل کیطرف  
دو پی وقت تو تنکی کاسهار ایدو جای  
ضبط اسرار محبت ہی بی نظور نظر  
گردیا صورت غریب مشک سینہ  
پہی جلنا ہی جو آنکین کاحرارت کی سبب  
قتل عشاق مین کیا عذر زاکت ہی نہیں  
خون کا نام نہیں مری تن لاش مین  
بعد رون ہی مجکو کفن کی خواہش  
کیا ترقی ہی جس من کے ماشا اللہ  
خواب من ہاتہ لگی دولت بیدار اسیر

میرنواب موزون لدر بند علی باشندہ کهنه صاحب دلوان شاکر و منشی مظفر علی اسیر

بدرمان ده خون نه اسپر پلکین  
هانک بی بانی برونی سخت پلکین  
لرم اغری سوا حرمین بن  
عاشق اوس بنی نه کسلح یون کول  
سامی حرمین آیدین بن فرزند پلکین  
بهر جان کانی بی یونیک غل تاشادار

عاشق اوس بنی نه کسلح یون کول  
سامی حرمین آیدین بن فرزند پلکین  
بهر جان کانی بی یونیک غل تاشادار  
منی آهون این اشک که خون تو پلکین  
بدرمان ده خون نه اسپر پلکین  
هانک بی بانی برونی سخت پلکین

عاشق اوس بنی نه کسلح یون کول  
سامی حرمین آیدین بن فرزند پلکین  
بهر جان کانی بی یونیک غل تاشادار  
منی آهون این اشک که خون تو پلکین  
بدرمان ده خون نه اسپر پلکین  
هانک بی بانی برونی سخت پلکین

بدرمان ده خون نه اسپر پلکین  
هانک بی بانی برونی سخت پلکین  
لرم اغری سوا حرمین بن  
عاشق اوس بنی نه کسلح یون کول  
سامی حرمین آیدین بن فرزند پلکین  
بهر جان کانی بی یونیک غل تاشادار





جہاڑو کی ایسی حورونکی درکار ہیں بلکہ ہیں  
 چہستی ہیں مری یادوں میں کجا خار ہیں بلکہ ہیں  
 زلفین ہیں آنکھیں ہیں سچ ہی یاد ہیں بلکہ ہیں  
 اب بی کرن کی نہیں درکار ہیں بلکہ ہیں  
 ایست تری مہمان ہوان ہار ہیں بلکہ ہیں  
 یا فی میری آپ نکھون میں درچار ہیں بلکہ ہیں  
 وہ زار ہون مجسی مری طیار ہیں بلکہ ہیں  
 خون دل عشقی سی یہ گلزار ہیں بلکہ ہیں

جارب کس قصر گل رشک ارم ہون  
 آنکھیں جو بلین تلوون سی کہنی لگا وہ گل  
 نسبت ہی تری چہری سی کیا شمس و قمر کو  
 ای مہروش انگیا میں ہیں گس کی بی پہول  
 اور جانین ہونین عشق مزہ میں تو بجایا  
 ہر روز جلاتا ہون کہ او سکونہ نظر ہو  
 آنکھوں میں سما جاتا ہون مثل نگہ چشم  
 ہولی میں گللال انہ پڑا ہی نہ یہ سمجھو

اوس طور کی شعلی کی ہوان ہار ہیں بلکہ ہیں  
 ای آفت جان کیا تری خوشوار ہیں بلکہ ہیں  
 اشکوئی عوض آج شکار ہیں بلکہ ہیں  
 اسوٹے رنگس کو پھی درکار ہیں بلکہ ہیں  
 منصور تو آنسو میں مری دار ہیں بلکہ ہیں  
 ہیں شکل بان قابل گھٹا میں بلکہ ہیں  
 ای گل چین رخ میں تھی خار میں بلکہ ہیں  
 دیکھ اوبت بید میں مری دین دار ہیں بلکہ ہیں

جلتی ہیں چین کیا ہی طر حد رہیں بلکہ ہیں  
 آنکھوں کی طرح اڑنی کو طیار ہیں بلکہ ہیں  
 یہی تری نظرون فی رولایا ہی جو جو کو  
 تم جاؤ جو گلشن میں تو جہاڑیں و شو کو  
 کیون فاش کجا از محبت یہ سزا ہی  
 حیران ہون کیون دیدہ و دانستہ میں غاشق  
 چہ جاتی ہیں یہ پای نگہ میں دم گلگشت  
 کیا اشک کی دانوں سی بنا لیتی ہیں جہ

خیاں ہر دوستان ہی بہاوت ہر ایک تار مزہ  
 بیای خط شاعری ہر ایک تار مزہ  
 ای خار بیان ہر ایک تار مزہ  
 کہ چشم بویا ہی خواستگار مزہ  
 دعایہ کس تہن رو کہم یفن تار مزہ  
 بجای خار شک ہون دو این خار مزہ  
 میں ہوش وقت نایبہ بھج تار مزہ  
 ہن ہنال گل بر تو حدین جو خار مزہ



ہو انہ شکس سبھی نغمہ آواز مزہ  
 چہری تری در میں کیا تیغ آواز مزہ  
 چہری تری در میں کیا تیغ آواز مزہ  
 چہری تری در میں کیا تیغ آواز مزہ  
 چہری تری در میں کیا تیغ آواز مزہ  
 چہری تری در میں کیا تیغ آواز مزہ  
 چہری تری در میں کیا تیغ آواز مزہ  
 چہری تری در میں کیا تیغ آواز مزہ

نظر میں نہیں اوسے نسا کا ہون  
 فنا ہے دل پر کب میں نسا کا ہون  
 چہ جاتی ہیں یہ پای نگہ میں دم گلگشت  
 کیا اشک کی دانوں سی بنا لیتی ہیں جہ  
 چہ جاتی ہیں یہ پای نگہ میں دم گلگشت  
 کیا اشک کی دانوں سی بنا لیتی ہیں جہ



بی قصه اوست گل ننگدل عثمانک بین  
 عطری آفتون کی بدلی دیده ننگدل بین  
 زلف جانان بین از نرسن چسبیده اند  
 باغی کی ای حسرت دیده ننگدل بین  
 بخت شروین گل بین سبب بی غوغای در ننگدل  
 ای بی جا بجا و ننگدل بین

نشانی دون گل نامی جو انگهون کو  
 یہ جلتی ہین بری فرقت میں شعلہ رو انگهین  
 ہسی گا خون رگ سنگ نرمی بل میں  
 لگا کی کہتی ہین سرمہ وہ مازسی و کھو  
 بتائیں لشک کی دانون سی سوج کیا و کر  
 ہنہین میں کم رگ خواب گران احت سی  
 ہسی او سکی علس پتیر شہاب کا وہ ہو کا  
 یکات چو کپتی ہی تو آنکہ کہل نہیں سکتی  
 محب بہا ہسی قطرات لشک خونی سی  
 جو بیٹھی نظرون سی کھو تو جان شیرین  
 ملا کی منہ مری منہ سی کر جو چار انگهین  
 خلش یہ انگی رگ سنگ سرمہ سستی ہی  
 وہ اپنی چشم کی گردش کہا کی کہتی ہین  
 جو او کی آنکھ ہونہ چندتی کر دن گل گرس  
 وہ اپنی جان کا ہوتا ہی شمر ہی محسوس

کہون ہر گل بادام ہین یہ حسار مرثہ  
 زبازہ شمع کا بن بن گئی ہین تار مرثہ  
 کہ نشتر سی کہین تیز تر ہین حسار مرثہ  
 سیاہ تاب ہوتی تیغ آبدار مرثہ  
 پہنچ سکین گی نہ کوتاہ ہین بہتہ تار مرثہ  
 نہ رنج دی کی سبک ہون نظر میں تار مرثہ  
 یہ گرمیوں پہ ہی وہ برق شعلہ بار مرثہ  
 یہ ناتوان کو تمہاری گران ہی تار مرثہ  
 اجمی ہی دید کی قابل یہ لالہ زار مرثہ  
 چہری ہی شہد کی یہ نیش دھکار مرثہ  
 خدا ہون انگهون پہ انگهین مرثہ تار مرثہ  
 وہ کون بل ہی نہیں جسکو عشق خار مرثہ  
 فسان سی تیز ہوتی تیغ آبدار مرثہ  
 تو شاخ زگرس شہلا گردن حسار مرثہ  
 جو دیکہ بہا کی ہوتا ہی دو ستار مرثہ

۱۳۱  
 کان میں در زبونی لنت خیز ناک میں  
 کون کی بوی زلف عین لانی نہیں  
 کین صبح لانی ہی مراد م ننگ بین  
 خوش جهان ہوتا ہی وہ توین جانی بین  
 کس آئی ہماری خاطر نہیں آفت کوئی  
 ایسی عیب سی ہوتا نہیں آفت کوئی  
 صیسی بوی ذہن کی لانی ہی کونک بین  
 ناک رگی بری کیونکہ لانی خاتم بین  
 بی ہنسی کی گوی بہت  
 و اعطادہ مست بین ہم ناک بین  
 پختہ نیامی کی کہین بین لانا افغان  
 باوکان دشاہت مخطوطہ گل لانا افغان  
 ہویہ دار بین باوکان دشاہت مخطوطہ گل لانا افغان  
 ہوا تو رہی وہ بین سپر ناک بین  
 کجا تو رہی بری ہر ناک بین  
 کو کونہ عاقبتون کی بری ہر ناک بین  
 مصلحتی اور مصلحت ساز اور ہی  
 کجا بوی ہر ناک بین

تاک

شیر مینہ سخنوری شیخ امام بخش ناسخ خلت شیخ خدش تاجر باشندہ کسوت من یوان لسی دگا رہن

کجا بوی ہر ناک بین  
 مصلحتی اور مصلحت ساز اور ہی  
 کو کونہ عاقبتون کی بری ہر ناک بین  
 ہوا تو رہی بری ہر ناک بین  
 کجا تو رہی بری ہر ناک بین  
 ہویہ دار بین باوکان دشاہت مخطوطہ گل لانا افغان  
 باوکان دشاہت مخطوطہ گل لانا افغان  
 پختہ نیامی کی کہین بین لانا افغان  
 و اعطادہ مست بین ہم ناک بین  
 بی ہنسی کی گوی بہت  
 ناک رگی بری کیونکہ لانی خاتم بین  
 صیسی بوی ذہن کی لانی ہی کونک بین  
 ایسی عیب سی ہوتا نہیں آفت کوئی  
 کس آئی ہماری خاطر نہیں آفت کوئی  
 خوش جهان ہوتا ہی وہ توین جانی بین  
 کین صبح لانی ہی مراد م ننگ بین  
 کان میں در زبونی لنت خیز ناک میں







داداد شاه پادشاه کی باشنده نیکو  
صاحب دیوان شاکردش انان علی

نظرائی تین برتلف بر نشان عارض  
که به لاین کین بلای شب چیران عارض  
مرضی کاس کای یکاادی جان عارض  
هوگیای ایتم تن کیون برنابان عارض  
رانت به تری کی چایزهای عارض

خط بلقیس ای تخطالی هم بلقیس  
رنت اور ای تین پی ای بیگمان عارض  
عارضی حسن برانتا بنین لازم بی زود  
تلف همند و کویطی ای دوپوشان عارض  
فلک حسن ای توهم در نشان عارض  
هوگیای ای تین ای پردای بهیاشن سی  
مرضی تین بی نظرائی تیر دمان عارض

آینه خانی من کرتاهی چراغان عارض	وجه سپه کاشب تاریک مین جاباهی اگر
مگر ایسی نهینت که تا کوئی انسان عارض	نهین معلوم که جوون کی بھی هوون کی نهون
هین مری ماه کی خوشید و خشان عارض	هون مین چیران ہی کیونکر شب گیسو موجود
هوگیای ای مرض عشق حسینان عارض	کیون دن رات کراها مین که ون ای تاسخ

ملازم راجه بهرت پور حکیم وحید مدد خان وحید خلت حکیم سعید مدد خان بن عارف الملک عبدالمدخان باشنده بران

پاره نور مین یک هوئی نهان عارض	کیون چهپا تاهی صنم توتہ دمان عارض
یار و ذکلهاد و کعبین سی و خشان عارض	کیون کهاتی همجوی آینه سستی مین عیث
اہل سلام ہون لاریب مین قرآن عارض	ہمنی بو جویا راسمین گنہ کیا ٹھہر
ہمکو دکھلائی اگر وہ متر تابان عارض	چاک ہوشل کھان دیکھی دمان نگاہ
ڈھانپ لیتی ہی جو وہ لفت پشان عارض	صفو دل پیری سانپ سی لونی مین وحید

مولوی کرامت علی مرحوم تاریخ گو اظہر ولادمانت علی باشنده شہید توابع فرخ آباد و دکن صاحب دیوان گروہی

چشمہ مہر بہ لادین کی یہ طوفان عارض	نذکبار شک تو عروق افشان عارض
رحل یہ خطہ ہی ترا او سپہ مین قرآن عارض	نہ تو مہتاب ہین مہر درخشان عارض
یون خطہ سبز مین تیری مین نہان عارض	جیسی آسرن ہونہ غلات مغل
ایسی دیکھی مین تری ای متر تابان عارض	جای اشک ب گل مہتاب مین چہرتی مین
ہمنی دیکھی تو جہای تیر دمان عارض	شرم اس درجہ ہی اوس آئینہ کو اظہر

توابع صاحب الدولہ حافظ الملک محمد تقی علیخان در شہید جنگ حسام خلت نواب سعید علیخان کی او

بیت بیتی نظر دیرہ آریان عارض  
میں معلوم کر سیدی مین سلیمان عارض  
گول آتینی ہی چہر نہین جان عارض  
میں کھنکھانہ کور احمد علی کامل مدد لوی  
توابع صاحب الدولہ حافظ الملک محمد تقی علیخان در شہید جنگ حسام خلت نواب سعید علیخان کی او



توزار کی نیب باریک سراق  
 توار کی نیب باریک سراق  
 توار کی نیب باریک سراق  
 توار کی نیب باریک سراق

کفر و اسلام سی ہی حسن بتان کی ترکیب تو جو ہو بزم میں پیر شمع کی حاجت رہے رو برو کامل خستہ کی اوٹھائی جو تھا	دلف ہندو ہی جو کافر تو مسلمان عارض کیا ہی روشن ہیں تری امی متابان عارض ہو گیا آئینہ سان دیکھ کے حیران عارض
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شیخ علی حسین جو یاد گار شیخ فتح علی سبب قربت آتو صاحب قدسی رحیل عظیم بابوسی وار دلکھ پور  
 اوں مانیہیں نکھا اور قاد علیخان کا دودو رہا چندی کا نور میں مقیم رہی وطن لوگ ہی صدا دیوان کرد

پونہی ہین امی بت چالاک کہ قرآن عارض اب نہ پائین گی غضا آئین مسیحا ہی اگر درویا قوت و گل و سنبل و زنگس امی گل تنگڑی تنگڑی ہو ابھی مثل کتان امی ہر و کیا صفائی ہی ٹھہرتی تھین چشم مردم مثل بلبل ہی ہوس دیکھنی کی پروں کو اپنی جو پاک کی کہین او مسیحا فی کو	دیکھا کرتی ہین جو ہندو مسلمان عارض ہو گیا دروغم دوری جانان عارض ہین تری گیسو و چشم و لب دندان عارض دیکھنی پائی اگر مہر درخشان عارض ای پری آئینی کو کرتی ہین حیران عارض شک گل ہین تری امی شک سلیمان عارض درو واقف وہ بہت ہی شہ مردان عارض
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تہانہ دار کرنیل گنج ضلع کانپور سعادت سجاوت لہ جہان خان اکبر اعظم گدہ مقیم کانپور شاگرد شک

ہنسکی چہ پرون سوی کہلائی جو جانان عارض اکتہ ڈالی کیسی گل پہی گلشن مین چنپ گتی صبح وطن ترف جو کہولی تہنی ہین پری نام خداتیری پری خسارے	دیکھ تیری نہیں ایسی گل خندان عارض دیکھ پائی جو تری بلبل نالان عارض ہی غضب آئی تہ شام غریبان عارض چوم لین آنکھوں سی دیکھین جو سلطان عارض
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کرتی ہین جو ہندو مسلمان عارض  
 وہ حسین او دروغتہ ہی وہ رخ عارض  
 ورت مونی کی تری لعل خوشان عارض  
 تری تبارہ عطلات مین عارض  
 ہجرت ہین جو ہندو مسلمان عارض  
 خط شکنی ہی جو ہندو مسلمان عارض  
 اسے بنات تری جی کی شہان عارض

۱۲۵  
 یہ لہزم زادیم شاد پورس عطا پور عارض  
 یہ حسن تلکدہ مرقعی غلیخان عارض  
 سعادت خان نام شاگرد خندان عارض

بہرہ خطری تریا برباب عارض  
 غل شکنین و خطہ شمس ای ایس عارض  
 ہو گیا ادوی کی نقش نگار عارض  
 دیکھو دام من کیسے شکار عارض  
 نازیل ہوئی لگا لگا عارض  
 لہر و لہر مین مہر یکمان پری عارض  
 خرواٹا ہو کہ ہون تری تار عارض  
 نال شمس درخشان ہی رخ او یکا عارض  
 نال کیسی کہ ہو اوک دو عارض  
 ازاعلیٰ موم نظر دلہ ز عارض  
 اولادین مالک عارض



کلیات میں پانچ قسم کی زراعت ہیں  
 ۱۔ کھیتی باڑی  
 ۲۔ باغبانی  
 ۳۔ چوپائیاں  
 ۴۔ پھوس  
 ۵۔ مچھلی پالنا

پہلی قسم کی زراعت میں کھیتی باڑی  
 ہے جس میں مختلف قسم کے پھوس  
 اور مچھلی پالنا شامل ہے۔

دوسری قسم کی زراعت میں باغبانی  
 ہے جس میں مختلف قسم کے پھوس  
 اور مچھلی پالنا شامل ہے۔

وطن بزرگوں کا مدینہ منورہ بعد ملی انکا مسکن لکھنؤ صاحب یوان ساگر و غلام مہدائی مصحفی  
 دیکھی کر مرغ چمن اوسکی بہار عارض  
 نصب گیننی مری قبر میں کرنا میر گ  
 حیف ہی ہمتو فطر ایک جہک کو تیریز

فکر معاصرین

علم تکسیر میں یکجا فصیح لفظی خواجہ وزیر وزیر ولد خواجہ فقیر باشندہ لکھنؤ صاحب یوان باشندہ

سہرہ خطسی بڑھا اور وقار عارض کیا ہی و پچھ ہی یار بہار عارض اوجوان خطسیہ ہو گا یہ پیری میں سفید اسی گلو کرتی ہو کیا حسن و روزہ پر و دولت حسن یہ پرخاک اور راکھی ہی اوس رخ صاف پہ کیا روئی مخطط کہوں صاف ہو آئینہ سان پہ خط شکنین شبنم جہاں ہی کہاں خطسیہ صدی ہی اوسکی میں کہو موجہ گھنت گل ہی پے نیل گلدام گال پر گال فرار کہلی تاشا دیکھو کری قالب کو تہی شوق ہم آنغوشی میں	خضر آباد ہوا نام و دیار عارض کہ نگہ بیٹھ رہی جا کے کنار عارض صبح ہو جا چکی اک دن شبنم عارض عارضی ہی چمن رخ میں بہار عارض غازہ عارض پہ ہی ایوانی غبار عارض پہول سی کانوں میں چہ جانتی گنجا عارض پہر حلیت غم سے اللہ تبار عارض سیا زین نزاکت سی ہی بار عارض عندلیب دل نالان ہی شکار عارض اپنا رخسار یہ ہی عاشق زار عارض والہ ہی شکل مہ نو ہو کنا ر عارض
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خوار و نہ کہی تہا ہر عارض  
 ہر گلی ہو پختہ خطسیہ نشان ہوا  
 خالی رخسار کس شبنم عارض  
 غل گان پوجو تہی شبنم عارض  
 اوڑھی گیتا جو خطسیہ عارض  
 یاد رخسار میں بوستالی شبنم عارض  
 رات گل ہی سیلتی ہی کار عارض

۱۲۶

کیا بھی وہی خاندہ بہار عارض  
 نکست خوار نزاکت سے ہی عارض  
 شیخ اباد علی بھر خلف امام بخش خان  
 نشندہ لکھنؤ صاحب یوان ساگر و غلام مہدائی مصحفی  
 علم تکسیر میں یکجا فصیح لفظی خواجہ وزیر وزیر ولد خواجہ فقیر باشندہ لکھنؤ صاحب یوان باشندہ

لطیف دنیا ہی کا تان بن نہایت تازہ  
 بجز خط سے ہونے اور مبارک عارض  
 جلوہ گر ہو کر صفا حسن سوا چمک  
 گمانی خاکین سب زب خط بار بار  
 بیدرون اندر ہی نقشب نگار عارض  
 وطن بزرگ گنگا قصبہ سیون ہمراہ نواب  
 روشن الدولہ صاحب درویش کا پیو  
 نثار دراز شیدائے پبلد عارض

<p>پہ ماہ میں تلتا سے وقار عارض          یہ بیضا سی نکلتا نہیں کار عارض          دیکھی چوڑ کے تانبی پخیا عارض          تم تہین سوئی کی چڑیا سی شکا عارض          ہی خداوند صلب آئندہ دار عارض          تپ چڑھی مہر کو اوٹھا جو بخار عارض          کان مشتاق سخن آنکھ دو چار عارض</p>	<p>بج ہیران پر شرف رکھتی بین تیری برو          کہ رہی بین ار فی طالب دیدار تمام          پوچھتا کیا ہی محوس ہی محبوب کا رنگ          ہاتھ کب آتی بین خسار گل انداموں کے          خور و یونکو خدائی یہ دیا ہے تیرے          وہو پافر و ختہ رو کر کی اوسی زرد          کھر صرف محبت ہمتن یاری ہی</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نثار دراز شیدائے پبلد عارض  
 ہی ہر اک تھوٹا شائستہ دو بار عارض  
 آئندہ بکھڑے ہی بازار دو بار عارض  
 خاں بزرگ وہ شائستہ تہین دو بار عارض  
 کاشون کر کے تہین عطل ہر بار عارض  
 آئندہ بکھڑے ہی بازار دو بار عارض  
 آئندہ بکھڑے ہی بازار دو بار عارض

مصاحب حضرت سلطان عالم منشی میر ظفر علی اسمیر خائف میر درد علی سید علوی اولاد میں حضرت میر  
 علیہ السلام کی باشندہ تھیں صاحب یوان فارسی ریختہ اور عشق نامہ شکار در شید علامہ احمد علی

<p>باہ و خورشید ہی بین آئندہ دار عارض          عکس کان ہی نزاکت سی ہن بار عارض          ماہ قربان جب میں ہر نثار عارض          نو بہار چنستان ہے بہار عارض          شمع پروانی کی صورت ہی نثار عارض          جلوہ گر حال نہیں ہے یہ کنار عارض          بوش آئی جو او تر جامی بخار عارض          بی ادب آئندہ ہوتا ہے دو چار عارض</p>	<p>ہوسکی آئینہ کیا خاک دو چار عارض          زلف کا بوجہ اوٹھی اوسکی کمر سی کیونکر          سنبلی گیسو نہ پر قوس متداہر رو پر          غنڈ لپیوں کی طرح کیوں نہوں لانا عشق          وہ حسین ہو کہ ہن محشوق ہی عاشق تیر          پہلو ماہ میں سب کہتی ہن تار اچھا          گرمی جسم نی دیوانہ بنا یا ہی سچے          تیغ ابرو کی دکھا کر اوسی چورنگ کرو</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نثار دراز شیدائے پبلد عارض  
 ہی ہر اک تھوٹا شائستہ دو بار عارض  
 آئندہ بکھڑے ہی بازار دو بار عارض  
 خاں بزرگ وہ شائستہ تہین دو بار عارض  
 کاشون کر کے تہین عطل ہر بار عارض  
 آئندہ بکھڑے ہی بازار دو بار عارض  
 آئندہ بکھڑے ہی بازار دو بار عارض

نثار دراز شیدائے پبلد عارض  
 ہی ہر اک تھوٹا شائستہ دو بار عارض  
 آئندہ بکھڑے ہی بازار دو بار عارض  
 خاں بزرگ وہ شائستہ تہین دو بار عارض  
 کاشون کر کے تہین عطل ہر بار عارض  
 آئندہ بکھڑے ہی بازار دو بار عارض  
 آئندہ بکھڑے ہی بازار دو بار عارض

باغبانی کا نامی خاص از اسون کوثر

دور کرینی بن پیمان حسن و عارض  
دم گلنت تخی دیو کی پچھن بس  
گل تویشید کو کراتی نکی صفا  
ہاں بہار گل تویشید پنا  
ہزارہ اور کاغذ دیو کی  
الستین رخ می تھاری بویشید پنا  
ای ناسب دی کئی جو شاعران

چو پیمان پر دم ان خودین موزون  
خط بیان کو وہ کئی بن عارض  
نواب غلام حسین خان  
پیش پیمان کو وہ دار پکھو فارسی

رات اونچایہ ہوا شعلہ نار عارض  
آج غیرون پگری بق شر عارض  
انگھین کرتی بین ڈر اشک شاعر عارض

مشعل مہ کو کیا پیر فلک فی روشن  
جل گئی اوسنی جو بوسی ہمیں ہنس گئی  
یہ چو داوس عارض تابانجا جو آہی خالی

شیخ فضل احمد کیف ولد شیخ اکبر علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میرزا میر صاحب

خط سی مسدود ہوتی راہ دیار عارض  
دیکھی گھٹی ہی کیونکر شب عارض  
سر مدہ طور سی بہتر ہی غب عارض  
کون جہسا ہی بہلا عاشق زار عارض  
پونچھتی دامن یوسف سی عمار عارض  
مین لبون پر ہون خدا تو ہوتا عارض  
لاکھ گھو گھٹ کو کوری یا حصا عارض  
ہمنی شمشیر سی جہینا ہی دیار عارض  
یاب پیرا کی دکھا جابی بہار عارض  
مفت تم کہوتی ہوانی یار وقار عارض

کون دیکھی گانبا ہی یار بہار عارض  
دور دور خط مشکین ہی خدا خیر کے  
وہ کہتی ہن خدائی جنہیں انگھین دینی بن  
ساتھ خوشید پیر تو کی ہوا ہون محشور  
تاز لیجا جو کوئی اوسکی خبر پہنچاتا  
رویر و یار کی شیرین فی کہا عذر اسی  
کچھ عاشق مشتاق پہنچ جاتی ہی  
اہ کہینچی ہی جگر سے تو تب میں بوسی  
یا علی رحمت خوشید کا مشتاق ہون  
کیف سی شخص کو دیتی ہون ہزاروں بو

میر نواب موزون خلف میر بندہ علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد منشی میر مظفر علی

گل خوشید بنی آنت دیار عارض  
ہون سکندری جہان ایند دار عارض

تم جو دکھلا دو گلک تا نہیں بہار عارض  
کیونکہ دیکھی کوئی اوس گل کی بہار عارض

نظمیہ جو کو یہ او پھای قیاب عارض  
یہ در عارض ہی نامہ سہار عارض  
سن ہی دیکھ جلال پھن عارض

خط جو غلامی تو زلفون کو نشان کو  
آب طوطی شکر غازی شاعر عارض  
ظاور شہر کی تقویر سی روشن ہوا  
کہ خانی سراخن ہی جہاں کیبا

زلف کی ہول پہلیان میں بہار عارض  
جو کلک یک نظر راہ دیار عارض  
دی گلگون سی مری گل کی پکھتا ہی عارض  
نیر افشان ہی پیمان صبح بہار عارض  
بوسی کشید کوئی حسن بین دیو سی عارض  
مرا اکبریک مضطرب غلظت نصیر اللہ عارض  
سکون داوس گل کاغذ سی ہوتا عارض  
ہزارا کہیں لکھنؤ شاگرد بیان قلندر عارض  
مرا اکبریک مضطرب غلظت نصیر اللہ عارض

میرزا اکبریک مضطرب غلظت نصیر اللہ عارض  
سکون داوس گل کاغذ سی ہوتا عارض  
ہزارا کہیں لکھنؤ شاگرد بیان قلندر عارض  
مرا اکبریک مضطرب غلظت نصیر اللہ عارض



پونج نام اوده اور ناز سحر  
 سبھی دلچسپ جوہر کی پودہ بہار عارض  
 جیسا تھا خاصا عشق طور سے اور عارض  
 جیسا کہ پندہ آبا و جد سے اسی صفت کو قفا  
 عشق و محبت کا مقابل ہی وقت اعارض  
 ایسی ہی حال نہیں ہیں کیا عارض  
 ایسی ہی حال نہیں ہیں کیا عارض

کشور حسن میں کیا خوب ہی لریں و نہار رشک سی داغ دل ماہ پیری آج تک سر وہی قامت موزون کاتری بندہ ہی مضطرب کیوں نہ پیرن گو در جاناں گ	روز عارض ہی تو خطا اینہ دار عارض ہو گیا تھا کہ میں کبار دو چار عارض گل فقط زری نہیں بلج گذار عارض دل ہی قربان جبین جان ہی عارض
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

عبد الکریم خان حنا ولد سرور خان باشندہ لکھنؤ صاحب نوان گرویدر وزیر

خط نکلنی سی ہوئی او بہار عارض طوطی خط سی خزان ہی جن می نگار جلوہ نور خدا حسن رخ جاناں ہی روز روشن گو کیا شام سوا خط فی خواب سی اوی کی گذشت جو بھی توہ بڑ گیا زخم جگر دید رخ تو خط سے وہ بیان گلشن میں جو آیا اندین آتش کا عاشق زار ہوں میں خال خط جاناں کا بوسہ وی صنم ہی سب مرگ حبا	لی اور حسن کو پر بگی غبار عارض طائر رنگ پریدہ ہی بہار عارض کم نہیں واوی امین سے دیار عارض ظلمت اباد ہوئی صبح بہار عارض پیچہ مہر ہی آتہ دار عارض بن گیا مہر تم نگا غبار عارض بنگیا شاہد گل آتہ دار عارض نقش ہی لپہ مری نقش نگار عارض صوت برق شراب ہی نار عارض
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شیخ بزم موم قسما پھیت اپنی فن میں شہرہ آفاق خلف شیخ طاہر باشندہ لکھنؤ

ظاہر گو خط اور نس ہو اثار عارض شکر بند کہ ہوا شکر خط سی آباد	پر حقیقت میں دو بالا ہی وقت اعارض ایک عرصی سی تہا ویران وی اعارض
-----------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------

صنعتی الکی ہوئی عارض  
 خط شکر کی آگ سی پوری عارض  
 موزون جانی کہ نہیں تاراج دیار عارض  
 رخ روشن نہیں ہی بہار عارض  
 چار جانب ہی او بہار ہی عارض  
 اکین جی مرقا ہو تو ای عارض  
 کرون سوا جاب کو نین عارض  
 خط مشکین فی نوموئی این ہی عارض  
 صبح عارض ہوئی این ہی عارض  
 ای پیری لاکھون ای عارض  
 دل علی ماہ کا نام عارض  
 پیچہ گردون بہار عارض  
 ای صنم خدا لادہ خاطر میں عارض  
 خطی آئی سی ہوئی او بہار عارض  
 ای ولی بانی و بہار کا عارض  
 کہی تھی نہیں لکھنؤ عارض  
 نواب احمد خان عارض  
 دلہان بی بی عارض  
 ماحول ہی نومون عارض  
 پون ایمان گردن کون عارض  
 بنانی روپ کی عارض  
 ظنی بون کوئی ای عارض





بہرہ کوشش کی این علی کا لفظی بہ  
 خطائیں ای جی بھی کوئی عارض  
 الگ سے کہیں نہ کو کام ہی کیا یاد  
 دل میں ملامت ہی یاد نہ کرنا  
 نیم پہاڑی علی عرف مرصاحب قبال  
 پیرا لعلی باشندہ ہذا عارض  
 ہاوی کی چشم و دید عارض  
 برف ہی ہی ہی فزون شعلہ نار عارض  
 اس قدر آپ غضب ناک ہوں عارض  
 ہرک ادوی نہ کہیں کی چمک ہاوی عارض  
 نظر اتنی گئی افشان کی شرا عارض  
 تا یہ کیوں جو گئے اور کی شرا عارض  
 صورت بزرگ خزان شعلہ نار عارض  
 دیکھا جاگی نہ میں کا شعلہ نار عارض  
 عنذیب دل عارض کی شرا عارض

سہ و خورشید کرونگا میں شرا عارض	زلف جانان پہ لٹا وونگامین تار و تین
آئینہ ہونہیں سکتا ہی دو چار عارض	رو برو آتی ہی تیری و غیش آتا ہی
جوش کر کہی ہی لکھون تقبش ونگا عارض	رشک رزنگ ہو ہر صفحہ دیوان اپنا

مصحح مطبع مصطفائی میر ناصر علی مرحوم لکھنؤ لکھنؤ صاحب لکھنؤ شرا عارض

منقلب ہوئی نہیں میل بہار عارض	شام خطاسی ہی ہم صبح بہار عارض
کب پسینی سی بھی شعلہ نار عارض	قرب نیک اختر ونگا دیتا ہی سرکش کو بجا
روشن انجم سی ہو ہی تبت عارض	جا بجائے خط مشکین ہی پسینی عیان
سبزہ خطاسی نہیں ہی بہار عارض	حاشیہ ہی خطیرجان ہی گلستان پر قم
قطع پیرا ہن ہستی ہی شرا عارض	ہم ہو ہی جامی سی بہرہ ادوی شرا عارض
دو دو خطائیں نظر آتی ہن شرا عارض	آتشین چہری پہک ہن یہ نشان چمکے
کہ خبار اوٹھنی کا باعث ہی غبار عارض	خط صفائی کا جو آیا ہوا معلوم ہمیں
صبح ہو جا ہی آگے شرا عارض	خط کی آئی پہ پی اندھیرہ کوئی پہ صیر

ہم ہر وہ بلبل ہن کہ کنتی ہن بہار عارض	کل ہی بقدر نظر میں ہی وقار عارض
نہ جلا دی کہیں آئینہ شرا عارض	گرم ای غیرت خورشید ہی نار عارض
آئینہ کیا ہی صلب گمان شرا عارض	دہوم گرمی کی صفائی کی ہاں پہنچی گی
عارضی جانتی گر رنگ بہار عارض	ہم محبت کہی کرتے نہ مثال بلبل

۱۴

تیری بار تروام بہار عارض  
 روز روشن کی ہی عالم میں بارسی قدر  
 روض ہی باعث تکمیل وقار عارض  
 زلف ہی پہنچی ہی مری جان چین  
 دل تکمیل سے پہنچی ہی شرا عارض  
 تو جو کہ سو پہ فدا میں ہوں شرا عارض  
 عظیم عمارت جو جگمگاتے ہیں شرا عارض  
 لکھنؤ شرا عارض عارض عارض

بہرہ کوشش کی این علی کا لفظی بہ  
 خطائیں ای جی بھی کوئی عارض  
 الگ سے کہیں نہ کو کام ہی کیا یاد  
 دل میں ملامت ہی یاد نہ کرنا  
 نیم پہاڑی علی عرف مرصاحب قبال  
 پیرا لعلی باشندہ ہذا عارض  
 ہاوی کی چشم و دید عارض  
 برف ہی ہی ہی فزون شعلہ نار عارض  
 اس قدر آپ غضب ناک ہوں عارض  
 ہرک ادوی نہ کہیں کی چمک ہاوی عارض  
 نظر اتنی گئی افشان کی شرا عارض  
 تا یہ کیوں جو گئے اور کی شرا عارض  
 صورت بزرگ خزان شعلہ نار عارض  
 دیکھا جاگی نہ میں کا شعلہ نار عارض  
 عنذیب دل عارض کی شرا عارض









مکان نابزید مالوری بن تو زون مال  
بوسید حسن کاوتی کوشن کالی  
زمن دانی ہم فک بن ہندی کالی  
ہی بن نام مڈ الفضل ہی  
ہین لکالی ہی ہی ہی ہی  
ہیں لکالی ہی ہی ہی ہی  
بعض خون کی دانی ہین لکالی  
وقت تارہ ہین لکالی  
بکن لکالی ہین لکالی

کہو دو گئی بوسون سی گو تھاری گال	طبیعت اپنی نہیں ہانتی کسی صورت
انگینہ شجر ہی ہین پری تھاری گال	گلوری منہ میں ہی قوزنگ پان ہی صاف عیان
چکوز خط ہی تو ہین جا پذیر ہی بیاری گال	نکسطرح سی کہوں آسمان حسن بہمی
کہ لال ہو گئی بوجہ ایسی بیاری گال	کہو تو کون سی ہی بات پر تمہیں غصہ
وہ سو گئی مری جہاتی یہ کہہ کی بیاری گال	شب وصال میں ای مومج بہت جاگی ہین

موتی ہین تکسہ جویا ہی بیاری گال  
تو بوسون ہی استاری گال  
کہ صاف خط ہی اور لکالی گال  
بیجا بوسون کا پیر لکی ہی ہین لکالی  
ہین پری لکی ہین بوجہ بہتاری گال  
یہ وقت بوسو ہی کلین ہی بہتاری گال  
کالی ہین پری ہی ورنی ماری گال  
۱۳۲

تہانہ وار ضلع کانپور شرف الدین حسین خان شرف لہ شہاب الدین حسین باشندہ علیک گڑھ شرف	
کہ جیسی غیرت خورشید ہین بہتاری گال	کہ جی حسین کی ایسی نہیں بیاری گال
خزینہ زر کی نہیں ہین اگر تھاری گال	ہمیشہ رہتی ہین کیون انپہ ناک زلفونکی
یہ زلفین شام ہین اور صبح ہین تھاری گال	ہین ہی گردنشل ایام سی مجھی کچہ کام
ذرا ہی کہ نہیں گل تھی ہی جھاری گال	فری سی سوئی گالون پہ گال رکھ کر آپ
چہ ہی ہین کھیو وڈ ہین اس ہی تھاری گال	ہین ہی شام غریبی کو میری صبح وطن
نہین کھاتا کسی کو جیالی ماری گال	اے جو بوسی شرف تونی برکتی ہین نیل

عیاں ہی عکس کوری کام شرف گال  
صفا سی ہین نظور میں ایک ہی گال  
کیا تھانی نظور میں ایک ہی گال  
غضب ہی آج تک بنگلون میں بیاری گال  
خدا کی شان ہین کی بیاری گال  
کہین نہ کینے پانی ہی جو تھاری گال

شیخ الہی بخش عتشی خلف شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب یوان گڑھ مری اور سطر شک	
یقین ہی کہس نہیں جانینی کی تھاری گال	جو بوسی وگی مجھی تم دکھا کی بیاری گال
بشکل آنہ شفات ہین تھاری گال	ہی میری آنکھوں کی تپی کا عکس خال ہین
سری حذرا پہ خورشید اپنی ماری گال	قرتی رخ روشن پہ ہوبلا گروان
گل بہت سی خوش نگ ہین تھاری گال	بلند قامت موزون کہین ہی طوبی سی

بہار باغ جوانی ہون و بیاری گال  
موت خط سی بی نیابت ہوا ہین گال  
ہی کہ نہیں مری پانی ہین گال  
بیکر سی ہون بنگانہ رشتہ ہون گال  
موان ہی حسن کی شعلی کا خط جو نکلا گیا  
خدا کی جوان ہون دھواں دھار کلواری گال



مکان نابزید مالوری بن تو زون مال  
بوسید حسن کاوتی کوشن کالی  
زمن دانی ہم فک بن ہندی کالی  
ہی بن نام مڈ الفضل ہی  
ہین لکالی ہی ہی ہی ہی  
ہیں لکالی ہی ہی ہی ہی  
بعض خون کی دانی ہین لکالی  
وقت تارہ ہین لکالی  
بکن لکالی ہین لکالی



صاحب دیوان شکر و رشید  
دانتونسی جباروس کل شکرانی باقی ہونے سے  
بورا کہ صاحب انہی سی جہوری ہونے سے

بس در کیا کرون اوس کلک و صفا محسن  
کلکو نکو خار ہلی سی پل سو کی پیاری کمال

ہونے

شاعر نامی ہمہ گو میر انشاوار اللہ خان محوم انشاوار لد میر ماشا اللہ خان مصدر باشندہ لکھنؤ  
ایک یوان فارسی یک یوان پختہ ایک یوان ریختی ایک دیوان بی نقطہ انسی یادگار

پہر تو کہ بہر کی تم سرد مری ہونے چوس  
قہر ہی گل مری زیب سی تیری کہتا  
رہ قضیحت نہ پورہ تو ذرا چھوٹنی دی  
جگو حیران نگراہ تری دہشت سے  
صدقی اسن ز کی انشاسی یہ کہنا چلی

مولوی محمد بخش شہید ولد شیخ خدا بخش خوشنویس اولاد میں محمد بن بی بکر رضی اللہ عنہ کی

باشندہ قصبہ سندیلہ مقیم لکھنؤ صاحب دیوان گور شیخ امام بخش

بوسی کی ہسیان میں جو بھی یاد آتی ہونے  
کسدر جہ چوسنی میں ملین میں خلاوتین  
کیونکر پڑھون آج دعای ہلال میں  
غنیہ جیاسی پہر نہ چمن میں گھنٹہ ہو  
عشق لب نگار میں کٹی ہی یونہیں عمر

آفتاب لدر وہ خواجہ سرفراز خلیف خواجہ بہادر حسین اراق بن خواجہ مرزا خان انکی باشندہ لکھنؤ

صاحب دیوان شکر و رشید  
دانتونسی جباروس کل شکرانی باقی ہونے سے  
بورا کہ صاحب انہی سی جہوری ہونے سے  
کلکو نکو خار ہلی سی پل سو کی پیاری کمال  
ہونے  
شاعر نامی ہمہ گو میر انشاوار اللہ خان محوم انشاوار لد میر ماشا اللہ خان مصدر باشندہ لکھنؤ  
ایک یوان فارسی یک یوان پختہ ایک یوان ریختی ایک دیوان بی نقطہ انسی یادگار  
پہر تو کہ بہر کی تم سرد مری ہونے چوس  
قہر ہی گل مری زیب سی تیری کہتا  
رہ قضیحت نہ پورہ تو ذرا چھوٹنی دی  
جگو حیران نگراہ تری دہشت سے  
صدقی اسن ز کی انشاسی یہ کہنا چلی  
مولوی محمد بخش شہید ولد شیخ خدا بخش خوشنویس اولاد میں محمد بن بی بکر رضی اللہ عنہ کی  
باشندہ قصبہ سندیلہ مقیم لکھنؤ صاحب دیوان گور شیخ امام بخش  
بوسی کی ہسیان میں جو بھی یاد آتی ہونے  
کسدر جہ چوسنی میں ملین میں خلاوتین  
کیونکر پڑھون آج دعای ہلال میں  
غنیہ جیاسی پہر نہ چمن میں گھنٹہ ہو  
عشق لب نگار میں کٹی ہی یونہیں عمر  
آفتاب لدر وہ خواجہ سرفراز خلیف خواجہ بہادر حسین اراق بن خواجہ مرزا خان انکی باشندہ لکھنؤ



صاحب دیوان شکر و رشید  
دانتونسی جباروس کل شکرانی باقی ہونے سے  
بورا کہ صاحب انہی سی جہوری ہونے سے  
کلکو نکو خار ہلی سی پل سو کی پیاری کمال  
ہونے  
شاعر نامی ہمہ گو میر انشاوار اللہ خان محوم انشاوار لد میر ماشا اللہ خان مصدر باشندہ لکھنؤ  
ایک یوان فارسی یک یوان پختہ ایک یوان ریختی ایک دیوان بی نقطہ انسی یادگار  
پہر تو کہ بہر کی تم سرد مری ہونے چوس  
قہر ہی گل مری زیب سی تیری کہتا  
رہ قضیحت نہ پورہ تو ذرا چھوٹنی دی  
جگو حیران نگراہ تری دہشت سے  
صدقی اسن ز کی انشاسی یہ کہنا چلی  
مولوی محمد بخش شہید ولد شیخ خدا بخش خوشنویس اولاد میں محمد بن بی بکر رضی اللہ عنہ کی  
باشندہ قصبہ سندیلہ مقیم لکھنؤ صاحب دیوان گور شیخ امام بخش  
بوسی کی ہسیان میں جو بھی یاد آتی ہونے  
کسدر جہ چوسنی میں ملین میں خلاوتین  
کیونکر پڑھون آج دعای ہلال میں  
غنیہ جیاسی پہر نہ چمن میں گھنٹہ ہو  
عشق لب نگار میں کٹی ہی یونہیں عمر  
آفتاب لدر وہ خواجہ سرفراز خلیف خواجہ بہادر حسین اراق بن خواجہ مرزا خان انکی باشندہ لکھنؤ

کجاوی اون کون کالی بولہ  
 سب سے پاسبان ہو ہونہ  
 اب فخر سے اپنی پاس کجاوی  
 کجاوی اون کون کالی بولہ  
 سب سے پاسبان ہو ہونہ  
 اب فخر سے اپنی پاس کجاوی

میری کی دانت لعل کی ظالم فی پانی  
 بیل فی باغ میں چہ تری دیکھ پانی  
 سو بار مٹی آتش رخ سی جلائی ہو  
 پہرون نہ مٹی نقش قدم سی دہائی  
 کیا کا تباہی سنگدلی سی پائی ہو  
 خود بوسہ دینی کو وہ مری پالی ہو  
 مٹی لگا کی یار فی جھکو دکھائی ہو  
 غصی سے کیون نہ دانت تلج وہ پائی  
 جب او سنی جام آب سی اتی لگائی ہو  
 آئی ہے میری جان ہو ہونہ  
 نہ کہدی اتی جان کان ہو ہونہ  
 پہیر تا ہون زبان ہو ہونہ  
 رنگ لایا ہے پان ہو ہونہ  
 جان آئی ہی جان ہو ہونہ

روز سخت جو مری باز جب کہلا  
 سب برگ گل زمین پر کتر کی گراوی  
 کیا ذوق بوسہ ہی کہہ صنم ہول ہو لکر  
 آیا اگر خیال قدم بوسس یار کا  
 میں جان بلب ہو جو کہا او سنی وصل میں  
 ایسا عمل پر پہون کہ مری ہو تہہ جب میں  
 لون اب تو بوسہ شوق سی پہان میں کی نیل  
 تو کون میں ہو تہہ چوم لئی ہنی کیا کیا  
 آب حیات بن گئی ناسخ شر جان  
 ہو تہہ رکھنی دے جان ہو ہونہ  
 تری میں تجھ سی کچھ کھنکا حال  
 بوسہ لب سے یہ ہوا شیرین  
 دانتوں پر ہے بھار سے کے  
 بوسہ کی آرزو میں ناسخ کے

عشق پہان کون کالی بولہ  
 سب سے پاسبان ہو ہونہ  
 اب فخر سے اپنی پاس کجاوی  
 کجاوی اون کون کالی بولہ  
 سب سے پاسبان ہو ہونہ  
 اب فخر سے اپنی پاس کجاوی

خواجہ بادشاہ سفیر خلف کبر اور شاگرد رشید خواجہ وزیر وزیر ہانڈہ  
 آگنی میری جان ہو ہونہ  
 بلبلین دیکھے جان ہو ہونہ

تیرا نام آیا جان ہو ہونہ  
 دیکھ لین گی جو برگ گل سے لب

عشق پہان کون کالی بولہ  
 سب سے پاسبان ہو ہونہ  
 اب فخر سے اپنی پاس کجاوی  
 کجاوی اون کون کالی بولہ  
 سب سے پاسبان ہو ہونہ  
 اب فخر سے اپنی پاس کجاوی

کجاوی اون کون کالی بولہ  
 سب سے پاسبان ہو ہونہ  
 اب فخر سے اپنی پاس کجاوی  
 کجاوی اون کون کالی بولہ  
 سب سے پاسبان ہو ہونہ  
 اب فخر سے اپنی پاس کجاوی

سرخ بی بان کہانی ہوتی ہیں  
 کہ با نوت میں مسرت ہے ہر اک  
 جگہ جہاں میں موج نہ رہے  
 حقیقت میں ہرگز نہ ہو  
 صحت یعنی جان لال اگر ان میں جانی ہو  
 حرف سخن گزلان جوتراکت سے پوچھی

بجھادی پیاس بھی فخر کی وہ اکنم میں	تھاری تیج جو کہہ دی بان ہونہوں
مرزا محمد رضا صاحب ولد مرزا اکبر علی باشندہ لکنئو صاحب دیوان شاگرد محمد علی خان مسیا اور خواجہ	
سہم منہ میں اگر پیار سے ہونٹہ	کیا ہی لور میں مری ہمار ی ہونٹہ
تیری ہونٹوں کا دل میں میان نہیں	شیشی میں ای پری او تار ی ہونٹہ
دیکھنی سے وہ نیلی ہوتے ہیں	کرنے دیتے نہیں نظاری ہونٹہ
کیون نہ شیرین کلام کہلائیں	چوستی تھی کہی تمہاری ہونٹہ
بوسہ پایا تو دم میں دم آیا	ابھیوان میں کیا تمہاری ہونٹہ
سخن گویم جب آگے آگے تے	ہوسے اک بات میں شراری ہونٹہ
دانت اونگی ہیں قطرہ برہنم	لب گلبرگ میں جو پیاری ہونٹہ
دم تفتیر پر پھول جھرتی ہیں	شاخ گلبن میں کیا تمہاری ہونٹہ
اونگی باتوں سی جی او ٹھی مردنے	لب عیسیٰ میں پیاری پیاری ہونٹہ
بات کی تے جی او ٹھا محترم	لب معنہ نما میں پیاری ہونٹہ
مرزا علی حسین کیوان اور لادین خان مول کی خواہر ادوی قیوں اللہ و بھادر کی باشندہ لکنئو صاحب دیوان	
بو سے لیٹی میں چکی لب ہونٹہ	ببین حلاوت میں رشک شکر ہونٹہ
جان بلب اون لبونگی یاد میں ہوں	دیکھتی کب دکھاتی لب ہونٹہ
دہن تنگ شکل غنچ ہے	رگ گل سمہ میں ای سمں بر ہونٹہ
وہ مری میں میں تلخ یہ شیرین	برگ گل سمہ کہیں میں بہتر ہونٹہ

رات کی صاف شاند سے لگا کر ہونٹہ  
 آئینہ کیوں ہی تلخ دال بی لال باب  
 پہنچی کہیں لب جگہ و لب کجا جکی ہونٹہ  
 دکھلائیں لب جگہ و لب کجا جکی ہونٹہ  
 پھر جاتے لور میں لب جگہ و لب کجا جکی ہونٹہ  
 شب کی سب تلک پوچھتے نہ کہ کیا  
 اوس وقت جاچین وقت کے کس میں بی بی ہونٹہ  
 بیوں مری ہونٹہ میں ہی ہم کی بی بی ہونٹہ  
 اوس گل اور لب بارک سی بی بی ہونٹہ  
 ماگلو جو میں ہونٹہ لب بزم قیاس میں  
 پوری پوری ہونٹہ لب ہونٹہ لب ہونٹہ  
 رور و مری سسلی ہونٹہ لب ہونٹہ  
 کئی دل ہونٹہ لب ہونٹہ لب ہونٹہ  
 کئی ہونٹہ لب ہونٹہ لب ہونٹہ  
 کئی ہونٹہ لب ہونٹہ لب ہونٹہ  
 کئی ہونٹہ لب ہونٹہ لب ہونٹہ  
 کئی ہونٹہ لب ہونٹہ لب ہونٹہ  
 کئی ہونٹہ لب ہونٹہ لب ہونٹہ  
 کئی ہونٹہ لب ہونٹہ لب ہونٹہ  
 کئی ہونٹہ لب ہونٹہ لب ہونٹہ  
 کئی ہونٹہ لب ہونٹہ لب ہونٹہ





پہلی لکھی گئی ہے کہ ہر ایک کو چاہیے کہ اس کا دل صاف رکھے اور اللہ سے دعا کرے کہ وہ اس کو سچا اور نیک بنا دے۔

لا کہا جائیں لاکھ وہ ہسی چہاکی ہو  
 کیا رنگ لائی ہیں بت رنگین کی ہو  
 باتیں کرو د و پٹی سی گر تم چہاکی ہو  
 دکھلائی چہن میں اگر مسکرا کی ہو  
 پھر کا دیا مسیح کو تنہ ہلاکی ہو  
 بی وجہ باتیں کرتی نہیں ہن چہاکی ہو  
 گویا زبان تیغ کو کر دی ہلاکی ہو  
 چھوٹیں گی پہنہ پائی حنائی کو پاکی ہو  
 پچھتا گیا آپ کسی دن جلا کے ہو  
 کہتا ہی وہ شیر زبان سی ملا کی ہو  
 پیدا ابھی ہون موج سی جانی صبا کی ہو  
 گویا کہ سیدی میں تری با وفا کی ہو  
 تہا لا جواب صبح رنگین لال لب  
 تارا ہی صبح عید کا خال لب  
 یہ وہ ہم ہی جو ہکو ہوا ہی خیال لب  
 گویا وہن پہ مہر خموشی ہی خیال لب  
 پہ پتی کہوں بنا ہی شکر خراب لب

ہم جو سکر چہر میں کی لاکھوں فیر سے  
 مرجان بنا یا گو ہر دندان کو عکس سے  
 پہ پتی کہوں کہ وام میں بیرون تہا ہی لال  
 خرمین میں گلگی برق تبسم کافی اک  
 مری جلا نا بہول گئی اپنی پڑ گئے  
 شیرین لہی کی خوب مزی لوٹتی ہیں آپ  
 قاتل تو اوسی پوچھ مری ار زوی قتل  
 پہلا میں کیوں پاؤں ہ ہوسی کی ذی میں  
 گرم ہقدر سخن نہ شرارت سی کیجیے  
 ہم وہ مسیح ہیں تھی موسی بنائیں گے  
 تم حال پوچھو اپنے ہو خواہ کا اگر  
 محسن جفا تین ہتہا ہی کرتا نہیں کلا  
 لب دوسرا ترا جو نہوتا مثال لب  
 ہی اور تل سے اوج چہ حسن جمال لب  
 لکھو ملا ہی اوس ہن تنگ کا نشان  
 کرتی نہیں ہو شرط نراکت سی تم سخن  
 رس پی رہا ہی یہ لب شیرین کا اپنی

یہ شعر بھی تو نامیاد و کمال کیا  
 اسدی میری لہجہ میں نہا نہیں  
 جو میری ہر خطہ دندان نہا نہیں  
 عیسیٰ کہہ دو اتنی سیکسین خصال لب  
 جس نے نہیں کہہ سکا وہاں لب  
 دل کیا ہی روغنائی میں ہم نقد جان کو لب  
 دیکھا ہی نہ ہو جو کوس جمال لب  
 دیکھا ہی نہ ہو اسراروں پہ دندان لب



۱۳۶  
 ہر ایک کو چاہیے کہ اس کا دل صاف رکھے اور اللہ سے دعا کرے کہ وہ اس کو سچا اور نیک بنا دے۔

یہ شعر بھی تو نامیاد و کمال کیا  
 اسدی میری لہجہ میں نہا نہیں  
 جو میری ہر خطہ دندان نہا نہیں  
 عیسیٰ کہہ دو اتنی سیکسین خصال لب  
 جس نے نہیں کہہ سکا وہاں لب  
 دل کیا ہی روغنائی میں ہم نقد جان کو لب  
 دیکھا ہی نہ ہو جو کوس جمال لب  
 دیکھا ہی نہ ہو اسراروں پہ دندان لب





محل میں ہی دامن ولی میں کس سخن  
 حافی میں باہین چینی چکلین جس حال لب  
 عام سوا دسایہ طفل سے خال لب  
 چکایا عشق اور ہی ہوئی سی روبرو  
 ہر ایک دن وہ شوق سی جیت زور و پختہ  
 آیت سیکت میں پختہ شگافی ہے

مر کر ہی کر ہی لب شیرین یار کا  
 دل میں خیال لامی سینے کا یار کی  
 آریگی پاجرب غم و رخ و دور سے  
 آبانہ دامن فکرین ہر چند کی تلاش  
 اس قافی کی فکر میں خاموش ہو گیا  
 ساحل غزل کی فکر ہی اٹا ہی امین

سنکر نگیر سے ہی جواب سوال لب  
 شیشے میں بند کچی برق جمال لب  
 ہاتہ آگتی ہی کشتے تیغ ہلال لب  
 عقدا ہوا ہی طائر مضمون خال لب  
 قتل دہن ہوا مجہی مضمون خال لب  
 ہی اس سفر میں ساتھ عروں جمال لب

سید علی جان قابل ولد میر فضل علی عرف میر شہن باشتند عظیم آباد بسبب استیغ و غلط  
 دار و غمہ فواب قدسیہ محل کہنوں میں آتی لہر چند کی مقیم کانپور ہوئی اہ کر بلا علی مرین گوشہ نشین  
 گور ہوئی صاحب یوان بلند گو یون میں سب سی و پچی شاکر د میر علی اوسطار شک

آنکھوں میں پھر پائی خیال جمال لب  
 ورد زبان ہی یاد گریبان میں خال لب  
 یاد دہن میں جلمت تہ اہل سخن ملا  
 مکہری کی اڑنکی طالع پیر آنکھیں میں  
 کیا میٹھی باتیں غنچہ دہن فی چمک کی بین  
 ہونٹوں کی یادیں سے دیوانہ کرنی پر  
 منہ چوم لون حضور کا نشار میں دیکھ کر  
 نالی گئی امین دیکھ کی تل تیری ہونٹہ کی

کیا دامن فلک کی دہنک ہی ہلال لب  
 کٹھی پہ پڑہ رہا ہوں دعائی ہلال لب  
 مثل نگینہ باتیں جڑیگا خیال لب  
 تیغ منظر فی کہوںی زبان سوال لب  
 چنتار ہانبات عروس جمال لب  
 قوس سپہر سے بنا ہی خیال لب  
 لون دختر زکی ہاتہ سی جام ہلال لب  
 کہی بنا تفنگ کی اک ایک خال لب

بشدتہ فیصلہ باوجود صاحب یوان گور ہوئی اہ کر بلا علی مرین گوشہ نشین  
 غلطی مضمون ہی کس پو قار کمال لب  
 عیار ہر ماہ چھینج ہی ثابت ہلال لب

زندہ بر کردی اسکے ادنی ہوس  
 تیغ ہلال میں سیکھا دون ان لب  
 غنچہ میں وہ چابی بین دائون پائی پوزو  
 اب کرمی ہونے ہی یار کون ہوا  
 خالیہ یزرب یار کون ہوا  
 کہاں کی بی بی اسی فطری خال لب  
 کہاں توں ہوس ہی لب پیمان خال لب  
 زنگی بی بی اسی خال لب



غنی احمد غنی خلف ابو محمد عیشی باشد جا جو مقیم کا پورٹا گرد میر علی اوسط شک  
 آئینی میں نظر نہیں آتا بلال لب  
 وحشت دکھا رہا ہی یہ تیرا خیال لب  
 لب ہی اگر بلال تو تارا ہی خیال لب  
 گویا شفق میں آگیا تیرا بلال لب  
 موزوں کتی بہن شعر بہت حس حال لب

حیرت دکھا رہا ہی یہ تیرا خیال لب  
 دل پنا کو چہ رم آہوسا بن گیا  
 کیونکر کہوں نذا وسکو سرا پا ہی فورکا  
 کہا یا جو تونی پابن تو ثابت ہو جا  
 شوکت کی فحش ہی ہوئی فکر غنی رسا

غلام عیخان مرحوم آزاد

کیا دیوان ہمارا سہی ویکی تجی برب  
 حکیم یار علی مرحوم شفا دہوی ہر صبر بیان ولی کی یا او نسے پہلی کے شاعرین  
 جون ڈانک نیسی سی تی دنیا کھلی تھی  
 چمکا ہی رنگ پانسی شہر تری لیلان کا  
 نشی شیخ ظہور محمد ظہور ولد نشی اسماعیل عرف منشی نہال بن حافظ محمد صالح تاریخ تولد  
 انکی نام میں ہی صاحب دیوان اور مشنوی ظہور عشق شاکر د غلام سجدانی مصنف

مزا ایسا ملا بوست کا محکو  
 رہا میں مرتے دم تک چاٹا لب  
 سیر ولی محمد مرحوم فطیر شاعر کبر آباد جوگی نامہ کو کوزنی نامہ وغیرہ سہی شاکر دیوان جلو حال  
 جب کہلے او س معجز آرا کی لب  
 بند ہو سے حضرت عیسا کی لب  
 عشق میں او س کو ہر نایاب کے  
 آج تک خشک مین دریا کی لب  
 محل ہے ہور شک سے یا قوت زرد  
 دیکھی اگر او س دریکتا کے لب

غنی احمد غنی خلف ابو محمد عیشی باشد جا جو مقیم کا پورٹا گرد میر علی اوسط شک  
 آئینی میں نظر نہیں آتا بلال لب  
 وحشت دکھا رہا ہی یہ تیرا خیال لب  
 لب ہی اگر بلال تو تارا ہی خیال لب  
 گویا شفق میں آگیا تیرا بلال لب  
 موزوں کتی بہن شعر بہت حس حال لب

غنی احمد غنی خلف ابو محمد عیشی باشد جا جو مقیم کا پورٹا گرد میر علی اوسط شک  
 آئینی میں نظر نہیں آتا بلال لب  
 وحشت دکھا رہا ہی یہ تیرا خیال لب  
 لب ہی اگر بلال تو تارا ہی خیال لب  
 گویا شفق میں آگیا تیرا بلال لب  
 موزوں کتی بہن شعر بہت حس حال لب

غنی احمد غنی خلف ابو محمد عیشی باشد جا جو مقیم کا پورٹا گرد میر علی اوسط شک  
 آئینی میں نظر نہیں آتا بلال لب  
 وحشت دکھا رہا ہی یہ تیرا خیال لب  
 لب ہی اگر بلال تو تارا ہی خیال لب  
 گویا شفق میں آگیا تیرا بلال لب  
 موزوں کتی بہن شعر بہت حس حال لب

۱۳۸



زلف جان نوبت با کیمی زبان  
 رخ با بقیس سبلیان پیر لب  
 بدای دل و عشق که مانع است  
 لب که تپسته زبانی بر لب  
 لب که تپسته زبانی بر لب  
 لب که تپسته زبانی بر لب

<p>کاش و سلیک بسی بون کار          جلنا ہی آج سوز جگر سی یقین کار</p>	<p>قد و نبات دو نوین جسکی غلام لب          یاد نسیم کچ تو سنادی پیام لب</p>
<p>مہاراجہ بلوان سنگ پہادر راجہ خلف الرشید راجہ چیت سنگ راجہ بنارس مقیم اکبر صاحب          کچہ مزاد کی جو بوسی کی صلاحوت لب          ہا کی کس منہ سی کرین یار سی بو کئی سوال          اوسنی عیسی ہی شار کیا میری خون کا          غمزہ و عشوہ اسل نڈاز کا دیکھانہ سنا          دل یہ صد مہ ہو کہ ہو جانہ پادیت راجہ</p>	<p>جان دم مرگ ہی کی کئی ساعت لب          رہتی ہی آٹھ پہر مہر قناعت لب          ناز سی رکھلی جو انگشت شہادت لب          شوخی آنکھوں میں ہی ظاہر ہی شرارت لب          آئی پائی نہ مگر حرف نکایت لب</p>
<p>شیخ قادر علی موجد خلف چراغ علی باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد خواجہ وزیر وزیر</p>	
<p>موج آب خضری کہین بہتر لب ہی          کس طرح کہی ترا برگ گل تر لب ہی          فوج عاشق ہوئی جنیش جو ذرا او سکوی          میٹھی نظر و نسی نہ دیکھا کرین کیونکر جانت          دہن زخم دہن ہو گا جو بوستہ بو گیا          موج می بن گئی ہی میری زبان ہی سا          دیجی موج تبسم کو رگ گل سی مثال          باتہ ہون گردن ینا میں پڑی ایسی قی</p>	<p>مصحف وین تری آیت کو تر لب ہی          سخت باتوں سی یقین ہو تا ہی تہ لب ہی          اجی بتلاو یہ عیسی ہی کہ خنجر لب ہی          رشک شیرین ہی وہ بت قدر لب ہی          باڑہ گرموج تبسم ہی تو خنجر لب ہی          ہون وہ میخوار کہ میرا لب سا غروب ہی          گریہ کہی کہ ترا برگ گل لب ہی          بیخودی میں ہے مرا جام کی لب پر لب ہی</p>

دست  
 شہینہ خندی شاخ کام خنجر  
 خلف الرشید خنجر گلن تر کوا  
 نقیب اکبر خنجر بلوان خنجر  
 نکاح بین کئی میں کیون تار  
 خنجر عسکری بزرگی او تار  
 دلا یاد جی تونی قامت دلدار  
 کہین تہ سب لای سرو تہ آفتاب  
 غدار و زلف نہ کال و شب بہت تاب  
 تری زبان نوئی ماہ نوستاری دانت  
 برنگ برگ گل شبنم تاب دیکھی کو  
 پیاری پیاری زبان او پیاری پیاری دانت  
 کسی کہتہ اکستہ سب لای تری دانت  
 نہیں ہے تم جی کئی کئی دانت  
 تہنہ کی کا کئی کئی دانت  
 ہوی این بار کئی کئی دانت  
 بی لاری بہار تہنہ کی دانت  
 بی این ہونہ بیانی کو کئی کئی دانت  
 دلا کال خط داری سگ قال  
 ہوا میں قتل تو لاشی کو میری دانت  
 کالی در مقصود کو تری دانت  
 فلک تہنہ ہی ہر فانی میں دانت



درون داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان

درون داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان

درون داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان

سعاد و خجالت حاصل رسالت خان باشن گنجینه کیم کله پو پانچ دیوان آیت که انکاشی گون

نه انکو پیش کی گشتی کرو بهاری انت  
 تمام گوهر ناسفته بین تمپاری انت  
 که بین وه سلاک گهری کین نیاری انت  
 مسوڑی دانت هوی گهری ساری انت  
 هما تو کیا کسی کتی نی بهی ماری انت

ایهی دو دو کی کوئی نہیں تمپاری انت  
 خلال کیا نہیں شتی کی انین گنجایش  
 نہیں یہ صوف جو گوهری دیوان نہیں  
 اگر نہیں ہی یہ علم بدل تو پھر کیا ہے  
 وہ ننگ بیت تہا ناصر کہ او سکی لاشی کو

اشرف خان مرحوم خان تخلص ولد محمد علی خان باشندہ لکنہ صاحب دیوان شاکر  
 غلام محمدانی مصحفی اور مثل پسر محمد پناہ آتش باز بہت شاکر داؤ کی اس شعر ہیں

بنائنگی مجھی پسر وزہ تہا ہر ہی انت  
 وہ دانت ہین ترچی سپر جان فی داری انت  
 بہاری لب کی عدوی ہی ہی ہاری انت  
 او دہر تو پک گئی بال اور او ہر ہاری انت  
 کہلی نہ صورت تصویر غم کی ماری انت  
 کہ جسی ہین ہین گلوری وہ پیاری انت  
 تو بجلی کہنی لگی یہ کہ واہ واری انت  
 کرین نہ شیخ سی پھر کسطح اشاری انت

کہلا تیکلی کوئی میرا یہ پیاری پیاری انت  
 وہ لب ہین تیری تصدق ہین لبانی کی  
 ترچی جراتی ہین کسدن نہیں کیا افسوس  
 بتو کی چاہ گئی ہو ہرا ضعیف کا  
 دہن کی عشق نی خاموش کردیا مجکو  
 سناون پاشی کالی اوسی یہ جی ہین ہے  
 وہ برق حسن ظرافت ہی مہس پڑ جسم  
 نمود صورت بسم اندونسی ہی ہی خان

زایر کر بلا می جی چو جی سام علی ولد چو دہری سعاد علی باشندہ سلیم پور پرگنہ گوساین گنج تو اوج گنج

درون داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان

درون داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان

درون داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان

درون داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان  
 دوزخ داری ای در پیش تو صیاد پاریان



مغلیں اور سب کچھ مغلیں ہی کی زبان  
 ہندوؤں و مسلمانوں کی زبان  
 ہندوؤں اور مسلمانوں کی زبان  
 ہندوؤں اور مسلمانوں کی زبان  
 ہندوؤں اور مسلمانوں کی زبان

چھو کر تری زبان میں بہت بھرا دانت گرتی ہیں میکشون کی طرح بار بار دانت رکبتی ہیں کیوں حریص میں مزار دانت بن جائیں قطرہ ہا می می خوشگوار دانت باسبرسی خطا کی طرح نظر آئی مزار دانت تار و نسی باندھی کہ ہیں تقصیر وار دانت دانتوں پسینا آئی تو ہوں آبدار دانت شبنم سی منہ میں غنچی کی ہیں مستعار دانت	مثل سخن کہیں نہ شکل آئین منہ سے یہ کثرت سی بی شراب تو کیا منہ کی کیا سی مرنی کی بعد پوچھی کوی خاک کہا میں کے میکش معہ ہوں چودانت گرین غم فرہو آئینہ عذار کی بل بی صفائیاں پیری میں بی تصور چلی ساتھ چھوڑ کر کب آرزو بغیر مشیت حصول ہو اوس شک گل کی دانت سی محسن ہی ل
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

زبان

میر حسن مرحوم حسن لدیر غلام حسین صاحبک پاب شدہ وہی مقیم لکھنؤ دیوان ریختہ مع تین ثنوی کہ ایک اون میں بدر شیر ہی اسنے یادگار ہی شاگرد میر ضیا الدین ضیا	یہ طرفہ ترکہ تیرے سنبھلتی نہیں زبان میرا تو دل جلا تری باتوں ہی شمع و گل عہد کچھ کیا تھا دیا قول آج کچھ سرگرم سوز عشق رہی ہی یہ مثل شمع سو سو طرح سی کرتا ہوں تقریر میں حسن
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آغا مہدی الم ولد آغا مہرا پاب شدہ مکنت صاحب دیوان شاگرد نواب عاشور علی خان بھلاؤ

سنگرمی کلام کہان کی زبان  
 پختی سبھی زیادہ وہان کی زبان  
 پختی سبھی زیادہ وہان کی زبان  
 پختی سبھی زیادہ وہان کی زبان  
 پختی سبھی زیادہ وہان کی زبان

بارک نیا نواب اجپوش خان مع  
 خلف عارف جان برادر زادہ نواب  
 شرف الدولہ قاسم جان پاب شدہ ہیں  
 صاحب دیوان شاگرد میر حسن  
 بان ناک شاگرد اختر علی خان  
 اوسنی یکین بوسیدہ بنی کی سبھو دیوان  
 اور میں جاتی عدد شہین زبان  
 مہینگی ہر کارنی ہی تیرے زبان  
 ہندوہ ہر کارنی ہی تیرے زبان

صاحب دیوان شاگرد میر حسن  
 صاحب دیوان شاگرد میر حسن  
 صاحب دیوان شاگرد میر حسن  
 صاحب دیوان شاگرد میر حسن  
 صاحب دیوان شاگرد میر حسن



میری زبان ہونا غیر کہ زبان موصی  
 سب خلق جو ہو گیا وہ یاد کار زبان  
 صادق الولاغ اچھی بات عشق کی دلچسپ  
 باشندہ کا پورا صاحب دیوان شاگرد میر علی شاہ

ہر بات میں سگلتی ہے گاہ گاہ زبان سی  
 اقل کے پناہ ہے اپنی زبان سے  
 کہوں میں اپنی کہتیوں میں کا حال کر  
 دیکھا میں اپنا مصنف کسرا وہ اگر

آواز کلہ آئے کیوں دیتی گلابان  
 بوسہ نہ گنتی تو وہ کیوں دیتی گلابان  
 کیا تھی سچ کی آپ ہم اسے تیر زبان  
 کیا تھی نشان میں کی پڑھائی اور سب قدر  
 کہ تھی سچ کی آپ ہم اسے تیر زبان  
 فریاد سے جو بولتی تھی تیر زبان  
 ہر بات سے کبھی تیر زبان سے  
 کیا چکی کبھی تیر زبان سے



۳  
 کہ تھی سچ کی آپ ہم اسے تیر زبان  
 فریاد سے جو بولتی تھی تیر زبان  
 ہر بات سے کبھی تیر زبان سے  
 کیا چکی کبھی تیر زبان سے  
 کہ تھی سچ کی آپ ہم اسے تیر زبان  
 فریاد سے جو بولتی تھی تیر زبان  
 ہر بات سے کبھی تیر زبان سے  
 کیا چکی کبھی تیر زبان سے

گہ سے ہار چکی ہیں ہزار ہا زبان  
 تو عند لیب کی بن جائیگی شرار زبان  
 سیاہ کار ہوئی لب گناہ کار زبان  
 کتراج دل کی طرح سی ہے میقار زبان  
 ذرا سنہا دو تم امی خیرت بھار زبان  
 دہن نیام ہی شمشیر آید از زبان  
 کہ ہو لی با تو تھی دلواہی ہی ہزار زبان  
 اور امی بلبل نالان مری ہزار زبان  
 دہن کو ضعف سی کیونکر ہوئی ہزار زبان  
 کہ ساری عمر ہی اپنے مشکاب زبان  
 کلام سخت سی ہو جای سنگ زبان  
 کہ پہر تہا ہوں میں ہونہو نہ ہا ہا زبان  
 سنا کی طرح سراپا بنا ہی ہزار زبان  
 کہ مری جی ابھی گلدام سی شکار زبان  
 کہ لعل لب میں شرر ز شعلہ ہا زبان  
 ہی مثل ماہی بی آب بیقرار زبان  
 کہ ہی زبان کی تلی تیری امی شکار زبان

بہلا بدلتی ہیں کب ہم وفا شعار زبان  
 اوڑھ ایاطر اگر میری آہ سوزان کا  
 مسی وہ ملتی ہیں بوسہ ہی بی محل مانگنا  
 انہی کس فی کہا ہے نہ یوں لانا ہے  
 برا جو کہتی ہو کیا منہ سی پھول چہر تیر  
 عدوسی جنگ سخن ہو تو فتح تیر  
 کہو تو صورت لب سے نہ اوسکا ہی زبان  
 فکر سکی کی کہے ایسی نا کہ رنگین  
 سخن گران ہی یہ لب پر کہ بل نہیں سکتا  
 یہ کسکی کیسوی مشکین کی ہنسی کی تعریف  
 کہی جو اون لب نازک لعل پائی سزا  
 ملی تھی کب لب شیرین سی لب مہر  
 بیان کر کیا منہ کی تمہاری خون ریزی  
 چہرین جو پھول کلم سی شیفہ ہوں  
 کلام کرتی ہو تم گرم کیا ہی شوخی سے  
 ٹرپ رہی ہی لعل دہن سی تر کردو  
 نہی نہ کیوں خط تو ام کلام کہ آپ سیر

میں تیر زبان سے  
 کہ تھی سچ کی آپ ہم اسے تیر زبان  
 فریاد سے جو بولتی تھی تیر زبان  
 ہر بات سے کبھی تیر زبان سے  
 کیا چکی کبھی تیر زبان سے  
 کہ تھی سچ کی آپ ہم اسے تیر زبان  
 فریاد سے جو بولتی تھی تیر زبان  
 ہر بات سے کبھی تیر زبان سے  
 کیا چکی کبھی تیر زبان سے







دل عاشق کو عالم حیرت درکب  
 زینون بینا و بس بی بی فی شوق آب زبان  
 احمد علی احمد ولد ثانی شاد با شاد صغری پور  
 دیوان کاتبو شاکر در میر علی او سطر رشک  
 دیوان احمد ولد ثانی شاد با شاد صغری پور  
 دیوان کاتبو شاکر در میر علی او سطر رشک  
 دیوان احمد ولد ثانی شاد با شاد صغری پور  
 دیوان کاتبو شاکر در میر علی او سطر رشک

جای زبان جو ہوتی دہن میں زبان شمع  
 منظور ہی ثنا در دندان یار کی  
 دامان دشت چاک گریبان ہی گواہ  
 شام شبصال صنم سی یہ ہے  
 چاہا کہ ہی جو سوز نہان کو عیان و  
 غلام کو اپنی مال سی پہنچی فائدہ  
 لب کہوتی ہین وصف بت گلہ نین ہم  
 شیدا اگر چہ سینہ ہی گنج بہنہ

کرتی بیان شورش داغ جگر زبان  
 وہوتی کو جگو چاہیے آب گھر زبان  
 کاشی ہین ذکر آبلہ پامین تر زبان  
 ہونشک یا خدا تری مرغ سحر زبان  
 مثل زبان شمع ہوی شعلہ در زبان  
 شمشیر کی نہ آب سی اپنی ہوت زبان  
 بلبل خدا کی واسطی اب بند کر زبان  
 لیکن کلید ہے پی گنج ہنر زبان

تہانہ دار ضلع کانپور شرف الدین حسین شرف لد شہا الدین حسین باشندہ علی گڑھ شاکر رشک

رکبتا ہی ایسی تلی وہ رشک قمر زبان  
 وہ لذتین ملی ہین زبان کو زبانے  
 جگو قسم ہی گیسو دروچی جیسو کی  
 یہ سب پیر ہین نہیں فانوس شمع ہی  
 کیا کیا نہ موٹکا فیونکی فکر ہی مجھے  
 اوس گل کا نام لینی کی قابل نہو کہے  
 مانگی دعا مگر نہ ملی لب سی اب کہے  
 تیغ کلام سی دل حاسد دو نیم ہے

پوشیدہ ہی گناہ سی مثل کمر زبان  
 ور زبان ہی ہجرین آہون ہنر زبان  
 گویا ہی تیرتی مدح ہین شام و سحر زبان  
 ہی شمع جسم شمع کی لوہی اگر زبان  
 جیسی بیان کرتی ہی وصف کمر زبان  
 بلبل گلاب عطری ہوتی اگر زبان  
 آفتد کری کہ لال ہو یہ بی اثر زبان  
 ہی مثل فقر مری تیز تر زبان

قاصر ہی اس بیان جگر زبان  
 دیکھا ہو آنکھ سی تو کہی کچھ زبان  
 کیا نہ کری جو وصف دکان کمر زبان  
 آپ اپنی مندی چاہی جو کس زبان  
 غیور کا منہ پکار دون کو دین اگر زبان  
 بوسی جواون کیوں فی مری ایسے زبان

۱۸۵  
 ہادی یارین کی جفا سی نہ جتنی  
 فرودس کرتی یاد سی بہتر ہے داہ زبان  
 داغ کلام ہووہ سب بند کر زبان  
 زلف تو تلو مشک عین جو کہ جرم کیا ہوا  
 کرجانی ہی بکسر کی خطا بیشتر زبان  
 وقت ہین کیا فی بیانی کا متا نہیں فر  
 مان جاتی ہی لذت خون جگر زبان  
 ہاں جاتی ہی باب اجابت کہلا ہوا  
 بہر فتنہ بہر لالہ کین دعا کی بی اثر زبان  
 ہین سوال وصل سے پاس ہین ہین  
 اچھو ہنی ہی سب دردم زبان  
 کون تکرہ سید علی دین دیار شاد ہین ہین  
 دکن لڑکھانوں نہ لڑوں ہین ہین ہین  
 ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین ہین



مہدی حسین خان آباد ولد غلام محمد خان  
 باشندہ کلبہ کرمین محل کالکالیہ دیوان  
 نظر دلی عاشق علی پوادی بہان دین  
 کلبہ زمین بیات پور ای بہان دین  
 علیا ہون بن یقین بہان دین  
 میری بہان ہی دوری بہان دین  
 میری بہان ہی دوری بہان دین  
 میری بہان ہی دوری بہان دین

ہر ایک خار خشک کی ہوتی ہی تری زبان  
 سیری ہان جسم میں ہوتی اگر زبان  
 برین کی طرح چھید رہی ہی جگر زبان  
 ای جان جیسی کرتی ہی مصف ک زبان  
 نکلی گی منہ ہی مثل سخن دور کر زبان  
 کہ ہوتی لعاب دہن سی نہ تری زبان  
 قفقس کی طرح دم میں نکالی شری زبان  
 روشن برنگ شمع رہی ات بہر زبان  
 کہ بس گئی بسان قلم بیشتر زبان

ابر بطیر سے کف پامین ہر ابلہ  
 قاتل کا کشی ہی میں کرنا ادای شکر  
 غیرون کی برین بیٹہ کی باتیں جگر تھی ہو  
 ہکو یقین ہوا کہ بڑی خوشگیاں ہی  
 بوسی کی تم زبان اگر دوگی وصل میں  
 تڑپھی مثال باہی بی آب سر بہر  
 نہ ہرہ جبین کی ہجر میں نالی اگر کرو  
 میں شکو سوز دکھی کہانی اگر کہوں  
 وصف کلام یار نہ محسن بیان ہوا

لا تتریزن اسقدر کہ دکھائی نہ دو گامین  
 اپنی طرح کی جو ہمیشہ فغان دین  
 کہ یاد رکھی بے وقت میں ہی لایق  
 باقر علیجان یاقوم دلہا جی علیجان تویش  
 سبجان علیجان کبہ باشندہ کلبہ تمام کلام  
 اسے طرز کلامی مشق نونہ از خوداری  
 حادث ہو کیوں نہ صورت علامت دین

۴۶

شاعر نامی غلام بہانی مصحف ولد ولی محمد موطن امر و ما مقیم لکھنؤ آٹھ دیوان اردو ایک دیوان فارسی  
 اور دو تذکرہ شعری اردو کی ایک تذکرہ شعری فارسی نسخہ یاد گار ہی شاکر دمانے

مہین

مرجا ہی وہ میں جسکو دکھائی وہ یہ دین  
 ٹھیازہ کر کی کہوںی جو وہ رشک دین  
 چومی ہی کہ ذقن ترا یہ مار کہ دین  
 تا چند بندر کہی ترا بیگنہ دین  
 کردی کاہستان کو غنچی کی تہ دین

مسی ہی ہو گیا ہی بلائی سیدہ دین  
 اوڑجہای ہوش نہ ہر وہ میں اس کو بچہ  
 زلف سیدہ کو بسکہ نہیں ایک جا قرار  
 سن سنکلی اوس کلی میں ہلاست کرونگا  
 باتوں میں اہوی جو زبان اوسکی مصحف

سب بچا ہی نئی تری اور زیادہ دین  
 کف لانا ہی عدو کف از دین  
 ہی صورت دہانہ مار کف تری  
 ای کبر حسن دانت میں سلگ تری  
 موچین میں کمال سب ہی جا بہت تری  
 دین کمالی ہی کی زبان جاب تری  
 از تہن کب لای ہی کب لای کب لای  
 از تہن کب لای ہی کب لای کب لای

غلام محمد علی اوسطار شاکر علی سیستان  
 باشندہ فضل آباد شاکر علی سیستان  
 غلام محمد علی اوسطار شاکر علی سیستان  
 باشندہ فضل آباد شاکر علی سیستان



نازک گلایا بار کا اوز خوشنما دہن  
 ایسا کہان ہی شیشیہ کا گلاب دہن  
 اسی نظر سے چشمہ آب نیا دہن  
 بین جانتا ہوں عقلی شیشیہ کی پہلی  
 جیسا اوسکات کر فی بین ہوا ہی دہن  
 لذت ملی کی وصل کی پر کیا تباہ  
 پیرا دہن جیسا ہے تہا را اجداد دہن  
 نور خدایا خورشید ترا قبل خدا گلاب  
 شان خدا خدایا بین راز خدا دہن  
 کو چکا موزوں کاشف فضل دہن  
 مرغ سخن کا میں نے اگر سیدیا دہن  
 یاد آتین آتکے میں سمجھا ترا دہن  
 غنچہ نظر تیرا تو بین سمجھا ترا دہن  
 غنچہ نظر تیرا تو بین سمجھا ترا دہن  
 سنبلی سوزت سوزت سوزت سوزت  
 سنبلی سوزت سوزت سوزت سوزت

دو پہول ہین گلاب کی یاد زون کا لڑ تقسیم جزو لای تجزہ محال ہے محکویہ بات تیری مگر بندسی کہلے جب خالق زبان دہن کی صفت نہیں بوسی نہیں دینی لب و دندان صابن کی نام دہن سی جب دہن کا پتا لگا کسی صفت ہو کس ہی یہ ہی جبہ خا مع دہان تنگ بتانین کہلا رہے	گلبرگ ہین کہ ہونٹہ میں غنچہ ہی یاد دہن اوس بت کا اسی فلاسفہ ہی مجرا دہن معصوم ہی کمر سے زیادہ ترا دہن کس کام کی زبان ہی کس کام کا دہن لعل و گوہری تونی مبرا بہر دیا دہن لفظ دہن کی نقطی کو سمجھا ترا دہن ہلکو ملی زبان نہ تجھ کو ملا دہن وہ رشک کو ضرور نہیں ایخرا دہن
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



۱۲۶  
 زلف صن سے رکنی لکائسل دہن  
 مولف تیرا کہید حسن علی حسن دلشاد  
 حقیقت پلشتہ کی خوش کرد خواہ دیز دیز اور شکر  
 دانستون کی بی بی یون سے بہر دیا دہن  
 ای کس حسن کج عدن سے ترا دہن  
 کس درجہ کو دیکھتا تھا کیا سیر غنی  
 پتلی کو دیکھتا تھا کیا سیر غنی  
 کلا نہیں سے شکر ای ترا دہن  
 تم جانتی ہین تنگ شکر ای ترا دہن  
 کیا دہان یا رہی کو زہ نبات کا  
 لہیرین ہوا جو اوسکی ہین ہی دہن  
 کدوس ای دوسکو ذائقہ تپائی اور  
 کدوس ای دوسکو ذائقہ تپائی اور  
 ہوں ای ہی ای ترص بین کون تیا دہن  
 ہوں ای ہی ای ترص بین کون تیا دہن  
 پلاری لڑن وقت بر و لکان بین  
 پلاری لڑن وقت بر و لکان بین  
 کو فار کی طے ہی ہی کون ترا دہن  
 کو فار کی طے ہی ہی کون ترا دہن

تہانہ واضلح کانپور شرف الدین حسین شرف ولد شہاب الدین حسین باشندہ علی گڑھ شاگرد علی مثل نظر نہیں آتا ترا دہن رخسار پای پہول سی اور ناتہ شان گل کیسو دوزا زبال سے باریک کمر دندان سحر ہین لب مسی کو وہ مثل شام کیا تنگی دہن ہی کہ ہر ایک دیکھ کر کیونکر زبان چوسنی سی دل نہ زرد ہو دین لذتین زبان کو زبان کی لعاب	ایجان اوسکی وصف میں کو لو نہیں کیا دہن لب پنکھڑی گلاب کی غنچہ ملا دہن تنگی ہین ڈال کی ہے گرہ آب کا دہن شام و سحر کو رکھتا ہی کیا ایک جا دہن کہنے کا اسی نہ خدا نے دیا دہن آب حیات سی ہی لبالب ترا دہن بہر خدا دہن سی شرف کی ملا دہن
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

صاوق لوال شیخ الہی بخش عشق علی ولد سید محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان گڑھ علی اوسط  
 کلا نہیں سے شکر ای ترا دہن  
 تم جانتی ہین تنگ شکر ای ترا دہن  
 کیا دہان یا رہی کو زہ نبات کا  
 لہیرین ہوا جو اوسکی ہین ہی دہن  
 کدوس ای دوسکو ذائقہ تپائی اور  
 کدوس ای دوسکو ذائقہ تپائی اور  
 ہوں ای ہی ای ترص بین کون تیا دہن  
 ہوں ای ہی ای ترص بین کون تیا دہن  
 پلاری لڑن وقت بر و لکان بین  
 پلاری لڑن وقت بر و لکان بین  
 کو فار کی طے ہی ہی کون ترا دہن  
 کو فار کی طے ہی ہی کون ترا دہن





سداق اولاد...  
 با شده کا پون صاحب...  
 خدایا ای بی بی کیا با چاه از خانین  
 نه ما کا و بی پانی جو کا چاه از خانین  
 فی سرت کجا جو کا چاه از خانین  
 پوزارتی بی کیا کو بی با چاه از خانین  
 بلا کاسانهای دپوی بی با چاه از خانین  
 ناز زلفونین بودی دل بی با چاه از خانین  
 آریوسف بی کوی تخرسان عمر ای با چاه از خانین  
 روان هی چینه اب تقاطه از خانین  
 سمندر نور کا هم تقاطه از خانین  
 بیسی کجا چو شطره هی ای چاه از خانین  
 تلاش کین خال کوی کی چو همان کوی  
 حمایه ایوسف کشته ای چاه از خانین  
 ایسیک زنده در کور ای بی با چاه از خانین  
 گیاحت از کور چو ای بی با چاه از خانین

پس جاو نجان بی کا میسی سیاه من  
 شاید بنا هی شیره جان سی تراو من  
 بوسه لیا تو آتش رخ سی جلاو من  
 قاتل دکها همین جوحض خون بهاو من  
 کهلتا نهین هی عقده مشک هواو من  
 تاثیر من هی شیشه می سی سواد من  
 نازک یہ هی که یار کا نیلا هواو من

کیون آپ دانت پیستی من جگو دیو بکر  
 جب لگیا دین سی من جان آگتی  
 اندری گرمیان بت کم سنکی حسن کی  
 کشته کیا هی پان کی لاکھی تی بیگناه  
 بوسه من مانگتا ہون وہ تی نہیں جو اب  
 منہ سی تری جو منہ کو ملا یا ہوا ہینست  
 محسن کہی جو بوسه تصویر من لی لیا

دوقن

مہدی خیر خان آبا و ولد غلام حنفی خان باشندہ لکھنؤ ہر سخن لکی کا ایک یون ہی شکارو

یہ سخن ورد زبان ہی کہ ہی نایاب قن  
 ڈیونڈ ہتا پھرتا ہی ہر جا دل متا قن  
 نظر آتا ہی چھی صورت گرداب قن  
 چاہ میں اپنی دکھاتا ہی ہی خواب قن  
 پر تو لب سی ترا ہو گیا عناب قن  
 اپنی آنکھوں میں بنا ہی چہ سیاب قن  
 بوند ہر ہی نہیں کہتا ہی مگر آف قن  
 ڈوبنی کی لئی ماتہ اتی وہ نایاب قن

یا دکرتا ہی نہایت دل بیتاب قن  
 چاہ میں تثنہ دیدار ہی او یوسف عصر  
 اب یہ ثابت ہوا دل ڈوب مر گیا اسمین  
 آنکھ لگتی ہی کو میں نیکو کون تی من نظر  
 سبک کس طرح کہوں تو ہی بتا ای یوسف  
 سیمبر ڈوبی ہزاروں دل بیتاب اسمین  
 پیاس بچہ جاتی ہی دیکھی سی عجب حیرت  
 دل آبا و دعا مانگتا ہی او یوسف

دوقن ۱۲۸

پونکے ہی بہ لکھی اتی صد اسمین  
 گردل تثنہ دیدار کا چاہہ از خانین  
 رولا یا بار کو ہی بنگا لبر ای  
 دیوان آہونکا میری یہ کھانا چاہہ خانین

جان  
 کجا چینی پان بری دیری کو مر کان میں  
 بی نقین ایسا ہو گا کوئی جو بر کا  
 کجا چینی پان بری دیری کو مر کان میں  
 بی نقین ایسا ہو گا کوئی جو بر کا

میں نے خود ہی لکھی اتی صد اسمین  
 گردل تثنہ دیدار کا چاہہ از خانین  
 رولا یا بار کو ہی بنگا لبر ای  
 دیوان آہونکا میری یہ کھانا چاہہ خانین



سرودوری سے کسی نیند ہی نہیں سلیس کی کان  
 پینپنی سے کسی نیند ہی نہیں سلیس کی کان  
 زور بے شرم اور دل در پیر لنگے کی کان  
 باشندہ نیاس کی کان

اور صولت نادری اور صولت نادری  
 بالہ ہر سا جو پناہ استی بالہ ہر سا  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں

بازہ ہر سا جو پناہ استی بالہ ہر سا  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں

سیری نالی سنگی آتا تھا کہنی لین جو رحم  
 جنت تب باتیں نسا تا ہی جگہ کو سخت  
 ہو گیا جو کی وہ قائل پر ہی خونریزی ہی  
 بنگیا ہی سگ گل پر دہاری کان کا  
 کیا معاذ اللہ میری آہ آتشک ہی  
 جو کوئی سونگہی وہ سچھی عطر کی سینک ہی  
 کور ہون انہوں کو وہ صورت نظر آتی نہیں  
 عشق کیسویں مری نالی جو سنتا ہی کوئی  
 اپنی کہتا ہی موزن غیر کی سنتا نہیں  
 جیسی ہی کثیر خاک کو چہ جانا کی ہوم  
 یا علی ہوجان ناسخ کی نہ کیوں تہہ شمار

روئی اب کہنی لگا ہی وہ سنگر کان میں  
 سرک رہی ہی جنون گتی ہیں پتھر کان میں  
 بدلی مندرون کی پڑی ہتی ہر چکر کان میں  
 آج باتیں کر گیا ہی وہ گلتر کان میں  
 آگ لگ و ہتی ہی شئی کی برابر کان میں  
 کوئی تنکا پھیر لی گروہ سمن کان میں  
 کہ ہی ہون آتی نہیں آواز دلبر کان میں  
 جاتی ہی آواز بن جاتی ہی اثر در کان میں  
 رکھ لی ہنگام افوان او لگی نہ کیوں کان میں  
 چہ پیر ما ہی شرم ہی کہتے ہر کان میں  
 تم ہی ہو رکن رگین ایمان کی رکان میں

بازہ ہر سا جو پناہ استی بالہ ہر سا  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں



شاعر نامی میان بچی مان عرف قلند بخش جرات خلف خان مان باشندہ ہی یہ کہتے صاحب  
 کھائیں الماس جہین دیکھ کی الماس کی کان  
 مژدہ وصل چہ پچی تری بی آس کی کان  
 بین خبر دار بڑی اپنی چہ رس کی کان  
 پہونچی یہ عرض مری حضرت عباس کی کان  
 خضرہ پاؤں تو پہنچاؤں یلیاس کی کان  
 شکل گل سونگہی پینت ایسی ہی ہوسکی کان  
 گو وہ مردہ سا پڑا ہی ایسی جی اوٹھتا ہی  
 نیک بد کی ہو خبر کیا جو یہ ہوجا نہیں اصم  
 دل اوٹھتا ہی علم آہ بدر د شہرا  
 کہی جش و سکو اگر مرگ ہی انبوہ میں ہو

بازہ ہر سا جو پناہ استی بالہ ہر سا  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں

بازہ ہر سا جو پناہ استی بالہ ہر سا  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں  
 سن داووی سے چک اور ہوا و بالا کامیں



ماتہ کا لون پر جو پیرا کی باہر حال زار  
 علس ناسخین بیباک سیوی کا بالا کانین  
 دل میں پیندرو گون تابین کی اہوا  
 رگدالی سناٹا خفا کا فان کانین  
 وقت سیکھ سیریں علی غرض و لا شائے حریفین  
 وطن زرد کو کاناٹ لادون اور دیکھا ہوا ہونڈا

بہنوں کی تڑپائی کا پیرا کانین  
 ایسی پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین

دیکھوں چشم زخم زخم سی اونکا جو بندھا  
 کونسا انچہ نہیں معلوم پہونکا کانین  
 ہوگی خم کہتی ہی کچہ زلف چلیا کانین  
 عرض کرنا ہی ہون کچہ ایسیجا کانین  
 وہ پری رکھلی سمجھ کر مجھکو تنکا کانین  
 یہ سیدہ و دیکھی ہو کیگی کیا کیا کانین  
 لعل پیدا بحر میں مٹی ہون پیدا کانین  
 شمع کی لوسی سوا لو کا ہی شعلہ کانین  
 لک نجائی بالی کی چھلیکا کانا کانین  
 میں یہ سمجھا ہی یہ جہا لا تو تنکا کانین  
 شام کو اوسطہ فی پنا جو بالا کانین  
 کیون نہ پوشیدہ نجات سی ہو سب کانین  
 جیسی پہنآپ فی ایجان چھلا کانین  
 چھلیون کو ہی ہینا لطف دریا کانین  
 کیا صدائی تم ہو ہی نام صہبا کانین  
 ای گلتر پھول لالی کا جو رکھا کانین  
 ہی مثل سج پہونکا جتا ہی ترشا کانین

مرہم زنگار کی تاثیر پیدا ہو  
 بیسی سرگوشی ہو غیر تسی کچہ سنتی  
 راست کہتا ہوں نہیں کچہ فرق آئیگی بلا  
 لین گی اس فغری سی بونہ جان جانی یار  
 المدد ایضاً ایسا کر تو کا بیدہ بدن  
 زلف پچان پار کو روی کی برہم ڈری  
 توجو ہو مئی دست نگین میں جو روشن میں  
 کیون روشن ہو شب تاریک لف عین  
 دام کیسوں اوچنی سی ہی ڈہری مجھے  
 دیکھ کر قطری عرق کی صاف دہوکا ہو گیا  
 صبح تک شک شعاع ہر تابان بن گیا  
 جگلیا ہی دیکھ تیری جڑ او بجلیا ن  
 رشک سی ہن ہائی بی آب نگین انگلیا ن  
 حلقی بالون کی بہنو قطری پسینی کی حباب  
 روح آئی یہ دل مردہ ہمارا جی اوٹھا  
 بلبلین ایون کہا کہا کر مریگی باغ میں  
 حسن کا تلو تگر ہی تو مجھکو عشق کا

ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین



ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین  
 ایسی مری پوسف غمائی کاوی صفا کانین





برجانی پنداری کیا او شمع کی پہلی شمع  
 آیا ہی تو کہانی گئی ہستی کہ کہی تو  
 یاد ان رفیقان یی ثابت ہو نہیں  
 جو ادوم نہیں ہی تو ہم کی ہو  
 سدا گئی شمع کی گئی دودن سیاہ  
 کس دہرہ کی گئی شمع بنی ہو  
 یان شمع کی گئی شمع بنی ہو  
 اب ہی نادر سفر کی ہو

میں دریا تو پانی نایابی  
 پتھوں کی نایابی  
 پتھوں کی نایابی  
 پتھوں کی نایابی

سو تھی سی بہ رہی میں جو آنسو فراق میں  
 دریا میں اپ حسن کا گرد اب نات  
 باقی طپش سی و غن خون جگر نہیں  
 کہ صبح شام ہو گئی اندھیر ہو گیا  
 مزہ کا خوف ضعف ہی رخصت ہی مسج

دلو گئی ہی گوش صنم کی گہر کے لو  
 رشک صدت میں کان بنی ہی گہر کی لو  
 گل ہی چراغ و اتع دل پر شرر کی لو  
 زلفون میں چھپ گئی مری رشک قمر کی لو  
 ہم بنگتی شباب میں شمع سحر کی لو

بہر کی جو میری شعلہ داغ جگر کے لو  
 وحشت میں یہ لگی محبی اوس سیر کی لو  
 روشن ہی آپکا دید طول اکمال میں  
 ناشاک آشیانہ ہی اک مشت پر نہیں  
 آواز پائی یار یہ ایسی لگی بن کان  
 کچھ رشک نہیں کہ میں ہوں گنگار بال بال  
 کیا اعتبار ہستی نا پایدار کا  
 زیور کی احتیاج نہیں اوسکو گاہین  
 رونافروغ بزم شہید امین ہو مجھ  
 پڑھ کی کہی جو آتش نگ حنائی یار  
 کیونکر ہماری پاس ہی کا تمام رات

ڈر کر سفید ہو گئی شمع قمر کی لو  
 چمکا تی داغ سرنی ہراک موی سحر کی لو  
 ہاتھوں کی انگلیان میں چراغ نہر کی لو  
 پہونکی کہیں آتش گلہائی ترک کی لو  
 صایم ہم ہی اس طرح نہ کالی گجر کی لو  
 ہر ایک موی جسم ہی نار سفر کی لو  
 یہ دم کی روشنی ہی چراغ سحر کی لو  
 گو سیر کی کم نہیں مری رشک قمر کی لو  
 ہوز خم کی چراغ میں تیغ دوسر کی لو  
 ہراک انا ملہ سی او ہی ہاتھ پہر کی لو  
 ایگل تجھی چراغ جلی ہی ہی گہر کی لو

استاد فخر فریدون قادر صلی اللہ علیہ وسلم  
 ملا علی صفحہ استاد فخر عباس شاہ ازاد خان صاحب  
 مظاہر کی گئی شمع کی گئی شمع بنی ہو  
 بادشاہ کی گئی شمع کی گئی شمع بنی ہو  
 وہ جلوتہ خدار سے جو جگہ کی شمع بنی ہو  
 اوس شمع رومی عشق میں شمع بنی ہو  
 دلو جلی ہی شمع کی گئی شمع بنی ہو

شاعر حسن بن



نواب ابوعلی خان مومل صاحب خطبہ مبارک حضرت مولانا  
 شیخ صاحب کلام اللہ مولانا دارا گزدار صاحب شورش علی خان  
 تاجانی کا خیال نہ کہے کہ درستی ہوگی تو کسی کو  
 اندر سے دیکھو گے دیکھو گے کہ درستی ہوگی تو کسی کو  
 اندر سے دیکھو گے دیکھو گے کہ درستی ہوگی تو کسی کو  
 اندر سے دیکھو گے دیکھو گے کہ درستی ہوگی تو کسی کو

کہتا ہی دل مجھی یہ پریشان دیکھ کر آنکھوں میں پھر رہا یہی جو نورِ حسیب کیا مال یہ سنم میں یقین ہی خدا ملی پہنچی فراق میں کمرہ نارتک نصیر	سودا تیون کی طرح لگی ہی کدہر کی لو شکل شعاع مہری شمع نظر کے لو دل ہی لگی یہی جو بشر کو او دہر کی لو مجہ سوختہ نصیب کی سوز جگر کی لو
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مولوی امام الدین اوج باشندہ قصبہ پانی توالی لکھنؤ شاگرد نواب شورش علی خان دل کو لگی ہی اوس بت نازک کمر کی لو مرقد نصیب ہم ہوئی جاتی ہی یار کے شکست گناہ گرم سی دیکھا جو یار نے اک ماہ دوش کی گیسوی شگونگی بحرین اسی اوج اوس کو جان سیدہ نجات کا	اسی اوج دم بدم ہی عدم کی سفر کی لو پر واند لائی موت کا شمع سحر کی لو ہر اک مژدہ ہوئی ایمن نار سقر کی لو تیرہ نہ کیوں ہو صبح میں شمع سحر کی لو دکھو لگی ہی تیری جو خیر البشر کے لو
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پنڈت رتن ناتھ دریا خلف پنڈت امر ناتھ شعلہ جو دیوان سبحان علی خان کبوتہ کی تھی باشندہ ہی گوش گل کی یا کہ چراغ قمر کی لو تا دیدی ہیں رقیب نہ دیکھا کروا نہیں دریا دلون سی ڈرتی ہیں دوش ضمیر سیر دزدان زخم پانی چراتی ہیں کیوں ہی روشنی شمع مگر شعلہ نہ نہیں کہ چون چراہ سرد تو ٹھنڈی ہو درجن	انند جاتی دکھو لگی تھی کدہر کے لو نظر اکھیں بجای یہ شمع نظر کی لو تہری کیوں نہ پانی میں شمع قمر کی لو کم ہووی کی نہ آتش داغ جگر کی لو اندہا ہی وہ جو بانہ ہی کوئی چشم تر کی لو دریا کی آگی پانی ہی نار سقر کی لو
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شکل بجای ہی یار کی چوٹی ہی زلف ہی  
 دل انگیزی ہی یار کی گانوں گانوں  
 چوڑوں کدہر کا مہبان گانوں گانوں  
 تیرے صدمی یار کی ہنسی ہنسی  
 تیرے صدمی اور تھی شمع سحر کی  
 پروانہ میں شعلہ عاصی کی باویں  
 ایسا چلا تیون شعلہ عاصی کی باویں  
 صاف تو لالہ لالہ لالہ لالہ لالہ  
 باشندہ کا پورٹا اور شہیدیم علی اور سارا  
 ای ارزدی مرگ لگی ای او دہر کی لو  
 کیا ہی چراغ ہم میں شمع سحر کی لو  
 ہیں کوری کوری یا نہ ہو فذوق گلای  
 چاندی کی پنچا خون میں پیو پوزنی کی لو  
 کیا ہی حجب جو شعلہ راہ فنا  
 ای شعلہ و فتنہ کرن ہوں بن کی  
 فتنہ نور صاف کرن ہوں بن کی  
 کیا فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ فتنہ  
 باویں کی پونڈن فتنہ فتنہ فتنہ  
 باویں کی پونڈن فتنہ فتنہ فتنہ  
 باویں کی پونڈن فتنہ فتنہ فتنہ  
 باویں کی پونڈن فتنہ فتنہ فتنہ



نام روشن ہو اوسوی کا ادنیٰ دولت کی  
 کبھی پہنایا ہی نظری کی پہلی دہن  
 دیکھتا ہے وہ باطن کا تاشا ہی دہن  
 مجمع زمین ہی چرخ غیبی دہن  
 لامکان ہوئی محطاد سکا جان لسن  
 مرکز دائرہ عالم علیا ہے دہن  
 حق تو یہی کہ فی دیدہ بینا از دہن  
 ای ہی ایل نظر جسے کو پیکر ای دہن  
 سو ہی محبوب خدا کا جو تصور کیجئے  
 ہے پوید کہ ادبی نور کا جو ای دہن  
 چرخ اول پیراک عارف اندک لکھتے  
 او شکیا پر وہ دہن کا تو کھلا ہے عقدہ  
 لکھتے نور احد نور خدا کا ہے دہن  
 جو کہ موی کو پیکر کا تاشا دہن  
 کوئی شے دوسری ایسی نہیں ای دہن

عشق ہی کو خم نہیں شب تاریک ہجر کا	شمع فلک ہی شعل داغ جگر کی لو
یہی قرب زلف گوش بت سیمبر کی لو	یا ہی چراغ شام میں شمع سحر کی لو
پیری کا لطف یاد جوانی سے شکلیا	دامان شب ہی بچہ گئی شمع سحر کی لو
یہ کس چراغ حسن کی نظاری کی لینی	پروانہ بن کی اور گئی شمع لطر کی لو
شعل چراغ جلتی ہیں آنکھیں جو ہجر میں	اب ہی نگاہ گرم مری چشم تر کی لو
سچھی پیام موت کو بھی ہم پیام یار	ایسی لگی ہوئی تھی ہمیں نامہ بر کی لو
بجلی کو بجلی بالی کو شعلہ بنا دیا	کب گوش گل فی پاتی ہی ایسی شکر کی لو
وعدہ کرو جو آیتہ رخ دکھانے کا	پہر دو کوسال بہر ہی ماہ صفر کی لو
تم جہان کنی میں کرتی جو مجھ پر نگاہ گرم	بنتی چراغ روزن دیوار و در کی لو
پر تو بی تیری سر و چراغان بنا دیا	ہر شاخ شعلہ زانظر آئی شجر کی لو
زاد سفر کا عین سفر میں رہی خیال	دکو لگی رہی جو او دہر کے سفر کی لو
محسن چکو راوس کا ہو پروانہ چاہی	لو اوسکی کان کی ہی چراغ غم کی لو

ممنہ	
مزار سرفراز علی مرحوم قادر خلف مزار اہدیکہ جو دار و فرہ میر علی شہید خواگی تھی شندہ کھنڈھا	
جلو افروزی رنگ سی ہر جا ہی وہ رخ	چشم بفتاد و دولت کا تاشا ہی وہ رخ
مثل یعقوب بصارت دہی اعمام ہی وہ رخ	یوسف گرخی بازار زلیخا ہی وہ رخ

کہ مقابل ہوتا تھی کی قلعی کی جان  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ

جسکی دیار سے دیار ظالم  
 پارسل عرب سے واقف تیرا ہی دہن  
 قادر اب پاس ہی با بخراب ہی دہن  
 ہی با بید توی و کینا فرا ہی دہن  
 شفا بادہ گلگون سی بسو کا ہی دہن  
 شکرانہ تہا اب لاد حرا ہی دہن  
 کہ مقابل ہوتا تھی کی قلعی کی جان  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ  
 کہ کہتا ہے مجھ سے کتنی ہی تیرا ہی رخ

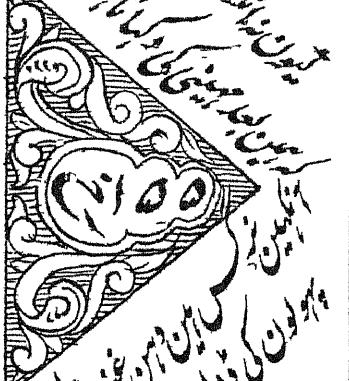
مزار سرفراز علی مرحوم



باحت رشتی دیدہ دنیا ای درخ  
 نظر آتی بن جبیک نظر آتا ہی درخ  
 چاندنی سا یہ شب زلف ہی اختر نشان  
 جیکو متباب بچھتی بن سیکاری درخ  
 دیکھیں بین تامل عالم تو سیجاری درخ  
 چلیان کان کی بابی کی کر تری درخ  
 موع ہے خط حیدر حسن کا دیار ہی درخ  
 قذیاست ہی تو ہے موع قیامت کبر

<p>خیر کی چشم کو ہو جسکی دم نظارہ          بخت خفہ مری بیدار ہوں قادر ای</p>	<p>چرخ پر مہری بالای زمین یا ہی درخ          خواب بین ہی نظر آجا ہی تنہا ہی درخ</p>
<p>سخنور عالی خواجید علی رحم آتش خلف خواجہ علی بخش باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد غلام علی شاگرد</p>	<p>خال مشکین دل فرعون بدیضا ہی درخ</p>
<p>قدرت حق ہی صباحت سی تماشای درخ          نور جو اوس بن ہی خورشید بین وہ نو کہان          پہوٹی وہ آنکھ جو دکھی گجہ بدسی اوسے          بزم عالم ہی توجہ سے اوسکی آباد          سامری چشم فسوگ کی فسون سازی          دم نظارہ لٹری مرقی بین عاشق اوسے          گل غلط لالہ غلط محب غلط ماہ غلط          کونسا اوس میں تکلف نہیں باقی ہر چند          خال ہندوہین پرستش کی لی آتی بین          کونسا دل ہی ہر دیوانہ نہیں ہی اوسکا          تاکجا شرح کروں حسن کی اوسکی آتش</p>	<p>یہ اگر حسن کا چشمہ ہی تو دریا ہی درخ          آینی سی دل عارت کی مصفا ہی درخ          شہر ویران ہی اگر جانب صحرا ہی درخ          لب جان بخشش کی ہونی ہی سیجا ہی درخ          دولت حسن کی پیشانی ہی دنیا ہی درخ          کوئی ثانی نہیں لاثانی ہی یکتا ہی درخ          نہ مرصع نہ مذہب نہ مطلقا ہی درخ          پتلیان آنکھوں کی وہبت ہی کلیسا ہی درخ          خط شبرنگ ہی سرمایہ سودا ہی درخ          مہری ماہ ہی جو کچہ ہی تماشای درخ</p>
<p>حسام الدولہ فقیر محمد خان رسالہ دار گو یا ولد بخت خان قوم آفریدی باشندہ          کول ہار میقیم لکھنؤ صاحب یوان شاگرد خواجہ وزیر وزیر</p>	
<p>نظر آتا نہ سیکو کہی حقا ہی وہ درخ</p>	<p>سچ بتاؤ کہ کسی نی کہی دیکھا ہی درخ</p>

ایسی قدر کی ہی چ یون ہی کہتی بین  
 دیکھتا محو تصور اسی بس کہتی بین  
 جسا کہتے ہیں تو جابو نظر آتا ہی درخ  
 جسا کہتے ہیں کافر و دیار نہ کیوں پروا  
 اوسکی یون کافر و دیار نہ کیوں پروا  
 گم چرخ ہم موع کلیسا ہی درخ  
 کیوں نہ انکشت ناموہہ اوسکی



سین ہون غنیمتی جانیں گلین  
 کادلی ہوں ب نظر آتا ہی وہ درخ  
 فاصلہ شام و سحر میں نہ رہا ہی کو  
 اسفند زلف چلیا ہی وہ درخ  
 خواجہ بھادر حسین وراق غلف خفہ  
 مرزا جان کی باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد  
 کیوں تو جہان ہی کیا ہی کیسی ہی درخ  
 غنیمتی ہر زادہ نقشہ کینچی ایسی ہی درخ  
 رنی ہول یا جلوی بی پورس ہی درخ  
 خدا باعث پیر شہو شہو ہی درخ  
 ذورق دل نہ کہیں دولی یہ دہشت ہی درخ  
 کہیں ہی زلف دو تاسن کا دیار ہی درخ  
 خدا کی پتلی ہی تو بار وین ہلال  
 شہناز کا گویا کہ تجلا ہی درخ  
 انکھی انکھی ہوش پہر بانی رہا  
 غنیمتی ہر زادہ نقشہ کینچی ایسی ہی درخ





دہلی کی دیہی میں ہر صحرایا مکان  
 کل قضا اینکو تو زلحدہ دیدارین  
 دل روئی این قضا سہولتی ہر کار  
 ز نظرانی ہوا عیبی زری ہر کار  
 دین بر گزشتہ ہوا دین ہر کار  
 دین بر گزشتہ ہوا دین ہر کار  
 دین بر گزشتہ ہوا دین ہر کار  
 دین بر گزشتہ ہوا دین ہر کار

آج تک یہ نہیں معلوم کہ کیسا ہی ہر رخ  
 کانین بالا ہی تو اوسی دو بالا ہی ہر رخ

منصف چتر گڑھ مزار حاتم علی بیگ مہر ولد مزار فیض علی بن کن الدولہ مزار امرا و علیخان  
 باشندہ لکھنؤ مقیم اکبر آباد ایک دیوان رختہ ایک سالہ پنج مہر انکاشی شاگرد رشید ناسخ

مہر اللہ کی قدرت کا تماشای مہر رخ  
 باعث کثرت آبادی صحرا ہی مہر رخ

منہ پہ عیسیٰ کی مین کہدن کہ یہ جاوہ  
 می گلگونے گل لالہ حمرای مہر رخ

دیگہ لی متصل زلف چلیپا ہی مہر رخ  
 رشک ہی حور کو ہی توفی تو پایا ہی مہر رخ

حیرت یوسف و تسکین زلیخا ہی مہر رخ  
 صدف درہی درجن حسن کا دریا ہی مہر رخ

توفی بلبل اہی شایینہ بین دیکھا ہی مہر رخ  
 یہ فیروز او سکی ہی پرتوسی ہی ایسا ہی مہر رخ

فرمان نوری سلطان خوشنویس لائانی لالہ جیسکہ رامی قبول لہ چنی لال وطن ہنر گونگا  
 مراد آباد معتم مکنو محلہ نوبستہ صاحب دیوان شاگرد ملشی میڈولال نزار

دیکھنی پاؤن اگر اوس گل بیخاکار  
 تا دم مرگ نہ دیکھون کسی گلزار کار

دیکھنا ہی ہر دم اوسن مقصود علیخان  
 صاحب دیوان بادشاہ باشندہ ہی ایسے کلمتہ  
 اوس مسکے شاکر شاکر شاکر شاکر  
 پہلے جانی کی گئی نہ ناوی ہر دیکھنی  
 محفل میں ہر شے ہر شے ہر شے ہر شے  
 شہر ویران ہوی جنگل بسی دیوانوسی  
 تن بی روح مین روح آتی ہی کی ہی اوسی  
 مسی ملنی سی ہوا غنچہ سوسن ہر سن  
 شیکو جسنی ہی ہر گاہ ہر وشن خوشید  
 شمع کیونکہ نہ جلی کیون نہ قبائل پہاڑ  
 مہر معشوق ہی اور صبح امیب عاشق  
 موج ہی چین چین اور ذوق ہی گلاب  
 اسقدر باغ مین جو گل کی لتی نالان ہے  
 شمع کو شعلی کو مشعل کو مہر کو ہر  
 شہر ویران ہوی جنگل بسی دیوانوسی  
 تن بی روح مین روح آتی ہی کی ہی اوسی  
 مسی ملنی سی ہوا غنچہ سوسن ہر سن  
 شیکو جسنی ہی ہر گاہ ہر وشن خوشید  
 شمع کیونکہ نہ جلی کیون نہ قبائل پہاڑ  
 مہر معشوق ہی اور صبح امیب عاشق  
 موج ہی چین چین اور ذوق ہی گلاب  
 اسقدر باغ مین جو گل کی لتی نالان ہے  
 شمع کو شعلی کو مشعل کو مہر کو ہر

جہاں تاشنہ دلی شاگرد سبیل  
 جہاں تاشنہ دلی شاگرد سبیل  
 جہاں تاشنہ دلی شاگرد سبیل  
 جہاں تاشنہ دلی شاگرد سبیل

سزاخان ناصر ولد راجت خان آشنده  
 مزار احمد حسن عرف جوی وزیر اندیش منیر گو  
 وزیر احمد حسن عرف جوی وزیر اندیش منیر گو  
 وزیر احمد حسن عرف جوی وزیر اندیش منیر گو

سامنی آجاتی وہ آینه رواجر اگر  
 قصر مضمون میں کردن تعمیر روی آینه

شاعر نامی جی مان عرب میان قلندر بخش مرحوم حرات ولد حافظ مان باشنده  
 دہلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاکر دوزا جعفر علی حسرت

کہہ منہ سی دو گنتی ہین ہم بار بار منہ اسی شک گل بہترین عاشق جو چو چکو بوگ	ور نہ تمہارا نام نہ لیون کے تہار منہ مست ہو خضار ہزار ہین باتین ہزار منہ
منہ پیٹ پیٹ لہنی کی جاہی کی لیکول پہوڑا ہی دکا وہ کہ نہ اچھا ہوا کسہی	میٹھا ہی کیا چہا وہ تغافل شعار منہ یار و اگر چہ اوسنی رکتی لاکہ بار منہ
ہوسہ طلب کروں تو وہ دکھلائی آئینہ اوسنی لگاتی زخم تو اب ہی تمام شکر	یعنی کہ اپنا دیکھ تو اسی بیو قار منہ کہنی کو وصف یا مہوی بیشمار منہ
جباوٹہ کی وہ جلاہی حرات ہم اور کیا رہ گنتی ہین کہو لکی بی اختیار منہ	

شاعر نامی غلام محمد انانی مرحوم صحیح ولد ولی محمد باشنده امروہہ آٹھ دیوان نختہ کونک  
 فارسی و تذکرہ شعری نختہ گو کی ایک تذکرہ شعری فارسی گو کا انسی یادگار شاکر دواتی

لحدین کھول نہ ای ہنشین ہمار منہ ہزار حرف شکایت بہری ہین فی یادہ	کہ یار وید کی قابل نہیں ہمار منہ خدا کو مان نہ کہلو اکہین ہمار منہ
ہوی ہی دشمن جان اپنی آشنائی حوت اگر ہم آئینہ بگرہ ہی جاتین اونکی حضور	سیہ کری ہی ہرنگ نگین ہمار منہ نہ دیکھی وہ ہجہ شرمگین ہمار منہ
جب کا مصحفی ہم ہوسہ ڈر کی لیلیز تکی نہ کیون دل محنت تیرین ہمار منہ	

زبان اپنی اگر دی وہ جا جان منین  
 سخن کی طرح سامنی نہ بہ زبان منین  
 کہی تو نالہ ہی منہ ہین کہی فغان منین  
 چہی حال کی سکت رہی زبان منین  
 شکر کا پورا ہوا کہ ہر زمان منین  
 کہیچ بادہ مرغی ہو گنتی زبان منین  
 نین ہی زوش لب یاروش ہی کا  
 ہین ضبط کرتا ہون سوز فراق کو خیر  
 زبان رہ نہیں سانی ہی تمنع سان منین  
 خوش ای غیب کی تکیلیک پوئی منین  
 بیان معنی رفتہ نہیں بیان منین  
 ملک الشعرا صاحب بہ خاتالی ہند  
 محمد ابراہیم ذوق شاعر منین  
 نزال ابلی ای گرس  
 ہمارا پیا پیا پو تری ترس کا سووا  
 پو پو ہوا ای کہ گو با نہیں زبان رو ہوا  
 ہون خوشی دلی شیخ شرف علی نام ہوا  
 غلط نظر علی باشندہ سلطان ہوا  
 کند ہی بول لکھنؤ صاحب دیوان ہوا  
 شاکر دین صاحب دیوان ہوا



غازہ ایجان نہیں تھے گا یا منہ پر  
 شمشیر عارض کا ہی شعلا منہ پر  
 رخ چھپک کی نہیں ای کل عا منہ پر  
 چینی جو جی کی ہوتے ہیں گنگنا منہ پر  
 صفات سے جو ترسب سببیا منہ پر  
 وہ جو نفعی ہوں تو یوں چون کہیں منہ پر  
 چاہے اسے اب تک میں کہیں منہ پر  
 خاک سے کہ نہیں ہر ایک مہاسا منہ پر  
 بچہ سے کہ نہیں ہر ایک مہاسا منہ پر  
 زورہ جو شہید کی شہید منہ پر  
 گرتی حسن سی آقا جو لپٹا منہ پر  
 دیکھ لو اس جالو پو نظر اتنی منہ پر  
 شرم سی کہ ہی یہ ای جان بسینا منہ پر  
 وامین لاتی یہ اور صید فکھن کی انفت

ابنخلہ عبدالرحیم حرم رعنا ولد خواجہ سخی تابا بشپینہ  
 باشندہ لکھنؤ مقیم کانپور شاگرد غلام مہدائی مصحفی

وی بوسہ گراوس طفل پریزا کی منہ پر  
 ہی مصحفی ستا دراشوق سی رعنا  
 تورنگ کچھ آوی دل ناشاد کی منہ پر  
 پڑھ اپنی غزل جا کی ہر استاد کی منہ پر

لالہ شیکارام تسلی ولد بخشیشی کو نپال رای برادر خورد بخشیشی بہولانا شاگرد غلام مہدائی مصحفی

کیا منہ جو چڑھی کوئی تری تیر کی منہ پر  
 جیسی تری تصویر لکھی کلک قضانی  
 یہ ہم تھی گلار کبدا یا شمشیر کی منہ پر  
 وہ حسن نہ دیکھا کسی تصویر کی منہ پر  
 جانی وی تسلی تو نہ کر فکر سخن کے  
 پہنستا ہی سخن مصحفی و میر کے منہ پر

حکیم محمد مومن خان مومن مشاہیر شعرا ہی دہلی دیوان فارسی اور ریختہ اور کئی مثنویا  
 قصہ غم اور شکایت ستم قول غمین اور تصف آتشین انسی باو کارین اور دہلی شاگرد واکلی شہناز

چل پر سے ہٹ نہ مجکو دکھلا منہ  
 دشمنوں سے بگاڑ گئے تو بھی  
 بات پوزی ہی منہ سی کب نکلی  
 ہو گیا راز عشق نے پردہ  
 جب کہا پار کو وکھ صورت  
 سنگ اسود نہیں ہی چشم تان  
 اسے شب ہجر تیرا کالا منہ  
 دیکھتی ہے مجھے بنایا منہ  
 آپ نی گالیوں پہ کہو لا منہ  
 اوس بنے پردہ سی جو نکالا منہ  
 ہنسکی بولا کہ دیکھ اپنا منہ  
 بوسہ مومن طلب کری کیا منہ

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت وطن گروگان خوست لدو لکھنؤ

۱۵۹  
 ان کے گری سے ایسا جو بسینا منہ پر  
 سب زنگوں نہیں بکھاری پس بڑا منہ پر  
 صورت اپنے چاہت ہی پانہ دہی کی  
 شمس کا زور جو اڑتا نہیں وہ جان منہ پر  
 حال نقل کا اثر کہتا ہی گویا منہ پر  
 رنگ نرنگی یا منہ پر  
 نافرمان وہ ہوں کہیں کی پتوں کا پو  
 دیکھ ادم نہ پانہ کا نہیں علقہ منہ پر  
 علقہ دم ہی پانہ کا نہیں علقہ منہ پر  
 ان حسن بیای ہی منہ پر  
 کون کہا ہی بہر صورت اسنی بکا منہ پر  
 غنڈیوں کی کہا اتنی کل بہری ای  
 غازہ اس غیرت کل لابی بکا منہ پر

غازہ اس غیرت کل لابی بکا منہ پر

او از به بونی بنین ز بهار گلین  
 به گونه زرگین سازن بون تاری گلین  
 ابروات سی ای دوم یات او ای گلین  
 او از زبان پری توانا گلین  
 سودای پیمانی پیشانی بیاده گلین  
 کیون نامه نه دوان بر بازار گلین  
 کیون ای یکبارگی گلین  
 گشتای هم ای دیده پیدار گلین  
 گشتای هم ای دیده پیدار گلین  
 توفیق حاجت بی نه در کار گلین  
 باند چون خط خوب بین بیمار گلین  
 یکبار خوش بود ای خفا گلین  
 کیون ای گلین کس وز کسی نی دین  
 کیون گلی ملتی هوافت بی یه مندی گلین  
 زلف و الیسل کا آیه بی جوامی ماه عرب  
 شربت وصل کی بدلی جو دیا همکوه جواب  
 غم فرقت مجبی شادی کی برابر هو جا  
 او کی تعریف مذمت بی بی تر محسن

غازه خون شهیدان جو گایا منته پر  
 هاته کا نوسکا اگر هاته گایا منته پر  
 بهولی سی ذکر نه ایسا کبھی لانا منته پر  
 ایک آنسو بهی نه بهکر کبھی آیا منته پر  
 صاف هم کبھی بین ای آینه سیما منته پر  
 خطا بهی ای صلی علی نور کا آیا منته پر  
 مردنی پیرگتی ای رشک میسحا منته پر  
 باند دی آنسو و نکاتار جو سه لینه  
 پیشه پچی جو بر استه بین اچا منته پر

جنگی صاف دلین تیغ تری او قاتل  
 مجبسی بگریگی جو بنواوگی ججام سی خط  
 بوسه مانگا تو وه کبھی بهین منته پو پو  
 گرد کلفت مری کس وز کسی نی دین  
 کیون گلی ملتی هوافت بی یه مندی گلین  
 زلف و الیسل کا آیه بی جوامی ماه عرب  
 شربت وصل کی بدلی جو دیا همکوه جواب  
 غم فرقت مجبی شادی کی برابر هو جا  
 او کی تعریف مذمت بی بی تر محسن

کیون ای یکبارگی گلین  
 گشتای هم ای دیده پیدار گلین  
 گشتای هم ای دیده پیدار گلین  
 توفیق حاجت بی نه در کار گلین  
 باند چون خط خوب بین بیمار گلین  
 یکبار خوش بود ای خفا گلین  
 کیون ای گلین کس وز کسی نی دین  
 کیون گلی ملتی هوافت بی یه مندی گلین  
 زلف و الیسل کا آیه بی جوامی ماه عرب  
 شربت وصل کی بدلی جو دیا همکوه جواب  
 غم فرقت مجبی شادی کی برابر هو جا  
 او کی تعریف مذمت بی بی تر محسن

گلا

مرزا اعظم بیگ مرحوم اعظم باشند شاهجهان آباد

چهندای کوی شمع صفت سوز دلی اپنا

سرکالی اگر تو هو منو دار گلی سے

سخنور نامی غلام بهدانی مرحوم مصحفی لدولی محمد باشند امر دهم مقیم کهنو آسه دیوان

ایک یوان فارسی دو تذکری شعری از گو کی ایک تذکره شعری فارسی کا انسی و کار تو

عاشق کو تری چاہی کیا ہار گلی میں

ہاتھوں کی تین ڈال می یار گلی میں

ای مصحفی کیا تجکو کہیں ابل نسیب

تسبیح گلی میں ہی نہ ز نار گلی میں

شیر پیشہ سخنوری شیخ امام بخش منقور نامی شیخ خلیفہ خدابخش تاجر باشند کهنو میں دیوان

جاتا ہے ایک شربت دیار کو  
 گشتای ہم ای دیده پیدار گلین  
 گشتای ہم ای دیده پیدار گلین  
 توفیق حاجت بی نه در کار گلین  
 باند چون خط خوب بین بیمار گلین  
 یکبار خوش بود ای خفا گلین  
 کیون ای گلین کس وز کسی نی دین  
 کیون گلی ملتی هوافت بی یه مندی گلین  
 زلف و الیسل کا آیه بی جوامی ماه عرب  
 شربت وصل کی بدلی جو دیا همکوه جواب  
 غم فرقت مجبی شادی کی برابر هو جا  
 او کی تعریف مذمت بی بی تر محسن



اوس کی حالت

اوس کی حالت... صاحب مزاج و خوش خلق... صاحب مزاج و خوش خلق... صاحب مزاج و خوش خلق...

پیشی ہی وہان زلف گر لگیر گلی مین  
دیوانہ کیا ہی تری صورت نی پریر  
آواز سا کر مجھے پہوشن بنایا  
اسرار نہان آتی ہرین سنی سہلن پر  
ایجان کوئی اپنا گلاٹ مری گا  
توا ز نراکت سہی ہان کچ نہین  
چرخاک دربار ذوا دو نہ طیبو  
لاغر نیون مین ایسا کہ تری کانکی بانی  
سکر کئی ہی ہم مست نہ چوے کو ہی ساقی  
اجاب سی مانگون مین اگر نزع مین پانی  
اوس زلف کی اوصاف نہان گہنہن آتی  
گردن کا یہ دورا نہی اکت کو کران  
ہی ضبط مجھی اہ کا جو عشق مڑہ مین  
محلل تہ وبال لا ہوی می طفل مستن  
صیاد یہ تیری دم خنجر کی ہرین مشتاق  
کیا قصر بنانا ہی تو امی ظلم کی بانی  
اوس مرتبہ لاغر ہون کہ ہو پاؤن مین تری

یان ہی تو کئی من کی ہی خیر گلی مین  
ہو طوق کی بدلی تری تصویر گلی مین  
گب شیشہ می کی ہی یہ تاثیر گلی مین  
اب سد سکندر کروں تعمیر گلی مین  
کتکاؤ نہ یون ناز سے شمشیر گلی مین  
انگٹا ہی پہلن ناکہ گب سیر گلی مین  
واٹھراٹک جائیگی اک سیر گلی مین  
ہو جا جی نس طوق گلوگیر گلی مین  
شیشی کھنچ قوت تفت سیر گلی مین  
شکایتین نہ آب دم شمشیر گلی مین  
ہر بار او بچ جاتی ہی تقریر گلی مین  
نہ نار عجبش ہی بت بی پر گلی مین  
رہتی ہی ہمیشہ خلش تیر گلی مین  
جائی رگ گردن ہی ہم وزیر گلی مین  
دم رکھتی ہین صحراؤ نکلی خنجر گلی مین  
گکاتین گی اک روز تعمیر گلی مین  
پہنوں مین اگر حلقہ زنجیر گلی مین

پہنوں مین اگر حلقہ زنجیر گلی مین... صاحب مزاج و خوش خلق... صاحب مزاج و خوش خلق...

دعوت ای بیان طوق گلوگیر گلی مین... صاحب مزاج و خوش خلق... صاحب مزاج و خوش خلق...

نیز دانستی نگاهه بپول ساپهرا  
 کی فی آه تری ای بی نیا تری گلین  
 بجای او را کردی تو دوشن کی گلین  
 کیازده تا قاصدمی نخر گلین  
 باو نهانین با سلاشک کی نادرانی گلین  
 سستای بهتایی ده زبیر سلیمان  
 حضورن جلاسرز شیفین اوسا جلا دین  
 کینه دونه تاصدن بین خیر گلین  
 دیویمر نام علی نوای  
 کینه دونه تاصدن بین خیر گلین  
 اوس شیخ فی بیروانی بی با سلا گلین  
 شمشیر بنیاسا شمشیر گلین  
 بیساک کپورن نه مهر این فردین  
 مردم گلین ای تری تصویر گلین  
 اک تان نه اونی کسی بیور گلین

سودا آئی هون مین الفت گیسوی صنم کا وان گرون نازک مین ہی تعویذ کا دورا خوابش و حنا کی ہی چوبی اش ناخ	زیبا ہی مزی واسطے زنجیر گلے مین یان رشتہ الفت کی ہی زنجیر گلے مین یہا نسی ہو وہی زلف گر بگر گلے مین
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------

میر حسن عسکری عرب میر کلو عرش پہلے زرا تخلص تہا صنف میر تقی میر باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گلے مین کیا وصف مزہ کرتی ہی تاثیر گلے مین گردن کامری ہار ترا عشق ہی حبیب سینی پوشیدہ صنم اک کہنچ وی بانے سبھون الفت اول تکبیر و م قتل جل جانین جو بہنیں دل پرواغ کی تصویر یاد آتی تری کچھ افعی گیسو کی جو دعوت جو بہ کپڑج خون کی چھینیں ہی چھو مین	پڑجاتی مین کانتی دم تھیر گلے مین ہیکل ہی تری اوبت نی میر گلے مین ہو داغ کی جا چاندنی تصویر گلے مین دم بہر ہی جو رہ جای ترا تیر گلے مین بمحر کی عوش مردم کشمیر گلے مین طفلی مین انکتا تہا مری شیر گلے مین اسی عرش یہی الفت شمشیر گلے مین
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نواب خواجہ نور الدین خان عرف سائولی صاحب شہسوق خلیفہ نواب بخش خان بہادر دیتیا  
 عزیز مین نواب میر الملک کی باشندہ موضع کدوراضلع کاچ صاحب دیوان شاگرد امجد علی قلیق

وان ہار جو پہونکی مین تصویر گلے مین آب دم شمشیر سی ہی کم نہ ہوی پیاس ڈرسی تری ایجان گلا کہنوٹا ہی اپنا دولانہ جو تیرا ہون مین ای طفل مغنی	ایان نموج ہوا ہو گئی زنجیر گلے مین کیا پر گئی کانتی دم تکبیر گلے مین یون بند کئی نا کہ شبگیر گلے مین یان ساز کی تارونکی ہی زنجیر گلے مین
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فانوس مین چیدہ ہوا دودل  
 کیجی جو کینزلف گر گلے مین  
 کیا تون جو با سید نظامین تو یقین  
 ہوناک شفا محکمہ اک سیر گلے مین  
 بیان جوری خاطر باشندہ آواشارو  
 بیان حبیب خان بجا اور مین  
 کیجی کلب حسین کی دہ بی پر گلے مین  
 کینا غای غیرون مین طوق گلے مین  
 کوون بہنوں مین جو نظر کیا زور گلے مین  
 زاپ کی بچل مین جو نظر کیا زور گلے مین  
 بیل ہونری سانسے کیا زور گلے مین  
 سبیل جای دین صورت سوزا کی گلے مین  
 قاتل کا جو رہ جای کوئی تیر گلے مین  
 جی شمس سانیسا کامند فاک گلے مین  
 کما قاتل کی ہار سانیسا گلے مین

بیل ہونری سانسے کیا زور گلے مین  
 سبیل جای دین صورت سوزا کی گلے مین  
 قاتل کا جو رہ جای کوئی تیر گلے مین  
 جی شمس سانیسا کامند فاک گلے مین  
 کما قاتل کی ہار سانیسا گلے مین









Handwritten text at the top of the page, including the title 'صدر دیوان فارسی' and other introductory lines.

صدر دیوان فارسی وردیوان بختہ اور دیوان کیتی اور دیوان بی نطق اور دریا کی بختہ

توڑو کا خم بادہ انگور کے گردن	رکھدو کا وہان کاٹ کی اکھ رگی گردن
خود داری شکل الف های انا بحق	نت چاہتی ہی اک نئی منصوبی گردن
اچھلی ہوی وزرش تھی ٹیڈ پھیلے	ہی نام خدا جیسے ستفوری گردن
یون پنجہ شکران میں پڑھی یہ مرول	یون چنگل شہباز میں عصفوری گردن
تب عالمستی میں مزا ہو کہ پڑی ہو	گردن پیری اوس بت مغزوری گردن
ای مست یہ کیا تہری ششت سرخ می	کیون تونی صراحی کی بہلا چوری گردن
مخلف میں تھی شمع نبی موم کی مریم	پہلی پڑی ہی وسکی وہ کافوری گردن
ای دیو سفید سحری کاش تو توڑی	اک ملی سے شور شب بچوری گردن
حاسد تو ہی کیا چیز کی قصد جو افشا	تو توڑی جہت بلعم باعوری گردن

بیخ مضمیل موم باشندہ لکھنؤ شاگرد غلام ہمدانی مصحفی

م کیونکہ ہو ایسی بت مغزوری گردن	محم کردی جو اک بات میں جمہوری گردن
جب آگی تری شمع فی سرانہ اڈھایا	گلگیر نے تب وسکی وہین دور کی گردن
سو تیج لئی کھلی ہی اک ہاتھ میں خورشید	نا کاتی جو دیکھی شب بچوری گردن
میں وہ سخن آرائی شہنشاہ جہان ہون	رعشہ مری ہیبت سی ہون فقوری گردن
ہی تیغ مری مصرع کی اسطور کی کتی	اک دار میں سو کڑھی کروچ رگی گردن

میراجد علی مرحوم گرم باشندہ لکھنؤ کہن کتیر کتی تھی ہانسی ہی ملک بقا ہوی شاگرد مصحفی

میراجد علی مرحوم گرم باشندہ لکھنؤ کہن کتیر کتی تھی ہانسی ہی ملک بقا ہوی شاگرد مصحفی	غازی صاحب دیوان شاگرد
میراجد علی مرحوم گرم باشندہ لکھنؤ کہن کتیر کتی تھی ہانسی ہی ملک بقا ہوی شاگرد مصحفی	غازی صاحب دیوان شاگرد

Vertical handwritten text on the left side of the page, including names like 'نور الاسلام مرحوم' and 'میراجد علی مرحوم'.



Handwritten text at the bottom of the page, including names and titles of other poets or scholars.





منهون مجذوبین سجنوزار سی کامرون  
بی زینت سی متنفر که کاردن پارس  
زیست نظور بی میری تویدین شوی سرورن  
ومرل جاکبارانوی جوب بیان مشق بیان بیان

شیخ پیرن مسرور ولد حکیم حیات الله قلاشاشنده کاکوری مقیم لکنهو صاحب دیوان شاکر غلام علی	
مونه جرم کهن اونی و بال گردن	گردن شیشه سی دین مین جو بشال گردن
شوق سی پهری گلی پرمی خنجر ظالم	سرد یا عشق مین اب کیا هی ملال گردن
مرد بخت رسا هو تو پهنج جائین جهان	ورنه به هاته کهان اور وصال گردن
بانده جوڑی کو وه یون ناز سی لسی مسرور	ابنویه جعد هی هی همکو و بال گردن
شیخ پیری کیوان باشنده بگرام شاکر و طوپی زکات بی خان در	
کیون مقید نه سن مین به بهاری گردن	زلف پیمان مین جو پٹی سی بهاری گردن
گوه منکر مویه قاتل کو مین به پنا تاپون	سیری نظرونین چرنا جنسی او تاری گردن
قتل شیشه به به خانی مین دیتا هی صدا	سیری گردن سی توبه پتری تبهاری گردن
رای جسونت رای عون کاکا جی پروانه خلف اجنبی بهادر باشنده لکنهو شاکر و سرک دیونا	
جو گذری عاشق حیرانکی وه شمشیر کردنی	نه نکلی خون ذرا جون سپیکر تصویر کردنی
بهلی گتی هی کانون کی تتین آواز قتل کی	کری هی شیشه می زور هی تقریر کردنی
بلاگر زیر خنجر توت هو سرگرا قاتل	گنده اس مین نه مین میرا هو تی تصویر کردنی
سدا هی جام می شمرنده چشمست سی تری	صراحی بهی نخل هی اس سی تصویر کردنی
جلایا کنی بیدری سی پروانه کو فصل مین	جدا کرتا هی نت شمع کاکلگیر کردنی
سید آقا حسن رضوی امانت ولد میرا خا باشنده لکنهو صاحب دیوان شاکر و میان لکنه مرثیه گو	
پرسی جویگهی نه مین پر نور بشر کی گردن	غیرت مهربی اوسن شک قمر کی گردن

قلم شقیقه سی جویون  
بلین اورون کی جی ختم وقت سفر کی گردن  
بیتی کین سی کین با ناپون کین با ناپون  
وقت بد کوئی دیبا ناپون کین با ناپون  
غنمی گتی هی ضعیفی مین کین با ناپون  
دوم هر اشوق شهادت کاکانت فی سنا



منهون مجذوبین سجنوزار سی کامرون  
بی زینت سی متنفر که کاردن پارس  
زیست نظور بی میری تویدین شوی سرورن  
ومرل جاکبارانوی جوب بیان مشق بیان بیان

کون نه کی تری تری تری تری تری  
جب به اوشن او کوکی تری تری تری  
کوری نام نه کوکی تری تری تری  
بالیون کادی دیتی ای نقار کرد  
بیم این کادی تری تری تری تری  
بال تری کی جودم بهی ای تری تری  
نسان مینی هی تری تری تری تری  
توند مشاق شهادت تری تری تری  
پون وه مشاق شهادت تری تری تری



کافر عشق بنایا ہی خدا نے جگہ  
 حلقی زلفون کی نہ کیوں نظر ہوں محسن  
 ای تو کہتے ہی زنا رسی ارشاد کون  
 انہیں پہنوں میں ہی منظور ہسنا کون

دوش

ہم صر زار رفع اسود ابقا اللہ لقا ولد حافظ سیفا شد باشندہ دہلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان

رکبتا ہی یوں وہ زلف سیدہ قام دوش اکدن ملا جو شیخ تو پہر میکشون کی ساتہ ہی دین گہر کو شہر سی صحرا میں جلی حلیں وہ زشت بخت ہوں کہ ملایک کو ہی مرگ نیکی مری تو نام بدون کی کرین رسم ڈولانہ بار عشق زمین پر لقا نی یار	صیا و جسطح سی دہرین ام دوش پر سر پر لٹی پہر یکا سب جو جام دوش اوٹھو اکی آئندو لٹنی درو بام دوش لکھنی کا پیش آئی جو کچہ کام دوش زشتی لکھن بدون کی مری نام دوش سر سے اگر گرا تو لیا تہام دوش
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مرزا محمد جان نالان ولد مرزا محمد یعقوب خان صاحب دار باندن سبلی باشندہ لکھنؤ شاگرد لالہ ابو جبر

عاشق مزاج کہتی ہیں طفلی سی مجکو لوگ شاعر نامی شیخ غلام مہدانی مرحوم مصحفی ولد شیخ ولی محمد باشندہ امر وہ مقیم لکھنؤ آٹھ دیوان ریختہ ایک دیوان فارسی تذکری شعرا ریختہ گو کی اور ایک تذکرہ فارسی کا لٹنی دیو گاری شاعر حلقہ کمان کار کہ نہ گل اندام دوش پر وہ طفل گریہ ناک ہی اپنا دل جزین ہی جہین ایسا جن کو ی تسنیر کیجیے کافی ہے بجکو زلف کا اک نام دوش جسکو بغل میں چین نہ آرام دوش لائی اوٹھا جو اسکا درو بام دوش	آبتانہ تہا کہنی سبھے آرام دوش پر لکھنی کا پیش آئی جو کچہ کام دوش زشتی لکھن بدون کی مری نام دوش سر سے اگر گرا تو لیا تہام دوش
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لاد کی ہوی کاتب اعمال خجین  
 آتش ادبیا و کلامین درو بام دوش  
 دی حسین خان آباد ولد غلام مصطفی خان باشندہ  
 شاعر نامی شیخ غلام مہدانی مرحوم مصحفی ولد شیخ ولی محمد باشندہ امر وہ مقیم لکھنؤ آٹھ دیوان  
 ریختہ ایک دیوان فارسی تذکری شعرا ریختہ گو کی اور ایک تذکرہ فارسی کا لٹنی دیو گاری شاعر  
 حلقہ کمان کار کہ نہ گل اندام دوش پر  
 وہ طفل گریہ ناک ہی اپنا دل جزین  
 ہی جہین ایسا جن کو ی تسنیر کیجیے  
 کافی ہے بجکو زلف کا اک نام دوش  
 جسکو بغل میں چین نہ آرام دوش  
 لائی اوٹھا جو اسکا درو بام دوش

کافر عشق بنایا ہی خدا نے جگہ  
 حلقی زلفون کی نہ کیوں نظر ہوں محسن  
 ای تو کہتے ہی زنا رسی ارشاد کون  
 انہیں پہنوں میں ہی منظور ہسنا کون  
 صیا و جسطح سی دہرین ام دوش پر  
 سر پر لٹی پہر یکا سب جو جام دوش  
 اوٹھو اکی آئندو لٹنی درو بام دوش  
 لکھنی کا پیش آئی جو کچہ کام دوش  
 زشتی لکھن بدون کی مری نام دوش  
 سر سے اگر گرا تو لیا تہام دوش  
 مرزا محمد جان نالان ولد مرزا محمد یعقوب خان صاحب دار باندن سبلی باشندہ لکھنؤ شاگرد لالہ ابو جبر  
 عاشق مزاج کہتی ہیں طفلی سی مجکو لوگ  
 شاعر نامی شیخ غلام مہدانی مرحوم مصحفی ولد شیخ ولی محمد باشندہ امر وہ مقیم لکھنؤ آٹھ دیوان  
 ریختہ ایک دیوان فارسی تذکری شعرا ریختہ گو کی اور ایک تذکرہ فارسی کا لٹنی دیو گاری شاعر  
 حلقہ کمان کار کہ نہ گل اندام دوش پر  
 وہ طفل گریہ ناک ہی اپنا دل جزین  
 ہی جہین ایسا جن کو ی تسنیر کیجیے  
 کافی ہے بجکو زلف کا اک نام دوش  
 جسکو بغل میں چین نہ آرام دوش  
 لائی اوٹھا جو اسکا درو بام دوش  
 لاد کی ہوی کاتب اعمال خجین  
 آتش ادبیا و کلامین درو بام دوش  
 دی حسین خان آباد ولد غلام مصطفی خان باشندہ  
 شاعر نامی شیخ غلام مہدانی مرحوم مصحفی ولد شیخ ولی محمد باشندہ امر وہ مقیم لکھنؤ آٹھ دیوان  
 ریختہ ایک دیوان فارسی تذکری شعرا ریختہ گو کی اور ایک تذکرہ فارسی کا لٹنی دیو گاری شاعر  
 حلقہ کمان کار کہ نہ گل اندام دوش پر  
 وہ طفل گریہ ناک ہی اپنا دل جزین  
 ہی جہین ایسا جن کو ی تسنیر کیجیے  
 کافی ہے بجکو زلف کا اک نام دوش  
 جسکو بغل میں چین نہ آرام دوش  
 لائی اوٹھا جو اسکا درو بام دوش



شاعر نامی شیخ غلام مہدانی مرحوم مصحفی ولد شیخ ولی محمد باشندہ امر وہ مقیم لکھنؤ آٹھ دیوان

ریختہ ایک دیوان فارسی تذکری شعرا ریختہ گو کی اور ایک تذکرہ فارسی کا لٹنی دیو گاری شاعر

حلقہ کمان کار کہ نہ گل اندام دوش پر



درد و آرمی در و بام و دوش  
 زینار و کین صاب و سلام  
 زینار و کین صاب و سلام  
 زینار و کین صاب و سلام

مہتاب و آفتاب نہیں ساقیا عیان گشتگی نصیب میں طفلی سے ہی مجھے آباد و کچھ شباب میں بیتاب ہم نہیں	گردون فی ر کلبیہ میں یہ دو جام دوش پہرتی تھی بیکی سب سحر و شام دوش طفلی میں ہی نہ آیا تھا آرام دوش
------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------

راجہ طلب علیخان عن سلطان سلطان لہ خواجہ حسین علیخان صاحب بخارا  
 بعد از ان چہ ان آباد بانجام و لد و مسکن عظیم آباد ہی لہ جہ ناکہ غیزون میں حضرت خواجہ میر درد

خالی نہیں وہ زلف سیفام دوش شانی سی کب تمہاری مرا شانہ ملکیا وہ منت ہوں کہ جب کجا تا ہی سحر سراج میں خدائی رکھا ہاتھ جس جگہ افتادگی پسندیدہ طفلی سی تھی مجھی سلطان ہی نصیب کہ اب سیر غمیں	دور را ہی او کی تیغ کا ہی ام دوش رکتے ہو بی سبب کا یہ الزام دوش ہاتہ اپنا رکھی ساقی گلفام دوش سبھو وہاں علی سنے رکھا کام دوش آیا نہ ایک دم کہی آرام دوش ہی بار بار دست دل آرام دوش
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شیر پیشہ سخن شام سخن ناسخ خلف الرشید خدیج خدیج تاجر باشندہ لاہور مقیم لکھنؤ میں

گناہوں سر کو بوجہ میں ناکام دوش جالی کی آستین تہیں ای ناز نہیں تھی تو وہ حسین ہی بیکہ کی گرتل ہی تھی ای میکشونز اکت ساقی کو دیکھنا پاس حرم نہ چاہی ہی نیچے جنون	رکتا ہی جیسی تیغ گل ندام دوش عاشق کی مرغ دل کو ہی یہ دام دوش کو دیکھیں چہن ہی نہ آرام دوش لاتا ہی رکھی شکل سبوجام دوش بار گران ہی جامتہ احرام دوش
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فانخ کبھی ناز سے شہزادوں  
 رکھی کجا ہی کی تصویر دوش  
 راجہ ہی مال کی تصویر دوش  
 مچاؤں سکریں تو ساقی سبب دوش  
 لاشہ او ہاتھ میں کبھی دوش  
 گلستان میں کبھی دوش  
 لاشہ او ہاتھ میں کبھی دوش  
 گلستان میں کبھی دوش  
 لاشہ او ہاتھ میں کبھی دوش  
 گلستان میں کبھی دوش



دل لہاری زلف لہری دوش  
 شانہ بونی بونگہ لہری دوش  
 رلیکن بار تو بونگہ لہری دوش  
 قازین وضع بہر ایک بات دوش  
 جلاد لہری بونگہ لہری دوش  
 ایانہ لہری بونگہ لہری دوش  
 ستر او ہاتھ میں کبھی دوش  
 لاشہ او ہاتھ میں کبھی دوش  
 گلستان میں کبھی دوش  
 لاشہ او ہاتھ میں کبھی دوش  
 گلستان میں کبھی دوش



گہری واسطی کروں تعمیر دوش پر  
گلزار ہی دوشا کہ کشیب دوش پر  
جسم جڑہا ہی مالک تقدیر دوش پر

اس مرحلی میں خانہ بدوشی ضرور ہے  
اوس گل کی پاس عین مستان میں ہی بھار  
تاج نہ کس طرح ہو دو بالا علی کی قدر

انصاف لھنی خواجہ وزیر وزیر خواجه فقیر یا شدہ لکھنؤ صاحب جوان گزشتہ شیخ امام

سیکھی بان تیغ نہ تقریر دوش پر  
یا مجھ سپاہ بخت کی تصویر دوش پر  
ہی ابروی خمیدہ کی تصویر دوش پر  
رہنی نہ دیگی اب اوسی تقدیر دوش پر  
ٹیادون تھی وہ جو کرتی تھی تقدیر دوش پر  
پہر تہا ہون رکھلی یار کی تصویر دوش پر  
خنجر نہ ہی کیر میں نہ شمشیر دوش پر  
لیجاسی خشت خم پئی تعمیر دوش پر  
چڑھ جلی میری پاؤں کی زنجیر دوش پر  
اوس طفل کو چڑھای اگر پیر دوش پر  
جل کر رہی ہی زلف گر گہر دوش پر  
پر بنگیا جو آکی لکاتیر دوش پر  
مٹی اوٹھانہ تو پئی تعمیر دوش پر

کرتی ہو باتیں رکھلی جو شمشیر دوش پر  
ای ماہ ہی یہ زلف گر گہر دوش پر  
قاتل فی کب یہ رکھی ہی شمشیر دوش پر  
آئی گی بڑھ کی پاؤں تک کا کل دراز  
طفل کی باتیں آتی ہیں پیری میں ہکو یاد  
یاں تک کہنی ہی ضعف کہ ہاتھوں کو ہی گران  
قاتل فی میری بعد کئی ترک اپنی سلم  
ساتی مرا بنای مکان تو ہر ایک مست  
تمشیل دون جو یار کی زلف رسا سی میں  
دوش سحر پہ آئی نظر آفتاب حشر  
کیا سر چڑھای اوس کو بگاڑ ہی یار نے  
جاتیں گی اوڑکی تیری طرف وہ ہر دم ہم  
گہر کر سیکھی دل میں نہ بہو وہ خاک چھان

کیا میری لاش کی ہوی تو فیروز خان  
کادیا پوجا زاری کو قاتل کی ای اور زلم  
زلم بن شہزادی کی پیر دوش پر  
دہ جی قاتل کی ہوی ایسی بدواس  
لکھنؤ میں از شہزادی کی پیر دوش پر  
ان ملک کی کیا نہ پیر دوش پر  
ہوئی ہی میری قاتل کی پیر دوش پر  
لکھنؤ میں از شہزادی کی پیر دوش پر

دنیایا کی حسرت دیدار کی  
دیکھی ہی جبار زلف گر گہر دوش پر  
میں کو اسطرح سے او نہیں کی فراق پر  
تصویر یار تہ میں زنجیر دوش پر  
عبادت خان صاحب نور سالخان باشندہ کونین  
عبادت خان صاحب نور سالخان باشندہ کونین  
کادیا پوجا زاری کو قاتل کی ای اور زلم  
زلم بن شہزادی کی پیر دوش پر  
دہ جی قاتل کی ہوی ایسی بدواس  
لکھنؤ میں از شہزادی کی پیر دوش پر  
ان ملک کی کیا نہ پیر دوش پر  
ہوئی ہی میری قاتل کی پیر دوش پر  
لکھنؤ میں از شہزادی کی پیر دوش پر

کادیا پوجا زاری کو قاتل کی ای اور زلم  
زلم بن شہزادی کی پیر دوش پر  
دہ جی قاتل کی ہوی ایسی بدواس  
لکھنؤ میں از شہزادی کی پیر دوش پر  
ان ملک کی کیا نہ پیر دوش پر  
ہوئی ہی میری قاتل کی پیر دوش پر  
لکھنؤ میں از شہزادی کی پیر دوش پر





خانی نامی دنی پروردار روح  
 اسد بر قلند زمین گنگیز دوش  
 بر سر کبھی مثل زلف گر بگیردوش  
 کیا را غیب سے قدرت حق بپوش  
 قاتل کو اسنے دیکھا کجا میں نہ وقت قتل  
 ٹیڈن فی جیب کی جوی جام نمنش  
 لائی سب جو منہ پچی سب پر دوش  
 خانہ بدوش کتنے ہیں آرزو دوش  
 گور نہ کرے کرنا ہی غضب دوش  
 کو خوشی مانی لگانا ہوں میں سب دوش  
 ایک خازنہ وہ بت جا پر دوش  
 سچیں عکس پر دوش  
 بار تر باغیچہ بنی سب پر دوش



صاحب دیوان غنا گرا مولد و مولد  
 حیران ہی چشم ہو کر شمشیر دوش  
 ای گل بو ایک نالہ ہوزون مراد سنی  
 تاب خواہ تیز زالدین خان تر شاہی سنی  
 شفیق مخلص ذواب چرخش خان سنی  
 باشندہ کہ وہ توابع کا سپہ  
 شاگرد واجد دوش  
 پیدار کی ہلال سکا تو زور دوش  
 رہیں تو اب ناز ستم شمشیر دوش  
 رہیں تو اب ہی ای جو سب علی پادشہ  
 طاقت کہاں رہی تصویر دوش  
 رہی ادھنالی باری تصویر دوش  
 رہی ادھنالی کو اور زاری ہلال  
 اخبار دنی نظاری کو اور زاری ہلال  
 ای جان ہون کی شمشیر دوش

تجھ ہی نہ اوڑچلون پیچی ہی ہی خیال  
 اوس دن سی تری عشق میں لگا ہوا ہون  
 ناصر تو قتل ہو چکا اب کس کی واسطی  
 پر جسکی ہون سخی وہ لگا تیر دوش  
 لٹکی نہ تھی یزلف گر بگیر دوش  
 خنجر کمر میں رکھتھی شو شمشیر دوش

جناب عموم صاحب مولف سید حسین شاہ ضیہ خلف الرشید سید عیوب شاہ مراد حیدری اور  
 کئی رسالی منظوم رمل اور جعفرین انسی یادگار ہیں شاگرد قلندرتختش جرات

شمشیر یار کی نہیں تنویر دوش  
 چھوٹی سی زلف دیکھ کی کتی ہیں شانہ بین  
 افشان چہرک کی زلف جو کہو لی ہی اپنے  
 نازک بہت ہو پھولون کی بہ بی سہنی  
 ایسا نہو کہ پاؤن تک آر ہی کہ سین  
 عشق اوسکی زلف کامری گاندی ہی سوار  
 طفلی ہرین ہی خیال ہی اتا تاج کوضبط  
 رکھی ہوتی ہی برق کی تصویر دوش  
 پہاٹنے کی لٹکی بیج کی بی بی پر دوش  
 ہی ابر اور برق کی تصویر دوش  
 پیدا نہوتی نیل کی تخیر دوش  
 آئی لٹکی کی زلف گر بگیر دوش  
 پاؤن کی بی بی چاہی زنجیر دوش  
 رہنی نہی گایہ فلک سیر دوش

مکیدان پلٹن شاہی مرزا ہندی کو شرد و مرزا قطب الدین حیدر باشندہ کہ تہ صاحبان گروانا

حیران ہون دیکھ کر تری شمشیر دوش  
 مرزا مبارک ایسا تو ہو مجب ریا میں  
 کچھ تو اثر ہوا امری سودی کا آشکار  
 مصروف قتل عاشق جاننا ہی ہ ترک  
 ٹیڈو کر کہنی ہلال کی تصویر دوش  
 رکھی خازنہ وہ بت بی پر دوش  
 ہی زلف یار صورت زنجیر دوش  
 ترکش کمر میں رکھتا ہی شمشیر دوش



ای جان ہون کی شمشیر دوش  
 اخبار دنی نظاری کو اور زاری ہلال  
 رہی ادھنالی باری تصویر دوش  
 رہی ادھنالی کو اور زاری ہلال  
 طاقت کہاں رہی تصویر دوش  
 رہیں تو اب ہی ای جو سب علی پادشہ  
 رہیں تو اب ناز ستم شمشیر دوش  
 پیدار کی ہلال سکا تو زور دوش  
 شاگرد واجد دوش  
 شفیق مخلص ذواب چرخش خان سنی  
 تاب خواہ تیز زالدین خان تر شاہی سنی  
 ای گل بو ایک نالہ ہوزون مراد سنی  
 حیران ہی چشم ہو کر شمشیر دوش  
 صاحب دیوان غنا گرا مولد و مولد



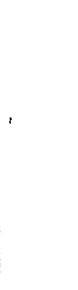




غشقی کا کیا کیا ہے  
 غشقی کا کیا کیا ہے  
 غشقی کا کیا کیا ہے  
 غشقی کا کیا کیا ہے  
 غشقی کا کیا کیا ہے  
 غشقی کا کیا کیا ہے  
 غشقی کا کیا کیا ہے  
 غشقی کا کیا کیا ہے  
 غشقی کا کیا کیا ہے  
 غشقی کا کیا کیا ہے

<p>وہ سست بخت ہوں کہ نہ ناگوشیاریا          عاشق ہی بل کیا تو بھولی سزا          کان نزاکت تو سکوا مانت کہی کیوں</p>	<p>مگر اکی گڑھی مرا افسانہ دوشن پر          لٹکی ہو ہی ہی گیسوی جانمانہ دوشن پر          ہو عکس درگوشی ہی جب نہ دوشن پر</p>
<p>صادق اولوشیخ الہی عشقی دلشخ مجر خوش باشندہ کانپور صاحب پوان گرو سیر علی وسطہ</p>	
<p>بتا ای قابل عالم پر ہی تلوار کا نہ ہی پر          وہ بال قتل عالم تر گیا ہی نہیں کا کل          وہ سو جاتی ہیں تو ہی طاروج جہت نہیں سکتا          چڑھی کچی گڑھی کی محتسب کو پہی چلا گیا          غضب نیرنگ عکس غرض نگین نی دکھلا یا          نہ چہوڑو گی کسیکو سچ مسکونین کشید ہون          نظرائی جسی اقرار کتائی کیا اوسنی          مسخ کیون اک عالم ہو احسن و نزاکت کا          چہراوتی ہیں جکی جو ہر اوس نیت تن کی          خدا کی خوف ہی کیا محتسب کا دوز یادہ          گل خسار رنگین کا پڑی پر تو جو قابل          خدا شاہد ہی ہیں سمجھا کہ شیشی کا آلا          بلا کا بانک پن ہی اور علی کیونکہ وہ قابل</p>	<p>عیان ہی یا کہ عکس بروی خمدار کا نہ ہی          ہو ہی شجاک کی مانند پیدا مار کڈی پر          کہلی رہتی ہی چشم دام زلف یار کا ہی پر          لئی پہری سبوی می سر بازار کا ہی پر          سنبھاتھا وہ پیٹھ موگیا گلنا سا کا نہ ہی پر          وہ دن ہی کونسا جاتی نہیں دوجا کا ہی پر          مگر لام بلا ہی لام زلف یار کا ہی پر          پڑی ہیں تقس دام زلف نامی لدا کا ہی پر          نظرائی ہیں دو تلوارین جسد مچار کا نہ ہی پر          خم می رکہ کی نگلین کے سر بازار کا نہ ہی پر          سر وہی کا بنی مالا گلو نکا ہر کا نہ ہی پر          جو دیکھی اوبت نازک تر ہی نار کا نہ ہی پر          پڑی کی پڑی ہرگز کہ نہیں تلوار کا نہ ہی پر</p>

جو جوس کل شہید لائی تو سیر تک ہوا  
 بن گیا غشقی کا کیا کیا ہے  
 مال بلبا و جو ہم ایک ہی  
 ابھی پیدا کر کے نور بیضا نہ  
 بنتی ہیں اور نہیں نصیب ہیں ان  
 پانچ آنہ پھری مسی  
 یا آہی جو می باو کون  
 کیون کیا ہیں بنی لائی ہی سونی تیار  
 کیا تیرا کت ہی کہ اوس حق کا اور تیرا شانہ  
 پدار ہی طرح نہ اور ہیں دل بندھا کی  
 وہ تب وصل پہنوی کہی کا ان شانہ  
 تو سہلا ہی بہت ہی کا ان شانہ  
 جود کی دل صدیادہ  
 شانہ بن مال جود کی دل صدیادہ  
 شانہ بن مال جود کی دل صدیادہ  
 شانہ بن مال جود کی دل صدیادہ  
 شانہ بن مال جود کی دل صدیادہ  
 شانہ بن مال جود کی دل صدیادہ  
 شانہ بن مال جود کی دل صدیادہ  
 شانہ بن مال جود کی دل صدیادہ  
 شانہ بن مال جود کی دل صدیادہ  
 شانہ بن مال جود کی دل صدیادہ





شمع روشن جو وہ باز وہی تو شعلہ شانہ	آستین پر ہونو فانوس کا وہ ہو کا کیونکر
بہرچن باغ میں عنبر کا بنا کا شانہ	صاف ہی ہر شجر گل و سرو سارے بجز ار
پہول مصری ہی سر شاخ و لہریں کا شانہ	دو گلچین ہے نبات آج چنی جاتی ہے
بن کی آجی گاجو گنگلی کے شجر کا شانہ	بل کی مگی تری لفاو تری ہی ہی شک جمن
پایا بت توڑنی کو جسے نبی کا شانہ	اوسکا رتبہ نہو کس طرح دو بالا محسن

ہاتہ

سلطان ابن سلطان شاہ سخور ان حضرت سلطان عالم محمد واجد علی شاہ بادشاہ خلد اللہ ملکہ اختر تخلص فرماؤا علی گڑھ گڑھ پیر پیر خلیفہ رشید جنت مکان محمد امجد علی شاہ بادشاہ مین یونان شہنشاہ اور بہت تالیف و تصنیف طبع ہوئی اسلی فیض عام کی تقسیم ہوئی کہیں اونکی طرح کی گنجائش میں نہیں	ابرو میری ہی ابروی خمدار کے ہاتہ
صاف کرتی مین مری جسم پہ تموار کی ہاتہ	عشوہ و غمخوہ و انداز و اداسے مارا
ناتوان ایک یہ چورنگ ہوا چار کی ہاتہ	عشق سی قدر بڑھی سن کی ای جان جهان
حسن یوسف کار ہامول خریدار کی ہاتہ	پاک طینت نہ کہی دزد مضامین چون کے
ہسنگری سہی بچین کی کسی خوشخوار کی ہاتہ	زر سپاہی ہی جو کرتا نہیں دنیا میں عزیز
مرد سب سے سچی مین پہاڑی سردار کی ہاتہ	عشق اشعاری ہون ہو رد ذندوہ و الم
بندہ گئی فکر مضامین سی گنہگار کی ہاتہ	بزم مین آج غزل اپنی سناؤن اختر
شعرا مین مری عزت سہی اشعار کی ہاتہ	

اشرف علی خان عرف کو کی خان حرم فغان کو کہ احمد شاہ بادشاہ غازی آحت عمر مین

لوہی کس طرح خنای می دلدار کی ہاتہ  
خچر بیداری پای سر نویدہ ہوشی  
خچر بیداری پای سر نویدہ ہوشی  
خچر بیداری پای سر نویدہ ہوشی  
خچر بیداری پای سر نویدہ ہوشی  
خچر بیداری پای سر نویدہ ہوشی  
خچر بیداری پای سر نویدہ ہوشی  
خچر بیداری پای سر نویدہ ہوشی  
خچر بیداری پای سر نویدہ ہوشی  
خچر بیداری پای سر نویدہ ہوشی



دلوں کو چینی نہیں اس بار کی ہاتہ  
سرخ آؤن مری خون کی گلی بار کی ہاتہ  
سرخ آؤن مری خون کی گلی بار کی ہاتہ  
سرخ آؤن مری خون کی گلی بار کی ہاتہ  
سرخ آؤن مری خون کی گلی بار کی ہاتہ  
سرخ آؤن مری خون کی گلی بار کی ہاتہ  
سرخ آؤن مری خون کی گلی بار کی ہاتہ  
سرخ آؤن مری خون کی گلی بار کی ہاتہ  
سرخ آؤن مری خون کی گلی بار کی ہاتہ  
سرخ آؤن مری خون کی گلی بار کی ہاتہ

جانفانی کا ایسا نصاب ہی سہا کی ہاتہ  
حق نصبت مین نہیں کوئی کی ہاتہ  
حق نصبت مین نہیں کوئی کی ہاتہ  
حق نصبت مین نہیں کوئی کی ہاتہ  
حق نصبت مین نہیں کوئی کی ہاتہ  
حق نصبت مین نہیں کوئی کی ہاتہ  
حق نصبت مین نہیں کوئی کی ہاتہ  
حق نصبت مین نہیں کوئی کی ہاتہ  
حق نصبت مین نہیں کوئی کی ہاتہ  
حق نصبت مین نہیں کوئی کی ہاتہ







مردم مغرور از پیش از تو نباشند و بگویند که ما را چه در کار تو است  
 و من غمگینم از تو و در غمگینی من از تو چه در کار تو است  
 و من غمگینم از تو و در غمگینی من از تو چه در کار تو است

فصل گلین چوی پهنانی ہی لاکزنجیر  
 آفت چکین کی لکیرین نہیں گلابی کم  
 مددای غیرت الفت نہیں دیکھا جاتا  
 پاؤں ہی جو دباتی تو نزاکت سی کھا  
 اس میں شیرین ہی کچھ شان کم ہو جاتے  
 کواقیفسر دم نہیں میں امی دل  
 پاؤں پہلائی ہیں کیا کیامری اطفال کھر  
 بعد صرئی کی بھی بیوقوف ہم آغوشی ہی  
 نقشہ رشک سی کیوں کر گرجان چو کھار  
 خانہ محرمی کی ہر مضامین جاری

سعا و عثمان ناصر ولد رسالت خان باشندہ کچھنہ لکھنؤ پانچ دیوان ایکٹ کرہ اشکالی  
 شاکر و مرزا محمد حسن عرف چوٹی مرزا مذنب مرثیہ گو اور مذنب شاگرد مرزا رفیع امروا

حور کی ہاتھ ہیں ایسی نہ پریراد کی ہاتھ  
 اونسی آپ اپنی غلامی کا لکھا ہی شہزاد  
 ہی مراخانہ بدوشی کا مچھی اویسیا  
 اور کیا زخم گلو سی کوی دریا بہتا  
 ہی یہ احسان تری سلسلہ کیسو کا  
 دم پھرک جاتا ہی دیکھا اوسن صیاد کی  
 یار کی پاس کئی رہی ہیں شمشاد کی ہاتھ  
 بیچنا مجکو کسی مردم آزاد کی ہاتھ  
 بی خاصرہ ہوی اوسن ستیم سجاد کی ہاتھ  
 دور تری ہیں قدم سی مرچی صدا کی ہاتھ

یہ کیا زمین تار کر بیان سے باز  
 ازینت کی گئی اگر اسکا  
 دیدنی منظرین جسم سبارکے  
 زمین کی پازنی کی میں پیدا دلہا  
 زمین کی پازنی کی میں پیدا دلہا  
 خیارہ خندک برور و کار ہا  
 و کہلا ہی میں قندک برور و کار ہا  
 چینی سب جمال سحر کیا ہے  
 صیدا افغانی کا لطف دکھاتا ہی دام فرما  
 مضمون کو چاہتا ہوں کہ آیا شکا رہا  
 جہی جو اور کئی ہیں وہ پو پو پو پو  
 دلہا سب ہیں بھگو ہوا ہر گلارہ  
 کجالی اویسی کی ہونے تو بولا وہ گلگون  
 چوچا تین خشک ہوی تو زانہ طون کو  
 تعمیر کو بہار میں تو زانہ طون کو  
 کون ہی اور پاونی ہیں کیا  
 افسانہ کی ماری طہای حسرت ہی بارہا  
 ہر دست علی غیل ولید جمال علی  
 باشندہ قصبہ بڈی ستعلی بارہا  
 ہونے کا ہونو صاحبان لاکڑی بارہا  
 کئی ہیں کوی کوئی نادر بارہا  
 اویسیا بن بہارین کی خیدا بارہا  
 خواجہ حیدر علی شاہ

ایسے ہی ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 باقیہ وہ شاہ کل اس کا نام ہے  
 ایسے ہی ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 ہر کسی کا اختیار ہاتھ  
 ہر کسی کا اختیار ہاتھ  
 ہر کسی کا اختیار ہاتھ

بی غیر مل سکین نہ مری زینہار ہاتھ  
 دکھ ہی جو سرخ پوش تجھی یار رشک سی  
 اوس بت کو دکھتی ہی ہوا دل اسیر شوق  
 ہی ساق پامین شمع سر طور کی چمک  
 کڑیاں حسین بند کی پہندی ہر جاں کے  
 سوز و درون یہ ہی کف افسوس جب ملی  
 آیا جو روز وصال شب احمد کا خیال  
 کر دی گدا گوشہ جو منظور ہو سب تہمت  
 گل خندقین ہر روز و خاموتیا کی ہول  
 ہر طرح مل رہیگا پس مرگ ہی خلیل

بہا ہوا ہی ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 اس کے لیے ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 اس کے لیے ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 اس کے لیے ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 اس کے لیے ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ

دار و نقہ پونجانہ مصاحب خاص حضرت سلطان عالم کتبان تقی بوالحدود لہ مرزا امیدی علیخان پور قبول  
 خلف واقف فقہ واصل مولوی محمد مرزا اولاد حضرت مالک اشتر رضی اللہ عنہ کی باشندہ لکھنؤ صاحب پونجانہ

گل سی ہوا ہر رخ تری او نگار ہاتھ  
 دون جا ہی سرد آنگہ ہر گل کی سیل سی  
 جھ سے دو چار ہو تو زبردست وہ نہو  
 کس شعلہ رو کی مٹی کی حسرت ہی ارشدان  
 ای منمو عمنور در سخاوت نہ جا رہی

بہا ہوا ہی ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 اس کے لیے ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 اس کے لیے ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 اس کے لیے ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 اس کے لیے ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ

ایسے ہی ہوتے ہیں جو اختیار ہاتھ  
 ہر کسی کا اختیار ہاتھ  
 ہر کسی کا اختیار ہاتھ  
 ہر کسی کا اختیار ہاتھ  
 ہر کسی کا اختیار ہاتھ

روزگار کا اس چلبچلی بختدار ہی  
کامل غمرا کی دینی کی این بی شمار

سید فرزند صید صفدر مختار  
باشندہ زنج آباد صاحبہ لڑائی بی شمار

دوبی ہوئی نا این کی او گلندار  
چاہہ ذوق کو تین کی او گلندار

پرب و کباہین شان سن کی ہزار  
شہہ جہے جو اٹک غنا و ک ہزار

افشان شب سال میں نفوس کا  
مغابی نجوم کا آریا شکار ہا

ہو رزق کوہ میں تو وہ دئی بے کی چارہ  
افضل بی شمار میں کب ہو ادھی شکر  
کیا کا سہہ جباب سی ہاتہ آیا موج کو  
فرمایا سبر فراز تو ہو جاؤ بی حجاب

رکبتا ہی دینی کو مرا خالق ہزار ہاتہ  
سو دانی سچی کی میں کری کیا شمار تہ  
پہیلا کسی کی آگی نہ تو بار بار ہاتہ  
چہ شکو نہ سینی پر سے مرا بار بار ہاتہ

فقیر آزاد مشرب تجلی تخلص مشہور شاہ تجلی باشندہ حیدرآباد دکن

دامن کا کلی عکس پڑا ہی کہ چرخ تنگ  
اشرف حسین شبا غل خلع الرشید اور شاگرد کا بشف علی کشف باشندہ لکھنؤ مقیم

پہیلا رہا ہی سر و لب جوئی بار ہاتہ

نازک جو تیرا حد سے زیادہ ہی بار ہاتہ  
محرم گلابی ساتی سیکش کی دیکھ کر  
گل کہتا ہی میں فراق میں تیری اسی نگاہ  
کہتا ہی وہ کہ وصل کا ہو فاحمال ہے  
شما غل غم مصیبت دنیا فصول ہی

رنگ خاکا کیونکہ او تہائی کا بار ہاتہ  
کیا دوڑنی لگا مرا وقت خسار ہاتہ  
گلہ ستہ بن گیا ہی مراد اعدا ہاتہ  
کیون جوڑتا ہی آگی مری بار بار ہاتہ  
دینی کی میں خدائی جہان کی ہزار ہاتہ

اسکول اسٹرکائیو شیخ احمد علی کاملہ رشید عنایت محمد اولاد میں حضرت پیر محمد علی رحمہ اللہ ہندی صاحب

محرم کا بند ہی نہ دکا زینہا بار ہاتہ  
شرم اسکو کہتی ہیں کہ نہ کہو لانا کبک  
مہدی لگا کی باغ میں آیا ہی ہضم  
کیا خاک ہو رفو کہ گریبان کی طرف

دوڑا جی ہنہی صل کی شب لاکہ بار ہاتہ  
ہنہی شب سال میں جوڑی ہزار ہاتہ  
دکھلا رہی میں نام خدا کیا سہار تہ  
پہلی ہی اب تو رہتی میں صل نہار ہاتہ

مغابی نجوم کا آریا شکار ہا  
مغابی گلگتی کی ہو سے ہمارے ہا  
حسرت سچی کیوں نہ بار سے ہا  
ارشد کجا ہو نثار اسن صید گاہ میں  
دوبی جو باک بر کبھی وہ شہسوار تہ  
ابو پرانی وار سچی کشتو کی دست شوق  
دریای آریا تیغ سے ہوا بہن بار ہاتہ  
پیشانی پر کی نہ ہوا اپنا دست میں  
میرا سمیت عمر اوڑی چار چار ہاتہ  
دیکھی ڈمکئی ستا کہیں پہنچا زور تیرا  
رکبتا نہ میرا سینی پہ او گلندار تہ  
دانو نکا و صفت نکل کیب او ہم حال  
چرخ منزل سے آری در شاہ ہوا تہ  
میں کئی پہاوس کہ تیری فراق میں  
دانتو سننے کا تھی ہی ہا  
اوس آریا شکار ہا  
مانند دست تیغ ہوئی اے دار ہا  
صفدری دعدہ ہی کر دشت ہا  
افزار کر زبان ی ای بار ہا  
ذباب سید احمد علیجان یوسف ولد سید  
فیض علیجان شاگرد اسکول اسٹریٹ علی گال





جانبی سے پہنچنے والی ہوتی ہے اور اس کی طرف سے  
جانبی سے پہنچنے والی ہوتی ہے اور اس کی طرف سے  
جانبی سے پہنچنے والی ہوتی ہے اور اس کی طرف سے

پونہ بھی جیسا وس گل غما کی ہاتھ  
اوترقی رہیں جنوں میں گریبان کی چوڑی  
حداد بھئی ٹپتی ہیں کیا کیا شہباز  
اسد رجبہ رتوں برق تبسم کی یادیں  
جیسی چٹا وہ دامن شمشیرنی پناہ  
اوطمی غروس حسن دین رونمایان  
غافل محل زمین کی نہ یہ جاہد نیبیاں  
ای عشق کیا جلا کو ہوں گستاخان

ہر چند خشک ہو کی ہونی پشت خار ہاتھ  
بیجا ہون ہی مری پروردگار ہاتھ  
کہو تین کی ایک روز صرا اعتبار ہاتھ  
روبال ابر تر ہو بنین آبشار ہاتھ  
ہر دم ہیں بسملوں کی طرح بیقرار ہاتھ  
افشان چھڑائی ہمیں ہی زر نگار ہاتھ  
دو گز زمین ملی کی کفن تین چار ہاتھ  
سرکار حسن بلدین ہوں پیشکار ہاتھ

صاحب خاص حضرت سلطان عالم فتح الدولہ بخشی الملک مرزا محمد رضا خان بہادر برق  
خلف مرزا کاظم علی صالح باشندہ کہنو صاحب دیوان شاگرد رشید شیخ امام بخش تارخ

خط شعل مہرین صاف اوس کی ہاتھ  
پچتا رہا ہوں ہاتھ پہ ای جان پر کی ہاتھ  
حسرت رہی کہ وام میں عتقا کو لایا  
لایا ہی خط یار قدم پر نثار ہوں  
ہر وار پر طلال دل و در و سر گیا  
دل چسپ ہی یہ جسم کہ ہوں جو صلیح  
پہنچی تہاری پنچہ مزرگان سی کہ نہیں

زرین بن ہی رنگ طلائی ہی کی ہاتھ  
مکمل نہیں کہ جان بھی اور سہ کی ہاتھ  
مشاق ہیں ازل سے تہاری کمر کی ہاتھ  
آنکھوں سے کیوں لگاؤ نہ میں نامہ بر کی ہاتھ  
دیکھی نہیں آنکھ سے ایسی اثر کی ہاتھ  
سر جابی پر وہاں سے کبھی پہر نہ سر کی ہاتھ  
اللہ فی بناتین ہیں خط نظر کے ہاتھ

مگر نہ ہم اس کی طرف سے  
بانتیں جس کی طرف سے  
تو کیا پاموشت کی طرف سے  
تو کیا پاموشت کی طرف سے  
تو کیا پاموشت کی طرف سے  
تو کیا پاموشت کی طرف سے  
تو کیا پاموشت کی طرف سے  
تو کیا پاموشت کی طرف سے  
تو کیا پاموشت کی طرف سے  
تو کیا پاموشت کی طرف سے





دلت طزد دل آنوب کی پیر کی ہاتھ  
 کرامت علیخان غفور شہید کی ہاتھ  
 باشندہ لکھنؤ تیغ بریلی صاحب دوران  
 شکار غلام احمد بریلی صاحب کی ہاتھ  
 بہت سیکر اسن دیہاسی کی ہاتھ  
 جب میں اپنی این عاشق دیکھتا ہوں  
 دوش سناہی کوئی بابا جاہت کا نقل  
 و شش تک گوہن سانا لٹ لکیر کی ہاتھ  
 جلد اہصیب کو شتاق بن لکیر کی ہاتھ  
 سبھی پر لکیر کی ہاتھ  
 ہنسی دیکھی نہیں اسلج کی ہاتھ  
 تھامتا میری گریخت جوان کو ہاتھ

دبیاتی توابع ضلع بلند شہر شاگرد شیخ قدح حسین فدا کی فدا شاگرد مصطفیٰ خان شیخہ کے  
 بہجوا دون سرکوکات کی پیغامبر کی ہاتھ  
 سپید فن کی بوسی جواوس جوہنی فی  
 اوس بت کی زلف زخکی بلا تین لبا کرن  
 میں جی اوٹھا جو ہاتھ اوٹھا یا پی طلب  
 یہ جان کی کجان ہی جاتی گی ہاتھ سی  
 وہ نور میری پنچہ وحشت میں ہی جنون  
 زینت سی کب ہی حسن ادا کو غرض  
 ہمت کچھ اور شی ہی سخا یہ نہیں ضرور

عباس علیخان بلیاب لار نواب عبدالعلی خان بن غلام محمد خان بن نواب فیصل اللہ خان  
 آخر فریب کہا کی کیا اوسنی مجکو قتل  
 ہمیں کہا تھا ہمسی اوٹھا تینگی مر کی ہاتھ

محمد امیر الدین آزا و باشندہ بریلی شاگرد میر غلام علی عشت  
 لوگ کہتی ہیں کہ ہنسی نہیں تصویر کی ہاتھ  
 وصل لہز ہوا سیکر وین تیرین کین  
 بن چھوٹی پاؤن چھو گیا اسی سر کی شہم  
 جذب الفت سی گر آجانی تیری وہ شیخ  
 وقت آخر کہیں باہن گلی من ڈالی

اندون خوب بڑی نازک شکر کی ہاتھ  
 کھڑا کی وہ ہنوز میں باہنی کی ہاتھ  
 بھل ہی جی جیجے زور تصور نہ لکیر کی ہاتھ  
 ہنسی کی ہاتھ  
 کھڑا کی وہ ہنوز میں باہنی کی ہاتھ  
 بھل ہی جی جیجے زور تصور نہ لکیر کی ہاتھ  
 ہنسی کی ہاتھ  
 کھڑا کی وہ ہنوز میں باہنی کی ہاتھ  
 بھل ہی جی جیجے زور تصور نہ لکیر کی ہاتھ  
 ہنسی کی ہاتھ

دلت طزد دل آنوب کی پیر کی ہاتھ  
 کرامت علیخان غفور شہید کی ہاتھ  
 باشندہ لکھنؤ تیغ بریلی صاحب دوران  
 شکار غلام احمد بریلی صاحب کی ہاتھ  
 بہت سیکر اسن دیہاسی کی ہاتھ  
 جب میں اپنی این عاشق دیکھتا ہوں  
 دوش سناہی کوئی بابا جاہت کا نقل  
 و شش تک گوہن سانا لٹ لکیر کی ہاتھ  
 جلد اہصیب کو شتاق بن لکیر کی ہاتھ  
 سبھی پر لکیر کی ہاتھ  
 ہنسی دیکھی نہیں اسلج کی ہاتھ  
 تھامتا میری گریخت جوان کو ہاتھ  
 ۱۸۲  
 دلت طزد دل آنوب کی پیر کی ہاتھ  
 کرامت علیخان غفور شہید کی ہاتھ  
 باشندہ لکھنؤ تیغ بریلی صاحب دوران  
 شکار غلام احمد بریلی صاحب کی ہاتھ  
 بہت سیکر اسن دیہاسی کی ہاتھ  
 جب میں اپنی این عاشق دیکھتا ہوں  
 دوش سناہی کوئی بابا جاہت کا نقل  
 و شش تک گوہن سانا لٹ لکیر کی ہاتھ  
 جلد اہصیب کو شتاق بن لکیر کی ہاتھ  
 سبھی پر لکیر کی ہاتھ  
 ہنسی دیکھی نہیں اسلج کی ہاتھ  
 تھامتا میری گریخت جوان کو ہاتھ



دستی ہون گرنصل گل جاتی تو کیا غل  
 اوہین کسی جانب نہ گزریاں کی سوا ہاتھ  
 ہون خشکی ان خط کہم کہ نہ کی سبکی  
 احباب کی کہشش سے نہ او گھیا خانہ  
 قائل سری لاشی کو ذرا آری گکا ہاتھ  
 خور اسلام مرقوم منظر بدعاشی علیہ الرحمہ شاہ  
 بروز زاوہ حضرت یونان گویا غلام علی

و اشدا س عقدی کی ہرگز نہیں پیر کی ہاتھ  
 اسکی تاثیر سی وہ دنگو جو ای تو سنے  
 زیت سی ہاتھ کو دہو ہتھا و لیکن تو ہی  
 نہیں کو دغذہ جرم و معاصی کل کو

بیچ ڈالین کی اسی اوسن بی پیر کی ہاتھ  
 اب تو عزت ہی فقط نا کہ شکیہ کی ہاتھ  
 نہ کہنچ مانی سی جانان تری تصویر کی ہاتھ  
 مغفرت حشرین نا اور کی ہی شیر کی ہاتھ

حکیم محمد موسیٰ خان مومنین شاعر اہل صاحب یوان پٹی فارسی

تکلیف سی جون نیچہ گل لال ہو ہاتھ  
 ہی سبت مری بنض کی تف سی بیضا  
 ہنگام و داغ آہ گلا کات رہی ہی  
 رکھی جو دل و چشم پر اب نہ نہیں کتی  
 ہونی نہ یا چاک گریبان کفن کو  
 جیسا جھی آرام تری ہاتھ سے آیا  
 میٹھا کف افسوس بیگا پس کشتن  
 ہم اور یہ بدعت پیش دل کی سب سے

نازک ہی وہ بس چہرہ دی ہی نکلا ہاتھ  
 یہ معجزہ تازہ مسیحا کی گکا ہاتھ  
 کیا کہینچھی دامن کو تری کام تین ہاتھ  
 قربان نراکت کی ہون کیا پاؤں تین ہاتھ  
 بیارون فی کتی دفن مری تن ہی جدا ہاتھ  
 اللہ کری یونین ترا سینہ مرا ہاتھ  
 غیر و نشی نہی ظالم تو مری ہاتھ اوٹھا ہاتھ  
 مومن مری سینہ پر ہی بعد فنا ہاتھ

خوش نویسن شخصی وجلی شیخ اشرف علی شرف لدین مظہر علی باشمذہ مصطفیٰ اوعرف کسندی

مقیم کہنو صاحب یوان شاگرد اصغر علی خان نسیم دہلوی

مشاطہ نہ لیجا تہو تاز کت سا ہاتھ  
 دل کی ہستی ل ہی میں کیا نصف نی ہاتھ

کہتا ہون میں ہو جائین کی مجوس ہاتھ  
 گیا تہری اوٹھا ہی نہیں بہر دعا ہاتھ

گفتہ صاحب یونان گویا غلام علی  
 علی اوس پارک گرا خاک پا ہاتھ  
 تو ہم چھی کر آتی کی سب ہاتھ  
 جب سب سے زانو پر شاہ ہاتھ  
 قیامت میں قیامت ہو گی ہاتھ  
 ہاں ہاں ہاں اور مرا ہاتھ  
 کبھی نہیں گریہ تو ہم ہاتھ  
 غم دل سے وہ مانتا ہاں ہاتھ  
 زیاد دل تب تو تہنے پاؤں ہاتھ  
 زرقا سمعی مرقوم وقت ہاتھ  
 نازک ہی وہ بس چہرہ دی ہی نکلا ہاتھ  
 یہ معجزہ تازہ مسیحا کی گکا ہاتھ  
 کیا کہینچھی دامن کو تری کام تین ہاتھ  
 قربان نراکت کی ہون کیا پاؤں تین ہاتھ  
 بیارون فی کتی دفن مری تن ہی جدا ہاتھ  
 اللہ کری یونین ترا سینہ مرا ہاتھ  
 غیر و نشی نہی ظالم تو مری ہاتھ اوٹھا ہاتھ  
 مومن مری سینہ پر ہی بعد فنا ہاتھ



از اعلیٰ بین کو ان لادین غلام علی  
 کا تو زاوہ ہفتاد و بار ہاں ہاتھ  
 حال کرتی ہی کی بان ہاتھ  
 غم دل سے وہ مانتا ہاں ہاتھ  
 زیاد دل تب تو تہنے پاؤں ہاتھ  
 زرقا سمعی مرقوم وقت ہاتھ  
 نازک ہی وہ بس چہرہ دی ہی نکلا ہاتھ  
 یہ معجزہ تازہ مسیحا کی گکا ہاتھ  
 کیا کہینچھی دامن کو تری کام تین ہاتھ  
 قربان نراکت کی ہون کیا پاؤں تین ہاتھ  
 بیارون فی کتی دفن مری تن ہی جدا ہاتھ  
 اللہ کری یونین ترا سینہ مرا ہاتھ  
 غیر و نشی نہی ظالم تو مری ہاتھ اوٹھا ہاتھ  
 مومن مری سینہ پر ہی بعد فنا ہاتھ

ہر کوئی کو اس کا کال جوں ہی نہ مٹاؤں گے  
 شہر کی ایک ایک کڑا سے غلج غلج  
 شمع جوداؤن ہر طرف شاہ پیمان  
 ہر طرف شاہ پیمان کو پیمان  
 ہر کوئی کو اس کا کال جوں ہی نہ مٹاؤں گے  
 شہر کی ایک ایک کڑا سے غلج غلج  
 شمع جوداؤن ہر طرف شاہ پیمان  
 ہر طرف شاہ پیمان کو پیمان

گفتہ صاحب یوان شاگرد امام بخش ناسخ

شمع کوہ طور سے ہر تیر سہی پتق ہے وامن اپنا ہو ویا دامن کوہ طور ہو ای سکندر آیتنی پر ہاتہ سبقت لیگتو یار کی کندنی کا لونکی شناجب کبھین ہم لہون چھبر عقل جان دین دل کو لوشن پڑھی صاحب کی نگاہن اپنی نظر سیدہ بین ہاتہ میں مہدی لگا کر جب چہرائی اپنی جامہ صبح قیامت کی اگر پڑی اور این میری ہو ہون کلبونکی چومنی کاشوق ہی حاجت دوگر زمین کل ہوگی تجکو تہر بر اقصی کامل فی کا باز ہر شراب گر گیا	حضرت موسیٰ کی کپاٹی تھی براتی دیجیان کردانی میں ہرین شوق ہاتہ سو کی اوٹہ کر دیکھ لیتا ہی ہرین ہاتہ قاصدا آجا دین ہٹوری ہو نیکی اوراق ہاتہ لوٹنی سی کب اوٹہائی ہرین پہلقتضاق خلق تھی کیونکر اوٹہائی صبح احباب خدای شاخ مرجان بنگلی ای موسف فاق ہاتہ تہک سکین کیونکر جنون اس کام ہرین ہرین سی منہ کی بلاین لہنی کی مشتاق ہاتہ کو تری کشور کشا آج آگیا آفاق ہاتہ خاندہ کیوان نہو آجای گرتیاق ہاتہ
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

راجہ طالب علیخان عرف سلطان جان سلطان ولد خواجہ حسین علیخان نسبت ماوری انکا

سلسلہ حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ سی ملتان ہی وطن نزر گوگنا بخار بعد دی مقیم عظیم آباد صاحب

پردہ اوٹہاکی اوستی جو اپنی دکھای ہاتہ سیاو کی ہی قبضی میں بی لہنی ہرین جان آئی مری مشام میں عطر حسا کی بو	مل کی ہاتہ اپنی کہا ہای ہای ہاتہ ہی اختیارا بتو ہمارا پرای ہاتہ ملکر خا جو یار فی اپنی سنگھای ہاتہ
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر کوئی کو اس کا کال جوں ہی نہ مٹاؤں گے  
 شہر کی ایک ایک کڑا سے غلج غلج  
 شمع جوداؤن ہر طرف شاہ پیمان  
 ہر طرف شاہ پیمان کو پیمان  
 ہر کوئی کو اس کا کال جوں ہی نہ مٹاؤں گے  
 شہر کی ایک ایک کڑا سے غلج غلج  
 شمع جوداؤن ہر طرف شاہ پیمان  
 ہر طرف شاہ پیمان کو پیمان  
 ہر کوئی کو اس کا کال جوں ہی نہ مٹاؤں گے  
 شہر کی ایک ایک کڑا سے غلج غلج  
 شمع جوداؤن ہر طرف شاہ پیمان  
 ہر طرف شاہ پیمان کو پیمان  
 ہر کوئی کو اس کا کال جوں ہی نہ مٹاؤں گے  
 شہر کی ایک ایک کڑا سے غلج غلج  
 شمع جوداؤن ہر طرف شاہ پیمان  
 ہر طرف شاہ پیمان کو پیمان

ہر کوئی کو اس کا کال جوں ہی نہ مٹاؤں گے  
 شہر کی ایک ایک کڑا سے غلج غلج  
 شمع جوداؤن ہر طرف شاہ پیمان  
 ہر طرف شاہ پیمان کو پیمان  
 ہر کوئی کو اس کا کال جوں ہی نہ مٹاؤں گے  
 شہر کی ایک ایک کڑا سے غلج غلج  
 شمع جوداؤن ہر طرف شاہ پیمان  
 ہر طرف شاہ پیمان کو پیمان



شامی تیری زلف نکایاں گلے  
 قادیان کس طرح ہوں آسیریں کی ماٹہ  
 عادی ہوئی ہیں بہارنی میں چہرے کی گلی  
 اتھری شوق وصل کجھورس ہی باہر سفین کی ماٹہ  
 مورا زلف کوہستہ کئی چہرے کی ماٹہ  
 ہمت فی چوم چوم کئے گھٹان کھین  
 ہر ایک کے ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں

لگا یا مینی جو شب لطف پر شکن میں ہے یہ شاخ فوری یا شمع ہی تہ فائوس تمام عمر تو جامہ درمی بن گذری ہے تری بلا تین نہ لیں باون ہی نہیں دا تسلی دل بلبل ہو ہی ہی قذسی	شیم مشک کی گلشن ختن میں ہاتھ نہان ہیں یا مری لہر کی سر میں ہاتھ قرار سی رہیں کیونکر مری گفن میں ہاتھ یہ ہم سمجھتی ہیں بیچارہ میں بن میں ہاتھ ہوی ہیں قطع جو صیاد کی چمن میں ہاتھ
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لالہ شکر لال ڈرہ قوم کا تہہ باشندہ لکھنوشاگرد میر علی اوسط شاگرد

ہمدیسی رنگ لانی میں شک چمن کو ہاتھ قامت ہی سرو لالہ ہی خ نر گس لکھن پتہ اس خبر خطانی تیری غریب وطن کیا کیونکر نہ سونیکے ہو جہاں گیریوں ہی شوق زہرا و مصطفیٰ و علی و حسن حسین	پونہچی ہیں یا سمن کی گل نارون کی ہاتھ نسیرین کی ساعد اور گل یا سمن کی ہاتھ یہ خط میں لکھنوی ہی چین کے اہل وطن کو ہاتھ آتی ہیں زر سنی و ریں کی وس سمن کی ہاتھ ای ڈرہ مغفرت ہی انہیں نجات کی ہاتھ
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مرا حسن سگری نیر ولد مرزا مظفر علی بیگ عرف آغا جان باشندہ لکھنوشاگرد مرزا خانی

کس حسن کی نہیں اور بت پیمان شکن کی ہاتھ عالم میں او سکی تیغ نگہ سی نہیں شاہ سینہ ہمارا ناوک مرگان ہی چہن گیا کس طرح ہم نہ دست تاسف سد ملین پند و انون کی جلاتی سی کیا قایدہ او	ہسری کی ہی کلاتی عقیق میں کی ہاتھ میدان قتل کا ہی وسی تہزن کی ہاتھ چورنگ دل ہو ہی تری بانگین کی ہاتھ آتی نہ ہاتھ اور بت پیمان شکن کی ہاتھ بخر خاک خاک آتا ہی شمع لگن کی ہاتھ
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پیری گلی کے ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 غلام شاہ اعظمی نے ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 قزاق سالار گلہ کی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 علی بابا سالار گلہ کی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 محمد شرف علیہ علیہ کی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 تھوڑا سی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 دست پیری کی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 دیوانہ کی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 ۱۸۵  
 دو جگہ کی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 نکل نکل ہو جو منہ تلک تانی سپر کا ہاتھ  
 کہانی وہ ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 مردوں کی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 سکی کہی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 بی بی نازک تانی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 دیکھا ہیں تانہ میں ایسی کوہی ہی ہاتھوں  
 اتنی کا ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 ظاہر کی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 علی اس کی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 کیا جانی پڑا گیا ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 باورس کی ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 دیہا ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 دیہا ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں  
 دیہا ہاتھوں لیں گلبدن کو ہاتھوں



افزار الدوله حضرت امير المومنين عليه السلام

صفيه بنت علي بن ابي طالب

بنا شده بگفته شود که در سواد خان نام

بنا شده بگفته شود که در سواد خان نام

بجای آن حرف میان قلند بخش حرارت که حافظان باشد و بی مقیم گفته صاحبان شکر و در هر جوف

طبیعی تم مری جنینی سے اب و ہوا ہوتے  
 رہی نہ جمہ سے یہ گرمی اجی ہوا ہوتے  
 جو پیاری ہوٹ سمجھتی ہو تم تو لاؤ ہاتے  
 کہ جنسی یہ نہ کہا ہو کیسے دیاؤ ہاتے  
 بڑا مزہ ہو جو پیاری تم اپنی آؤ ہاتے  
 نہ دور حسی سمجھے تلوار کی دکھاؤ ہاتے  
 عبت تم اپنا نہ کہا کہا کی گل سجاؤ ہاتے  
 کہی سہی کہیوں کی نہ تم بڑا ہاؤ ہاتے  
 مری بلاسی جو تم کاٹ کاٹ کہاؤ ہاتے  
 پڑاس رہ کمانی سی مجھ سہی تم چڑاؤ ہاتے

نیز کچھ بیض می آہ مت گھاوہاتے  
 لون ہون ہاتے یہ کہنا کیسا کر کی مین یاد  
 قلق مجھ دل مضطر کا مری ڈالی ہے  
 مین دسکی پاؤن تلک کیونکہ دست س پاؤن  
 جب دسکو دیکھون تو کہتا ہوں نہ بیچکی مین  
 قریب مرگ مین تو پاس آنکر بیٹھو  
 وہ رشک گل نہیں آئیگا ہاتے حضرت دل  
 شب سال میں حسی سادیکہ جیکو وہ شوخ  
 تہماری ہاتے نہ آیا ہون مین نہ آؤن گا  
 کہان ہی جیکو یہ حرارت کہ تم کو جانی ندون

سید مبارک علی مبارک بنا شدہ آک آباد خمار دشاہ غلام اعظم افضل

اند لون حد سے بڑ گیا ہے ہاتے  
 کاہ زلفین تو کہہ رہا ہی ہاتے  
 یار کے ہاتے مین مرا ہے ہاتے  
 اپنا پتھر تلے د با ہے ہاتے  
 دیکھو قاتل کا بی خناس ہے ہاتے

اوسکی زلفون تک رسا ہے ہاتے  
 جذب الفت کہین نہ کہینچے اوستے  
 پنجم ہمر سے ہون ہم پنجہ  
 عشق سنگین دونکا ہی ناصح  
 غم خون ریز بی مبارک ہے

کہ ہر دست بسوی نہیں ہی بہتر ہاتے  
 مین بڑی ہاتے مین دن ہاتے کسے زیاد  
 ہمارے قتل پیارے سنی جو آستین اولی  
 نظر ہوا مین او سکا برہمنہ بنج ہاتے  
 ہوا سب با کا ای آدہ پارہ ہاتے  
 وہ حضور کو نہای آستین ہی با ہاتے  
 قدم ہی ای ایسے بہتر قدم ہی ہاتے  
 بنی کی شمع وہ انگشت ای مین ہاتے



یاد درخشاہ گلابی ہاتے  
 سہی کا فاختہ کیکار جب ہاتے  
 کہی کا فاختہ کیکار جب ہاتے  
 کہی کا فاختہ کیکار جب ہاتے  
 کہی کا فاختہ کیکار جب ہاتے  
 کہی کا فاختہ کیکار جب ہاتے  
 کہی کا فاختہ کیکار جب ہاتے  
 کہی کا فاختہ کیکار جب ہاتے  
 کہی کا فاختہ کیکار جب ہاتے  
 کہی کا فاختہ کیکار جب ہاتے

بنا شدہ بگفته شود کہ در سواد خان نام



کلمتی پان رضا حضرت ابرو و قائل  
 سب کلمتی پان رضا حضرت ابرو و قائل  
 سب کلمتی پان رضا حضرت ابرو و قائل

<p>دیکھا ہی سب کو جو دہری سر کی تلی ہاتھ          دامن کا خیال آتا ہی جب جامہ دہری مین          دل دوستی بت کا نہ پابند ہو یارب          یاد آتا ہی وہ قد کشیدہ جو چین مین          عاشق سی نگاہوں مین یہ کہتی ہیں آگہیز          سحر کو چلو چاک گریبان کرو آتش</p>	<p>یاد آتا ہی ساقی کا وہ ساغر کی تلی ہاتھ          دیوانوں کی ہو جاتی مین اوپر کی تلی ہاتھ          دشمن کا بھی وہ چابی نہ پتھر کی تلی ہاتھ          ملتا ہوں مین جا جا کی صنوبر کی تلی ہاتھ          مزگان جو چوہ مین کھدیا خنجر کی تلی ہاتھ          لنگر ہی نہ پاد مین نہ پتھر کی تلی ہاتھ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>سعاد خان ناصر ولد نسالت خان باشندہ نکینہ          پر وزیر کاشمیر کی ہی سر کی تلی ہاتھ          کیوں لین نہیں بلا مین کیوں ہاتھ چھوٹی          ساقی کی محبت فی کیا ہی مجھے بندہ          کس چین سی مرقد مین اوتار اچھی دوستی          بہتر نہیں ہی خاک سی ناصر کو ہی بستر</p>	<p>اور عاشق صادق کا ہو پتھر کی تلی ہاتھ          اس جرم بہ کہتی مین وہ پتھر کی تلی ہاتھ          کاندھی پسو او سکی ہی ساغر کی تلی ہاتھ          اک زیر کمر ایک رہا سر کی تلی ہاتھ          بالمش ہی ہمارا یہ کہ ہو سر کی تلی ہاتھ</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>خوشنویسی مین بچا غلام رضا ضاوند انبہ پر شاد          کہ تونہ سر عاشق مضطر کے تلی ہاتھ          یعنی کو بلا تین تری او غیرت خورشید          ای رشک پری اب ہی یہ دیوانوں کا عالم          اس جرم پہ آ آ کی دستیں افنی خوشخوار</p>	<p>ہر شب مری ای سہ ہون ہی سر کی تلی ہاتھ          گر ہوتی تو جہکتی مہر انور کے تلی ہاتھ          کانتون پہ کف پا ہی تو نشتر کی تلی ہاتھ          رہا ہوا گز رفت معن سیر کی تلی ہاتھ</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

آرزو ہی تہ نشلی کی پوچھیں دو جام  
 آرزو ہی تہ نشلی کی پوچھیں دو جام  
 آرزو ہی تہ نشلی کی پوچھیں دو جام

اوس گل کو پہنچا ہی بچی خا صبا کی ہاتھ  
 اوس گل کو پہنچا ہی بچی خا صبا کی ہاتھ  
 اوس گل کو پہنچا ہی بچی خا صبا کی ہاتھ

مصلحتی خانی خان مرحوم کے بیٹے کی ہاتھ  
 مصلحتی خانی خان مرحوم کے بیٹے کی ہاتھ  
 مصلحتی خانی خان مرحوم کے بیٹے کی ہاتھ

انعام اللہ خان یحییٰ ولد ہار الدین خان  
 انعام اللہ خان یحییٰ ولد ہار الدین خان  
 انعام اللہ خان یحییٰ ولد ہار الدین خان







پڑتا ہی پادشاهت کافر کی بار بار	کیا برہمن کو موہ لیا ہے کہا کی ہاتھ
---------------------------------	-------------------------------------

ساعت قبل زمانہ میان ولی سید قمر علی سراج	تخلص ما شندہ حیدر آباد و کون صلح یون
------------------------------------------	--------------------------------------

مدت سی کم ہوا دل بیگانہ ای سراج	نشاہد کہ جا پڑا ہی کسی آشنا کی ہاتھ
---------------------------------	-------------------------------------

شیخ احمد میسر کی بسبب راعت قطب لدولہ حضرت سلطان العالم فی انکو خطاب ملک الشعرائی کا دیا خلف شیخ کرامت علی شیخ زادہ لکھنؤ مقیم مراد آباد صاحب یون

انصاف عشق ہی بت رنگین ادا کی ہاتھ	ہو جا ہی دل کا خون تو بانڈی چاکی ہاتھ
-----------------------------------	---------------------------------------

آئی گا ہاتھ یا نہیں دامن نگار کا	پوچھ میں منجھون سی ہی ہم دکھا کی ہاتھ
----------------------------------	---------------------------------------

کہنی لگی بس آگی بڑ ہوگی تو قہر ہی	چٹ چٹ بلا تین لہن جو میں تہی ہا کی ہاتھ
-----------------------------------	-----------------------------------------

پیر شک لکو آ سی کہ ہو جا ہی خون خشک	چھولی خنابو او سن ت رنگین ادا کی ہاتھ
-------------------------------------	---------------------------------------

شرم کی تلش کہا کی خفا ہو کی ہس پڑی	پاؤن سپین گرا جو بند کو گا کی ہاتھ
------------------------------------	------------------------------------

کیا چھو لیا ہی چوری سی ہا تی نگار کو	دل میں ہی چوم لہجی دزد خاکی ہاتھ
--------------------------------------	----------------------------------

میں زور دلبری میں زبردستیان سی	دل چھینتا ہی ہاتھ سی ظالم ملا کی ہاتھ
--------------------------------	---------------------------------------

دل بڑ گیا کہ زخم میں اپنی ہوے نمود	دل لپٹیا جو ہاتھ میں او سنی بڑ با کی ہاتھ
------------------------------------	-------------------------------------------

کیا خاک منہ دکھائیں گے ان چا کی تہی کی	حشر کی دن ہی شرم ہمار ہی خدا کی ہاتھ
----------------------------------------	--------------------------------------

حکیم لاثانی اخبار تو میں سلطان محمد علی خان مسیح اولہ مطلق خان باشندہ لکھنؤ

صاحب یون شاگرد شیخ امام بخش شاخ

ہر دم دعائیں مانگتی ہیں ہم اوٹھا کی ہاتھ	دکھلا تی پھر حرف اصنم یہ لقا کی ہاتھ
------------------------------------------	--------------------------------------

یون اپنے وقت غیب میں اس کے واسطے دزد خاکی ہاتھ  
 ہر دم دعائیں مانگتی ہیں ہم اوٹھا کی ہاتھ  
 دکھلا تی پھر حرف اصنم یہ لقا کی ہاتھ

کیونکہ میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے  
 اور میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے  
 اور میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے  
 اور میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے

اور میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے  
 اور میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے  
 اور میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے  
 اور میں نے یہ سب کچھ لکھا ہے



چو بین کی اوس زینتی زلف دراز کو  
ای شانہ بین ہماری چہاں سی باکی ہاتھ  
سر تی بین کی پی وہ صی اول سی کیا سلوک  
زباں ہی آشنہ مرا نا آشنہ کے ہاتھ

یہ شمع ای شفیق ہمارے خدایا  
یہ شمع ای شفیق ہمارے خدایا  
یہ شمع ای شفیق ہمارے خدایا  
یہ شمع ای شفیق ہمارے خدایا

صاحب دیوان شاگرد از حضرت علی باشا  
صاحب دیوان شاگرد از حضرت علی باشا  
صاحب دیوان شاگرد از حضرت علی باشا  
صاحب دیوان شاگرد از حضرت علی باشا

قاف ہمت سائوس ہوا جبر گلا کے ہاتھ  
قاف ہمت سائوس ہوا جبر گلا کے ہاتھ  
قاف ہمت سائوس ہوا جبر گلا کے ہاتھ  
قاف ہمت سائوس ہوا جبر گلا کے ہاتھ

ر کہ تو دیو بی شربت قاتل کی پاؤں پر  
ہی آبرو گم مری تہنا خدا کے ہاتھ

نواب ظفر باب خان راسخ خلف ملا میان اولاد میں حافظ الملک نواب ظفر حضرت خان  
بہاؤد کی باشندہ بریانی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد در شید نواب منصور خان مہر

کہتا ہی مجھ فریض کو عیسی لگا کی ہاتھ نینوری چڑھا کی رگتی تم کیوں اوٹھا کی ہاتھ سر تیا دیاتری آنکھوں کی عشق نی وہ بوی زلف لاتی ہی اور یہ جواب خط ماہی سی ماہ تک تہ وبالاکرین گی یہ دست سوال وٹھاتی ہیں ہر ہر قدم کج دیگا وہ رزق شرط ہی جسنی دیدان دریاجی حسن اور یہی وعدہ تہ بڑہ گیا اعدا ہوں انہی آتش حسرت سے جلی خاک راسخ دھایہ کیچہی دن ات ضعیف و نام	عزت ہی اس علاج میں اپنی خدا کی ہاتھ چھوٹا ہی نیچہ تو لگا و بڑھا کے ہاتھ ہڈی ہماری آئی نہ کوئی ہما کے ہاتھ قاصد کی پاؤں چومتی پیکار کے ہاتھ نالوں کی پاؤں بڑہ گئی آہ رسا کی ہاتھ لیتی نہ ہی سلام جو کل تک اوٹھا کی ہاتھ بندی کو صبر ہو تو میں لاکھوں خدا کی ہاتھ انگڑی اوسنی نشا میں جیب نی اوٹھا کی ہاتھ جیت تک کی اعتدال ہی آبرو ہو کی ہاتھ مسجد میں بیٹھ قبلی کے جانب اوٹھا کی ہاتھ
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نواب خواجہ نور الدین خان غزنوی صاحب شفیق خلف نواب محمد بخش خان بہادر  
غزنوی میں نواب امیر الملک باشندہ کہ ورا متصل کالہ پشی شاگرد در شید میرا مجد علی قلع

گلہ ستی بن گئی میں مری داع کہا کی ہاتھ چہر تو سی اوسکی مانگ میں سیندو دیر گیا	آئی میں اوسکی کوچی سی کیا گل کہا کی ہاتھ سر پر خانی رکھا جو ادنی اوٹھا کی ہاتھ
----------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------

سرتی لیا جو پوستہ پاؤں سکا کے ہاتھ  
غزنی سی تری ہی ہاں گلا کے ہاتھ  
چلتی ہیں کس طرح تیرے تاز واداکرے ہاتھ  
رونا اگر چہ نوسن جانان لاش کو  
آدین کی اس شمع کی تھون میں لاش  
گیا خون کہا ہوا ہی ہمارا خاکی ہاتھ  
ہم اداری کی اوس ہمت تاز کی تین  
بشارت پالی ہی دہر آج دست لگا کی ہاتھ  
کیا کج شایگان سب تانی قریب  
پہل تیب دیتا تین نوابانی قریب  
پہل تیب دیتا تین نوابانی قریب  
پہل تیب دیتا تین نوابانی قریب



ہاں ہی نہیں بت رنگین ادلی ہاتھ  
یعنی ستین اوٹھا کی ہاتھ  
سازندہ دیتا تہا میں نزدیک لاکھ ہاتھ  
پہلائی پاؤں دیکھتی ہی دل نی ہاتھ  
ای شخص ہوا اتنی ہی طاقت ہوا ہاتھ  
تنگن خدا سی وصل ہوا ہاتھ  
گلشن میں تو کیا تو بلایں نی ہاتھ  
انجاریں کی شادنی اپنی ہاتھ



دینار عوامی کو سمجھتی ہیں لی روز  
 دینا سب کو کہہ رہی ہیں ہاں  
 ہنہار دار متعلقہ کو نوا کی ہنہار  
 ہنہار دار متعلقہ کو نوا کی ہنہار  
 ہنہار دار متعلقہ کو نوا کی ہنہار  
 ہنہار دار متعلقہ کو نوا کی ہنہار  
 ہنہار دار متعلقہ کو نوا کی ہنہار  
 ہنہار دار متعلقہ کو نوا کی ہنہار  
 ہنہار دار متعلقہ کو نوا کی ہنہار

یہ طرز قتل یا ہی اچھا خاک کے ہاتہ  
 پہر جذب عشق فی وہین ہنہار صبا کی ہاتہ

پر دسی مین دست یار کی کرتی ہی کا خانہ  
 ہاتہ آیا بار ہا دل مضطر مگر فراق

افصح لفظی خواجہ وزیر وزیر ولد خواجہ فقیر باشندہ لکھنؤ صاحبان ارشدہ تلامذہ شیخ امام بخش شاخ

ہین آج دست غیبی آشنا کی ہاتہ  
 ہین مصحف عذار پر مجھ پار سا کی ہاتہ  
 مانگون دعا جو مین شب فرقت وٹسائی ہاتہ  
 قسمت ہی کاہ لگ گئی ہی کہر با کی ہاتہ  
 لیجائی جو جھین جو نہیں ہین ہما کی ہاتہ  
 ای تیج شاخ گل تو عوض لی اوڑا کی ہاتہ  
 واسن سالی ہی جاتی ہو میرا چہرا کی ہاتہ  
 کیا مال مفت آیا ہی وز دحنا کی ہاتہ  
 موسیٰ کو دی دیا دید بیضا جلا کی ہاتہ  
 تیج برہنہ ہو گئی اوسن لر با کی ہاتہ  
 چھوٹا ہی نیمچہ تو لگاؤ بڑا ہا کے ہاتہ  
 کس ناز سی وہ کہتی ہین جھکو کہا کی ہاتہ  
 ساقی ادہر ہی ایک پیالہ بڑا کی ہاتہ  
 جاتی رہی ہین غیب کی مضمون کی ہاتہ

شوخی تو دیکھو کہتی ہین اپنی چہا کی ہاتہ  
 اس مین ہی کیا نگاہ نہ بگرو سہا کی ہاتہ  
 آپہو سچی صبح اپنا گرہ بان پھاڑ کر  
 چھوٹا ہی خطا بن کر کیا غیب زرد رو  
 پہونچا ہی ہڈیاں سگ لدا تک مری  
 صیاد پروڑا تا ہی بلبل کے نوح کر  
 محشر مین میرا ہاتہ گر سیاں ہی آپ کا  
 کہتا ہی دل مرا کف رنگین پر کہلی یا  
 چاہی اگر خدا تو ہر ایک عیب ہونہر  
 اولتی جو آستین تو اک صف اول گئی  
 ہی آرزوی قتل اجی دم نہ دو بھی  
 دیکھو تو کیا ہی دست نگر نگو کر دیا  
 مین بادہ کش فقیر ہون محروم خم کی خیر  
 تیری دہن کی مجھ ہی مین بندہ سلکی

دنی پر ہون عالی مین ہنہار  
 دنی پر ہون عالی مین ہنہار  
 دنی پر ہون عالی مین ہنہار  
 دنی پر ہون عالی مین ہنہار  
 دنی پر ہون عالی مین ہنہار  
 دنی پر ہون عالی مین ہنہار  
 دنی پر ہون عالی مین ہنہار  
 دنی پر ہون عالی مین ہنہار  
 دنی پر ہون عالی مین ہنہار  
 دنی پر ہون عالی مین ہنہار



زلف سیاہ چوٹی چوٹی جانتی ہی آج  
 ہوتی ہین منڈلائی بار سینڈا کے ہاتہ  
 دیکھا ہو ہی بار سی بو لادہ ناہی  
 بار نظر سے باز ہو گئی وز دحنا کی ہاتہ  
 عباس کو فاصد چا لاک چاہی  
 عباس کو فاصد چا لاک چاہی  
 عباس کو فاصد چا لاک چاہی  
 عباس کو فاصد چا لاک چاہی  
 عباس کو فاصد چا لاک چاہی  
 عباس کو فاصد چا لاک چاہی

مکتوب ہنہار شاخ افغانی ہنہار  
 ہنہار شاخ افغانی ہنہار  
 ہنہار شاخ افغانی ہنہار  
 ہنہار شاخ افغانی ہنہار  
 ہنہار شاخ افغانی ہنہار  
 ہنہار شاخ افغانی ہنہار  
 ہنہار شاخ افغانی ہنہار  
 ہنہار شاخ افغانی ہنہار  
 ہنہار شاخ افغانی ہنہار  
 ہنہار شاخ افغانی ہنہار





کتابی کی بی بی پند کبری و زود خانی با  
 عشقی بی بی خاوندی نے شفیق امیر ازین  
 عبد اللہ خان صاحب غلام الرشید مصطفی خان  
 صاحب سبب مصطفی انباشتہ کاتب صاحب  
 دیوان شاکر وزیر اور حضرت علی صاحب  
 راقی کی کاغذی کو ہماری بی بی کی ہاتھ

جان بہو کوئی عاشق جان باز سطح  
 زور جنوں سی عادت آزادگی سی  
 خود رنگی ہوسی مجھی سامان ہجر میں  
 اشرف غریق بحر گناہ غیب میں

صادق اللواتی آج ہی عشقی دلہنہ محبت میں باشنڈہ کاتب صاحب یوان شاکر و میر علی اوسط

بی بی صنیہ کہیسی برہمن اوٹھا کی ہاتھ  
 گردیکین گی اوس سہ گلگون تبا کی ہاتھ  
 سائل اوسی سی کیون ہون سب اوسی تہا کی  
 کہنی سی اعلون کی قدم و گنگاتی ہین  
 اک ل تہا وہ بھی دیکھی ہم آزاد ہو گئی  
 کہیں بی بی کیا ہی لطف کی نقشی کو واہ وہ  
 لایا جو غیر خط طلب ہم ہوسی فنا  
 ابرو کی تیغ کی جو صفت کرتی ہین  
 رنگ جنابھی فرط نراکت سی باری  
 ساتی کو ہم صغیر ہندی گا ہمیں شراب  
 ہو گانہ پیشی نہچہ رنگین اوسی فروغ  
 آفت ہی پور پور مری رشک ہ کی

باز وہیں اس غضب کی ستم ہین بلا کی ہاتھ  
 ٹھہری نہ ہتکڑی میں تیج سی بستلا کی ہاتھ  
 دل ہاتھ سی گیا جو گنتی تم چہڑا کی ہاتھ  
 محشر میں آبرو ہی ہماری خدا کی ہاتھ

اوس ہت فی ہت ہتا دیوانہ کی ہاتھ  
 حورین بلا تین لین گی ارم سی بڑا کی ہاتھ  
 وصل و فراق و عیش و الم ہی خدا کی ہاتھ  
 ہی آبرو ہی عشق بتان اب خدا کی ہاتھ  
 سودا ہوا کی تری زلف و تان کی ہاتھ  
 ای مانھی خیال تری ہین بلا کی ہاتھ  
 گویا ہمیں بلا یا تہا پیک تھا کی ہاتھ  
 جو ہر ہی اسکی دیکھی مجھ پر لگا کی ہاتھ  
 اوٹھتی نہیں ہین یا صحت رنگین لہ کی ہاتھ  
 کیون آبرو گنتی اپنی بڑا کی ہاتھ  
 سو بار اگر ملا تین گی سوسی جلا کی ہاتھ  
 باز و ستم کی تہر کی شافی بلا کی ہاتھ

نہی پائے نام و رنگ ہماری برابر  
 جانی جو رنگ وین ہماری ہاتھ  
 ہان چاہتا ہوں تمہاری ہاتھ  
 کیا نہ لہا ہوں ہاتھ  
 ایسے لہا ہوں ہاتھ  
 لہا ہوں ہاتھ  
 لہا ہوں ہاتھ  
 لہا ہوں ہاتھ







<p>دل بیستی پرینا دهن ست رنگین اونکی تات کوثر توہنی علی وشکر بلا کی ہاتہ</p>	<p>واللہ مہدی ملکی تو محشر سیا کیا محشر کو تشکیکی سا عہد و عہدت خیم</p>
<p>کب کی دہانہ جانب تہا اور تہا کی ہاتہ اوس شوخنی دکہائی جو ہمدی لگی ہاتہ سیننی اوسی لگی جو نگا یا بڑا کی ہاتہ اسی غیرت مسیح تری ہین شفا کی ہاتہ تلوار وہ جو میان سی لیکار بڑا کی ہاتہ عقدہ ہی دل کا ناخن مشکک لگا کی ہاتہ</p>	<p>اسلام علی ریاضت ولد سید اللہ شاگرداہ آتی نظرند اوس صنم ملقا کی ہاتہ حسرتی پسکی ہو گیا دل میرا پامال مخملین خون رقیب کا ہمشتری کیا دیکھی جو نبض عشق کا بیمار چ گیا ووچار قتل ہوئین گی اک آن میں ڈلا پابند صبر نہ ریاضت ہونا امید</p>
<p>ہم زندگی سے پیہم ہی ہین تہا کی ہاتہ دینی ہین بد دعا جو وہ ہکلو اور تہا کی ہاتہ دریا میں دہوی اوسنی جو ہمدی لگی ہاتہ تلوار سی قلم نکرین کیون ہ کی ہاتہ دیکھون جو ششک جو امین اوس ملقا کی ہاتہ ہکلو ہی ایک جام عطا کر تہا کی ہاتہ انصاف تیرا حشر کنی دن ہی خدا کی ہاتہ</p>	<p>سید کلب علی شجابت ولد سید حسن جیسی چلی گئی وہ حنائی دکہا کی ہاتہ امین رقیب کہتی ہین بیباختہ و ہین ہو جو نہ صاف نیچہ مر جائی شک ہوا ابرو کی مدح غیر اجازت جو میں لکھون جاگین مری نصیب سرست اسی فلک بیٹھی ہین دیر سی تری دوری میں ساقیا بید اوسی بتون کی ہر اسان ہودلا</p>

بہتر ہے کہ ہر روز کی بارش سے پہلے ہاتھ دھو لیں اور پھر نماز پڑھیں۔  
 دل بیستی پرینا دهن ست رنگین اونکی تات  
 کوثر توہنی علی وشکر بلا کی ہاتہ  
 حشر سیا کیا  
 محشر کو تشکیکی سا عہد و عہدت خیم  
 اسلام علی ریاضت ولد سید اللہ شاگرداہ  
 آتی نظرند اوس صنم ملقا کی ہاتہ  
 حسرتی پسکی ہو گیا دل میرا پامال  
 مخملین خون رقیب کا ہمشتری کیا  
 دیکھی جو نبض عشق کا بیمار چ گیا  
 ووچار قتل ہوئین گی اک آن میں ڈلا  
 پابند صبر نہ ریاضت ہونا امید  
 سید کلب علی شجابت ولد سید حسن  
 جیسی چلی گئی وہ حنائی دکہا کی ہاتہ  
 امین رقیب کہتی ہین بیباختہ و ہین  
 ہو جو نہ صاف نیچہ مر جائی شک ہوا  
 ابرو کی مدح غیر اجازت جو میں لکھون  
 جاگین مری نصیب سرست اسی فلک  
 بیٹھی ہین دیر سی تری دوری میں ساقیا  
 بید اوسی بتون کی ہر اسان ہودلا



شماره ۱۹۲  
 شماره ۱۹۲  
 شماره ۱۹۲

بوسه جانگشا ہوں تو انداز و ناز سے  
 پالا پڑا ہی قلزم عالم میں عشق سے  
 محمد حسن خان صحت کے حکیم غلام عباس سی محمد یار خان وکیل کی باشندہ کھیتو شاگرد سید آغا حسن

بوسہ جانگشا ہوں تو انداز و ناز سے  
 پالا پڑا ہی قلزم عالم میں عشق سے  
 محمد حسن خان صحت کے حکیم غلام عباس سی محمد یار خان وکیل کی باشندہ کھیتو شاگرد سید آغا حسن

جگو دکھانی میں وہ اگو شہا ہلا کی ہاتھ  
 ہی آبرو ہماری صالت خدا کی ہاتھ  
 چھینچ گارزق لاکھ میں تیری خدا کی ہاتھ  
 اللہ فی بنای ہیں اوسکی بلا کی ہاتھ  
 پردی میں یار فی جو چہ پائی دکھ کی ہاتھ  
 گردیکہ پائین اس نبت رنگین اج کی ہاتھ  
 پہونچا سزا کو محض رخ کو لگا کی ہاتھ  
 کنج قفس میں نیست ہی اپنی صبا کی ہاتھ  
 ہم جان بچھا لیں گی اکدن قضا کی ہاتھ  
 کیا کیا دعائیں کین نہ خدا سنی شہا کی ہاتھ  
 ہی میرا تیرا فیصلہ اکدن خدا کی ہاتھ  
 رشک سنج اپنی نگا دی شفا کی ہاتھ

بوسہ جانگشا ہوں تو انداز و ناز سے  
 پالا پڑا ہی قلزم عالم میں عشق سے  
 محمد حسن خان صحت کے حکیم غلام عباس سی محمد یار خان وکیل کی باشندہ کھیتو شاگرد سید آغا حسن  
 ایجنٹ مشطربے دعا کر او شہا کی ہاتھ  
 کیونکر تیاں دہر لائیں نہ لین سدا  
 محفل میں گئی کف افسوس ملکی ہم  
 یکدمت زاہد و کئی قفس ہر ناز ہو  
 اب تو معاف کر دو خدا کی لٹی ضم  
 لاتی ہی روز گہمت گل سخن باغ سے  
 سودا ہی زلف یار کا باز ارگرم ہی  
 بیسپا نہ ایلان ہی پہلو میں وہ ستم  
 جتنا جلا یا جای جلا دل کو ای ستم  
 بیماری فراق سے صحت کو ہوشخت

بوسہ جانگشا ہوں تو انداز و ناز سے  
 پالا پڑا ہی قلزم عالم میں عشق سے  
 محمد حسن خان صحت کے حکیم غلام عباس سی محمد یار خان وکیل کی باشندہ کھیتو شاگرد سید آغا حسن  
 ایجنٹ مشطربے دعا کر او شہا کی ہاتھ  
 کیونکر تیاں دہر لائیں نہ لین سدا  
 محفل میں گئی کف افسوس ملکی ہم  
 یکدمت زاہد و کئی قفس ہر ناز ہو  
 اب تو معاف کر دو خدا کی لٹی ضم  
 لاتی ہی روز گہمت گل سخن باغ سے  
 سودا ہی زلف یار کا باز ارگرم ہی  
 بیسپا نہ ایلان ہی پہلو میں وہ ستم  
 جتنا جلا یا جای جلا دل کو ای ستم  
 بیماری فراق سے صحت کو ہوشخت

۱۹۲

پندت شیو پر شاد ناظم ولد پندت ناکب چند باشندہ کھیتو شاگرد سید آغا حسن  
 نازان ہوا خود آگہو نسلی نبی لگا کی ہاتھ  
 دامن لیا جو یار کا میں فی بڑا کی ہاتھ  
 وہ ہوتی جو ادسنی زمین ہدی لگا کی ہاتھ

پندت شیو پر شاد ناظم ولد پندت ناکب چند باشندہ کھیتو شاگرد سید آغا حسن  
 مانی فی جیب بنامی سی دگر با کی ہاتھ  
 لکری کیا قلق سی گریبان کو غیر نے  
 پانی زن آگ گات گبی او شہی گاد ہون

پندت شیو پر شاد ناظم ولد پندت ناکب چند باشندہ کھیتو شاگرد سید آغا حسن  
 مانی فی جیب بنامی سی دگر با کی ہاتھ  
 لکری کیا قلق سی گریبان کو غیر نے  
 پانی زن آگ گات گبی او شہی گاد ہون

بوسہ جانگشا ہوں تو انداز و ناز سے  
 پالا پڑا ہی قلزم عالم میں عشق سے  
 محمد حسن خان صحت کے حکیم غلام عباس سی محمد یار خان وکیل کی باشندہ کھیتو شاگرد سید آغا حسن



بزرگوار منم که در این عالم کجایی  
 ای دلجو منم که در این عالم کجایی  
 ای دلجو منم که در این عالم کجایی  
 ای دلجو منم که در این عالم کجایی

<p>گر بد دعا تو شوق سی جگلو ادبها کی هات        ملتا ہوں رو کی خون کف افسوس ات ونا        اختر مری نذیب کا ہو جای آفتاب        مدد مئی چو پئی نصرتی سو فی کی ہو گئی        فرقت رکھا ہی نرم امانت میں ہمنی پاپ</p>	<p>عزت مری ہی ای بہت کافر خدا کی ہات        دکھلا دی ای خدا بت سنگین اد کی ہات        پاؤں جو اپنی ہاتہ میں اومن لقا کی ہات        ای سیم من عجب ہیں تری کمی کی ہات        چو می نہ کس طرح سی سخن پرورا کی ہات</p>
<p>پہنت کشمیری گگا پر بنا و رحمت لہوئی لال باشندہ لکھنوشا گرد سید آغا حس امانت</p>	
<p>ہم زندہ کس طرح نہ دعا دین ادبھا کی ہات        آنکھوں سی اپنی پنچہ خورشید گر گیا        ملتا ہوں غم سی میں کف افسوس امین        ای غیرت مسیح ترا عشق لی گاجان        رحمت خوشی سی پاؤں پہلاؤن کس طرح</p>	<p>دیتا ہی جام ہمینی کو ساقی بڑھا کی ہات        جس روز آگنی نظر اوس سے لقا کی ہات        چلتی ہیں ساتھ غیر کی جبت ہ ملا کی ہات        ہی موت میری اس مرض لا دوا کی ہات        دیکھوں گلی میں اپنی جو اوس سے لقا کی ہات</p>
<p>پہنت کشمیری باس کرن عرف نامتہ جوی مروت لہ پنت بستی ام کو پی باشندہ لکھنوشا گرد امانت</p>	
<p>مشکل کشانہ کیونکہ ہوں مشکل کشا کی ہات        جب مجھ پر چوڑی لبتی ہیں تیغ جفا کی ہات        اوس بہت تنگ کا ہوں میں مانی میں معتقد        سڑ پی مثال ماہی بی آب آبہ شر        دل ناہوں ہاتہ یوسف ثانی فی لی لیا</p>	<p>مشہور میں جہان میں حیدر خدا کی ہات        دیتی ہیں خون جہادہ خانی دکھا کی ہات        توڑی ہیں جنی لات کی گھر خدا کی ہات        دریا جو دیکھ پای مری آشنا کی ہات        ایانہ خاک ہی مجھے بازار جا کی ہات</p>

عزت مری ہی ای بہت کافر خدا کی ہات  
 دکھلا دی ای خدا بت سنگین اد کی ہات  
 پاؤں جو اپنی ہاتہ میں اومن لقا کی ہات  
 ای سیم من عجب ہیں تری کمی کی ہات  
 چو می نہ کس طرح سی سخن پرورا کی ہات

دیتا ہی جام ہمینی کو ساقی بڑھا کی ہات  
 جس روز آگنی نظر اوس سے لقا کی ہات  
 چلتی ہیں ساتھ غیر کی جبت ہ ملا کی ہات  
 ہی موت میری اس مرض لا دوا کی ہات  
 دیکھوں گلی میں اپنی جو اوس سے لقا کی ہات

مشہور میں جہان میں حیدر خدا کی ہات  
 دیتی ہیں خون جہادہ خانی دکھا کی ہات  
 توڑی ہیں جنی لات کی گھر خدا کی ہات  
 دریا جو دیکھ پای مری آشنا کی ہات  
 ایانہ خاک ہی مجھے بازار جا کی ہات

۱۹۵

کون اب یکی آئی ہوں  
 فوش ہو گی جو ہر دن کی  
 گوارا ہو گی تیرے شہسوار  
 گونا گون ہوں جانک شہسوار  
 کیا آئی ہی طلاق مقصد ہا ہا

بہار اداس ہو کہین پیچہ  
 فتن ہو بندہ ساسم کہین پیچہ  
 نام نہانی کوئی کی ہو ناہار  
 رنگ مناسی کوئی کی ہو ناہار  
 بھادری مرادو عھافیر  
 ہائی دوری سن تو جلت ہا ہا  
 رنگ برائی کی یہ تیر ہا ہا





کب ہاتھ دیگا وہ بتائی سیر ہاتھ میں  
 خواجہ بادشاہ مسعود خلیفہ کبر اور شاگرد و خواجہ زبیر وزیر ہاشمہ کھنڈھ صاحب دہلی  
 اس جم پر پنیہائی ہی زنجیر ہاتھ میں  
 کیا آگئی ہی عرش کی زنجیر ہاتھ میں  
 لیلو نگا اب تو زلف کی زنجیر ہاتھ میں  
 لیلون اگر میں پار کے قصہ پر ہاتھ میں  
 نغمہ سزا ہی مثل نما میر ہاتھ میں  
 ای شک ماہ ایسی ہی نویر ہاتھ میں  
 طوطی کی طرح سی کری تقریر ہاتھ میں  
 ہی مثل جیب طوق گلوگیر ہاتھ میں

ای عیش ہم محبت کف افسوس میں  
 خواجہ بادشاہ مسعود خلیفہ کبر اور شاگرد و خواجہ زبیر وزیر ہاشمہ کھنڈھ صاحب دہلی  
 زہری جو اوکھی زلف گر گیر ہاتھ میں  
 و مست میں ہی دماغ مرا آسمان پر  
 و روانہ جھکو آپنی اچھا کیا کہنا  
 مثل خطوط دست جدا ہوئے جسبہر  
 بی بہتری توت یا میں بلان ہی مل را  
 ہوتا ہی صاف نیچہ خورشید کا گمان  
 وہ سحر کرے طایر رنگ حنا ترا  
 دست جنون فی او سکوی تگری اڑا

کو تو مال ہو ہا متعلقہ بونیدل کہند احد نور خان اخگر ولد نور محمد خان ہاشمہ رام پور صاحب دہلی  
 کیا سیری ہم تن کی ہی تاثیر ہاتھ میں  
 کیونکر ہمارا عقدہ دل واکسی سے ہو  
 یہ فیض تو ہی کہ اگر وہ ذرا چوتی  
 خارش گلی میں شوق شہادت کیوں ہونو  
 وحشت اگر ہی ہی تو پہنائیں گی عزیز  
 کیا خاک ناتوانی میں خطا و سکو کہ سکون  
 مٹی جولی ابھی تو ہو ا کسیر ہاتھ میں  
 آئی نہیں ہی زلف گر گیر ہاتھ میں  
 روشن ہو شمع ان ابھی گلگیر ہاتھ میں  
 عریان جو دیکھوں میں ہی شمشیر ہاتھ میں  
 مرنی کی بعد ہی مری زنجیر ہاتھ میں  
 باقی نہیں ہی قدرت تحریر ہاتھ میں

کب خاک گری سے پڑی ہاتھ میں  
 مٹا ہی جیب خائب جی پیر ہاتھ میں  
 کافی اشارہ او نکالی جو سر کی مثل  
 موسم عیش وہ کہی میں شمشیر ہاتھ میں  
 بیخ فیض الدین جو لہو لہو دین کی لہو لہو  
 شاگرد سید آسپہل ہاتھ میں  
 اتنی ہی کند تو زنجیر ہاتھ میں  
 زون ہی کندی پور میں شمشیر ہاتھ میں  
 کب ہاتھ دیگا وہ بتائی سیر ہاتھ میں  
 خواجہ بادشاہ مسعود خلیفہ کبر اور شاگرد و خواجہ زبیر وزیر ہاشمہ کھنڈھ صاحب دہلی

کب ہاتھ دیگا وہ بتائی سیر ہاتھ میں  
 خواجہ بادشاہ مسعود خلیفہ کبر اور شاگرد و خواجہ زبیر وزیر ہاشمہ کھنڈھ صاحب دہلی  
 کب ہاتھ دیگا وہ بتائی سیر ہاتھ میں  
 خواجہ بادشاہ مسعود خلیفہ کبر اور شاگرد و خواجہ زبیر وزیر ہاشمہ کھنڈھ صاحب دہلی



سویا ہونے سے پہلے زلف کو تھوڑا سا پھیر دینا چاہئے تاکہ زلف میں جھکائی نہ پڑے اور وہ بھی بے شمار ہو۔  
 زلف کو ہر روز صبح اور شام دھو کر رکھنا چاہئے تاکہ وہ ہمیشہ خوشبو سے بھری رہے۔  
 زلف کو ہر روز صبح اور شام دھو کر رکھنا چاہئے تاکہ وہ ہمیشہ خوشبو سے بھری رہے۔

ای بے ہی تری قصبی میں عجاز عیسوی چٹکی بجائی عاشق بجان کو جان می ای سحر کسکوف ہی دوزخ کی آگ کا	اغلب ہی بول اوٹھی مری تصویر ہاتھ کیا ہی لب مسیح کی تاسیر ہاتھ میں محشر میں ہوگا دامن شعیب ہاتھ میں
-----------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------

بگدی اگرچہ وہ بت بی پیر ہاتھ میں اس مہج سی شیخ پرتی میں گلہو میں ہر از بسکہ و نسکی زلف کا گہنی میں خیال کیا حال مجھ گورڑی کا ہمد مہو چوتی رستم کا خوف سی ہین پیشاب ہو خطا خوف صدم سی اب یہ زمیدار ہگتی میں رکھتا ہوں گو کی طرح سی سو اسطی چہا چہر کہین شوق زیب ہی پاخانہ میں ہی	شیخ باقر علی چر کہین تخلصن باشندہ قصبہ و ولی توابع لکھنؤ وسطی تحصیل معاش کی تمام ہون لی گو کا بوسہ عاشق د لکیر ہاتھ میں بوتل لعل میں می کی ہی خنزیر ہاتھ میں پاخانی میں ہی پاؤ تکی زنجیر ہاتھ میں گہیل پر ہی کی ہتی ہی تصویر ہاتھ میں عریان جو دیکھی یار کی شمشیر ہاتھ میں دیتی میں پیشگی زر جاگیس ہاتھ میں دیکھی تہ غیر تا تر سے تصویر ہاتھ میں ہگنی میں لی ہی زلف گر گہیر ہاتھ میں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

خواجه فیض الدین عرف حیدر جان شہناق اولیٰ خواجه خلیل الدین باشندہ ڈھاکہ اور دہلی شاکر ست لی خدا کی واسطے پنچہ ہاتھ میں سوڈا ہی اوسکی کا کل چجان کا سر میں آہ	دلکھو ہماری پہنوسے لی چیر ہاتھ میں ہو زلف یار کی مری زنجیر ہاتھ میں
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------

سر شہتہ دار حبیبی ضلع الہ آباد مرزا مغل بیگم حوم فریاد ولد مرزا علی نقی بیگ  
 وودویوان انسی یاد کار ہین ایک دیوان میں تمام غزلین میں شیخ کی ہین اگر دہانم بخش نام

طاقت نہ پائی جنت مہم گہر ہاتھ میں  
 سوڈا ہی اوسکی کا کل چجان کا سر میں آہ  
 سحر کسکوف ہی دوزخ کی آگ کا

۱۹۵  
 خواجه خلیل الدین باشندہ ڈھاکہ اور دہلی شاکر  
 ست لی خدا کی واسطے پنچہ ہاتھ میں  
 سوڈا ہی اوسکی کا کل چجان کا سر میں آہ

سر شہتہ دار حبیبی ضلع الہ آباد مرزا مغل بیگم حوم فریاد ولد مرزا علی نقی بیگ  
 وودویوان انسی یاد کار ہین ایک دیوان میں تمام غزلین میں شیخ کی ہین اگر دہانم بخش نام  
 کیا آتش خاستہ ہی زنجیر ہاتھ میں  
 کیا آتش خاستہ ہی زنجیر ہاتھ میں

ای بے ہی تری قصبی میں عجاز عیسوی  
 چٹکی بجائی عاشق بجان کو جان می  
 ای سحر کسکوف ہی دوزخ کی آگ کا

بہون تو کیا لکھا جائی فانی لہو سے  
 ہوتی اس سر میں سے ہر ماہ میں  
 ایسے ہی ہونے لگے کی تاثیر مابین

سین ہین گئی ہین اہنہ زنجیر ہاتھ میں  
 ہوگی رکاب حضرت شبیر ہاتھ میں

بہرگی ہی ایسی اپنی تپ محرقی جو  
 شیدا بقول حضرت ناسخ بروز حشر

رٹوں لال اتا اولد ہتھاب ای قوم کا تہہ باشندہ لکھنہ شاگرد اواب علما شور علیخان جہاد

سودا بیوہیت لوزنجی ہاتھ میں  
 کینچی اگر کمان تو ہوتیر ہاتھ میں  
 ہتھی ہاات دن تی تصویر ہاتھ میں  
 بنجائی آگ لون جو طہاشیر ہاتھ میں  
 ایسی ہی ہیری ہیری تاشیر ہاتھ میں  
 آئی نہ پاؤن اوبت بی ہیری ہاتھ میں

آئی نہیں جو زلف گر بگیر ہاتھ میں  
 کسد رجبہ راستی ہیری صیاد کامراج  
 دیکھی بغیر چین سببے ایک دم نہیں  
 سوز تپ سراق کا اندر ہی اثر  
 آرم کوس کوس جو کیا نگیا طلا  
 و انما کی لمیدین وصل کی شبت ہوس

واجد علیخان و اجد باشندہ لکھنہ شاگرد و صاحب علیخان نسیم دہلوی

رکھتا ہی کچھ نہ کچھ بت بی سپر ہاتھ میں  
 پہننا ہی طوق پاؤن میں زنجیر ہاتھ میں  
 ہی ہر لکیر نور کی جھنیر ہاتھ میں  
 آئی نہ آہ زلف گر بگیر ہاتھ میں  
 و اجد اوٹھاو ہی کھین گلگیر ہاتھ میں

خچر نظر ٹرا کھپتی شیر ہاتھ میں  
 دیوانگی میں ہی مری سجاد کم نہیں  
 لی ہیں بلا میں سری قدم کھج ہاری  
 سو سو طرح ہی ہی پریشانیان سپہین  
 کرتی ہی شمع محفل جانان میں

سید محمد رضا مرحوم قدس لہ سید علی مزار ادا نواب صدر الدولہ سید سید علیخان جہاد  
 شمشیر جنگ کی باشندہ فیض آباد تقیم لکھنہ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

میں کیسا عین غریب  
 وہاں کی تو ہنسی  
 کس کو بھلا کر دیکھ  
 وہاں کی تو ہنسی  
 وہاں کی تو ہنسی

جام شراب ہوتی تو عین  
 طعمی میں تو نہ ہونے  
 کس کو بھلا کر دیکھ  
 وہاں کی تو ہنسی  
 وہاں کی تو ہنسی



بہترین سہلاؤں کف پاتنی خانی آپ کی  
 ہونے زیادہ پنجہ سر جان گنت ہاتھ میں  
 ہاتھ میں جو تانہ اوسکا لی کیا اس حرم پر  
 سیکڑی پہنی ہی بیجا ایک بدت ہاتھ میں  
 انتظا نامہ سر میں ہو گیا ایسا ضعیف  
 ہاتھ محبوب لیتا ہوں بدت ہاتھ میں  
 چن لیا میں غار ماہی شہت ہاتھ میں  
 تار با تار اللوہ سید المکمل سہلاؤں میں  
 صلوات جگت علی نبی و آلہ وسلم اللہ جان  
 یتیم عزیزوں نوازیہ لکھتے ہوں اللہ جان  
 نواغز اللہ جان کن ماں شکر و کدر ضلع اللہ جان  
 پہاڑ و الوکا ہی ہی اسی طاقت ہاتھ میں  
 آگیا کرو اس صحیحی حشت ہاتھ میں  
 ماتہ کہہ کر مہی پوانتہ و منتون کب  
 عین کیمین باکری ہفتین محبت ہاتھ میں

بیرہی کی ہرلی ہون کی پاؤں پیزی  
 او ترا مرا بخار جو تونی بدن چہوا  
 ہی تجلیو کھو آتش رنگ حنا میں جن  
 دو ٹکڑی چاند اشارہ انگشت سی تکیا  
 کرتی ہی مجکو قتل تر ہی پولو کی چٹری  
 بی حکم میں جو آپ کو چہولون برکی جمال  
 باسح میں جبکہ عرصہ محشر میں جاؤنگا  
 چاک کرنی کی نہیں پاتا ہوں طاقت ہاتھ میں  
 صبح اوٹھ کر کیوں نذیکہی ہاتھ جامی آئندہ  
 وہ چلی جاتی ہیں لیکن میں بلا سکتا نہیں  
 یا دکر تار ہوں کسی آئی مصحف خسار کو  
 سہجین شاخ سرور پر سب خستہ کا ہوشیاں  
 دیکھ پائی دست جہان کی تجلی کر حکم  
 تیغ قاتل فی علم کی کال و سنی چولیا  
 پونچھ کر آنسو بنا یا سہنے حکم ابر کا  
 ہاتھ اوسکی چوم لیتا ہوں کیا کہتا ہی  
 کیا فروغ حسن ہی چہولون گرا و کبان

دروازہ صنم کی ہونز بھر ہاتھ میں  
 تعویذ کی لکیر میں ہین تحسیر ہاتھ میں  
 واسطہ کیا ہی رکھتی ہوتا تاثیر ہاتھ میں  
 کیا تمکو اور چاہیہ شمشیر ہاتھ میں  
 کیا دی ہی گل فروش فی شمشیر ہاتھ میں  
 ایسی کہان ہی طاقت تقصیر ہاتھ میں  
 ہوگی رکاب حضرت شبیر ہاتھ میں  
 ہی گریبان دیر سی ہی جوش حشت ہاتھ میں  
 یہ صفائی ہی نظر آتی ہی صورت ہاتھ میں  
 ضعف سی جنبش نہیں بہر اشارت ہاتھ میں  
 زاہد مصحف نہیں بہر تلاوت ہاتھ میں  
 طائر دکو جولی وہ سر وقامت ہاتھ میں  
 دوشنی ہو جاتی مثل داغ حشر ہاتھ میں  
 ہی زیادہ سرم ستان سی جرات ہاتھ میں  
 جب لیا رومال وقت جوش رقت ہاتھ میں  
 ہین لکیر میں کچی یا کہی ہی بیت ہاتھ میں  
 پنجہ خورشید کی ہو جاتی خالت ہاتھ میں

۱۹۹  
 یادوں دہائی یادوں ہتھوں ایسا  
 عین وہ ہون مردوری ایسا ہون  
 کشت ہمت جہان ہون ہی ایسا  
 طائران دست پرورد کو ہی ایسا  
 چاک کردا لولہ کلین مثل گریبان  
 ہر ایک جس روز و نامان قیامت یادوں  
 ظاہر و کالیہ ہون کی صلح ایسا  
 روز رفتنی پونچھو ایسا  
 کیا بلا کفر لگاتے ایسا  
 ساری ہو اگر کی جام ہون ایسا  
 ہاتھ کا و ایسا  
 کی آزاد دنیا ہون ایسا  
 ذرا ہون ایسا





بیاورد خندانند از دست ما...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...

ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...

برادر حقیقی شفق که حال او کاخ سر بر چو کاهن صاحب یوان گرو اوج علق

وای که بیاورد خندانند از دست ما...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...

وای که بیاورد خندانند از دست ما...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...

ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...

سرشته دار چشمی آله آباد مزار مغن بیگ مرحوم فریاد ولد مزار انقی بیگ صاحب یوان گرو دنا

دیکه تا ای آینه سان اینی صورت هاتین...  
 رنگ لانی بی نیا مهدی زنت هاتین...  
 آیا گو یا صفحہ آیات رحمت هاتین...  
 ای عجیب اس طفل بد خو کی شرارت هاتین...  
 بادہ عرفان سی ہی یاں جام و حلاوت هاتین...

آینه کیا لی بهلا و ه ماه طلعت هاتین...  
 خون ہوگا عاشقو کما اسپن شکا هاتین...  
 مسر کیا مینی جو او سکی مصحف خسار کو...  
 میری دانغ دلکو بهر گاتا ہی چو چو کر سدا...  
 ساقیا مین کیا کروں تیری می خوش رنگ کو...

ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...

شیر بدیشه سخنوری شیخ امام بخش ناسخ و کد شیخ خد بخش تاجر لاهوری مقیم لکهنوتون دیوان تیر

ملتی ہیں جانی حنا کسیر دلبر تاتین...  
 اہلی بن جاتین مین لی لون گو ہر تاتین...  
 حلقہ در ہی گلی مین بانوسی و در ہاتین...

نتی ہیں چاندی کی چلی حلقہ زر تاتین...  
 بد نصیب ایسا محیط عشق مین کمان ہیز...  
 تیری در پر یون کہڑا ہتا ہون مین ارخصت...

ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...



ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...

ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...  
 ای که در این عالم کجاست...







پیشانی من خسته ای چون کوه خارا تا به بین  
 سحر کس توئی قطعه گلزار با تهنه بین  
 مزار انظر علی یک خط اولدور از اولدور  
 مریب خاص باشنده کونو صاف طاق اولدور اولدور

ابر سی خون خلو ز کرمی کیون چشم یار  
 کیون کز دست بسته بهون پیش چشم یار  
 ای ضعف دست و پامین ملاون جنون ملین کین  
 جو تا خوشی عقده مشکل کو واکرین  
 یہ لاغری ہی دیکھی جو تو بفضل طیب  
 بازار کس قدر مری یوسف کا گرم ہی  
 شانہ نہ کینچ زلف نین مشاطہ بار بار  
 سید کبھی نہ طالب کسیر ہون جوانی

بیتابی کوئی مست کی تلوار ماہ تہین  
 کہنا ضروری دل بیمار ہاتہ تہین  
 واسن ہی کجا پاؤن مین اور تار ہاتہ تہین  
 یان ایسی انگلیان نہیں در کار ہاتہ تہین  
 آجانی حاجی نبض تن زار ہاتہ تہین  
 لاتی ہین نقد سحر خریدار ہاتہ تہین  
 اک روز کاٹ کہا گیکایہ مار ہاتہ تہین  
 خاک مزار حیدر کرار ہاتہ تہین

زنگ خارا ای گرا انبار ہاتہ تہین  
 یوزا ہی کون اوکھ خارا ہاتہ تہین  
 ہون ضبن ل ای کس خارا ہاتہ تہین  
 کی ہون ہی تازہ تو تازہ ہاتہ تہین  
 ہی ای کس خارا ہاتہ تہین  
 خست سا کہی نہ د کار ہاتہ تہین  
 تو ای ہی نہ کیوی خارا ہاتہ تہین



دل تیرا کیون لیون ہم ای پار ہاتہ تہین  
 بیمار ہون مین ترگس جا دوئی یار کا  
 کرتا ہون یا دوصف خسار پنج وقت  
 تیر می ملا تیر کی کوسین ڈر حاجی تہین  
 دوران سر کی کھتا ہون جبکہ گذشت  
 لاغر ہون ای صنم مجھی پہنانہ ہتکرہ  
 سر کو جو ایک ہاتہ تہین ہی اوڑا دیا  
 پسندی اوڑا ون گامین گریان کی طرح

شیشہ ہمیشہ رکھتی ہین سینہ ار ہاتہ تہین  
 رکھون عصائی ترگس بیمار ہاتہ تہین  
 رکھتا ہون پنجسورہ جو ای یار ہاتہ تہین  
 ہو جاتی ہی یہ تیزی رفتار ہاتہ تہین  
 پہرتا ہی خامہ صورت پر کار ہاتہ تہین  
 اپنی گلی کی بانده دی زرار ہاتہ تہین  
 چورنگ تن کو کبھی دوچار ہاتہ تہین  
 ای کبھی جو دامن کہسار ہاتہ تہین

توئی گلوری نازی یار ہاتہ تہین  
 محمد عینی موم تہا باشندہ کینو  
 صاحب دیوان شاکر دانی طلیم  
 بایکدن تہا دامن دلدار ہاتہ تہین  
 پارہ جسکی ہین اپنی کئی تار ہاتہ تہین  
 بازار ہون ہون مین جس تار ہاتہ تہین  
 تیر کی کبھی تیر کی کبھی تیر کی کبھی

کمال شگاہی تو اندر مری طبع غولی کا  
 کمان شگاہی تو اندر مری طبع غولی کا  
 کمان شگاہی تو اندر مری طبع غولی کا  
 کمان شگاہی تو اندر مری طبع غولی کا









نیا مین شاعری ای میری قوم سما ای خاک  
 کا زمین شکر کی ای ناز با تہ مین  
 جس از سرسی نہیں ہنر ترا تہ مین  
 مہدی لگا کی با نڈو تہ مین  
 ایست فوجیر کیا ہی ہم ایسی ہن مین  
 زنی کبوتر و ناکا لاس جمع اس مستند  
 ایست فوجیر کیا ہی ہم ایسی ہن مین

یاد مین اوسن ہر خوبی کی جو مین گسیان ہا جام می بنجای عکس چشم میگون سی ہی جسم نوزانی کا اندری فروغ اوسن ہا کا اندون اوسن ہا خوبی کی ہی جو مین ہا لالہ رویونکی یہا تک کہ ہی مین چوکی گل کیون نہ مورغ دل عاشق کیا ہی شکر کب تک عشق بتان یاد خدا ہی ضرور	دامن دریا بنا اشکون سی امن ہا مین لی جو پانی کا کور اید پر فن لاتہ مین ہالہ تہ فقر تی چوری گتی مین ہا مین رنگ مہدی کا نہیں پہولا ہی جو مین ہا بیخراں پہولا ہوا ہی مری گلشن ہا مین آتش رنگ خار مہی ہی روشن ہا مین اسو ہی مالی کی جاشید اکی سرن ہا مین
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سر شستہ دار پرٹ کا پور پڈت مستر لال انجھانی بسمل مع لکھنوی ٹیکارام وطن ہنر گو کا  
 کشمیر با شندہ لکھنوی صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش

یہ مین ناقوس ای طفل برہن ہا مین جو مین وابستہ وہ مین قید علاقہ سی بر گوری گوری انگلیان دین شکو آئی مین نظر ایسی سی ہی کہ مین شفا تیرا تہ ہی ہی یقین اندای بسمل سیکرچی او ہو	گر ہا ہی مرغ دل اپنا یہ شیون ہا مین ویکہ تو آتا نہیں صر صر کا دامن ہا مین شمعین مین کا فور کی گویا کہ روشن ہا مین آرسی پہنی ہی کیون ای شوق پر فن ہا مین ہاتہ آجای جو او کا بعد مردن ہا مین
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نواب امین الدولہ سید آغا علیخان بہادر مرحوم مخلف اکبر نواب معتدا لدولہ بہادر ضمیمہ جنگ  
 مولد انکا لکھنوی مسکن کانپور کربلائی معلی مدفن صاحب دیوان شاگرد رشید میر علی اوسط شاگرد

ساقی کا ساری ات ہا ہا تہ مین  
 ساعز ہی اوسکی لاتہ کی تہا ساتھ ہا مین

خونبار کیون نہیں کہ یہ شاکہ کون  
 مہدی لگا کی کیے تیرا تہ مین  
 اس دست زندگی سی ایسی لاتہ ہا مین  
 لوگی جو دست غیر سی ساتھ ہا مین  
 وہ از مین کہ جان سیکون کا سو ہی عدم  
 جب تک اجل نہ کیے مرا تہ مین  
 بیگنا خدا لکھو تہا لہا ہا مین  
 ایست فوجیر کیا ہی ہم ایسی ہن مین  
 لیتا ہی دیکھنے کو تہا تہ مین  
 اب تیری یادون ہن مین  
 یادون وہ ہی کہ گیتی ہی تہا تہ مین  
 اک رنگ جو اک بت تہا تہ مین  
 ایست فوجیر کیا ہی ہم ایسی ہن مین  
 اعلیٰ بلذرت ہی اسعلی ہی امج مین  
 دہ دن کی باور کی تہا تہ مین  
 اک لایہ تہ مین دوش پال ہا تہ مین  
 داغون کی لنگ زردی مین شاگرد ہن  
 مین مین اور کی مہا تہ مین  
 مین مین مین مین مین مین مین  
 مین مین مین مین مین مین مین



دست جانان کی کمر بستگی میں  
 بنیاد و بنیاد تانان افق باہار میں  
 علم و عارفی روشن کی روشنی میں  
 ہر لہری ای جان بی بی کی دل میں  
 اشک و ہنسی کی پوری دست لطفی

شاید بہا کی واسطی ہاتھ ہاتھ میں لون ہاتھ کی بلائیں جو دو ہاتھ ہاتھ میں گل ہی ہی ہی تیر و کی ساتہ ہاتھ میں	گہڑی دکھا ناچا تھی اوس شہسوار کو مجھ کو دکھاؤ پاؤں تو سجدی کیا کروں ای مہر اوسکو مہر ہی ہی تیر ہی نہیں
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یا قول کو ہی دیتی نہیں ہاتھ ہاتھ میں اس سیل کی جو آتی کہی ناتہ ہاتھ میں کیا قائمہ ہی دیوین جو ہم ہاتھ ہاتھ میں	یا پھر تھی تھی وہ ہاتھ لیسے ساتہ ہاتھ میں زاہد کو خوب ٹھونک کی لاتا میں اہ پر ہرگز نہیں ہی پاس سخن اوسکو آج کل
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دنیا کی دولت آئی تری ساتہ ہاتھ میں او ٹھتا نہیں ہوں نصف سے مانند نقش پا چلنا تو کیا زمین سے اٹھنا ہی ہو محال ای تشنگ گل مری خفقان کا علاج ہو کوہ الم و بائی نہ اوسکو کہے اگر	اس مغلسی میں ہو جو ترا ہاتھ ہاتھ میں کتنا او ٹھتا میں لی مرا ہاتھ ہاتھ میں اکدم جو اوس صنم کا نہو ہاتھ ہاتھ میں دل پر دہرون جو لیکلی ترا ہاتھ ہاتھ میں عشقی د بائی لیکلی ترا ہاتھ ہاتھ میں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ساقی مہوش نی جب شیشہ او ٹھایا ہاتھ میں وصل کی شب میرا انگیا پر اگر سوہترس ناز کی سی مثل شاخ گل کلائی خم ہوئی	میر احمد علی وصل لد میر صغر علی باشندہ کہنو مقیم خراس صاحب ان شاہ و خواجہ وزیر وزیر میں یہ سہما ہی مری دکھا پہلو ہاتھ ہاتھ میں میں یہ سہمون آگمی سونی کی ٹپا ہاتھ میں پہنا اوس گلرونی جیت لو گنا گرا ہاتھ میں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

استغفار کی کھلی کھلی ہاتھ میں  
 ای جون کا جانی کر کے ہاتھ میں  
 ای جیس جو اوسنی ہاتھ میں  
 وصل بنی جاتی ہی دل کی پریشانی ہی  
 مثل شانہ ہو جو وہ زلف علیا ہاتھ میں  
 مرزا اصغر حسین باجوہ و دیگر مرزا علی انوی  
 آغا مرزا چنگیز دارا بکھوئی کنگارہ و دیگر وزیر  
 وزیر نہیں کہی تھی زلف علیا ہاتھ میں  
 پیرہ کی انون کی لیا ہی ساتہ ہاتھ میں

۲۰۶

انصاف بل نہیں دیا ہاتھ میں  
 ای قلم کتاب مثل مہر دیا ہاتھ میں  
 حال بیباکی جو کہیوں لے قاصد کو ہا  
 رنگ سبیل طرح خط سیرا ہاتھ میں  
 روز غمی جل سہا ہون اگر کی مانند میں  
 جسم پر ہو چو تیا چاہے چالا ہاتھ میں  
 طسج جانی اگر تیر کا دہان تنگ کا  
 طاق رنگ منا بچا سے عقلا ہاتھ میں  
 آون میں چالا پوری جہر حاجی کا چالا ہاتھ میں  
 غرار ایسا ہون کہوں با جان بچا ہاتھ میں  
 ماوی بی با آب ہو سکتے جیسی کی چالا ہاتھ میں  
 دست پر نور ایسی اوس کی چالا ہاتھ میں  
 ہر بی بیضا اگر لے سنگ موسا ہاتھ میں  
 ہنہ ہنوں ہون کہو چھتے میں چالا ہاتھ میں  
 ای غرض سب کی ہاتھ لیا ہاتھ میں

تاریخ حیات

۲۰۶

دست پر نور ایسی اوس کی چالا ہاتھ میں  
 ہر بی بیضا اگر لے سنگ موسا ہاتھ میں  
 ہنہ ہنوں ہون کہو چھتے میں چالا ہاتھ میں  
 ای غرض سب کی ہاتھ لیا ہاتھ میں



چلیباک دست خانی کی موت نذر ای مسیح میں  
 شکر کتا ہون میں اس شمشاد اولیٰ و صوفیوں میں  
 چلیباک خانی کی بدلی شاخ طوبیہ میں  
 خلد کی پور لوگ گلدستہ کی گویا ہائے میں  
 اوسنی صلی کی جو لب اور غنچہ گل اس حساب  
 واتی عروسی دیاساتی فی حبیب اس حساب  
 بوگیا میں گل بتائی سی اس حساب میں  
 میزبان موزون و دلبر نذر علی اس حساب میں  
 صاحب بیان شاگرد منتظر علی اس حساب میں  
 جو غنی میں کہوں گین گویا ہائے میں  
 اوسکا ہی نہ کہوں گین گویا ہائے میں  
 شہسوار علی عشقون کو آج دکھائی میں  
 گل تھی پوری تھی جو تھی کا ہوا ہائے میں

اوس مری شک چمن کوی میخوالی درون	شاخ گل کھڑے ہی گل کا پیلا ہائے میں
ہر چکر کی کیونکر پریشانی یہ جانان و رم	وصل کی شب ہی نمی لف چلیبا ہائے میں

مرزا کریم بیگ شفا ولد مرزا نور علی باشدہ لکھنؤ شاگرد فتح الدولہ مرزا محمد ضیاء بق

کاشت کر سیر اقاتل فی اوٹہایا ہائے میں	شکر ہی ٹرپانہ سپرہو پناہ صد ہائے میں
چھو نجاتی دست نازک آتش خساری	خوف ہی ڈر ہی نہ پڑ جاتی پہ پہ ہلا ہائے میں
آرزو ہی حشر میں اس طرح اوٹھوں ابد	جام می منہ سی لگا ہوا و شمشا ہائے میں
دور ساتی پہر پہر پاسیکدی کی با دہون	جام پہر منہ سی گاتین پہر شمشا ہائے میں
شرم کہتی ہیں اسی بیٹی جیجک سرنگ	آگیا گل شبکو جو او سکا دو پٹا ہائے میں
وان پہر ہلا آگ کا تھا خالی ان اختر ہوا	وان یہ بیضا تہایان نکلا ہی تارا ہائے میں
دست جانان میں جو دیکھا خالی پہر ہی	سحر کہتی ہیں اسی تارا او تارا ہائے میں
شعلہ رنگ خناسی جل کی پروانا ہوا	اوسنی قاصد سی لیا جوق تانا ہائے میں
چھو لیا جسکو وہ عاشق جان ولسی گویا	ای شفا تعزید صباغ فی لکھا ہائے میں

سیر سیر شد شاعر تخلص ولد سیر نور علی باشدہ لکھنؤ صاحب بیان شاگرد کریم علی

ناز کی سی صدمہ جان کا پہر پناہ ہائے میں	پہنا اوس گلرونی جو پہر لو سکا کجا ہائے میں
ہر گہری تلوار کو قاتل نہ چمکا ہائے میں	سر تھی پہر تار ہون میں تسی اپنا ہائے میں
ہائے خالی آئی میں سب ہائے خالی جا میں گ	لائی ہی کیا ہائے میں لیجا میں کی کیا ہائے میں
می پرستو دیکھنا ساتی کی عکس نور سی	چشمہ خورشیدی یا جام صہبا ہائے میں

بوغیا میں گل بتائی سی اس حساب میں  
 میزبان موزون و دلبر نذر علی اس حساب میں  
 صاحب بیان شاگرد منتظر علی اس حساب میں  
 جو غنی میں کہوں گین گویا ہائے میں  
 اوسکا ہی نہ کہوں گین گویا ہائے میں  
 شہسوار علی عشقون کو آج دکھائی میں  
 گل تھی پوری تھی جو تھی کا ہوا ہائے میں  
 ہر گز کشتی جو تھی ہول و ناز میں  
 ذوق آرزو میں ابھی پچھی چھلا ہائے میں  
 ہر کار آئینہ میں وی سیر جلالہ میں  
 اس قدر ای جانان پچی ای تری لانی  
 چھٹی پانچ میں پچی چھٹی چھٹی لانی  
 ہسی کولانی پچی پچی پچی پچی لانی  
 ہستون کی پچی پچی پچی پچی لانی  
 ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی لانی  
 لاجالہ ہفتہ ہفتہ ہفتہ ہفتہ لانی  
 ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی لانی  
 ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی لانی  
 ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی لانی  
 ہادی ہادی ہادی ہادی ہادی لانی



دلای لوتنی کی فانی مکتب کی مولفان پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر

مہر شاہ زلف جانان کی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر

مہر شاہ زلف جانان کی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر

ای مصور کہتے دی تو او سکا نقشا ہاتھ میں  
 بدلی پر لگی کی بیان ہتہا ہتہ میں  
 آیا مجھ وحشی کی جب پیمان مجھ ہاتھ میں  
 نامہ اعمال جب دیکھا فرشتا ہاتھ میں

ہی سر دست او کی فرقت میں بیگم کی  
 عشق میں اک شک شیریں کی ہوی ہونے میں  
 دیکھنا اپنی گریبان کی طرح پرزے کیا  
 سچ ہو گا اوس جو کا خط آیا صحبت مجھ

عبدالکریم خان جنما ولد سردار خان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میر فرید

ہوید پھیلا رنگِ واع سودا ہاتھ میں  
 دخل کیا آئی کہی و بان دریا ہاتھ میں  
 پیچہ خورشید کی صورت ہی عشا ہاتھ میں  
 طوطی شیریں زبان پنجابی طوطا ہاتھ میں  
 خاک سی لیکر نکلتی ہی سیالا ہاتھ میں  
 دانہ انگور کاکر کہتی ہیں گنہا ہاتھ میں  
 نامہ اعمال کی جا او سکا نقشا ہاتھ میں  
 بیہنی ہی وہ جنگجو جگہ کجا جہلا ہاتھ میں  
 جام زہر پیتا ہی تابی کا کٹورا ہاتھ میں  
 سورہ یوسف زبان پر ہی زلیخا ہاتھ میں  
 ہو کہتیں شکل مری آسان قضا کی ہاتھ میں  
 غیر ممکن ہی تابی اس بلا کی ہاتھ میں

زلف جانان مثل ثعبان لی جو موسا ہاتھ میں  
 صاف طہنت کو تہین موج کسافت گتے  
 خوف محشر ہکو ساتی میکشی کی ساتہ ہی  
 لی جو اپنی ہاتھ میں وہ عیسی دوران تفنگ  
 عشق چشم بایر میں شاید کہ زگرس ہی فقیر  
 ذکر او سکی زگرس محمور کا کرتی ہیں ہم  
 حشر میں کیا عید ہو جگو فرشتی دین اگر  
 وصل کی شب مہلی وڑوس سب بگوئی غور  
 ہی اتر اکیسیر کا دست خانی میں تری  
 جلسی اوس یوسف لقا کو دل مایہی جو  
 تاک میں آیا ہی دم اک بیوفا کی ہاتھ میں  
 مار ڈال لی مقرر الفت کیسوسے یا

مہر شاہ زلف جانان کی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر



مہر شاہ زلف جانان کی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر

دلای لوتنی کی فانی مکتب کی مولفان پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر

مہر شاہ زلف جانان کی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر

مہر شاہ زلف جانان کی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر  
 ہونے پر ہونے میں اشتیاقی ہونے پر



من در تنی چون عیون علیا با کجا چرخ تن  
خود جبهانی کا چون دوان خشی چشم جان و یک  
ای خنجر و سپهر باریک است بر تن  
ای خنجر و سپهر باریک است بر تن

نواب سر فرار الدولہ مرزا ابو طالب خان بہادر معروف خلیفہ نواب سیر الدولہ  
مرزا ابو سخمان نواسی محمدی شاہ بادشاہ کے صاحب دیوان باشندہ لکھنؤ

و حشت دل کا دکھاؤنگا تا شاہ ہستی	چاک گردا لوگامین دمان صحرای ہستی
کیجی مہدی لگا کر خون ہمارا ہستی	آج قاتل دیکھی رنگین تماشا ہستی
مثل مجنون کیوں آنکھوں مری پر پرین	جب ولٹ دی پردہ محل وہ لیلہ ہستی
جب تپ غم کا نامی خورشید و چارہ ہوا	نبض میری چہرہ گر بہا گامیسی ہا ہستی
صورت شانہ پریشان اور دل ہونگا	چہٹ گئی جب صل میں زلف چلیا ہا ہستی
عکس خطمی صورت طوطی وہ گویا ہو گیا	اوس سجانی جو آئینہ ادھیا ہا ہستی
یاد خود رنگین ادائیگی ہوا ہوش است	لیلیا دزد حنائی صاف چلیا ہا ہستی
حیث ہی ابنای یوسف شجر ہستی	یایا کیا یوسف ہی بہا نیکیو جو کویا ہا ہستی

ابھی بخش خان معروف باشندہ شاہجہان آباد

چہٹ گئی اوسکی تمامی کی جو انگلیا ہا ہستی	ہا ہستلا ہون گئی ہونی کی چڑیا ہا ہستی
میر مہدی مرحوم جنون ولد میر عباس عین میرغل باشندہ فیض آباد شاگرد رشک	
یہ ہی تھی ہن ہم ہونہ کہوتا ہا ہستی	یہ ہنہن طہاری جو جاتا ہی شیدا ہا ہستی
کیا نہ اکت ہی کہ بل موسیٰ میں پر گیا	جب اوٹھائی یارنی زلف چلیا ہا ہستی
چشم کی خانی میں جب آیا تصور یار کا	خود اوٹھایا مرم و دیدہ تی پروا ہا ہستی
بے حدت دسترس میرا ہوا ہی یار پر	طی کروں کیونکہ نہ اوسکی گہر کار شاہا ہستی

نواب سر فرار الدولہ مرزا ابو طالب خان بہادر معروف خلیفہ نواب سیر الدولہ  
مرزا ابو سخمان نواسی محمدی شاہ بادشاہ کے صاحب دیوان باشندہ لکھنؤ  
چاک گردا لوگامین دمان صحرای ہستی  
آج قاتل دیکھی رنگین تماشا ہستی  
جب ولٹ دی پردہ محل وہ لیلہ ہستی  
نبض میری چہرہ گر بہا گامیسی ہا ہستی  
چہٹ گئی جب صل میں زلف چلیا ہا ہستی  
اوس سجانی جو آئینہ ادھیا ہا ہستی  
لیلیا دزد حنائی صاف چلیا ہا ہستی  
یایا کیا یوسف ہی بہا نیکیو جو کویا ہا ہستی  
ابھی بخش خان معروف باشندہ شاہجہان آباد  
چہٹ گئی اوسکی تمامی کی جو انگلیا ہا ہستی  
ہا ہستلا ہون گئی ہونی کی چڑیا ہا ہستی  
میر مہدی مرحوم جنون ولد میر عباس عین میرغل باشندہ فیض آباد شاگرد رشک  
یہ ہی تھی ہن ہم ہونہ کہوتا ہا ہستی  
کیا نہ اکت ہی کہ بل موسیٰ میں پر گیا  
چشم کی خانی میں جب آیا تصور یار کا  
بے حدت دسترس میرا ہوا ہی یار پر  
چہٹ گئی اوسکی تمامی کی جو انگلیا ہا ہستی  
ہا ہستلا ہون گئی ہونی کی چڑیا ہا ہستی  
میر مہدی مرحوم جنون ولد میر عباس عین میرغل باشندہ فیض آباد شاگرد رشک  
یہ ہی تھی ہن ہم ہونہ کہوتا ہا ہستی  
کیا نہ اکت ہی کہ بل موسیٰ میں پر گیا  
چشم کی خانی میں جب آیا تصور یار کا  
بے حدت دسترس میرا ہوا ہی یار پر







اشیاں تو چھوچکا پیرا دتیرا ہاتھ سے  
 رب جان جا کر چھین صبا دتیرا ہاتھ سے  
 اب تو صبا و قتل کے کھریا دتیرا ہاتھ سے  
 کھپتی ہیں گھل گھل سے کھپیا دتیرا ہاتھ سے  
 غم کو کھپا دتیرا ہاتھ سے  
 غم کو کھپا دتیرا ہاتھ سے  
 غم کو کھپا دتیرا ہاتھ سے  
 غم کو کھپا دتیرا ہاتھ سے

سینہ دل کو ابھی کہدوں نشان کی خوش جوش و حشت یہ ہو مجنون کو عشق زلفین خاک پا تیری جو ہاتہ آجاتی و سین بدن شکل سین کسلی ہی سچ محبتا فسوس تو	گر گائی وہ شکر تیرا اپنی ہاتہ سے آج توڑی و سنی پیر زنجیر اپنی ہاتہ سے تو ہوں سیکدی کسیرا اپنی ہاتہ سے کیون نہیں رکھتا ہی تو تصویر اپنی ہاتہ سے
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پنڈت دینا ناتہ جو ہر ولد پنڈت دی پر شاد عرف نالیای باشندہ لکھنؤ شاگرد آغا حسن قتل کرو قاتل بی پیر اپنی ہاتہ سے زلف چہو کرو اس بت کافر کی قیدی ہم ہوئے جب تک ہوتی نہیں تقدیر ای جو ہر ہم	غیر کو دیتا ہی کیون شمشیر اپنی ہاتہ سے پای دل میں بڑگئی زنجیر اپنی ہاتہ سے بن نہیں بڑتی کوئی بیر اپنی ہاتہ سے
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

صاحب شہزی بدرینہ حسین سوم ولد میر غلام حسین ضاحک باشندہ وہابی مقیم فیض آباد  
 اور لکھنؤ صاحب یوان شاگرد میر ضیاء الدین ضیا

جو ہوا ہمپر تم ایجا دتیرا ہاتہ سے ور و دل ہی ہی ہی اور تو مٹی مان ہی ہے غیر سی شکر و کایت چہ نہیں دیکو کہ ہے دی بہلا و اشکو تیری ہاتہ پر بونہ دیا گے قمار محبت تیر جان کند نہیں ہیں	کیا کرین اب آہ ہم فریاد تیری ہاتہ سے دا دتیری ہاتہ سی پید دتیری ہاتہ سے شاد دتیری ہاتہ سی ناشاد دتیری ہاتہ سے گس مزہ سی جیتی ہمہنی یا دتیری ہاتہ سے کاش مر کر جسوں آزاد دتیری ہاتہ سے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نواب اتحقان بہادر مخدوم ہوش خلیف اب مرزا علی جان بن نواب سالار جنگ باشندہ  
 لکھنؤ صاحب یوان سیلی مجنون کی مضمونی کوئی غزل انکی خالی نہیں اگر غلام سمدانی مصحفی

عزازت حق پر جلا دتیری ہاتہ سے  
 قید سستی ہی ہوئی آزاد دتیری ہاتہ سے  
 بازوئی کی سبب حق دتیری ہاتہ سے  
 عرب ارتقشہ کنجا پیر دتیری ہاتہ سے  
 تہہ سوایا ہی موسیٰ کون ہی فریاد دتیری ہاتہ سے  
 گس ہی جا کر ہی فریاد دتیری ہاتہ سے  
 مرزا علی بیگ صاحب دتیری ہاتہ سے  
 باشندہ وہابی مقیم فیض آباد  
 ۲۱۱  
 نواب اتحقان بہادر مخدوم ہوش خلیف اب مرزا علی جان بن نواب سالار جنگ باشندہ  
 لکھنؤ صاحب یوان سیلی مجنون کی مضمونی کوئی غزل انکی خالی نہیں اگر غلام سمدانی مصحفی  
 لکھنؤ صاحب یوان سیلی مجنون کی مضمونی کوئی غزل انکی خالی نہیں اگر غلام سمدانی مصحفی  
 لکھنؤ صاحب یوان سیلی مجنون کی مضمونی کوئی غزل انکی خالی نہیں اگر غلام سمدانی مصحفی



ایک لکھنؤ صاحب یوان سیلی مجنون کی مضمونی کوئی غزل انکی خالی نہیں اگر غلام سمدانی مصحفی  
 لکھنؤ صاحب یوان سیلی مجنون کی مضمونی کوئی غزل انکی خالی نہیں اگر غلام سمدانی مصحفی  
 لکھنؤ صاحب یوان سیلی مجنون کی مضمونی کوئی غزل انکی خالی نہیں اگر غلام سمدانی مصحفی  
 لکھنؤ صاحب یوان سیلی مجنون کی مضمونی کوئی غزل انکی خالی نہیں اگر غلام سمدانی مصحفی



دردن شکر از دست نماند  
 دل از دست نماند  
 دل از دست نماند  
 دل از دست نماند

توفی اوس محبوب پر باره ای گل ی زلفش

چو عیسی مرحوم تنها باشنده لکهنو صاحب دیوان شاکر و نامی غلام مهدی مخفی

گر چه اک عالم پیری پیدا تیری هاترسی	وہ نکر جوین کردن فریاد تیری هاترسی
کچہ نہیں شکوہ مجھی ہر آن ہر دم شکر ہے	شاد ہوں میں یا کہ ہوں شاد تیری ہاترسی
اوس گل میں ہی نہ ہونی پای ای جاد صبا	مشت خاک اپنی ہونی بر باد تیری ہاترسی
پہرین ہوی چمن شوق ہیری لی گیا	جب ہوی صیدا ہم آزاد تیری ہاترسی
کہ کوئی دیکھا ہی ہمیں تہہ سہا سنگش	اوسکا فریادی ہی تو فریاد تیری ہاترسی

زائر کر بلائی معنی نواب جلال الدولہ مہدی علیخان بہادر شجاعت جنگ مغفور محمدی  
 تخلص خلت نواب حسین الدولہ نواب سعادت علیخان بہادر مستدار امی لکهنو صاحب دیوان

اب تم ہونی لگی ایجا د تیری ہاترسی	کرتی میں خرد و کلان فریاد تیری ہاترسی
کچہ ہی ترس یا تہی امی عشق ہی گیا ہے	لکھنوی لاکھون ہونی بر باد تیری ہاترسی

شاہ معرو و مرزا جعفر علی مرحوم حسرت لکھنوی اخیر باشندہ ہاترسی لکھنوی صاحب دیوان شاکر

اب تیرہ دل اک بت نا آشنا کی ہاترسی ہے	اوسکی ہاتھوں چو نثار ایجا خاکی ہاترسی
بہر ہانی موت ہی سنتی ہین پیدی یہل	سو اجل میری ہی جو روح خاکی ہاترسی ہے
میری اس شکل کی کسائی ہو کس روشی ہا	کچہ تری شمشیر کی اور کچہ قضا کی ہاترسی ہے
ہم نشین جینی چین کی ہم نہ اوسکی آفت	ایک دل کہتی ہی ہم سو ہی بلا کی ہاترسی ہے
تہسی خصلت ہو چلا جیون بخون لکھنوی	یا راج حسرت کا لٹنا پھر خدا کی ہاترسی ہے

دردن شکر از دست نماند  
 دل از دست نماند  
 دل از دست نماند  
 دل از دست نماند

دردن شکر از دست نماند  
 دل از دست نماند  
 دل از دست نماند  
 دل از دست نماند

شاہ معرو و مرزا جعفر علی مرحوم حسرت لکھنوی اخیر باشندہ ہاترسی لکھنوی صاحب دیوان شاکر



یہ دل سوزان لیا تھا کسا قائل ہاتھ میں  
 جو نکل آیا ہی اب نہ اس اک تل ہاتھ میں  
 مرزا علی محمد آرزو ولد مرزا ابو جعفر شخص سید ارادہ یہ ضلع کانپور باشندہ لکھنؤ ضلعی اور اشکاد  
 وہ ہاتھ آئی میری نہ مہیات ہاتھ میں  
 زہد میں فوجوان ہوں پہلا کسطح نہ لون  
 لکڑی مرے جلے کی کہا او سے نہ لکھ  
 زند و نکو مارتا ہی جلاتا ہے مرد و نکو  
 ای آرزو جو ہوا جو اسی ہاتھ کٹ گیا  
 اللہ زار میں اس توقیر ولد لالہ ہو چنڈ باشندہ فرخ آباد شاگرد سید اسمعیل حسین منیر  
 آئینی سے ہی ہی چند صفا ہاتھ میں  
 سحر عیدی بہتر ہی صفا ہاتھ میں  
 سلطنت ملتی ہی چوہتا ہی حسی ہوسر  
 غش ہو جسی تری ہدی کی نگت یہی  
 سلسلہ وحشت کا کل کامری ہاتھ آیا  
 الفت ساعد زرین کی جو پیا جی ہاے  
 ہم یہ بھی کہ تری درد و خاک کی ہی کند  
 سونا چٹون کا گلابا ہی ای شعلہ فرج  
 عین چہرہ دلدار کو پونچھا توقیر  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا

یہ دل سوزان لیا تھا کسا قائل ہاتھ میں  
 جو نکل آیا ہی اب نہ اس اک تل ہاتھ میں

مرزا علی محمد آرزو ولد مرزا ابو جعفر شخص سید ارادہ یہ ضلع کانپور باشندہ لکھنؤ ضلعی اور اشکاد

وہ ہاتھ آئی میری نہ مہیات ہاتھ میں  
 زہد میں فوجوان ہوں پہلا کسطح نہ لون

لکڑی مرے جلے کی کہا او سے نہ لکھ  
 زند و نکو مارتا ہی جلاتا ہے مرد و نکو

ای آرزو جو ہوا جو اسی ہاتھ کٹ گیا

اللہ زار میں اس توقیر ولد لالہ ہو چنڈ باشندہ فرخ آباد شاگرد سید اسمعیل حسین منیر

آئینی سے ہی ہی چند صفا ہاتھ میں  
 سحر عیدی بہتر ہی صفا ہاتھ میں

سلطنت ملتی ہی چوہتا ہی حسی ہوسر  
 غش ہو جسی تری ہدی کی نگت یہی

سلسلہ وحشت کا کل کامری ہاتھ آیا

الفت ساعد زرین کی جو پیا جی ہاے  
 ہم یہ بھی کہ تری درد و خاک کی ہی کند

سونا چٹون کا گلابا ہی ای شعلہ فرج

عین چہرہ دلدار کو پونچھا توقیر

کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا

کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا

کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا

کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا

باز رفت ہاتھ کا وقت ہی کاکب اور زبان لائین  
 دل دست کا فرکار کاکب لائین آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا

کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا  
 کون کرب عیسیٰ کا آرزو ہاتھ میں آیا

دست مشط فی زلفین کبیا باقی  
 صاف پیداکف موسی کا اثرانه بنی  
 باهم در حق بی باور و کلاونین  
 دین تخلص کرده عوی کرانه بن  
 مرزا ابراهیم علی قلم  
 ذوق است بین در لاد و سلو نه نهانه کا  
 به قول ابراهیم گاری در چه کبریا نه  
 در لاد با جلف سید حسین شاه چغت  
 کیا تری سینه بن ای عید به جو مانه کا

خواب بین بوسته رنگ کف پاهانه کا  
 یاواتا ہی ترا تازی کهناشت وصل  
 اور کبھی شرم سی کرتا یہ اشارہ مجکو  
 اوس سی سی یہ کہو کاند ہانسی سالتہ وصل  
 دست رنگین وہ دکھانا ہی چین کبنا ہو  
 ای جنون ہی سبب ہاتھو تھو ہتھکریان ملین  
 نہیں منظور اگر بوستہ ابرو دینا  
 بیوفائی کا تری تچہ سی عوض لیون گے  
 غیر کی ملنی کا انکار نہیں دلکو یقین  
 کھنا یہوشی میں ساتی کا چھی آتا ہی یاد

مرزا احمد جوم احسن معلوم ہند  
 جل گیا میں حسن کی ماہر تہ  
 مرزا صادق علی اروم مرزا ابرہیم علی  
 گلستان جان عالی کیا باقی بول پانہ تہ  
 خار کہا کہ شک سی آتھی بیل پانہ تہ

۳۱۳

ابننا محمد عبداللہ عرف میر چون روم خستہ عالی خاندان الدکنی ذواب مجد الدولہ عبدالاحد خان  
 سایہ سنان پہونچی تو ہی پاؤن تلک گر ہرگر

افضل عالی جو ہر شمار علی میر بادوی

مہاراج پلو لشکر بھادر راجہ مخلص خلف اجیت سنگھ والی تبارس مقیم کبر آباد صاحبین شاگرد صاحب

رات میں خواب میں کبیا کہہ رہا تہ

رنگ مہدی کا نہیں شام و سحر تہ میں جو  
 حلقہ چشم ہی یا حلقہ زرا مہ مین ہے  
 پنچہ مہر میں ہی صورت مہتاب کلف  
 آب جیوان ہوا حق میں مری آب خنجر

خوشم را کی جو ہر کس  
 اچا صاحبان کی توئی خوشتر کس  
 استانی جو کبریا ہی تری کس  
 لالہ احمد حسن خوشتر کس

چو کہ با اول ز باقی چھی پانہ تہ  
 ذوق است بین در لاد و سلو نہ نہانہ کا  
 بہ قول ابراهیم گاری در چه کبریا نہ  
 در لاد با جلف سید حسین شاه چغت  
 کیا تری سینه بن ای عید به جو مانه کا  
 مرزا احمد جوم احسن معلوم ہند  
 جل گیا میں حسن کی ماہر تہ  
 مرزا صادق علی اروم مرزا ابرہیم علی  
 گلستان جان عالی کیا باقی بول پانہ تہ  
 خار کہا کہ شک سی آتھی بیل پانہ تہ

همیشه دست بسوی جو بختی نوسه  
 جان نضو گوگا باری خیرات دین مانه  
 جی و دراز داره و در فکسک لیبید با شاد و شاد  
 بیست و دو ساله با هم با هم با هم با هم  
 بیست و دو ساله با هم با هم با هم با هم

نواب شمشاد و در قسمت خلف نواب گاه قلی خان باشند و بیست و دو ساله با هم با هم  
 آگهی یا تو میری و اسن دلداره تاتائی  
 نهین تو ماته کی او سکی بهین تلوار پاتیه  
 رباعی مزا سلامت علی و میر مرثیه گو و ولد مزا غلام حسین کاغذ فروش باشند مگر نهوشا گو و میر مرثیه  
 پرواهی کی که سیم وزر ماته لگه  
 کیا مخسرجو یا قوت و کهر ماته لگه  
 دنیا سی بهی اهم هون دست بردار ویر  
 دایان یدانشد اگر ماته لگه  
 منشی شیخ محمد ظهور مرحوم نام من تاریخ تولد نامعلوم منشی محمد اسمعیل عرف منشی نهای بن حافظ  
 محصل باشد بگرام یک یوان ایک منشی نوی نوی و عشق انسی یاد کار بهی شاگرد غلام محمد انسی  
 چلی نب او سکی بهی تپی دیوانه پن مین ماته  
 وحشی کی تری اس لی باندی سخن مین ماته  
 سچ که سوای حسرت حرمان یاس و غم  
 کچه بهی کا ظهور محبت کی فن مین ماته  
 صاحب نجابت و عینان بهادر نواب شرف الدوله رستم چلی ان تم جنگ بهادر عرف  
 اشرف خان مرحوم رستم تخلص نواب خاندوران خان بجا در باشند و بیست و دو ساله با هم با هم  
 ای دل دیده بهت تمنی ستایا بهکو  
 مین هون اچیان سی بیزار تهراری با هم  
 میر حسن میر حاجی محمد چلی تخلص ولد میر محمد حسین کلیم خلد زادی او شاگرد میر تقی میر باشند و بیست و دو ساله با هم با هم  
 چپاتی و انسی پنی بهیک کی مرابا تین ماته  
 دستگیری بهی جو دی جو طوقبولیت نی  
 مدنون روی مگر پانی نه کیفیت دل  
 مانگ جیشانه تری بالون مین لایا خون خضر  
 بولی اکنازی کچه اوی بهی اس گات مین ماته  
 کالی کرتی مین لپنی مناجات مین ماته  
 حیفا اس شیشی کی می آنی برسات مین ماته  
 دل کو تباہ نجات آئی بهی ظلمات مین ماته

زینت کمال کربتی مین کربان  
 صدق سخن کمال کربتی مین کربان  
 مصحف خضار بسیار بی نور کربان  
 شیخ وزیر علی و مومست ابوی جبار آباد  
 دو جن پانچ پانچ لال کی کار کربان  
 اگر چه روی روی پانچ پانچ کربان  
 بدترین کی سخن دلنشین حقیقت مین  
 زندگی پر بهی ده گل تشنه آبا  
 بس بی غل محبت کا تشنه آبا  
 بنسکی کتی مین ماسق کا جو سر لایا  
 دیکھا دست درازی می بهی لایا  
 شامت آبیانی لایا مین مین مین  
 منزلت داغ جگر کی کربان مین مین  
 فایدہ کیا بی نر قلب اگر مین مین  
 انقا قلوب کی کربان مین مین مین  
 دیدہ زخمی کربان مین مین مین  
 بی تو کار کربان مین مین مین  
 لکھی لایا مین مین مین مین  
 نعت مین کربان مین مین مین



کلیں پیمان کی ناز و نفی ہو وہی ہونے کا  
 کل بنکر دل اوی مہدی کا ہونے کا  
 ہر پوری کوئی نہ مہدی کا ہونے کا  
 اس زمانت کو نہ کا ہونے کا  
 لکی ہونے کا ہونے کا

میں یہ سبھا پر عنقاسی کمر ماتہ آیا  
 ڈھال کی چاند کو بھی نور سسر ماتہ آیا  
 اچھی ساعت سی چلی تھی ہمیں نہ ماتہ آیا  
 میں یہ سمجھوں مجھی طوبی کا نہ ماتہ آیا  
 جستجوی ہی جو وہ موسیٰ کمر ماتہ آیا  
 اس صدف سی تو ہمیں لال گہر ماتہ آیا  
 تھل ماتہ سے ہی ہکو نہ نہ ماتہ آیا  
 میں یہ سبھا تیری جو مر کا گہر ماتہ آیا  
 شمع کی طرح جسی طرہ زہر ماتہ آیا  
 طوطیوں کو دہن تنگ شکر ماتہ آیا  
 غنچی کی طرح جو توڑا سا بھی زہر ماتہ آیا  
 پاؤں بیٹے کو تو تونگی ہمیں سر ماتہ آیا  
 چوٹیوں کو دہن تنگ شکر ماتہ آیا  
 مثل گل خوب گناہنگی جو نہ ماتہ آیا  
 گر کوئی بہول ہمیں مثل سپر ماتہ آیا  
 گہر تلک بیخ کی لوٹکا جو اثر ماتہ آیا  
 اور گئی نیند اگر باشس پر ماتہ آیا

بند شلوار سر دست جو وصلت میں چہر  
 چڑ گیا عکس جو اوس ترک کی خسار کیا  
 لیکسی میری دل پرداغ کو کہتا سی وہ گل  
 دی جو وہ حور مجھی سیتب ذوق کا بوسہ  
 کہ ہوا خط کف دست تصور بسینک  
 چشم تر میں عجز اشک میں اب سخت  
 غم ہوا لاکہ مگر ایک نہ آستو نکلا  
 کہہی زیور کے تصور میں جو آستو نکلا  
 چور کی طرح لگی تاکے اہل دنیا  
 سیرہ خط یہ نہیں گرد لب شریں کے  
 بہول جاتی ہیں تنک طرف بہت سخت  
 واہ کیا خوبی تقدیر ہے اللہ اللہ  
 دیکھ کر خطاب شیرین یہ کہوں یہ بہتی  
 دل غمی رکھتی ہیں اس باغ غمی و کینگی بہا  
 اوسی پہل تیغ حوادث کا ہوا ہی پیدا  
 تیری ماتہوں سی ہوں نالان پہل نالان  
 سچ راحت نی دیا یا د میں اوس نالان کے

۲۱۶  
 زودہ کا فوری جو بڑا کالی ہونے کا  
 زلف کا فوری جو بڑا کالی ہونے کا  
 زلف کا فوری جو بڑا کالی ہونے کا  
 زلف کا فوری جو بڑا کالی ہونے کا  
 زلف کا فوری جو بڑا کالی ہونے کا  
 زلف کا فوری جو بڑا کالی ہونے کا  
 زلف کا فوری جو بڑا کالی ہونے کا  
 زلف کا فوری جو بڑا کالی ہونے کا  
 زلف کا فوری جو بڑا کالی ہونے کا  
 زلف کا فوری جو بڑا کالی ہونے کا

بہن کی خجائی کئی کئی کالی ہونے کا  
 حوران و کھلاں کالی ہونے کا  
 حوران و کھلاں کالی ہونے کا  
 حوران و کھلاں کالی ہونے کا  
 حوران و کھلاں کالی ہونے کا  
 حوران و کھلاں کالی ہونے کا  
 حوران و کھلاں کالی ہونے کا  
 حوران و کھلاں کالی ہونے کا  
 حوران و کھلاں کالی ہونے کا  
 حوران و کھلاں کالی ہونے کا





در وازی پر تو هم می چای بن کهنیان  
 عشاق اتی قتل کی خون او گلشن کهنیان  
 قیضه تو کیا ہی خون او گلشن کهنیان  
 چران بن صفا ی بدن کی راه کل کهنیان  
 پیہن جو ہار تری کی سستی بن کهنیان  
 دل کی گہی بات کی ہی بنی کهنیان  
 ہر ایک دل کو سستی بنی کهنیان  
 سوز و گداز ہر سہ پہنچا جان جمع کهنیان  
 گلشن بنی ہار اور پہنچتی بن کهنیان

سید محسن علی محسن ولد شہ شہ حسین حقیقت وطن بزرگو کا جو ست لکھ سو گلف بہت شاکر

چل کی نیل ہو آشکار بازو پر  
 طح طرح کی ہو پیدا بھار بازو پر  
 خزان جسی نہیں ہی وہ بھار بازو پر  
 یہ جان بشار ہی رو کیا وار بازو پر  
 لہو کی چھٹون سی ہولا لہ زار بازو پر  
 کہی نظر جو پڑی ای بھار بازو پر  
 کہ صرف رہ گیا مچلی کا خار بازو پر  
 نگہ بھرتی نہیں ہی نگار بازو پر  
 اسی سبب سی ہی سکو قرار بازو پر  
 مچھی کو آج تو صدقے اوتار بازو پر  
 یہ مچھلی چھپتی ہی گویا ہی خار بازو پر  
 ہوا ہی خون کیسا سوار بازو پر  
 بشار شمع ہے پروانہ وار بازو پر

پڑا جو پائی نگہ بار بازو پر  
 گھیننی پارہ دل کی جو نورتن جن جن  
 بنا ہی دست گل آستین کی ہو نوسی  
 وہ امتحان تو کرین اپنی اور بازو کا  
 جو پھوین سر تری جو کہتے ہم یہ گل ہو لی  
 یہ ناز کی ہی ہوا درواں کی شانی بین  
 تری فراق میں ہر عضو گھل گیا ایسا  
 اگر یہ نور کا شعلہ نہیں تو پھر کیا ہے  
 نہ اسکو مچھلی سمجھتی دل ہی عاشق کا  
 کہیں نظر نہ لگی انڈویان اپنی سے  
 کہی جو سو گئی سہر کی ناز سچی لی  
 زمین ہر لال یہ سٹی تہا رہی انگیا کی  
 یہ روشنی ہی جو اہر نگار کی کے

**کهنیان**

اسیر علی خان بلال ولد تراج خان باشندہ کہند صاحب ان شاہ گوردیشید میر علی اوسط شاکر

تا وقت صبح شام سی چلتی بن کهنیان  
 کیا کیا شب وصال میں کہلتی بن کهنیان

ماون لو لالیشخ ابی شاکر  
 خلف شخ شید علی باشندہ کا پو صاحب  
 دیوان شاکر شید علی فوجا کلانی کا  
 صاحب شید علی فوجا کلانی کا  
 جو اونچی کهنیان شین طور ہی جلو اکا کلانی کا  
 بین شید علی فوجا کلانی کا  
 شید علی فوجا کلانی کا

بسیار از کلاسیان و بسیار از کلاسیان  
 و بسیار از کلاسیان و بسیار از کلاسیان  
 و بسیار از کلاسیان و بسیار از کلاسیان  
 و بسیار از کلاسیان و بسیار از کلاسیان

ملازم هاتمه پتھر تری ل کی طرح ہوگی  
 یہ میرا حال ہنچا ہی میجا تیری فرقت میں  
 تصور ساعد پر نور کا ایسا مسلط ہی  
 سراسر موی گیسوس تمنا پر نبی حلقی  
 تہ دامان لبرای ماہ شمع برق روشن  
 چہی کی کہ بنگ برق اگر ہوا کہ در می  
 بتون کی ہاتھ می دم ناک میں آہی شفی کا

خدی ڈرنہ کہ شغل ایصنم اتنا کلا تیر کا  
 ملی کیا نبض ہی شوار ہاتھ انا کلا تیر کا  
 کہ گویا ملک لہر ہو گیا قبضا کلا تیر کا  
 اگر ہو دسترس نجات میں ہم چہا کلا تیر کا  
 نہیں ہی یہ میان آستین جلو کلا تیر کا  
 چہا نا آستین میں ہی صبر چہا کلا تیر کا  
 نہ عاشق کوئی انسان ہو خداوند کلا تیر کا

ہمدی حسین خان آباد خلف غلام جعفر خان باشندہ لکھنؤ پھر حرمین گل کی سکا ایک دیوان ہی

مانند شاخ گل میں ہماری کلاسیان  
 یہ ناتوان ہیں عشق کرم میں ہم طیب  
 پر یون کو ہمہنی نقد دل تعام میں دیا  
 شرمای شاخ گل ہی یہ کہانی میں ہنچا  
 عالم میں دوسرا نہیں سفاک آپسا  
 وہ پہول ٹوڑتی ہیں تو کہتی ہیں بلبلین  
 ایذا یہ چوڑیوں کی ہنچا ہی پہونچا ہے  
 آباد اس غزل کو بنایا ہی آتھ

کہا ہی میں ایسی گل کہ ہیں ہماری کلاسیان  
 مانند نبض گم ہیں ہماری کلاسیان  
 اوس حور کی جو لیکے سوار کی کلاسیان  
 پہولی پہلی ہیں خوب ہماری کلاسیان  
 رنگین لہو ہی ہتی ہیں ساری کلاسیان  
 دکہ جاتین کی حضور کی ہماری کلاسیان  
 ہو ہو گتین میں لال تمہاری کلاسیان  
 باندھی ہیں تو فی صاف ساری کلاسیان

تصدق حسین خان تصدق لہرقام علیخان باشندہ لکھنؤ پھر حرمین گل

بازگ بن شاخ گل  
 پیرا علم غم  
 سلون تو اوج لکھنؤ شاگرد ہمدی حسین خان آباد  
 گویا کوزہ و کلبو ہاتھ میں ہماری کلاسیان  
 شاخ بلور سی ہا ہی میں ہماری کلاسیان  
 ہاتھوں میں ہی تو رہا ہو پہول کلاسیان  
 یکدین ہیں نہ جان تمہاری کلاسیان  
 ہمدی لکھنؤ کی جو کئی دوسری ہاتھوں میں  
 ایک ہیں سب ہماری کلاسیان  
 کیا ہیں گلہویاں ہیں چوہوں میں بلبلین  
 پیش نظر میں ہماری کلاسیان  
 ای نظر جو گل میں پیار ہی کلاسیان  
 گلدستہ میں ہی میں لہر بہا کی گل  
 سید کاظم حسین لکھنؤ شاگرد ہمدی حسین خان آباد  
 باشندہ لکھنؤ شاگرد ہمدی حسین خان آباد  
 ہاتھوں میں شاخ گل  
 گویا کئی ہیں ادا ہی حضور  
 ہرگز انسی عاشقوں کا نقل  
 ای کل تھی ہیں بود بھاری کلاسیان  
 اور ہاتھ نہیں ہی بود ہی باب استیلا  
 لہور سقا ہن ہماری کلاسیان







نسی ششانی... کس در بر صاف صاف... زنگ حنا گلبارنه... زنگت میں رخ کو فون... پہنچی کا شوق... پہنچی بہتاری... مرگان ہن تیر تیغ... گلنگن چکتی... گجری نہ پہنوں... ای سیر دخل... مولف...

مرزا عباس میر ظف مرزا بندہ حسن یزدون میں گل حسن خان کی باشندہ لکھنؤ شاگرد مہدی پور

کس در بر صاف صاف ہن اونکی کلاریان  
زنگ حنا گلبارنه ہاتھوں سی اوہ ککا  
زنگت میں رخ کو فون ہی گکھای باغ پر  
پہنچی کا شوق اگی نہ تہا تکوارس تہ  
پہنچی بہتاری حسن کو کب مہر آسمان  
مرگان ہن تیر تیغ بہوین قال تیج پسر  
گلنگن چکتی ہن جو دم رقص ہاتھوں کے  
گجری نہ پہنوں ہاتھوں میں پونگی اہم  
ای سیر دخل کیا ہی ذرا کوشش میں کہہی

مولف: شکر علی حسن صاحب سید حسین باشندہ لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر وزیر اور شکر

گلی کا ہار ہو گا دیکھ کر جدا کلائی کا  
ہری کبتک مرادول محورج خانہ برتادی  
جو عریان ہوتی مثل تیغ خوزیرا پیکو کتہ  
گل تر کو جو دیکھا ہم کتہ نگین سہی سجھی  
ہمین گجر اینہا یا ہی تجھی صیاد زینت  
وہ شیخ مخور میں بال سلجانی ہن جاد جہا

لیٹ جوائنگا گجری کی طرح شیدا کلائی کا  
بسادی ہاتھوں سی اسکونیر ہی شیدا کلائی کا  
نیام آستین نی رک لیا پردا کلائی کا  
ہوا ہر شاخ گل پر باغ میں دہر کلائی کا  
بہت مشکل ہی اس گلدا مہی جہتا کلائی کا  
سمت کر زلف سچان بن گئی چہا کلائی کا

فزون ہی گردن و نیا سی جی زینت کلائی کا  
خاتون شہناز لکھنؤ صاحبہ  
بن سب کچھ فریاد نکلان یاری باشندہ لکھنؤ صاحبہ  
دیوان شاگرد خواجہ وزیر وزیر  
فرد جو باغ میں غبار گلبار کا پونجا  
توتوہ آواز سب کچھ  
پیش زلف ظاہر خوب نامہ بر لایا  
چویری لکھنؤ شکر علی حسن صاحبہ  
دماغ خوش گلی بو صیالاتی  
ادھیڑا کوئی پہاڑی تو کوئی دم پہون  
پہاڑی صفت ہی اس کو کوئی دم پہون  
بن آنی پہون کی گردن و نیا سی جی زینت کلائی کا  
دلیام عیب اوں گلبار کا پونجا  
صدای خضہ گل بار کا پونجا  
کون کا ایک بننا لکھنؤ صاحبہ  
کون کا ایک بننا لکھنؤ صاحبہ  
کون کا ایک بننا لکھنؤ صاحبہ  
کون کا ایک بننا لکھنؤ صاحبہ  
کون کا ایک بننا لکھنؤ صاحبہ

دست زنگین کونہ اوسکی کسی عنوان پوچھی  
 مرنی ہی ہول گئی کافر و دیندار چھی  
 میں وہ جنوں ہوں وہاں ہا جو دم جانب  
 پوچھتا کیا ہی لب زلف کی یوانون کو  
 باب گلزارم ہروی کتابی ہے ترا  
 نو سلبہ نہیں شانہ کنی جاون کنت تک  
 میں وہ کشتی ہوں تلاطم سی اگر چ جاون  
 گوراندہ سیری ہی نہ تکیہ نہ چھونا نہ چرخ  
 نہ امانت کی ہوی کونسی مشکل آسان

ایسی بائیکا کہان نیچہ مرجان پوچھی  
 گہ پوچھی نہ کھد پر نہ مسلمان پوچھی  
 پیشوائی کے لٹی خار مغیلان پوچھی  
 کچھ ختن پوچھی تو کچھ شہ بدخشان پوچھی  
 اس گلستان کونہ سعدی کی گلستان پوچھی  
 ابوشل ہو گئی انہی لطف پریشان پوچھی  
 غرق کرنی کونوح کا طوفان پوچھی  
 پوچھی منزل پہ مگر بی سرو سامان پوچھی  
 جب لیا نام مدد گوشہ مردان پوچھی

دست زنگین کونہ اوسکی کسی عنوان پوچھی  
 مرنی ہی ہول گئی کافر و دیندار چھی  
 میں وہ جنوں ہوں وہاں ہا جو دم جانب  
 پوچھتا کیا ہی لب زلف کی یوانون کو  
 باب گلزارم ہروی کتابی ہے ترا  
 نو سلبہ نہیں شانہ کنی جاون کنت تک  
 میں وہ کشتی ہوں تلاطم سی اگر چ جاون  
 گوراندہ سیری ہی نہ تکیہ نہ چھونا نہ چرخ  
 نہ امانت کی ہوی کونسی مشکل آسان

سید حسن ہوسوی لطافت خلف کبر اور شاگرد سید انا حسن امانت باشندہ

غل چپاتی ہوی اطفال دبستان پوچھی  
 ای پریر و مری کہہ کونہ پستان پوچھی  
 دیکھ لی آکلی گر نیچہ مرجان پوچھی  
 ہاتہ اپنی جو سو جاہ رخندان پوچھی

ہم جو زنجیر ہنکر سوی زندان پوچھی  
 جھکھٹاروز حسینونکار ہا کرتا ہے  
 کف افسوس ملی حشر تک حشر سے  
 چاہ میں کرنی چلی غم سی لطافت غبار

صادق لوالا شیخ اکہی بخش عشقی خلف شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب ان شاگرد

رشک سی لب چہ دم عاشق شیدا پوچھا  
 یار بالین پہ دم نزع قضا را پوچھا

دست اغیار میں دیکھا جو تمہارا پوچھا  
 کیا نشانی پہ مرا تیرد عا کا پوچھا

دست زنگین کونہ اوسکی کسی عنوان پوچھی  
 مرنی ہی ہول گئی کافر و دیندار چھی  
 میں وہ جنوں ہوں وہاں ہا جو دم جانب  
 پوچھتا کیا ہی لب زلف کی یوانون کو  
 باب گلزارم ہروی کتابی ہے ترا  
 نو سلبہ نہیں شانہ کنی جاون کنت تک  
 میں وہ کشتی ہوں تلاطم سی اگر چ جاون  
 گوراندہ سیری ہی نہ تکیہ نہ چھونا نہ چرخ  
 نہ امانت کی ہوی کونسی مشکل آسان

دست زنگین کونہ اوسکی کسی عنوان پوچھی  
 مرنی ہی ہول گئی کافر و دیندار چھی  
 میں وہ جنوں ہوں وہاں ہا جو دم جانب  
 پوچھتا کیا ہی لب زلف کی یوانون کو  
 باب گلزارم ہروی کتابی ہے ترا  
 نو سلبہ نہیں شانہ کنی جاون کنت تک  
 میں وہ کشتی ہوں تلاطم سی اگر چ جاون  
 گوراندہ سیری ہی نہ تکیہ نہ چھونا نہ چرخ  
 نہ امانت کی ہوی کونسی مشکل آسان

کاتب مجرب حسن پستان  
 در کمال آشنائی و آگاهی  
 ای بر سر کلاه خورشید  
 در میان تاج و تاج

دلمه است که گوییم  
 دلمه است که گوییم  
 دلمه است که گوییم  
 دلمه است که گوییم

تاج گجری کی بینی کی بولا هو کو کو کر	کمین نازک ہی رگ گل سی ہی او کجا پو کجا
کیا صباحت ہی کیہ چاند ہی ہا لمہ ہی	نہیں پہنچی مین ہی اس ہا ہ لقا کابو کجا
ہاتھ مین باکس ہی اس مٹ خوبی کی نہیںز	موج آب خضر ہی وہ مصفا پہو کجا
دیکھ کر غش سرست آتی کیوں عاشق کو	صناعت ہی صاعقہ طور کا شعلہ پہو کجا
دل کا مطلب بکلی آتے گا تیرا ہی محسن	اوسکی پہنچی یہ اگر ہا نہ ذرا جا پہو کجا

**تہلیلان**

سعادتخان ناصر ولد رسالت خان باشدہ نگینہ تمقیم گھنوا پاج دیوان ایک  
 نگارہ انکھاشی گرد مزار محمد حسن ہن چوٹی مزار مذنب مشیہ گو

اوسنق طور کی ہن تماشا تہلیلان	شمعین کلاتیان دید بیضا تہلیلان
بیگار ایک بل سی ہوتا ہی آنتہ	اوسکی گھیر وں پر مین صفا تہلیلان
دورنگ مین جیان کف دست نگار سی	وز و خناسی مین گل رعنا تہلیلان
چمکار ہا ہی پنجہ زرین کو آفتاب	ای غیرت مسیح دکہانا تہلیلان
فطارہ او نکھا کرتا ہے تازہ نگاہ کو	گو یا ہن برگ نخل تمنا تہلیلان
ہر چند ہی جواب مگر لا جواب ہن	دو ہن مگر مین یار کی کی تہلیلان
رنگ خناسی پنجہ خورشید ہا ہن	سو چونسی انگلیوں کی مین ہا تہلیلان
ناصر خواہ ملتی ہن شنگ کی واسطی	یاں لشک گرم سی ہن پہو لانا تہلیلان

مزار محمد حسن سیف ولد مزار علی جان اعظم فارسی گو بن مزار محمد خان کلین باشدہ

تاج مین پاج کی صلا مین تہلیلان  
 مین تار خط و دست نگار سی تہلیلان  
 بیست میرادل تہلیلان  
 کیا دگر با مین تہلیلان  
 جو ہم کلاول تہلیلان  
 شمعین مین تہلیلان  
 مولف تذکرہ شعلہ تہلیلان  
 باشدہ کلین تہلیلان  
 مین جانندی ہی صفا تہلیلان  
 چشم غلک تہلیلان

کلین تہلیلان  
 کلین تہلیلان  
 کلین تہلیلان  
 کلین تہلیلان

ایسا ہی ہے کہ اس کو لاشا اللہ خان کی تہ تیغ کیا گیا اور اس کی لاش کو آگ دلائی گئی۔ اس کا نام محمد علی ہے۔

کیا خوب نگ لائیں ہن اپنی ہتھیلیاں	کہتا ہی ملکی مثل خاوه لہو مرا
کا فورسی بنی ہن وہ گوری ہتھیلیاں	برکتی ہی ہاتہ سورس مل سرد ہوئی
کالون فی بھیستی ہنیں استھیلیاں	آواز تالیون کی تری سم سی کم ہنیں
کہتی ہن ایسا جو ہر ذاتی ہتھیلیاں	جو ہی لکیر وہرگ سنگ بلور ہے
کیا یاد آگئی ہن سیکی ہتھیلیاں	محسن کہو تو ہاتہ جو ملتی ہو بار بار

**انگلستان**

اسی طرز میں تادڑ صاحب توب سجاد تعلیمات بہادر میر انشا اللہ خان مرحوم انشا خلف میر انشا اللہ خان صدر باشندہ ملی مقیم کہنو ایک دیوان فارسی ایک ہندی مع قضایہ و ثنوی

ماروت فی کی دیدہ ہاروت میں انگلی	دیکھ او سکی پڑی خاتم یاقوت میں انگلی
داؤد کی خون سر جالوت میں انگلی	یون ہی تری بنصرہ بہ خا جلیبی کی ترہو
جو شخص سیر می ہن جوت میں انگلی	اسی شیخ تری موچہ پر دسم وہ گائی
جراح کی خون ل بہوت میں انگلی	اگودہ ہونی نورسی جسوت کہ ڈوبی
کرتی ہن نگات درنا سوت میں انگلی	ناسوت کی عالم میں سی سیرم انشا

تہر کی جب آئی گف ماروت میں انگلی	سخو ز نامی شیخ غلام مہدانی مرحوم مصحفی
بن دودا گوبھی طرح چوسی ہی کودک	کی رشک فی جا دیدہ ہاروت میں انگلی
ہمدی کی یہ چلی نہیں پورون پہ بنا	کہتی ہی ہر تصرف عجبا کہ قوت میں انگلی
	ہی اوسکی ہر اک حلقہ یاقوت میں انگلی

انگلستان کی تاریخ اور حالات کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ اس میں انگریزوں کی سرکوبی اور ان کی حکومت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

انگلستان کی تاریخ اور حالات کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔

انگلستان کی تاریخ اور حالات کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔

انگلستان کی تاریخ اور حالات کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔ اس میں انگریزوں کی سرکوبی اور ان کی حکومت کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔



سب کجا ہی خطوں کی زنجیر میں جو اس کی انگلیاں  
 بیخود ہی جی ہوتی ہیں اس کی سرسبز انگلیاں  
 سب کجا ہی خطوں کی زنجیر میں جو اس کی انگلیاں  
 بیخود ہی جی ہوتی ہیں اس کی سرسبز انگلیاں

سرشتہ دار پر پٹ کا پور پٹ سندر لال انجمنانی بسمل مخلص خلت ہے  
 بیٹکار ام با شندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

خون دل سے ہیں جو خون جگر کی انگلیاں  
 یہ بیشتر کی انگلیاں ہیں وہ شجر کی انگلیاں  
 مین جو چکائی لگا اوس سیر کی انگلیاں  
 خامہ ہی شاخ جنات اور شکر کی انگلیاں  
 دیکھنا بسمل ذرا ہیں کیا اثر کی انگلیاں

سرخ اگر جہزی سی ہیں تو فتح گر کی انگلیاں  
 پتھر جہان ہی کیا دست خانی کی حضور  
 دانتوں کی نیچی دبا نین انگلیاں عنایت  
 لکھتی ہیں فصیح شیرین شیرین مچی  
 اوستی ان چنگی بجائی اوریان میں چو

ایسی دیکھی ہی نہیں بازرگ بیشتر کی انگلیاں  
 ہاتھ وہ جل جائیں بچ جائیں شکر کی انگلیاں  
 ہاتھ آئی ہیں بت شکر قمر کی انگلیاں  
 کوستی ہیں میری جان کو خیمہ گر کی انگلیاں  
 گدگدائی ہیں دل اوس شکر قمر کی انگلیاں

میرا فخر علی قلم و دل میر محمد علی باشندہ موضع کہ  
 بار گل سنی کہ گتین اوس قسنہ گر کی انگلیاں  
 گر چہ پوئین کہ رقیب و سکو تو یارب ہی دعا  
 کبیل پر چہلا چہو لکھی میں دم کو نکتہ دو  
 بسکہ پیہم کٹھی دلمان گر گیا لکھی ہوئی  
 کیوں نہ لوں چٹ چٹ بلا نین اوس کی لکھی تو

نواب نواز الدولہ سعید الملک محمد عبدالذبیحان بہادر مولت جنگ و منجہلی صاحب شوق سخن  
 نواب بخش خان و میر منو بیابغ زید و خیر نواب عبدالملک غازی الدیخان کی باشندہ کہ وہ شاگرد

قتل کرتی ہیں مجھی مطرب سیر کی انگلیاں  
 تاپ لانی کی نہیں معدن کی رسی انگلیاں

آج تک کبھی نہیں ایسی ہنر کی انگلیاں  
 پہنسی چہلا زتار شعاع مھک

ای صدق و سبکی ہوا میں ہلا سبکی انگلیاں  
 خاک بادوس ت کی کی انگلیاں  
 کیا سب سے بڑی اور جانتیں رسی انگلیاں  
 تیرے سب سے بڑی اور جانتیں رسی انگلیاں  
 تیرے سب سے بڑی اور جانتیں رسی انگلیاں  
 تیرے سب سے بڑی اور جانتیں رسی انگلیاں  
 تیرے سب سے بڑی اور جانتیں رسی انگلیاں  
 تیرے سب سے بڑی اور جانتیں رسی انگلیاں  
 تیرے سب سے بڑی اور جانتیں رسی انگلیاں  
 تیرے سب سے بڑی اور جانتیں رسی انگلیاں

سعدیہ دیبا ہون میں کی انگلیاں  
 ہنر کی انگلیاں  
 ہنر کی انگلیاں  
 ہنر کی انگلیاں  
 ہنر کی انگلیاں  
 ہنر کی انگلیاں  
 ہنر کی انگلیاں  
 ہنر کی انگلیاں  
 ہنر کی انگلیاں  
 ہنر کی انگلیاں



کون پیر پیر کا کون پیر پیر  
کون پیر پیر کا کون پیر پیر  
کون پیر پیر کا کون پیر پیر

خلیفہ حواجہ فقیر با شندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد رشید شیخ امام بخش نواح

قوت باز و ہوتی ہن ای سہنبر او نگلیان  
پار گزین دل کی جٹ کہدین جگر انگلیان  
کیا ہی زور و زور ہو چڑی ہن ای تنگ انگلیان  
کر تو اضع غم جو ہوسست و بلند و ہر کا  
لون ہلائین ہن تو وہ گل کھل کے کہتے ہس  
او جوانی آمد پیری کی ہوسیت دیکھنا  
ہاتھ میں لیجاتن لاغر مرانامی کی ساتھ  
جام خالی پر رکھا کیوں سنت گلگون ساقیا  
طوق خمیری کا گمان ہوتا ہی پہلو ہن تری  
کہدتی کیا پاؤں گستاخی ہنست سرخ پر  
واہ یا لوتاد کیا لکھا خمس آپ نے  
ہونہ ذوق میکشی ہاتی کو ترا سے  
ہر گر تار گریبان سی ہو اجاری ہو  
بل بی مستی می کتی ہی پسنی کی طرح  
دست و حشت ہی کیا نگری گریبان قرار  
ہو گا صحبت کا اثر روز و حاسی بطاری

طاہر رنگ خاک کو گنتین پر انگلیان  
تیر دوستی ہن گتی ہن ای سنگ انگلیان  
پہر تیرتی ہن تیر خورشید محشر انگلیان  
جب یلین ہر ہیکل ہو یلین پانچون پر انگلیان  
گل کھلائین صورت غنچہ چنگ کر انگلیان  
کا پتی ہن کس قدر رعشی تہر انگلیان  
ڈرنہ ای قاصد کہ پہ ہوتی ہن اکثر انگلیان  
کیا گلابی کی طرح ہر و رنگی ساعہ انگلیان  
کیا ہین ہی شمشاد قد شاخ صنوبر انگلیان  
لال اسدر جب کہان تہن ہی کیو تر انگلیان  
دست ہامین پانچ پانچ اکھانا کر انگلیان  
شیشی نازک ہن بہت اہدی تہر انگلیان  
کرتی ہن ای دست حشت کا فشر انگلیان  
گردن بینا سی ہی ساتی ہن بہتر انگلیان  
ہما گتی ہن کسکی تہمین پر دیسی ہر انگلیان  
دل چرا لیجائین گی اب چورنگ انگلیان

۲۲۶

کس کو ہونہ پسنے  
کس کو ہونہ پسنے  
کس کو ہونہ پسنے

کس کو ہونہ پسنے  
کس کو ہونہ پسنے  
کس کو ہونہ پسنے



بوی سیرابون تک عشقی کوی بویچا نہیں  
 دست دشمن میں ہر اس نا آشنا کی انگلیاں  
 لالہ بال کند متوفہ حضور باشندہ دہلی صاحب دیوان شاکر حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ  
 شہری نہ نبض دل کی سنگشت کی تلی  
 سیماب کب رہی پھر انگشت کی تلی  
 انگلی کوی لبون پڑوہ بیٹھیاہی کچھ خوش  
 ہی آب خضر جبلی سنگشت کی تلی  
 اعجاز ہی کہ ٹکڑی اشاری میں کر دیا  
 آیا نہیں فرستہ انگشت کی تلی  
 شرکان ترسی مل نہ خطیار امی حضور  
 سٹ جاتین گی حروف ہر انگشت کی تلی

ہاتھ میرا پون تک عشقی کوی بویچا نہیں	دست دشمن میں ہر اس نا آشنا کی انگلیاں
لالہ بال کند متوفہ حضور باشندہ دہلی صاحب دیوان شاکر حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ	شہری نہ نبض دل کی سنگشت کی تلی
سیماب کب رہی پھر انگشت کی تلی	انگلی کوی لبون پڑوہ بیٹھیاہی کچھ خوش
ہی آب خضر جبلی سنگشت کی تلی	اعجاز ہی کہ ٹکڑی اشاری میں کر دیا
آیا نہیں فرستہ انگشت کی تلی	شرکان ترسی مل نہ خطیار امی حضور
سٹ جاتین گی حروف ہر انگشت کی تلی	

بویچا نہیں  
 دست دشمن میں ہر اس نا آشنا کی انگلیاں  
 لالہ بال کند متوفہ حضور باشندہ دہلی صاحب دیوان شاکر حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ  
 شہری نہ نبض دل کی سنگشت کی تلی  
 سیماب کب رہی پھر انگشت کی تلی  
 انگلی کوی لبون پڑوہ بیٹھیاہی کچھ خوش  
 ہی آب خضر جبلی سنگشت کی تلی  
 اعجاز ہی کہ ٹکڑی اشاری میں کر دیا  
 آیا نہیں فرستہ انگشت کی تلی  
 شرکان ترسی مل نہ خطیار امی حضور  
 سٹ جاتین گی حروف ہر انگشت کی تلی

میر تقی اللہ مرحوم قاضی سیف اللہ شاعر نامور دہلی صاحب دیوان شاکر شہرچہ پور  
 ہم ناتوان ہرین جو سر انگشت کی تلی  
 آہستہ ای طیب صباد کچھ نبض گل  
 کیون ہم جلون کی را کہ دباتی ہو ہاتھ  
 وہ طفل نام عشق کا آہستہ شرم سی  
 مطرب کی بین میں نہ سمجھتا را سی قضا  
 جاوین برنگ مور مر انگشت کی تلی  
 بلبل کا دل ہی تیری ہر انگشت کی تلی  
 آجای گا کو سے شہر انگشت کی تلی  
 پڑ پڑتا ہی حرف ٹھانک کر انگشت کی تلی  
 ہی نغمہ زار گل جگر انگشت کی تلی

میر تقی اللہ مرحوم قاضی سیف اللہ شاعر نامور دہلی صاحب دیوان شاکر شہرچہ پور	ہم ناتوان ہرین جو سر انگشت کی تلی
آہستہ ای طیب صباد کچھ نبض گل	کیون ہم جلون کی را کہ دباتی ہو ہاتھ
وہ طفل نام عشق کا آہستہ شرم سی	مطرب کی بین میں نہ سمجھتا را سی قضا
جاوین برنگ مور مر انگشت کی تلی	بلبل کا دل ہی تیری ہر انگشت کی تلی
آجای گا کو سے شہر انگشت کی تلی	پڑ پڑتا ہی حرف ٹھانک کر انگشت کی تلی
ہی نغمہ زار گل جگر انگشت کی تلی	

شاعر نامی شیخ غلام مہدانی مرحوم مصحفی خلیف شیخ ولی محمد باشندہ امر وہیہ مقیم کراچی  
 اردو ایک دیوان فارسی تین تنگری کی انکی شہوین گوسیان مانی  
 مسی نہیں ہی انتو تر انگشت کی تلی  
 انگشت سہا س آہلہ دکو میں فی بہت  
 بویچا جو جہہ عرف آگین کو یارنی  
 نیلیم نیہن میان گہر انگشت کی تلی  
 و اباتو آگیا شہر انگشت کی تلی  
 لاکھون ہی پس گئے گہر انگشت کی تلی

شاعر نامی شیخ غلام مہدانی مرحوم مصحفی خلیف شیخ ولی محمد باشندہ امر وہیہ مقیم کراچی	اردو ایک دیوان فارسی تین تنگری کی انکی شہوین گوسیان مانی
مسی نہیں ہی انتو تر انگشت کی تلی	انگشت سہا س آہلہ دکو میں فی بہت
بویچا جو جہہ عرف آگین کو یارنی	نیلیم نیہن میان گہر انگشت کی تلی
و اباتو آگیا شہر انگشت کی تلی	لاکھون ہی پس گئے گہر انگشت کی تلی

بویچا نہیں  
 دست دشمن میں ہر اس نا آشنا کی انگلیاں  
 لالہ بال کند متوفہ حضور باشندہ دہلی صاحب دیوان شاکر حضرت خواجہ میر درد علیہ الرحمہ  
 شہری نہ نبض دل کی سنگشت کی تلی  
 سیماب کب رہی پھر انگشت کی تلی  
 انگلی کوی لبون پڑوہ بیٹھیاہی کچھ خوش  
 ہی آب خضر جبلی سنگشت کی تلی  
 اعجاز ہی کہ ٹکڑی اشاری میں کر دیا  
 آیا نہیں فرستہ انگشت کی تلی  
 شرکان ترسی مل نہ خطیار امی حضور  
 سٹ جاتین گی حروف ہر انگشت کی تلی





سینا بن ظفران بی یاری پند  
 بنیون لای خرد پند  
 بنیون لای خرد پند

مرانی اقوم  
 لایون لایون  
 لایون لایون

بسی ای بی لب پند  
 لایون لایون  
 لایون لایون

کبری عوض دست کرم دوش انگشت  
 چپ کاہی اشارہ لب خاموش پیرا  
 اوٹھنی لگی اوس عہد فراموش پیرا  
 اوستاد جو رکبتا ہی بنا گوش پیرا  
 کہی جو وہ گل نگرین ہوش پیرا  
 ہی ہر خط سا غلب میوش پیرا

لاغر ہون آزار کہیں شانی تو پوسپنج  
 کیا طالب ہون ہر شہر ہم  
 بد عہد ہو اسی تو ہر ایک بشر کے  
 فوارہ خون چھٹی زمین اوکان ننگت  
 ہی عدین صبا وصل کی اس طر نہی ہات  
 کسطح خلیل اب کرون صفت وسات

بسی ای بی لب پند  
 لایون لایون  
 لایون لایون

اہل خطہ مسیان طبع نام خاص خلعت شیخ کرامت علی برادر زادہ مولو فضل عاتق جہا شہزادہ

اوٹھنی ہی ہان اوسن پیرا  
 ہنستی میں کہلین دانت اگر بحر میں اوٹھنی  
 غیرت کی ہی جا بیٹہ ذرافاتہ پڑھنے  
 ایذا نہیں ہوتی کہی افسردہ دلون  
 پوچھا جو نشان دل کہ گشتہ کو ہمنے  
 بدنام کیا جوش ہی تاب فی سانی  
 ہین سخت جگر زیر قرہ پونچہ نہ آسنو  
 دور اوس سہی دل در پشانی کاہی جلا  
 دکھلا دی کہی گردن مینا کو جہکا کی  
 گودا غمی ل میں ہی سینی پدہر وہا تہ

بسی ای بی لب پند  
 لایون لایون  
 لایون لایون

حیرت سی یہاں ہی لب خاموش پیرا  
 ہو موج صدف کی لب خاموش پیرا  
 کہ مرقد عشاق کفن پوش پیرا  
 ہرگز نہ جلی آتش خاموش پیرا  
 ابرو کی اوٹھنی زلف سید پوش پیرا  
 اوٹھنی لگی رندان قبح نوش پیرا  
 ای یار نہ کہ آتش نخس پوش پیرا  
 کیوں قن نہ لیجای لب غوش پیرا  
 ساقی لب ہمایہ خاموش پیرا  
 کیا شمع جلالی جو ہوس پوش پیرا

اوٹھنی ہی ہان اوسن پیرا  
 ہنستی میں کہلین دانت اگر بحر میں اوٹھنی  
 غیرت کی ہی جا بیٹہ ذرافاتہ پڑھنے  
 ایذا نہیں ہوتی کہی افسردہ دلون  
 پوچھا جو نشان دل کہ گشتہ کو ہمنے  
 بدنام کیا جوش ہی تاب فی سانی  
 ہین سخت جگر زیر قرہ پونچہ نہ آسنو  
 دور اوس سہی دل در پشانی کاہی جلا  
 دکھلا دی کہی گردن مینا کو جہکا کی  
 گودا غمی ل میں ہی سینی پدہر وہا تہ

بسی ای بی لب پند  
 لایون لایون  
 لایون لایون

عادت نظام صاحب  
 لایون لایون  
 لایون لایون

عادت نظام صاحب  
 لایون لایون  
 لایون لایون

بسی ای بی لب پند  
 لایون لایون  
 لایون لایون



دستاویزی پیرایہ دارم گہانیاں  
 ہمدردی پیرایہ دارم گہانیاں  
 سہیلہ پیرایہ دارم گہانیاں  
 پستی پیرایہ دارم گہانیاں  
 دستاویزی پیرایہ دارم گہانیاں  
 ہمدردی پیرایہ دارم گہانیاں  
 سہیلہ پیرایہ دارم گہانیاں  
 پستی پیرایہ دارم گہانیاں

قیس سچا ہین ہوا چشم لیلانا انگلیان  
 سیری پاؤن کی ہوی ہین کھٹانا انگلیان  
 توڑی جائین گی ہرا کہتی ہین لیکا انگلیا  
 شاخ طوبا ہاتہ اگر ہین گ طوبا انگلیان  
 پاؤن پڑ کر چوم لی ہر خار صحر انگلیان  
 موج کو شہین لکیرین شاخ طوبا انگلیان  
 ہین خناسی آب کی شعلہ ہسوکا انگلیان  
 برگ گل بستی ہین گاہی گاہ غنیا انگلیان  
 کاش شستی کا کرین آزا پیدا انگلیان  
 ہین کف سیلاب ہین امواج دریا انگلیان  
 رکھتی ہین ل کی طرح داغ سویدا انگلیان  
 بانسلی کی طرح نالان ہون اپا انگلیان  
 لکھتی لکھتی گھس گھسین سر اپا انگلیان

کیا ہی دھوکا تری منہ ہیر کی سیاہی فی ویا  
 منوف ہی کا تو خوجہ جانی کاچ جاتی ہین پ  
 بی اجازت او سکی کرتی ہین تصورین مساس  
 فنڈ فون پر کیون پھو لو سجا گمان جی حیر  
 تو وہ گل ہی ہو جو تیری آبلہ پا کا گذر  
 ہاتہ آتی ہی تھی ای حور جنت کی بہار  
 لال ہو جائین گی انگین نہ کا جل ہاتہ سی  
 تھوٹی ہین ناز سی تھی کہی کرتی ہین بند  
 وہ ہما ہی آسین سیری نام میں آتا نہیں  
 ہون نہ دست انداز یہ جاؤ نہ ہانی کو نہ تم  
 سچھی سچھی ہندی کالی فنڈ فون کی ہو گئے  
 اسی ختم تو وہ کہنیا ہی بلا تین ہین اگر  
 فائن ار سال خط سننی ہا ہین کہتی جواب

دستاویزی پیرایہ دارم گہانیاں  
 ہمدردی پیرایہ دارم گہانیاں  
 سہیلہ پیرایہ دارم گہانیاں  
 پستی پیرایہ دارم گہانیاں  
 دستاویزی پیرایہ دارم گہانیاں  
 ہمدردی پیرایہ دارم گہانیاں  
 سہیلہ پیرایہ دارم گہانیاں  
 پستی پیرایہ دارم گہانیاں



**گہانیاں :**

امیر علی خان لال ولد تراب خان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد شیدہ میر علی اوسطار شک  
 بخشین ہیکیتو نکوزر انعام گہانیاں  
 ہون شام گہات کی جو سر شام گہانیاں  
 کھلا ہین گے جو آپ پیام گہانیاں  
 دہ چند چمکین گی بی بیضا سے نورین

انگلیان ہمدردی پیرایہ دارم گہانیاں  
 سہیلہ پیرایہ دارم گہانیاں  
 پستی پیرایہ دارم گہانیاں  
 دستاویزی پیرایہ دارم گہانیاں  
 ہمدردی پیرایہ دارم گہانیاں  
 سہیلہ پیرایہ دارم گہانیاں  
 پستی پیرایہ دارم گہانیاں

دل میں چہ بیان مار کبولایتی ہی ہر ترک  
 یاد رکھو ہمیں یہ دل سی ہائیں ہمایان  
 ای پہار اوستی بہکیتی کی نائیں گایا  
 خاں سر نقتہ جو ہر اشکان خامہ عالی سے

دل میں چہ بیان مار کبولایتی ہی ہر ترک  
 یاد رکھو ہمیں یہ دل سی ہائیں ہمایان  
 ای پہار اوستی بہکیتی کی نائیں گایا  
 خاں سر نقتہ جو ہر اشکان خامہ عالی سے

پورین

امیر علی خان ہلال خلف تراخان باشندہ لکھنؤ صاحب یوان گروڈ شہید علی وسطہ

سواہی اپنڈی ہی شکین ہان پورین  
 سنہ ہی حضرت یوسف کو پر تھی دیکھا  
 ملی جو شہد تو گئی کی رس کا اصل ہی کیا  
 سواہی قومہ کٹھنسی حسن و خوبی میں  
 ہزار تنکی چین لاکہ اپنی ماتہ میں  
 چہاکی ہاتھوں ہی منہ رکیابت کم سن  
 پہن آجی جو ہر نگار چہلی آج  
 یہ شغل عفت رانامل ہی ہوا قدس کا  
 تمہیں ملایمت ای جان جان یہ ماتہ آئی  
 بلائیں لیتی ہیں اک غیرت میخاکی  
 بیجاہ و جلتی ہیں شمعین جو آو محفل میں  
 برنگ نیشکر اکدم میں انگلیان ترشیں  
 دکھائی دیتی ہیں بالون چین طرح کرین

بنیں ہمایان گویا گندیریان پورین  
 ہزاروں ہاتھوں کی گئی ہیں انگلیان پورین  
 کہ صاف شیرہ جان دیتی ہیں یہاں پورین  
 یہاں ہزاروں کئی سر کلین ہان پورین  
 جو دیکھیں تری گلچین و باغبان پورین  
 بلائیں لینی میں چکلیں جو ناگہان پورین  
 جزاؤ ہو گئیں ای یار جانجان پورین  
 تمہاری یاد میں ہیں صورت بان پورین  
 کہ محفل میں ہیں جامی استخوان پورین  
 برنگ نبض تڑپتی ہیں انگلیان پورین  
 دکھا دو تہندی لگی ناخن انگلیان پورین  
 دکھا دی وہ بہت شیریں ہان جہان پورین  
 یہ ای ہلال ہومین ارو ناتوان پورین

دل میں چہ بیان مار کبولایتی ہی ہر ترک  
 یاد رکھو ہمیں یہ دل سی ہائیں ہمایان  
 ای پہار اوستی بہکیتی کی نائیں گایا  
 خاں سر نقتہ جو ہر اشکان خامہ عالی سے  
 جانا کو تھوڑا بڑا ہندوستان کا  
 جگہ چھوٹی مسیحیوں کا ہاں  
 بنیں ہمایان گویا گندیریان پورین  
 ہزاروں ہاتھوں کی گئی ہیں انگلیان پورین  
 کہ صاف شیرہ جان دیتی ہیں یہاں پورین  
 یہاں ہزاروں کئی سر کلین ہان پورین  
 جو دیکھیں تری گلچین و باغبان پورین  
 بلائیں لینی میں چکلیں جو ناگہان پورین  
 جزاؤ ہو گئیں ای یار جانجان پورین  
 تمہاری یاد میں ہیں صورت بان پورین  
 کہ محفل میں ہیں جامی استخوان پورین  
 برنگ نبض تڑپتی ہیں انگلیان پورین  
 دکھا دو تہندی لگی ناخن انگلیان پورین  
 دکھا دی وہ بہت شیریں ہان جہان پورین  
 یہ ای ہلال ہومین ارو ناتوان پورین

خاں سر نقتہ جو ہر اشکان خامہ عالی سے  
 سواہی اپنڈی ہی شکین ہان پورین  
 سنہ ہی حضرت یوسف کو پر تھی دیکھا  
 ملی جو شہد تو گئی کی رس کا اصل ہی کیا  
 سواہی قومہ کٹھنسی حسن و خوبی میں  
 ہزار تنکی چین لاکہ اپنی ماتہ میں  
 چہاکی ہاتھوں ہی منہ رکیابت کم سن  
 پہن آجی جو ہر نگار چہلی آج  
 یہ شغل عفت رانامل ہی ہوا قدس کا  
 تمہیں ملایمت ای جان جان یہ ماتہ آئی  
 بلائیں لیتی ہیں اک غیرت میخاکی  
 بیجاہ و جلتی ہیں شمعین جو آو محفل میں  
 برنگ نیشکر اکدم میں انگلیان ترشیں  
 دکھائی دیتی ہیں بالون چین طرح کرین

ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنے کے لیے  
 ہر کام میں کوشش و محنت کرنی چاہیے  
 ہر شخص کو اپنی زندگی میں کمال حاصل کرنے  
 کے لیے اپنی طبیعت کو درست کرنے  
 اور اسے اللہ کی راہ میں صرف کرنے  
 کی ضرورت ہے۔

جو ہی اس غیرت لیلی کی آہ تان ناخن صفا کہتا ہی یہ وہ غیرت مہتاب ناخن پر بہر مہتابی ہر دم تازہ خون تان ناخن پر	کہاں نہسا در چہ ہی عقیق اول مرچا بیشکل آئینہ و کچی تو منہ او سین نظر آئی حسام زبیس ہی ہی سینہ مجروح خاں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کہ ہوں صدیقی تری گل شاد ناخن پر چڑھتا ہی جو وہ طرب سپر مضر ناخن پر	خاصی و کھادی اپنی آہ تان ناخن پر میری تارک جان ہی صلی مرچنگی ہی
-----------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------

عجایب ام آجہانی منشی تخلص مقیم مرشد آباد شاگرد قدرت اللہ خان قدرست  
 تیری دل سی گرہ کینہ کو وہ جب کہوی  
 غوطہ گرامر سکے آب کہہ میں ناخن

سید اسماعیل حسین منشی تخلص میر احمد حسین شاگرد اٹکا لکھنؤ مقیم اکبر آباد ملازم  
 نواب بازہ دو دیوان مع تصادک عاشقانہ و سرابطر شوکت ایک سالہ سرانچ نیر انجہا ہی

دل لان میں او ہمارا مرکہا ناخن تغ ابروئی بہرا خون میں اپنا ناخن اوسکی ناخن کو مہ نوسی پہلا کیا نسبت چکیان سی ہو تقریر نہین کرتی ہو عقدہ ریت مر اہر بتان میں نہ کہلا خون بکر جوتی ہر میں ہی ہی شرب	بن گیا مداف آہ کا گویا ناخن آگہی رنگ تہتا کی خانا ناخن عقل کی پیر خرد کینون تہن لیتا ناخن شاید انگشت بان میں ہوئی پیدا ناخن گہس گئی شیر اجل کی ہی خدایا ناخن کٹ گیا دست بیو کا کوئی جیتا ناخن
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنے کے لیے  
 ہر کام میں کوشش و محنت کرنی چاہیے  
 ہر شخص کو اپنی زندگی میں کمال حاصل کرنے  
 کے لیے اپنی طبیعت کو درست کرنے  
 اور اسے اللہ کی راہ میں صرف کرنے  
 کی ضرورت ہے۔

ہر کسب و کار میں کمال حاصل کرنے کے لیے  
 ہر کام میں کوشش و محنت کرنی چاہیے  
 ہر شخص کو اپنی زندگی میں کمال حاصل کرنے  
 کے لیے اپنی طبیعت کو درست کرنے  
 اور اسے اللہ کی راہ میں صرف کرنے  
 کی ضرورت ہے۔



چند روز پیش من به شریک خود رفتم که در این باره تحقیق کند  
 و چون در این باره تحقیق کرد و با من گفت که در این باره  
 تحقیق کند و با من گفت که در این باره تحقیق کند

بند انگشت کی صورت نه کهدا عقدہ عمل محو نظارہ ترا کون مرا عضو نہیں داغ سوزان جگر کو تو پھیرای محروم	گہس گئی گوشن بجاسی بہاری ناخن آنکہ تو آنکہ ہی کرتی ہیں نظاری ناخن بال قفص کی طرح دینگی شکاری ناخن
----------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------

زایر کر بلائی محلی محقق علم شریک علی اوسط رشک خلف سید سلمان باشندہ مکہ تین دو ایک

مفت ہندی انگاہی شاکر و شیخ امام بخش ناسخ

لعل و پا قوت میں مہدی سراسر جان فرق پیشی و کمی عقدہ کشار کہتے ہیں بہترین بچی کی اشرف خراش جان وصف ناخن میں فضای ورق کاغذ گردن گاؤ زمین آتی گی زیر خبر چھلتی ہیں جگر زخمیہ اہل حیرت خلقت عقدہ کشار پدی کی محتاج نہیں نہیں ہونی کا تو انگشت نافذ سی قبضہ یار میں ہی رنگ ظیہ ای رشک	پہلی تہا غیرت الماس کھر ہر ناخن انگلیوں فی ہی نہیں پانی برابر جان ان رو یلون کو نندی خالق داور ناخن توسن خامہ لیا کرتا ہی اکٹ ناخن جو ترشتی مین گی دمی مین پر ناخن آینی کہی تو کہتی ہیں یہ جو ہر ناخن ہڈیاں بنکی رہے پوست سی ہر ناخن خون دستہ ناخن میں کہی ہر ناخن پای برگ گل لالہ کی برابر ناخن
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

صادق الولا شیخ اہلی بخش عشق خلف الرشید شیخ محمد بخش باشندہ کانپور صاحب دیوان شاکر

کیون نہ سجدہ کروں دکھلائی جو دلبر خان پنچہ ہر سی پنچہ ہے تہا راپر نور	جگو حراب عبادتسی ہیں بہتر ناخن ہیں کہیں ماہ منور سی منور ناخن
--------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------

سچائی میں مارا اون کی آواز جان  
کیا ہی کرتی نہ کو کو کہا ہی ناخن  
آئی ہی جا کہ ہیں موقعہ کو ناخن  
صفیوں پہ جو جا رہی ہیں کہتی ہیں  
جیجی کہتی ہی نہیں جگت مست ناخن  
چیکان لنگی کو ہیں تیر دل عاشق ہیں  
وہ شکر میں تیر کو بوند شکر ناخن



پہلی تہا غیرت الماس کھر ہر ناخن  
انگلیوں فی ہی نہیں پانی برابر جان  
ان رو یلون کو نندی خالق داور ناخن  
توسن خامہ لیا کرتا ہی اکٹ ناخن  
جو ترشتی مین گی دمی مین پر ناخن  
آینی کہی تو کہتی ہیں یہ جو ہر ناخن  
ہڈیاں بنکی رہے پوست سی ہر ناخن  
خون دستہ ناخن میں کہی ہر ناخن  
پای برگ گل لالہ کی برابر ناخن

کیا لطافت ہی ہی دیکھ کر ناخن  
نشان گل کیوں نہیں ہری ہری ناخن  
نشان گل کیوں نہیں ہری ہری ناخن  
نشان گل کیوں نہیں ہری ہری ناخن  
نشان گل کیوں نہیں ہری ہری ناخن  
نشان گل کیوں نہیں ہری ہری ناخن



ہوشیار پیر ناخون کا لکڑی کا پتھر  
 طعنہ زن ہن کا اور ہکا خاں بزم  
 ہوشیار پیر ناخون کا لکڑی کا پتھر  
 طعنہ زن ہن کا اور ہکا خاں بزم

دیکھ ظالم نہ جدا گوشت سی تو کرناخن  
 لکڑی رہی ہن مرقع ل پسر اسرناخن  
 محل الماس کا پہنی ہن سینڈیور ناخن  
 زہر آکو وہین خنجر وہ ستگر ناخن  
 بد نظر سی سہے محفوظ تر ہر ناخن  
 بن کی خون ریز نہ آنکھوں میں گہر ناخن  
 ہم یہ نہ سمجھیں کہ ہن پیش ہنر ناخن  
 وہ سراپا ہم خوبی ہن تو گو ہر ناخن  
 ہوں میں طائر جان کی لیبھی ناخن  
 بنکی مرجان کہیں ہوجا تین تہر ناخن  
 کبھی ہوتی نہیں سیرت میں برابر ناخن  
 لاکہ گھسی کہی ہوں گی نہر برابر ناخن  
 جب شہزی دیکھ تو کھٹ جانی ہن کینر ناخن  
 ہوج کی طرح ہنوشک جو ہوتر ناخن  
 میں اجی اپنی زمانی کی سکندر ناخن  
 ایسی ہن لال کہ ہن خون کہوتر ناخن  
 برگ گل ہن ہن اوس شوخ کی تہر ناخن

نیم سہل ہون گرن سی او ہما خنجر ناخ  
 چٹکیان لیتی ہن یا میر اشہادت نامہ  
 کعبان نگ حنا میں ہن سفیدی کی نشا  
 بس کی ہی کا نٹہ گرہ یار کی ہر انگلی ہن  
 ناخنہ ہوجو ہری کچھ سی دیکھی اوسکو  
 ہی مرا خون جگر یہ نہیں رنگ فرق  
 چٹکیان لو تو تھے جامہ تن پر چٹکے  
 نیم روگر کہوں ہوجای مری بات آوی  
 زور اگر عقدہ کشانی کا دکھانی پو یہ آئین  
 باد ہی تک عٹا ای ہم خوبی ان پر  
 چٹکیان کی کوئی ل میں کوئی عقیقی کہوی  
 جنکی خلقت ہی ہی کج وہ ہون کیو ہر سید  
 جو کا لیکہ پہان سر وہ سزا پائے گا  
 ساغری ہی نہیں فیض میں کچھ سہی کم  
 عقدہ جو ہر تیسرے دن کہولین کے  
 نامہ بر قتل کیا ہی کوئی شاید اوس نے  
 اسطرح دون لری ہری کی پرت نسبت

دین اوسے دوام کر کے لکڑی کا پتھر  
 عقل کے اسے تو دی انی کا نامہ  
 بال بیکھا ہے ہن ہن ہن ہن ہن  
 ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن ہن

صاحب ابان  
 ہوشیار پیر ناخون کا لکڑی کا پتھر

ہوشیار پیر ناخون کا لکڑی کا پتھر  
 طعنہ زن ہن کا اور ہکا خاں بزم  
 ہوشیار پیر ناخون کا لکڑی کا پتھر  
 طعنہ زن ہن کا اور ہکا خاں بزم



کسی سینی کو دو کئی لگائی آگ گلشن میں  
کیا سینی کو دو کئی لگائی آگ گلشن میں  
کیا سینی کو دو کئی لگائی آگ گلشن میں  
کیا سینی کو دو کئی لگائی آگ گلشن میں

کیا سینی کو دو کئی لگائی آگ گلشن میں  
نواب میں اللہ سدا غافلینان محرم ہر خلف کہ تو اب تہ اللہ ولہ باشذہ لکہ تہ توفیق کا پورا پورا

نظر آتی ہیں مینائی می گل رنگ سینی پر  
ہوی ہین مانی و ہزار و نو ذک سینی پر  
نیا و نکیا ہی تیری چہا نو سکا و ہنگ سینی پر  
عجب نگت کی پوہی ہین گل رنگ سینی پر  
غم فرقت کار کہ کور ہی ہین شا سینی پر  
دو پٹی کا ہی کہنا جانا ہی تنگ سینی پر  
دل جان ہی خدا ہی عشق دل تنگ سینی پر  
تری انگیا کی چڑیا کو کرون جو رنگ سینی پر  
دہرا رہتا ہی سپردن ٹنٹہ فرنگ سینی پر

ہین و قبہ پستان شیخ و تنگ سینی پر  
تیری پستان کی تصویر ہی پر پر کسی ہاتھ آئے  
گلاتی فی نکیلی وضع فی غارت کیا ہکو  
سہ پستان جانان و یکہ کیر ان تہا ہون  
ہین لوح مرزا خفگان شہر خاموشان  
مرا خجہ بل نکیا کو ہی نامحرم سمجھتا ہے  
ہی تیری تنگ گچھا لابی کی یا جلید پستان  
جلاتی ہی مچی کچھ ہی اگر قابو چلی میرا  
خدا کی فضل ہی شوق لغت ہی حیر کو اتنا

شیخ عبدالرون مغفور مشہور و مشہور رضاعت مستی میان لکری می تم لکھتے تھے صاحبان کو

فضائی باغ کی ہین نگت ہنگ سینی پر  
گری چراغ سمجھ کر تنگ سینی پر  
مگر ہی رشک سنی یور میں جنگ سینی پر  
نگاہی رشک کاری خدنگ سینی پر  
نہیں قبول پس مگ سنگ سینی پر

پڑا جو عکس رخ سبز رنگ سینی پر  
جو مثل شعلہ فانوس و گدہ کی چمکے  
او بگمتی ہی جو زیور سی سونی کی زنجیر  
جو پوہل پہیک کی مارا قریب فی او کھو  
شعور کندہ لوح مزار سی کیا کام

حادثہ لاخ الخیرین  
پورا و ولدار  
دیگی موی چسک  
سج ستم کچھت سنگ  
سب گیا سب کچھت سنگ  
بہر نی گل کجانی ہین  
سج ستم کچھت سنگ  
پورا و ولدار  
دیگی موی چسک  
سج ستم کچھت سنگ  
سب گیا سب کچھت سنگ  
بہر نی گل کجانی ہین  
سج ستم کچھت سنگ  
پورا و ولدار  
دیگی موی چسک  
سج ستم کچھت سنگ  
سب گیا سب کچھت سنگ  
بہر نی گل کجانی ہین  
سج ستم کچھت سنگ

بازہ پر ہون  
بہر نی گل کجانی ہین  
بہر نی گل کجانی ہین  
بہر نی گل کجانی ہین  
بہر نی گل کجانی ہین  
بہر نی گل کجانی ہین  
بہر نی گل کجانی ہین  
بہر نی گل کجانی ہین  
بہر نی گل کجانی ہین  
بہر نی گل کجانی ہین













دل غمزدان بی عقلی تو بنویس ای کمال  
 دل غمزدان بی عقلی تو بنویس ای کمال  
 دل غمزدان بی عقلی تو بنویس ای کمال  
 دل غمزدان بی عقلی تو بنویس ای کمال

کیون آب فی ایمان کو و ابابھی نعلین  
 داغ دل سوزان جو چکلتا ہی نعل میں  
 یہ دل نہیں پکا ہو تو پڑا ہی نعل میں  
 مثل سگ لیلالعی پہرتا ہی نعل میں  
 کو یا چین زکس شہلا ہی نعل میں  
 ٹھنڈا دل سوزان نظرایا ہی نعل میں  
 انجل جو چہ پائے کو دبا یا ہی نعل میں  
 اسی قبلہ من دل نہیں کعبا ہی نعل میں  
 پہلا نہیں دل میرا سنا تا ہی نعل میں  
 عشقی ہی جنت کا قبالا ہی نعل میں

کب صحیفہ سہمی چہوا جہوٹ نہ ہو لو  
 ہو جاتی ہی کجلی کی چکا چوند فلک پر  
 چیرہ زینہ بھی ہوگی قیامت ہوگی نہیں  
 دیوانہ جو تیرا ہوں بھی فخر می جنون  
 ہی حلقہ داغ آنکھ ترسے دید کو دل  
 یہ ضعف سی گری ہوئی کا فورین سکے  
 نو اور نو دار ہو سے تمقہ نور  
 منہ پیر کی سوتی ہو بہت بی ادبی ہی  
 وہ غیرت گل پاس ہی علی ہی من باہر  
 ہی ہر ولایا شہ دین صفحہ دل پر

دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین  
 دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین  
 دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین  
 دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین

سید محسن علی محسن مولف تذکرہ

فیض گل مراد سی خوشبو نعل میں ہے  
 ہم سمجھی کوی نافہ آہو نعل میں ہے  
 پیر مرغ دل نہیں کوی یا نہ نعل میں ہے  
 ہر شہ باؤسیا کتھیہ پہلو نعل میں ہے  
 قمری کی طرح ناکہ کو کو نعل میں ہے  
 یارب یہ دل ہی یا کوی بچو نعل میں ہے

دل باغ باغ ہی جو وہ گل و نعل میں ہے  
 دلو ہو ای زلف فی اینا بسا دیا  
 دیکھو تو او سکی یاد میں کیا گونجا ہی واہ  
 اندری ہمکناری جانا کا ذوق شوق  
 کس سرو قد کی یاد میں نالان ہی دل مرا  
 ہر دم ہوں نشیں غم کی خلش ہی غذا میں

دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین  
 دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین  
 دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین  
 دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین

دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین  
 دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین  
 دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین  
 دل نہیں ہی سنگ ترازو نعلین

تہیں معلوم کیا ہی دل کو اب منظور پہلو میں	تہیں لہذا قرار کا خطا کرم اک گہری کیرا
مئی وحدت مئی شیشہ ہی مرا معمور پہلو میں	سما یا دل میں وہ یکتا دومی جاتی ہی ساقی
سمندر بنگیا کوست دل حرور پہلو میں	جلایا جسم کو جان کو غضب آتش ہی آتش
میرزا مہر مہر حیران عظیم آبادی شہ گوار مرثیہ میں	میرزا مہر مہر حیران عظیم آبادی شہ گوار مرثیہ میں
مگر دیکھا ہی یہ حال دل دیوانہ پہلو میں	وہ ظالم ایک دن ہی آنکر شہانہ پہلو میں
فخرت آبادی عظیم آبادی	شیخ محمد رفیع مرحوم
اہلی دل ہی میرا کوئی بدخواہ پہلو میں	کیا کرتا ہی کشتہ نہ جانکا پہلو میں
کیونکر ہو در دور پہلو کا	راحم ہوتا نہیں وہ ہم آتش
یا تہ شام غم سیریاں ہی سحر کا پہلو	خطا شکین نے دبا یا ہی تم کا پہلو
اتنا دیران نہ ہو جاتی بشر کا پہلو	خواب میں ہی ٹہری دیکھنا اویں سہم تر
در پیدا نگری او سکی کس کا پہلو	ہی جھی بوجہ سی پیل کا یہی اندیشہ
سہر حرف سی نکلی ہی جو شر کا پہلو	تلخ گوئی ہی مراد تھی ہی دس کل زکری
نفع عشاق میں مضمہ ہی ضرر کا پہلو	مصحفی ہونہ شب وصل پہ مغرور تہا
امیر باوقیر اسد اللہ ولہ رستم الملک خاتمی خان بہادرین جنگ مخور ترقی	
بزرگ انکی باشندہ نیشاپور کی انکا مسکن فیض آباد مقیم لکھنؤ صاحب یوان گورچر محمدی	

بہترین معلوم کیا ہی دل کو اب منظور پہلو میں  
 مئی وحدت مئی شیشہ ہی مرا معمور پہلو میں  
 سمندر بنگیا کوست دل حرور پہلو میں  
 میرزا مہر مہر حیران عظیم آبادی شہ گوار مرثیہ میں  
 مگر دیکھا ہی یہ حال دل دیوانہ پہلو میں  
 فخرت آبادی عظیم آبادی  
 اہلی دل ہی میرا کوئی بدخواہ پہلو میں  
 کیونکر ہو در دور پہلو کا  
 یا تہ شام غم سیریاں ہی سحر کا پہلو  
 اتنا دیران نہ ہو جاتی بشر کا پہلو  
 در پیدا نگری او سکی کس کا پہلو  
 سہر حرف سی نکلی ہی جو شر کا پہلو  
 نفع عشاق میں مضمہ ہی ضرر کا پہلو  
 امیر باوقیر اسد اللہ ولہ رستم الملک خاتمی خان بہادرین جنگ مخور ترقی  
 بزرگ انکی باشندہ نیشاپور کی انکا مسکن فیض آباد مقیم لکھنؤ صاحب یوان گورچر محمدی

بہترین معلوم کیا ہی دل کو اب منظور پہلو میں  
 مئی وحدت مئی شیشہ ہی مرا معمور پہلو میں  
 سمندر بنگیا کوست دل حرور پہلو میں  
 میرزا مہر مہر حیران عظیم آبادی شہ گوار مرثیہ میں  
 مگر دیکھا ہی یہ حال دل دیوانہ پہلو میں  
 فخرت آبادی عظیم آبادی  
 اہلی دل ہی میرا کوئی بدخواہ پہلو میں  
 کیونکر ہو در دور پہلو کا  
 یا تہ شام غم سیریاں ہی سحر کا پہلو  
 اتنا دیران نہ ہو جاتی بشر کا پہلو  
 در پیدا نگری او سکی کس کا پہلو  
 سہر حرف سی نکلی ہی جو شر کا پہلو  
 نفع عشاق میں مضمہ ہی ضرر کا پہلو  
 امیر باوقیر اسد اللہ ولہ رستم الملک خاتمی خان بہادرین جنگ مخور ترقی  
 بزرگ انکی باشندہ نیشاپور کی انکا مسکن فیض آباد مقیم لکھنؤ صاحب یوان گورچر محمدی









بہارِ پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں

سلائیگا چھی جب تک نہ یار پہلو میں  
 گلون سی ہی تہ شگفتہ تہ بہار پہلو میں  
 دہرا دہو شیشہ می پاس یار پہلو میں  
 مین دلو دیکہ چکا لاکہ یار پہلو میں  
 کہ بہتی ہی گ گل مثل خار پہلو میں  
 ملی جگہ جو نہ بہر مزار پہلو میں

نہ آئیگی مجھی اب نیند تا دم حشر  
 دکھاون کسکو دل دعا ندر کا عالم  
 آہی ایسی کہی ہکو می ہور ات نصیب  
 نہیں ہی پہلو میں جسی گیا وہ پہلو سے  
 نہ آئیگی مجھی فرقت میں ش گل پر نیند  
 شہید کا شکی ہون جسکی بائیتی میں فن

سید سلامت علی زار خلف سید مختار علی باشندہ فتحیو ہوا صاحب یوان گرد میرا کرام علی توانا

تو پہول سپج کی ہین مثل خار پہلو میں  
 تڑپ کی رنگیا دل ای کجا رہلو میں  
 ہی جامی شمع دل دا غدار پہلو میں  
 گرا ایس تو ہی درد یار پہلو میں  
 غلش سی تھی ہی چہتی ہر خار پہلو میں  
 تو دل نہ ہون تہا تھار ار پہلو میں

نہیں ہی آج جو وہ گلغدار پہلو میں  
 اوٹھاسکا جو نہ صدمہ فراق کا آخر  
 نہیں ہی روشنی ہر کار کنج مرقد میں  
 شب فراق میں کو ہدم اپنا کوئی نہیں  
 خیال میں چھی او سکی توک مٹر گلگانا  
 ملائی شکیو جو اس غنچہ لب ہی لب میں

ہمدی حسین کی یاد و دل غلام جعفر خان زینت علی حسین خان کی شہادہ لکھنؤ پھر نین کی لکھنؤ

تڑپ رہا ہی دل ہیجتر ار پہلو میں  
 ہزار شکر وہ سہے گلغدار پہلو میں  
 سناؤن حالت دل کو ہزار پہلو میں

نہیں ہی آج جو وہ گلغدار پہلو میں  
 نہ باغ باغ ہو کسطح سہ ہمار اول  
 کہانی کہنی کو مجکو وہ رشک گل جو کہی

بہارِ پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں  
 پہلو میں دل کی پہلو میں





بعد مرنی ہی تقدیر کی قوتی دستک  
 جب نظر آیا عمارت بے شک  
 لعل کی ہر دم لعل سے پہلے  
 یگانہ کی کین پر لعل سے پہلے  
 کلاس دس ماہ کا لکھنؤ پہلے  
 دس وقت نئی لکھنؤ پہلے

ہنیں ہی وہ گل شک بہار پہلو میں کہیں تڑپ کی نخل جانچ ل تو چین آجا دل اوسکو دیکھ کے ہوتا ہی خوش کہتا ہوں شکایت دل نالان کچھ اور کیا کیجے کسی کے برق تبسم کو اسی دیکھا ہے وچید دل ہی تیرا بقرار پہلو میں	کھٹک ہی میں پری غم کی خار پہلو میں اچھل رہا ہی یہ کیوں بار بار پہلو میں یہ پھول پھول کے دیتا ہی خار پہلو میں ہوا ہی دشمن جان دستار پہلو میں وچید دل ہی تیرا بقرار پہلو میں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے

شیخ محمد نظام الدین نظام خلف شیخ کریم احمد برادر بزرگ شیخ فدا حسین فاضلہ قصبہ سیانی

کہ آج دل ہی بہت بقرار پہلو میں یہ دل ہی محو خیال نگار پہلو میں یہ دل میں کہتا ہوں آئینہ دار پہلو میں نہ کیونکہ دل ہو مراد خدار پہلو میں یہ طرفہ داغونسی ہے لالہ زار پہلو میں جو ایک زخم ہو مرحم لگائے اچھ سپر جدا ہوا مری پہلو سی دل تو خوب ہوا خدنگ شوخ جفا کیش سے مرار خے نظام دل نہیں کہتا ہی بلکہ کہتا ہی	تڑپ رہی جو بی ختیا پہلو میں کہ ہی مرقعہ تصویر یار پہلو میں کہ دیکھوں جلوہ روی نگار پہلو میں بہناتھی غیر کو جب گلخدار پہلو میں کہ ہی خزان میں ہی فصل ہار پہلو میں ہزار زخم ہیں دل پر ہزار پہلو میں کہ تھا یہ دشمن جان ناگوار پہلو میں جگر ہی سینہ ہی دل ہی نگار پہلو میں خزانہ سخن آبدار پہلو میں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے

مولوی باسط علی شوکت پاشندہ لکھنؤ محلہ ہوانی گنج شاگرد صغر علی خان سیم دہلوی	جیمین آتا ہی لکھنؤ ہر دم پہلو
-----------------------------------------------------------------------------	-------------------------------

تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے

تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے  
 تیرا ہی ہر دم لعل سے پہلے

چا بہین ہی نا کہ جا گناہ و سب سے ڈر  
 نواب حسین علیخان عرف نیری صاحب  
 بہادر باشندہ لکھنؤ صاحب دارالافتاء  
 انجمن اہل حق

سینی منہ لگایا آہ و نالی یہ لگا کرنے  
 سنا کیطرت حسی قسمت میں او سکی پامانی  
 گئی وہ غیر کی گہرات آئین کی نہ پہن گے  
 یہ سمجھوں ہفت کشور کی ملی ہی سلطنت

دل

عارف کامل و شفیق حضرت خواجہ میر مخدوم رور و خلف حضرت خواجہ ناصر غازی پوری  
 صاحب دیوان فارسی ریختہ اور پانچ رسالی نالہ دروآہ سر و غیرہ اور ایک ساکت عمر عثمانی سی یادگار ہے

باری بی نواح عشق ہوا شہر یار دل  
 ادہتسا ہی بعد مرگ ہی مانت رکڑ باد  
 مدتی بی چراغ پڑا ہتا دیار دل  
 ای در و خاک سی مری ابتک غبار دل

شیخ جمال الدین کامل باشندہ اولوالکبتوں میں مہبطی تحصیل علم کی آئی تھی شاگرد غلام بہلانی محضی

آغاز میں عیان ہی یہ انجام کار دل  
 فوج غم و الم میں پہنسا شہر یار دل  
 اوس شک آفتاب سی کر وصل نصیب  
 اوس شمع روضہ فی جو کین سرد مہتر  
 بحر جہانمیں ہی ہی کامل کی آبرو  
 دو چاروں ہی زندگی ستار دل  
 ہو کون بسکین کے سوا تمگسار دل  
 شبنم کی طرح صاف اور ہی پھر غبار دل  
 کافر ہو گیا ہی شکیب و قرار دل  
 ہوزیب گویش یار در شاہ ہوار دل

شیخ محمد جان عرف مہشوق ولد محمد پناہ کت باز باشندہ لکھنؤ شاگرد اشرف خان تخلص

مہر وقت ہی زیادہ جواب اضطار دل  
 حیران ہوں کون کی کیا صبر و قرار دل

بہو کی عشق سیر لنگیا تا قوس پہلو میں  
 نہ رہی دیگی دل کو صرت پائوس پہلو میں  
 بلین قلب جگر و ذوق فوس پہلو میں  
 جگر دی گر غلام بادشاہ طوس پہلو میں

بہو کی عشق سیر لنگیا تا قوس پہلو میں  
 نہ رہی دیگی دل کو صرت پائوس پہلو میں  
 بلین قلب جگر و ذوق فوس پہلو میں  
 جگر دی گر غلام بادشاہ طوس پہلو میں

دعا خزان  
 کہ دلال تاع نگہزار  
 تازہ تر سے مراد کئی  
 اندری شوق قلب ایسک کت  
 دل کی یابی فون کی پناہ جادول  
 بہو کا بہین شیاپ میں  
 پون کی تیغ پہلو میں



بایں حسن بیخبر فاشیہ ایشا  
 باغی نئے ہی کب پہلے ایشا  
 جگمگاتی ہیں میری ازل سے بوی ایشا  
 جگمگاتی ہیں میری ازل سے بوی ایشا  
 جگمگاتی ہیں میری ازل سے بوی ایشا

جس طرح کا تباہی یہ لیل و نہار دل  
 خار غم فراق سی ہو گا نگار دل  
 چو چکا گزند کسی میں غلاب قتار دل  
 چو چکا گزند کسی میں غلاب قتار دل

ورمی میں زلفش کی تری یاد کیا کہوں  
 مجذوب کلمغوسی گانا نہ زنیہار

میر حسن مغفور حسین خلف الرشید میر غلام حسین ضیا ملک ہلوی مقیم لکنہوا یک یوان مع تصایداور  
 مشنوی بدرنیہ اور ایک تذکرہ شعری اردو گو کا انسی یاد گاری شاگرد میر ضیا الدین ضیا

تو بے خان باورخان مصروف  
 دل نواز و انفقارخان مصروف  
 اسی کا نظار حمت خان مصروف  
 اسی کا نظار حمت خان مصروف

میں دل کا نغمہ سار مرا نغمسار دل  
 پہلو میں اب تو کھنکی ہی مانند خار دل  
 ناگاہ اوس گلے میں ملا ایک بار دل  
 تو تو بہت شفیق تھا اسی نغمسار دل

پایا ہی بیکسی میں عجب میں فی پار دل  
 وہ دن گئی جو گل کی طرح تھا کہلا ہوا  
 مدتی ڈھونڈتا تھا دل گم شدہ کو نہیں  
 پوچھا نہ اوس سی میں فی کہہ کیا ہوا تجھی

نور و سوز گلے تو سب کبھی لگا دل  
 نور و سوز گلے تو سب کبھی لگا دل  
 نور و سوز گلے تو سب کبھی لگا دل  
 نور و سوز گلے تو سب کبھی لگا دل

ایسا گیا کہ تھا ہی نہ یان زنیہار دل  
 ہوتا ہی سب کا عشق میں بی اختیار دل

تجھی نہ تھی امید کہ پہولی گایون مجھے  
 کہنی لگانہ پوچھ حسن تجھی کیا کہوں

مصروف یاد کو کہوں نہ اتنا فریب میں  
 مصروف یاد کو کہوں نہ اتنا فریب میں  
 مصروف یاد کو کہوں نہ اتنا فریب میں  
 مصروف یاد کو کہوں نہ اتنا فریب میں

کر تا میں ان گون پہ صدق ہزار دل  
 رکھنا پناہ میں مری پروردگار دل  
 میرا ہی اس چنان میں ہی یادگار دل  
 گنتا تری طرف سے ہی بی اختیار دل

دیتا خدا مجھی جو ہو بار بار دل  
 تیغ نگاہ و ابرو خمدار یار تن سے  
 ایسا ہی خود فراموش جان بازی کوئی  
 ایسای عہد وصل کا ہزگر یقین نہیں

بجلی کی طرح ہونی نگا بیقرار دل  
 شیشی کی طرح طاق سی دلیراوتار دل

یاد آتی میکشی جو تری برشکال میں  
 آریا دل ابروں پہ نظر سی گر اندہی

نئی مہربانی سے کبھی کبھی  
 نئی مہربانی سے کبھی کبھی  
 نئی مہربانی سے کبھی کبھی  
 نئی مہربانی سے کبھی کبھی

کامر بنو کوی ای کین پرا کلائی دل  
 انفشان ی ای کین پرا کلائی دل  
 شایر کج کرا کین کلائی دل  
 ای کین ی ای کین کلائی دل  
 خانه یی کلائی دل  
 بااد اوسکی یاد دست کلائی دل  
 بمان منال و بار دوزخ کلائی دل

منال و بار دوزخ کلائی دل  
 ای کین ی ای کین کلائی دل  
 سلطان غلامعلی در حال معلوم بود ایشاد در مزار  
 سید قاسم علی مرحوم زرار ولد میر احمد علی بن داروغه بوتاه خاص فرودس آرا مگاه  
 بزرگ کنی باشد به شهید شد علی نسکی دیلی مین سیمی نانسفی کول بو مکی ای انکاملد و کن کنده گار  
 جاتی نه اوسکی کوچی مین هم گرفتاری دل  
 دینی کا دخل کیا هی وه دیتی مین گایان  
 دیرو حرم مین بهون هی دوشو خواب  
 آتی نه اوسکی جبرسن لفت مین  
 دل می تویشی اوستانی مبر کوزار

اب تو تر می جفا سی به مانگون مین مین جا  
 مین بیان بری جوائل دل کشریه که تی مین  
 عالم خداگری که مین تو گامی دل  
 چه و ناسا ایک قطیر سی بی خاکپاخی دل

سی نظام الدین مشهور مخاطب ملک اشعرا ممنون تخلص اشعید میر قمر الدین منت فارسی  
 باشند دهلی متمم که منت صاحب دیوان هندی و فارسی شاگرد انبی والد ماجد

هون دلخ دست لسی اگر ماته اتی دل  
 انداسکی درونی کنیا هی کیا بی تنگ  
 ای تند باد آه بسن هسته منبشین  
 هر ایک کوجان مین هی آزار ایک سی  
 مدسی اب هو کی به چشم تر که راه  
 دون آگ مین جلا که سی بی سزای دل  
 دل مین نه جاتی شم هی نه سپه مین جاتی دل  
 او تر تی چیری مین چار طرف پاره مای دل  
 ولیر جفا تی خلق سی مجد پر جفا تی دل  
 ممنون کیا بیان کرون ماجرای دل

سید قاسم علی مرحوم زرار ولد میر احمد علی بن داروغه بوتاه خاص فرودس آرا مگاه  
 بزرگ کنی باشد به شهید شد علی نسکی دیلی مین سیمی نانسفی کول بو مکی ای انکاملد و کن کنده گار

آتی نه مین سپه به ماری بلا تی دل  
 جب مانگماهون اوستی مین جاکر سانی دل  
 کوچی مین اوسکی جاتی سی هم بهون دل  
 چاه دقن مین کیونکه نه مهر و جانی دل  
 بهر کون پکارتی بهوی بهرم که مانی دل  
 جاتی نه اوسکی کوچی مین هم گرفتاری دل  
 دینی کا دخل کیا هی وه دیتی مین گایان  
 دیرو حرم مین بهون هی دوشو خواب  
 آتی نه اوسکی جبرسن لفت مین  
 دل می تویشی اوستانی مبر کوزار

محمد ی بیگ و مرزا الیار بیگ بسمل خلفا و رشاکد مرزا محمد مین طلب باشند که کنده گار

ده ۲

ای صاحب اب و داروغه مانگماهون کلائی دل  
 داغ مین تویشی اوستانی مبر کوزار  
 ای کین ی ای کین کلائی دل  
 ای کین ی ای کین کلائی دل  
 ای کین ی ای کین کلائی دل  
 ای کین ی ای کین کلائی دل  
 ای کین ی ای کین کلائی دل

سخن عشق کوی نهی بر آشی دل  
 یزدون کردن غزل من اگر جراتی دل  
 زنی ای چنگی قیامت آواز ماتی دل  
 زینا بوی می بقی فیض آباد صاحب دیوان

هستم تنگ بین بهت دلپوشی کی پاره کیونکر نه هم بتون کی تین چاهین با صبا دیگجا صفا نه چهرین دوستی سوانی غم	وہ ہاتہ دل پہ رکھنی تو آرام پائی دل دل ہی برای لغت لغت برائی دل کوئی نہیں انیس دل و آشنائی دل
کرامت اللہ خان فرخ خلیفہ اللہ خان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاکر رشید تاریخ کسی بیان میں جاگی کروں اجرائی دل کیا غم ہی دو جهان اگر بہول جانی دل اشکوں کی سادہ خون بنا کر سوا ویا بیمار و سکی زگر سن جا و کاجبسی سے ناز و او و زلف و رخ چشم میں تم تہا پہلی باغ عشق میں گل اے ای مرغ اول گلبدن کی جسم کی لائی جو بوجنا میں دن جس جگر تری لدا و گاجن شوق اگر جراتی دل کی بون اور جو رہن سرا حسرت ہی بوسن لب شیرین کی دھم دھم اب کی خدا بجائی گرفت سی عشق کی ابرو ہو او یار و شراب و بھار و باغ	ایذائی دل مصیبت فل مرعای دل پر یہ نہ ہو کہ یار کو دم بہر پہلائی دل شمشیر لوگ کا عشق ہی میں خنہائی دل غم تو خدا ہی خون جگر ہی دوائی دل اتنی بلا توں سی کوئی کیونکر پائی دل وہ ابتدا ہی اور یہی انتہا ہی دل سینہ میں گل کی طرح نہ پہو لاسما ہی دل اتنی ہی اونکی قبر سے آواز مائی دل دنیا میں پہر کوئی نہ کسی سی لگائی دل میٹھائی ہی ہر غم اوسی کیونکر نہ کہا ہی دل کافر ہوان بتوں سی اگر پہ لگائی دل فرخ یہ ہی خدا سی عرض معائی دل

حکیم باقر علی چشم خلیف حکیم مرزا احمد باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاکر رشید تاریخ

بزرگ شیب جی دل کائنات نہ پائی دل  
 پیر پیر میں سپر کوئی نہیں جا لے  
 آرزو جی مام شان کو چاہیے  
 آرزو جی کیونکر سے کوئی تو نہیں  
 پیر جی کیونکر سے کوئی تو نہیں  
 آرزو جی کیونکر سے کوئی تو نہیں  
 پیر جی کیونکر سے کوئی تو نہیں  
 آرزو جی کیونکر سے کوئی تو نہیں

عشق کوی نهی بر آشی دل  
 یزدون کردن غزل من اگر جراتی دل  
 زنی ای چنگی قیامت آواز ماتی دل  
 زینا بوی می بقی فیض آباد صاحب دیوان  
 علقی زلف پیر کا زلف پیر  
 اس قیدی بیکان سید کو پیر  
 اس قیدی بیکان سید کو پیر  
 علقی زلف پیر کا زلف پیر  
 اس قیدی بیکان سید کو پیر  
 اس قیدی بیکان سید کو پیر



دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے

اسکی سوا نہیں ہی طبیعت دو آئی دل آگی خرابیاں بہین کیا کیا دکھائی دل اتنی تو واقعہ بنی خطا ہی خطا ہی دل آتش دہی ہوئی ہی ہمارے بجائی دل قاصد کا منہ نہیں جو کہی ماجرا ہی دل طالب نہیں اسکی ہم جو بی کیسی ہی دل یہ اوس سی پوچھی کہ جو ہو آشنا ہی دل شاید ہی نہیں کی یسی یہ سرائی دل	اچھا نہو گا شربت دیدار کی بغیر رسو آئینہ ذیل کیا اور وسیع ساری بون کو چھوڑ کی بندہ ترا ہوا جل جائیگا جان نہ چھوڑا سکو شمع و ہم اپنا حال آپ ہی جا کر کرین کی عرض اہل فکر کی آنکھ میں اکسیر خاک ہی یگانہ دل کی معنی سی آگاد ہی نہیں جزو لہرون کی اور کا گویا گذر نہیں
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شیخ محمد رحیم شمس مرحوم ذکا نوحہ خوان جناب سید اشہد اسکن لکھنؤ شاگرد مزار خانہ نمونہ اثر

مجھ سی یہ اب کہا نہیں جاتا کہ ہائی دل خورشید سی فزون ہی ہمارے ضیائی دل انصاف تو ہی کر کہ کہاں تک اٹھائی دل قسمت میں اسکی عمر ہی کہا کیوں کہا ہی دل	یارب کیسی تیر میں کیسا نہ آئی دل ہمارے ہائی دل میں مری نور حسن باہر دل میرا ایک ناز مری یار سے سیکر دل چارہ نہیں کیسا کہوں کس سی ای دکا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

شیخ ہمدی مخاطب ملک الشعراء کی خلف شیخ کرامت علی شہزادہ لکھنؤ مولد و مسکن انکمار اباد

پہلو میں سنگ کا شکلی ہوتا ہے بجائی دل خون سی کس امید پہ کوئی نگائی دل معلوم ہو گیا کہ ہی پتھر بجائے دل	ان سنگدل ہون سی کہاں تک براجائی دل ہر وہو خاکی بدلی ہی ان جو را اور جفا سینہ جو اوس پر چکائی پتھر کی طرح سخت
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے  
 دل کی آگ سے جلائی ہوئی ہے

عجز از فن یہ کہو دو پیر سے مراد ہے  
 ان کی بیرون سی کوئی نہ پائے گا ہی دل  
 غفلت ہو ہی جائیگی دل ر در دین  
 کیوں پھر سب بندگی کوئی اپنا سنائی دل  
 یہ بھی معنی جلالی سے لیں کی پائے دل  
 تیب ہو مزار کہ اسکا ہی جیب چھو ہی دل  
 ہاتھوں میں جاکی اوپر ہائی لہر کو دین  
 ہو لایسے کیوں یہ لطف کی پوچھی ہوئی دل  
 جہاں از افرات و افرات پیر خائف  
 اراد علی باشند کہ تو صاحب اولاد و پیر  
 ہر وقت جو بار میں ہی بصدرا ہی دل  
 سوں سی ہی کسی ہی نہ کوئی کا ہی دل  
 جنوت باو آتے وہ شاعر ہی دل  
 کس طرح میں تو باہون کہ کہی ہی دل  
 جسکی ہاری ہاں نہیں ہی وہ شاعر  
 کہنے ہی ہاں نہیں ہی وہ شاعر  
 اوس ماہ روئے ہے سوا پیر سے مراد ہے  
 تار و نئے ہے سوا پیر سے مراد ہے  
 تغیر ہے سوا پیر سے مراد ہے  
 سب دل سے پیر سے مراد ہے  
 ضیافتان فراق میں کسکی ہاں سوا  
 پیاری کہاں کسکی ہاں سوا

دیکھا ہے اس شغلہ آواز برق کے  
 سب سے پہلے پہل پہل کی بنا پہلی  
 سدا سے پہلے پہل پہل پہل پہل پہل  
 پہل پہل پہل پہل پہل پہل پہل پہل

ناگفتنی عین عشق تپان کی مصیبتیں  
 تصویر یار خانہ دل بہن رہی شہم

کس سے بیان کرتی بہرین بھرا تھا دل  
 حاصل ہوا نہ کہ بطرح کھر صفا تھی دل

افصح افضحا واقف عالمیہ خواہر و بر مغفوز و ز پر خلف نوا بنجہ فقیر پانند و کاپہو سار پین شاکر دہم

ہر عضو تن کو درد و محبت بنا تھی دل  
 اسی حورا پنا جذب جو تھکجو دکھا تھی دل  
 بہنتا ہی کیا کیا کی مانند تھی دل  
 ہی بخش آستانہ و تشریح تھی دل  
 مقصد برای میان تن کی تیغ یار تھی

سورنی ہون بزد بستی تکھی صدا تھی دل  
 جہت ہی چار بارغ عناصر میں لائی دل  
 خونبار ہی ہونا تہ در و شنا تھی دل  
 اندری رتبہ حرم کب سے یا تھی دل  
 او ترا غلاف کعبہ حاجت روا تھی دل

آتی ہی اونکی کوچہ کیسوی یہ صدا  
 خزیاد دوست غیر کا خطرانہ آسکا  
 بو ہو کی گل میں کیا دل پہل سما گیا  
 جاناپری خون میں بلا کا ہی سا بنانا  
 چکر میں ایک گاہ ہی ہا گر دبا و نسیم  
 اسی جان جسکو نقطہ موہوم پہنچتے ہیں  
 پائی نگاہ یار پہلستا ہے بار بار  
 عین سبز خجرت دل کی تڑپنی سی ہیں گیا  
 جوبن ہی آج کر لو جگہ دل میں کہتی ہیں

اؤ مسافر و کہ میان ہی سرانی دل  
 وسعت نثار تجھی ہی اسی تگنا تھی دل  
 ٹوڑا کسی فی پھول تو آئی صدا تھی دل  
 قاصد پھر کہ ساتھ کروں میں جا تھی دل  
 اندری زور شور ترا اسی ہوا تھی دل  
 تیرا وہاں تنگ ہی یا تنگنا تھی دل  
 پیدا کری نہ گرد کہ درت صفا تھی دل  
 چھاتی پہ مونگ و لئی لگی آسیا تھی دل  
 گل پہونتی پھر لگی کہ ہری سرانی دل

افصح افضحا واقف عالمیہ خواہر و بر مغفوز و ز پر خلف نوا بنجہ فقیر پانند و کاپہو سار پین شاکر دہم  
 سولہ جی ہوش سید خفا صفتی  
 نقیضہ خواہر و بر مغفوز و ز پر خلف نوا بنجہ فقیر پانند و کاپہو سار پین شاکر دہم  
 پیشک افغانی حزن میں ہی خفا تھی دل  
 دولت سرانی یار ہی دولت سرانی دل  
 بیل ہون کہ آدھین میں کما تھی دل  
 اوسکلا کما ہون میں کما تھی دل  
 لہذا خدائے عالمیہ خواہر و بر مغفوز و ز پر خلف نوا بنجہ فقیر پانند و کاپہو سار پین شاکر دہم  
 عدسہ شہزادہ دوست کونین ہی گر  
 نمودن سے لیلی پچی کی کیوں  
 دیاندا اگر کہین ہون ہی کیوں  
 قیومی ہی کما تھی دل  
 کما تھی دل  
 کما تھی دل  
 کما تھی دل  
 کما تھی دل  
 کما تھی دل

دیکھا ہے اس شغلہ آواز برق کے  
 سب سے پہلے پہل پہل کی بنا پہلی  
 سدا سے پہلے پہل پہل پہل پہل پہل  
 پہل پہل پہل پہل پہل پہل پہل پہل

بے نیام کتک است بی بی شاد است  
 شکر بی بی پیوستن شاد است  
 ان کا خون کی کوئی نہ ہزار گل لائی  
 بعد از چاہی بی بی عدا کی دل  
 لکھنؤ صاحب دیوان کردیم در زہر  
 مرزا حسن از لفظ از عیان نازدہ  
 ای نازدہ کوئی نہ ہستی انہما کی دل  
 ای نازدہ کوئی نہ ہستی انہما کی دل

نواب مرزا مظفر خان مصطفی ولد نواب محمد رضا خان بن مہدی علی خان صوبہ دار کراچہ شہزادہ

اب کچھ کچھ ضرور ہی صاحب دہلی دل مگر اگرین جواب کوئی ہی بجائی دل اویس وفا گناہ میں رکھنا و فانی دل اللہ کی کرم سی ہوئی یہ صفائی دل کہو یا گیا کہاں کسی کوئی دہنو بلائی دل	کینسا ند ہاں ہی شب فرقت سی لائی دل وہ ہاتہ اوٹھا اوٹھا کی کہتی ہیں تھیں خون ہو گیا مگر ترا شکوہ نہیں کیا آئینہ جانکرت خود میں فی لی لیا مصطفی تم اوکی چہر میں ہوگی کتک
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نواب سید محمد خان تھلکت نواب سراج الدولہ غیاث الدین محمد خان بہادر نیک نیک شہزادہ  
 نواب سی نواب نجف خان باشندہ فیض آباد مقیم لکھنؤ صاحب دیوان گرو شید خواجہ حید علی شہزادہ

یارب کسی بشر یہ کیسا نہ آئی دل کچھ مشغلہ ضرور ہی آخر برائی دل سینہ میں تخرمی سی نہ پہولا سائی دل کیونک یوفاتیا تو ہی ہی سزائی دل کہتی ہیں کائنات میں ہم کیا سوائی دل جو کہ ہمجا بجا ہتھاپی ہی سزائی دل حیرت فضائی آئینہ ہوگی صفائی دل کیونکہ کہوں بان سی جو ہی عائی دل ادبی وفاد کہاؤ گنا شکوہ وفائی دل	رہتی ہی الکی جان پہ آخر بلائی دل آئی دی میری جان کسی پر جو آئی دل تو ایکجا نہیں کی گلی سی اگر لگاسے جو کہ سلوک توئی کئی اس غیبی سی تا ب تو ان صبر و خرد کی چلیے سوراخ پرگنی کہ لہو ہوگی یہ گسا چندی یونہیں جوش یا ضت ہی آ گستاخیان میں بی ادبی کی کلام پی چہوڑا اگر اصل بی وفائیست فی ہی
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کراچی کی کسی کہتے با بانی  
 سنا بھی کوئی کسی جانی دل  
 بہتر ہی کوئی جانی جانی دل  
 ہونا کہیں کسی جانی جانی دل  
 آگاہی کوئی جانی جانی دل  
 بے نیام کتک است بی بی شاد است  
 شکر بی بی پیوستن شاد است  
 ان کا خون کی کوئی نہ ہزار گل لائی  
 بعد از چاہی بی بی عدا کی دل  
 لکھنؤ صاحب دیوان کردیم در زہر  
 مرزا حسن از لفظ از عیان نازدہ  
 ای نازدہ کوئی نہ ہستی انہما کی دل  
 ای نازدہ کوئی نہ ہستی انہما کی دل

بے نیام کتک است بی بی شاد است  
 شکر بی بی پیوستن شاد است  
 ان کا خون کی کوئی نہ ہزار گل لائی  
 بعد از چاہی بی بی عدا کی دل  
 لکھنؤ صاحب دیوان کردیم در زہر  
 مرزا حسن از لفظ از عیان نازدہ  
 ای نازدہ کوئی نہ ہستی انہما کی دل  
 ای نازدہ کوئی نہ ہستی انہما کی دل

بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح  
بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح  
بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح

بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح  
بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح  
بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح

ہی خوب دل کی حال ہی اگر خدا کی چاہو جلاؤ چاہو اسی خاک میں بلاؤ آتی ہی آہ آہ کی او از بزم سے روتی بہن بلیوں کو گرفتار دیکھ کر اوس شعلہ رونی ہو جلا یا ہی اس قدر مہمان ہا ہمیشہ غم جبر در با ہی اضطراب باعث تخلص محال عشق دل کسو دیکھی او نہ گئی دنیا سہی نمود	جز در داور کوئی نہیں کشتای دل ای جان میری پاس نہیں کہ سو ای دل ساقی فی آج توڑی ہیں کیشیشہا ہی دل ہمکو میں اپنی دل کی برابر پرائی دل پہلو میں ایک گگ کا شعلہ ہی جاتی دل آباد ساری عمر ہی ہی سرائی دل اسی ضبط آہ دیکھ کر تپنی نہ پائی دل کیوں آ رہی ہی قبر ہی آواز پائی دل
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیا تارا ہی نہیں جاتی دل  
آج جو با تارا ہی نہیں جاتی دل  
کیا چاک چاک نہیں جاتی دل  
بے نظری سے نہیں جاتی دل  
ماتہ رنگت سے نہیں جاتی دل  
دیکھا مال جاتی ہی نہیں جاتی دل  
ماتہ رنگت سے نہیں جاتی دل

لالہ دہشت را ہی ارضت لاله شکر لالہ  
برا و را موز را رہ کند لالہ ہار با شکر لالہ

کیونکہ تمہاری دہی مصفا کئی دل میری طرح کسی یہ تمہارا جو آتی دل درا خون پہ داغ صدی پہ صد او ٹھہری میں گم میان کروں جہرین آپہ نہرو صبح عذار و گیسوی شگون دکھا ہی تشبیہ دی ختن ہی اوسی یا خطا کہا بوسہ اگر ملے گل خسار بار کا کہیں مقام صدمہ او غور اوسے	اس درجہ ہی صفا کہ پہلے ہی دل سیلی ہی پر رکھی تاتہ کہو تاتی ہی دل دیکھیں ابھی یہ اور نہ کیا کیا دکھا ہی دل کیا خوش معون گر کسی یہ تمہارا ہی دل صدی یہ رات نکلی کہانتک دکھا ہی دل بل کر رہی ہی رقت ہوئی کیا خطای دل شادی ہی پر بہن میں نہ پہو لاسما ہی دل وہ دل نہیں ہی حسین ہو ہی خدای دل
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۵۵  
دیکھا ہی جان ہی جاتی ہی نہیں جاتی دل  
سو دہی ہی پادوں ہوئی ہی نہیں جاتی دل  
دیکھا ہی جاتی ہی نہیں جاتی دل  
دیکھا ہی جاتی ہی نہیں جاتی دل  
دیکھا ہی جاتی ہی نہیں جاتی دل

بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح  
بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح  
بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح

بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح  
بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح  
بہو بہ کورنی بہن لہذا کس طرح



دیکھو نہ ہی جو پوچھی پوچھی تیرا دام جنت میں ہے  
 دیکھو نہ ہی جو پوچھی پوچھی تیرا دام جنت میں ہے  
 دیکھو نہ ہی جو پوچھی پوچھی تیرا دام جنت میں ہے  
 دیکھو نہ ہی جو پوچھی پوچھی تیرا دام جنت میں ہے

قصر بدن سی کو چہ جانان میں جا ہی دل  
 ایسا نہو کہ فتنہ محشر جگاتی دل  
 جانبا زیون کی حسن کو جو ہر دکھا ہی دل  
 آیا اوسے سمجھتی ہیں جسوقت جا ہی دل  
 خاطر میں سلطنت کو یہی ہرگز نہ لائی دل  
 اب دل کہو اکی کہتی ہو کیوں با ہی دل

نقل مکان بغیر ہی بیمار کے لیے  
 یا تو خرام یار میں نالی میں رشک صور  
 خنجر کی زخم کہا ہی جو ابرو کا عشق ہی  
 عشاق کی ہی عقل ہی اولیٰ کییر کے  
 او شاہ حسن تیری گلہ کا جو ہو گدا  
 یہ عشق بد بلا ہی نہ سمجھے تم اسے

بہشت میں کبھی تیرا نام ہے  
 بے خبری میں کبھی تیرا نام ہے  
 بے خبری میں کبھی تیرا نام ہے

بہشت میں کبھی تیرا نام ہے  
 بے خبری میں کبھی تیرا نام ہے  
 بے خبری میں کبھی تیرا نام ہے

کافر ہو پیر کہی جو کسی سے لگا ہی دل  
 پہنان میں سیری سینی میں خاکر جا ہی دل  
 پہولانہ اپنی جامہ تن میں سما ہی دل  
 بند سب پہنسا ہی لطف کی پہنچ میں ہی دل  
 پر عشق میں بتوں کی ہی ہی ہو اسی دل

ایک بلا ہی عشق سی خان بچا ہی دل  
 جلنی سے استخوانوں کی روشن ہو آ ہی دل  
 بوسہ اگر ملے گل رخسار یار کا  
 اب دسکی ہو پونی کی توقع نہیں میں  
 جو یا اگر چہ پیر ہو ہی اور گیکہ شیا ب

شاہزادہ مرزا اہل الدین راہد ولد مرزا کا شمش بن مرزا سنیماں ٹکھوہ باشندہ لکھنؤ صاحب شہان گرو

شاہزادہ مرزا اہل الدین راہد ولد مرزا کا شمش بن مرزا سنیماں ٹکھوہ باشندہ لکھنؤ صاحب شہان گرو

کینو کینو نہ اوس پر سی نہ پہلا اپنا ہی دل  
 تار و زحشر ہوش میں ہرگز نہ آ ہی دل  
 اپنی شمش سی اسکو اگر کہینچ لائی دل  
 ہر دم جو بات بات میں اپنا جلا ہی دل

طرزین بناؤ کی یہ فقط میں برائی دل  
 اک شب اگر نصیب ہو جام معی وصال  
 چہت جا ہی جان زلف شب غم کی دام سے  
 اوس برق و ش کی ہم میں کیا جان کہو ہی

خود اپنے شمش سے تیری باز ہی دل  
 خود اپنے شمش سے تیری باز ہی دل  
 خود اپنے شمش سے تیری باز ہی دل  
 خود اپنے شمش سے تیری باز ہی دل





ای سو ز بندایان بری بویا دل  
 کی کو رنگ دلبری کی کیا دل  
 تیراں سپهر باشده ای سپهر  
 فی اهل صبح کی ہنسنا ای دل  
 رو تا ہون جی جی ای دل  
 شازدہ کر دو قافز ز غم ای دل  
 شاعرانہ مزار غم ز غم ای دل  
 مسکرتی غم ز غم ای دل  
 مزار غم ز غم ای دل  
 ای دل غم ز غم ای دل

گو تیرا سپہا پنت ہی آسمائی دل  
 عزت بر ہی دو چندا ہی ہو بہائی دل  
 آجاتی تاز بان اگر مدعا ہی دل  
 چو بائی بنکی آج چلی ہی ہوا ہی دل  
 گو ننگے کی طرح دل میں ہا مدعا ہی دل  
 دانستون پسینا آئینکا ہی آسمائی دل  
 ہی خیر اس میں اپت بہت شر اوہائی دل

ممکن نہیں ہی دانہ خال تیان ملے  
 پانچیری یہ جنس بیدار ہون جو آپ  
 سوز و رون سی شمع کی مانند جل وہی  
 یجائی گی اوڑا کی کہہ دیکھی ہی ہمیں  
 اندری رعب حسن میں کچھ ہی کہسکا  
 مشکل ہے سخت دانہ خال تیان کا عشق  
 بلجائی اوں ہی ہی یہ تسخیر آج ہے

محبت کی علی محمد خان جلی ولد قائم علی خان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاکر نواب مظاہر صاحب آسم

یاربے خود چلی جو کیسکا جلائی دل  
 کیا کیا میسر آتی ہمیں آشنائی دل  
 بکھلا نہ کوئی آج تک مدعا ہی دل  
 کس طرح ای بتو مرا گہرا نہ جانی دل  
 کافر غنواب جو کوئی کسی سگائی دل  
 کیا خوب ملکیا ہی مجھی خونہائی دل  
 دشمن نہیں ہی گوئی ہمارا سوائی دل  
 ناحق ہنسنا یا آپ فی مٹی بہائی دل

جلئی سے رات دن کی ہی ہی دعائی دل  
 اندوہ و یاس و درد و غم و دوری صنم  
 بہتات آسمان شکر کی ہاتھ سے  
 تنہا یہ ناز و غم کی لاکھوں چڑا ہیان  
 اک بار ہنس گئے تھی خدائی بجائی جان  
 کا نہا دیا جنازی کو قاتل فی بعد قتل  
 شکوہ نہیں ہی کچھ فلک پیری ہمیں  
 ان کافروں کی کاکل چان میں ہی لو

مولوی عبدالکریم سوز خف مولوی امام بخش صہبائی باشندہ دہلی

ای دل غم ز غم ای دل  
 مزار غم ز غم ای دل  
 مسکرتی غم ز غم ای دل  
 شاعرانہ مزار غم ز غم ای دل  
 شازدہ کر دو قافز ز غم ای دل  
 رو تا ہون جی جی ای دل  
 فی اهل صبح کی ہنسنا ای دل  
 تیراں سپهر باشده ای سپهر  
 کی کو رنگ دلبری کی کیا دل  
 ای سو ز بندایان بری بویا دل

ای دل غم ز غم ای دل  
 مزار غم ز غم ای دل  
 مسکرتی غم ز غم ای دل  
 شاعرانہ مزار غم ز غم ای دل  
 شازدہ کر دو قافز ز غم ای دل  
 رو تا ہون جی جی ای دل  
 فی اهل صبح کی ہنسنا ای دل  
 تیراں سپهر باشده ای سپهر  
 کی کو رنگ دلبری کی کیا دل  
 ای سو ز بندایان بری بویا دل

ای دل غم ز غم ای دل  
 مزار غم ز غم ای دل  
 مسکرتی غم ز غم ای دل  
 شاعرانہ مزار غم ز غم ای دل  
 شازدہ کر دو قافز ز غم ای دل  
 رو تا ہون جی جی ای دل  
 فی اهل صبح کی ہنسنا ای دل  
 تیراں سپهر باشده ای سپهر  
 کی کو رنگ دلبری کی کیا دل  
 ای سو ز بندایان بری بویا دل









میلوی غزلان غزلیں از غزل و زلالی  
ننجد کجا ہے پہلو میں تیری بجائی  
مزا علی گل کی از زمین تخلصی  
میں دیکھو اس نہیں اپنی بات کہ

پہلو میں درد تہا ہی اب تو بجائی دل	وہ دن کہاں جو یاری سہمی سہمی ہنکار
کہتی ہیں ہمت عشق کو صغر نہایتی دل	سچ فراق و بشاردی وصل اسکی ساتھ ہی

عبدالحی میرخان آپا دولہ غلام بہر خان باشندہ لکھنؤ پرجہین غزل کی لکھا ایک یون شی گردنا سچ

وہی شمع و فراق میں کبتک جلائی دل	کوئی کہان سی غم کی اوٹھانی کو لائی دل
نکلے جو اپنی جان تو آرام پائی دل	مکن نہیں فراق میں بی موت پہن کی
کی سچی منت ہاتھ کسیکا جو آئی دل	اس فکر میں ہمیشہ حسینان و بہن
یار بگ کسی بشر کا کسی پر نہ آئی دل	سب آفتیں ہون یہ مصیبت ہو ہے
تک تک غم فراق کی سدھی اوٹھائی دل	یارب ہو اونسی وصل سچ با ای پائی جان
آپا داس غزل میں نہ کیونکر گائی دل	فراموشی و سکی آئی ہی محروم فکر ہے

عبدالکریم خان حنا ولد سرور خان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاعر و سروریر تہا

کیسا یقین چہ ت کیا اپنا ہاتھی دل	کیا دخل بہر کی کو تہ کیسوسی آئی دل
خیر شربت تو سال نہیں ہی وائی دل	کہد و یہاں سی جات میں طبعو نکو پی خون
او سکی ہی سنز ہی جو مسی نکاتی دل	روتا ہوں میں تو کہتا ہی تہسکدہ شکر دل
جہنگرا کہیں چکی مری پہلو سی جاتی دل	جب تک رہی کا یہ میں ہو نکا عداوت
سینی کو کوئی چہرے کیونکر دکھائی دل	او بس گل کو واضح د لگا ہمار ہی تہنہ ہیز
وہ دن پہرائی اہن کہہ میں چون لائی دل	نہندی کا شوق اوسن خود میں کو پہن
لیکن ہوانہ کوئی ہی جا چتہ دوائی دل	کس کس حسین ہی ہم نہ خسا ملتی ہو

اتنی کسک سے اس میں انائی دل  
عبدالکریم خان حنا ولد سرور خان  
عبدالحی میرخان آپا دولہ غلام بہر خان  
میں دیکھو اس نہیں اپنی بات کہ  
مزا علی گل کی از زمین تخلصی  
میں دیکھو اس نہیں اپنی بات کہ



اشان نہیں ہی ہو لگا لگا جلا وادا  
مکن نہیں جو جاہی اب با برہا درا  
لو سولی اپنی کور پیو نہ غلام ہا درا  
تو نہ درد نہ فشریبی اینا ہا درا  
اور وہی ای حرمین اپنی کور پیو نہ غلام ہا درا  
دہلہا وہ اپنی کور پیو نہ غلام ہا درا







ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که  
 ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که  
 ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که  
 ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که ای دل کجاست که

مهرش زنده مرزا محمد سجندر قدر بهادر متخلص مدبر سپهر خلف مرزا محمد خورشید قدر بهادر قصیر باشد

معلوم ہی نہیں کہ کھان بہول آئی دل  
 پروانہ وار جسٹی نہزار دن چلائی دل  
 منہدی پتہ تیری پس کی اگر جہی چہائی دل  
 مثل سپند خوب ہو گروہ جلائی دل  
 فریاد کیون نہ عشق میں ہلکو بنائی دل  
 پہلو میں رکھدو سنگ جہاجت بجائی دل  
 جادو کی طرح چاہی عیش جگائی دل  
 بوتل ہی سیکشی کی بغل میں بجائی دل  
 پاؤں سے نلکی دیکھو رنگ فاتی دل  
 بی در دیون سے تم نہ کہا پوری دل  
 کچھ دی لگی نہیں جو کسی سے لگائی دل  
 پہر دل تہ دین کسیکو اگر ہر کی لائی دل

دل ہو تو کچھ بیان کرین باجرائی دل  
 دسوز جانتا ہی اوسے شمع رو کو یہ  
 چوٹی نہ تیری ہاتہ سے دزد خالی طرح  
 اوس شعلہ وکی خالی پہ عاشق ہوا تو  
 شیریں لبی سے غیرت شیریں اگر تو ہم  
 راجت سے کام کچھ نہیں میں نہج نہت ہوں  
 بیچہٹ سے بڑھکی یاریہ زلفون کی ات  
 ساتی یہ مثل نامہ اعمال ہے سیاہ  
 زایل جو چارون میں ہو رنگ خاناہیدہ  
 دل تگڑی خدائی دیا ہی ہو ڈور و  
 شکوہ جسا کا سنگی یہ کہتی میں نہد سے  
 تدبیر اب یہ سوچیں میں تدبیر خوب ہم

شاہ خاتم غلام احمد فضل خورشید اہل عالی حالی بن شاہ جہاں صاحب آوارہ الکاتبین ازل میں شاکر بادشاہ

ہی روشنی ختم رسد شنائی دل  
 اپنی پر آپ سایہ کفگن ہی ہائی دل  
 عرش آشیان ہوا ہی ہا ہا ہائی دل

کیونکہ اوسے عزیز تر کہی خدائی دل  
 اقتدری اوج سلطنت بی بہائی دل  
 ہی بادشاہ مملکت دو جہان عیشی دل

ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ  
 ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ  
 ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ  
 ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ  
 ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ  
 ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ  
 ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ  
 ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ

ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ  
 ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ  
 ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ  
 ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ ای دل کجاست کہ



ہوا ہی جسکی اسکو بامرا دل  
 ہر خیال میں تازہ سلاوئی بیا دل  
 نہ تھا کوئی اسکی کا آشنا دل  
 عیب دیکھ کر موم صیبت دہلی  
 بلا سارے گریہ میں پڑ گیا دل  
 اوس زلف کا کونین بستا دل

سرخن فہمی کا اب دعویٰ ہی تو کھو	کہ نہا فہمی سے جنگی ہو خفا دل
خصم نظر کیا کہین اور کیا پڑھیں	کہ ان باتوں سے بالکل بچ گیا دل

شیخ وزیر علی وزیر ولد حسین الدین احمد خلیفہ باشندہ بگرام صاحب دیوان گروندشی احمد احمد قادیان

ہوا ہی جسکی تپ سرب تدا دل	ہماری ہاتھ سے جاتا رہا دل
مری رونی پہ منسرایا یہ ہنسکر	کہان تھا یہ بتا کب تھا ترا دل
مڑ ہونڈہ اوسکو وزیر صبر کریشہ	کسی عیار فی والاحیا دل

افتخار الدولہ مزار حاجی قمر ولد منشی مزار جعفر باشندے لکھنؤ صاحب دیوان گروندشی قادیان

ہوا قاتل مرا جسکو دیا دل	گئی جان بھی اوسی دم جب گیا دل
مزار اس ہو فاسے کا تو پاتا	اگر ہوتا مے پس میں مرا دل
مشرطائف الفت سی کدن	یہ سینا کہ جگر گیا دل

شیخ فضل علی مرحوم شاہ صاحب دیوان شاگرد غلام مہدانی مصحفی

بنا ہی برق و شش دونو کا گیا دل	میرا بچپن تیرا چلبلا دل
نہیں سنا کہی وہ درد دل کا	عجب تہی درد کی پالی پڑا دل
عجب ٹبخت وہ ساعت تہی شای و	لگا تھا جس گہری اوس سہی اول

میر محمد حیات مرحوم ملقب تربت قلی خان حسرت عظیم آبادی

عجب ہم عشق میں روتی رہی ہا	پس بجا ہے نہ اسی ظالم ترا دل
میر فتح الدین مرحوم ماہر باشندہ دہلی شاگرد رشید مزار رفیع سواد	

ہوا ہی جسکی تپ سرب تدا دل  
 مری رونی پہ منسرایا یہ ہنسکر  
 مڑ ہونڈہ اوسکو وزیر صبر کریشہ  
 ہوا قاتل مرا جسکو دیا دل  
 مزار اس ہو فاسے کا تو پاتا  
 مشرطائف الفت سی کدن  
 بنا ہی برق و شش دونو کا گیا دل  
 نہیں سنا کہی وہ درد دل کا  
 عجب ٹبخت وہ ساعت تہی شای و  
 عجب ہم عشق میں روتی رہی ہا  
 میر فتح الدین مرحوم ماہر باشندہ دہلی شاگرد رشید مزار رفیع سواد  
 میر محمد حیات مرحوم ملقب تربت قلی خان حسرت عظیم آبادی  
 عجب تہی درد کی پالی پڑا دل  
 لگا تھا جس گہری اوس سہی اول  
 عجب ہم عشق میں روتی رہی ہا  
 میر فتح الدین مرحوم ماہر باشندہ دہلی شاگرد رشید مزار رفیع سواد  
 میر محمد حیات مرحوم ملقب تربت قلی خان حسرت عظیم آبادی  
 عجب تہی درد کی پالی پڑا دل  
 لگا تھا جس گہری اوس سہی اول  
 عجب ہم عشق میں روتی رہی ہا  
 میر فتح الدین مرحوم ماہر باشندہ دہلی شاگرد رشید مزار رفیع سواد  
 میر محمد حیات مرحوم ملقب تربت قلی خان حسرت عظیم آبادی

میر محمد حیات مرحوم ملقب تربت قلی خان حسرت عظیم آبادی  
 میر فتح الدین مرحوم ماہر باشندہ دہلی شاگرد رشید مزار رفیع سواد  
 میر محمد حیات مرحوم ملقب تربت قلی خان حسرت عظیم آبادی  
 میر فتح الدین مرحوم ماہر باشندہ دہلی شاگرد رشید مزار رفیع سواد



چلتا ہے ہر جگہ اور ہر جگہ  
 ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ  
 ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ  
 ہر جگہ ہر جگہ ہر جگہ

مولد دہلی مسکن لکھنؤ مدفن چھپنا پٹن مندر اس کے تالیف تصنیف ہر دیوان یادگار ہیں شاگرد

مہاری یاؤن ہی رات دن ہمارا دل	ہماری یاؤن ہی ہی کہی تمہارا دل
بغل میں پالنی کا ہتھاسلوک آہ سی	ہوا ہی دشمن جان دو تو ہمارا دل
کیسی جانی سی کیا سیکس کھین اپنی	کہ صاف کر سی گیا ہمسی بکنارا دل
حقیقت اپنی کہوں کسطح کیا رہی آہ	نہین ہی بات کی کرنی کا جھکوارا دل

موجودہ سخی شاعر با تمکین سعادت یار خان مرحوم رنگین خلف طہاسخان تورا  
 باشندہ شاہجہان آباد صاحب یوان بختہ و سخی اور حکایات رنگین اور فرسنادہ شاگرد ہیں شاگرد

روشن بسان ہر ہی ہر ایک داغ دل	یار و نہوئی کیونکہ خاک پر داغ دل
ساتی ہر شتاب پی کوئی کب تک	بہر بہر کی اپنی خون جگر سی ای داغ دل
خوشی شمع کی ہوا سی نہ چراغ کی	فانوس تن میں جسکی ہو روشن چراغ دل
یون چاہی کہ شہر ہو رنگین پو دخل کیا	جب تاکت ہوئی گوشہ امن و فراغ دل

شاعر نامہ مار میر محمدی مرحوم سیدار باشندہ دہلی صاحب یوان شاگرد و مرقی قلی خان قراق

بہر کا ہی آدہ ہر سی چون شعلہ داغ دل	روشن دم صبا سی ہوا یہ چراغ دل
ساتی چمن میں تو جو نہ تھا یاد کرتے تھی	خون سی بزنک لالہ ہر امین ای داغ دل
بہاتی نہیں ہی باس کسی گل کی لہجہ صبا	اوس گل کی بوسی ہی میطر داغ دل
دنیا کی فکر ہو تو فراغت محال ہے	جو محو یاد حق ہیں او نہیں ہی غم دل
ہی لطف دید کیسی گل داغ امین میں	ہر دم بہار تازہ و کیا تا ہی باغ دل

اندا آفتاب داغ دل  
 ای ورا کی بیکہ گل داغ دل  
 ای ورا کی بیکہ گل داغ دل  
 ای ورا کی بیکہ گل داغ دل

۲۶۶  
 ای ورا کی بیکہ گل داغ دل  
 ای ورا کی بیکہ گل داغ دل  
 ای ورا کی بیکہ گل داغ دل  
 ای ورا کی بیکہ گل داغ دل

ای ورا کی بیکہ گل داغ دل  
 ای ورا کی بیکہ گل داغ دل  
 ای ورا کی بیکہ گل داغ دل  
 ای ورا کی بیکہ گل داغ دل









بانی کشتون کی یاد میں  
 کلمہ لائے ہیں کہ تیرے  
 کیا لکھتے تھے کہ تیرے  
 ہر نام کی یاد میں  
 بلکہ آپ کی یاد میں  
 نہ لکھی جائیں  
 یہی ہے کہ ہر نام کی یاد میں  
 ہر نام کی یاد میں  
 ہر نام کی یاد میں  
 ہر نام کی یاد میں

مجھ عابد مرحوم دل بردار محمد روشن خوش مولد مسکن کجا عظیم آباد اولاد میں حضرت امی اگر

تیرے لفظوں میں پھنسا دل ہی تقصیر ہوئی	تقد جان لہجی حاضر ہی گنہگار تھی دل
---------------------------------------	------------------------------------

مہربان خان مرحوم رتند سپر خواندہ نواب محمد بخش خان گنگش تیسرے خ آباد صاحب جوان شاگرد

دیکھ کر دیدہ خونبار مری زاری دل	ایسی ہی دہی دہی کہ بہو لائیں گنہگار تھی دل
---------------------------------	--------------------------------------------

درود دل کہ مجھ جی تیا ہی نہایت پیرب	تجہ سوا کسی کہوں اپنی مین بہار تھی دل
-------------------------------------	---------------------------------------

وزد تھی دل پہ تری زلف فی باند ہی ہی	اس شتاب زمین ہو کسی خبر داری تھی دل
-------------------------------------	-------------------------------------

غم نہ دکا تو کرا ہی رتند بقول سودا	ایک غم ہو وی تو ہو سکتی ہی غم داری
------------------------------------	------------------------------------

علی حسین خان مرحوم اندوہ خلف شمس الدولہ بارگاہ قلیخان دہلی شاگرد غلام محمد شاگرد

کس سے دنیا میں کہوں چشم مدد گار تھی دل	جز غم دوست کسی فی ہی نہ کی گار تھی دل
----------------------------------------	---------------------------------------

وانہ خال نہ دکلا ہمیں کافی ہی فقط	دام گیسو ہی ترا بہر گرفتار تھی دل
-----------------------------------	-----------------------------------

سر دشمن کو میں آندوہ ملون مثل گل	اسد اللہ سردگر بہ مدد گار تھی دل
----------------------------------	----------------------------------

سید مرزا عشق ولد محمد مرزا انسن باشندہ کچھ تو صاحب جوان شاگرد اپنی الدا صاحب

خضر سے تم نہو قصہ بیمار تھی دل	طول گیسو ہی مگر طول گرفتار تھی دل
--------------------------------	-----------------------------------

کل نہ ہم ہوئی مسیحا نہ یہ بیمار تھی دل	آج پیس اور ہی تکلیف پستار تھی دل
----------------------------------------	----------------------------------

اشک پر اشک عیادت کو چلی آتی مین	وقت آخر ہی ترقی یہ ہی بیمار تھی دل
---------------------------------	------------------------------------

جاگنا ہجر کی اتونکا ہوا باعث خواب	صبح محشر کو ہی ممکن نہیں بیدار تھی دل
-----------------------------------	---------------------------------------

نہ چہا لاکہ شہید دن مین ہی کشتہ تیرا	ہر گل جسم مین ہی بوی فادار تھی دل
--------------------------------------	-----------------------------------

دیکھ کر دیدہ خونبار مری زاری دل  
 درود دل کہ مجھ جی تیا ہی نہایت پیرب  
 وزد تھی دل پہ تری زلف فی باند ہی ہی  
 غم نہ دکا تو کرا ہی رتند بقول سودا  
 علی حسین خان مرحوم اندوہ خلف شمس الدولہ بارگاہ قلیخان دہلی شاگرد غلام محمد شاگرد  
 کس سے دنیا میں کہوں چشم مدد گار تھی دل  
 وانہ خال نہ دکلا ہمیں کافی ہی فقط  
 سر دشمن کو میں آندوہ ملون مثل گل  
 سید مرزا عشق ولد محمد مرزا انسن باشندہ کچھ تو صاحب جوان شاگرد اپنی الدا صاحب  
 خضر سے تم نہو قصہ بیمار تھی دل  
 کل نہ ہم ہوئی مسیحا نہ یہ بیمار تھی دل  
 اشک پر اشک عیادت کو چلی آتی مین  
 جاگنا ہجر کی اتونکا ہوا باعث خواب  
 نہ چہا لاکہ شہید دن مین ہی کشتہ تیرا  
 ہر گل جسم مین ہی بوی فادار تھی دل

سید مرزا عشق ولد محمد مرزا انسن باشندہ کچھ تو صاحب جوان شاگرد اپنی الدا صاحب  
 خضر سے تم نہو قصہ بیمار تھی دل  
 کل نہ ہم ہوئی مسیحا نہ یہ بیمار تھی دل  
 اشک پر اشک عیادت کو چلی آتی مین  
 جاگنا ہجر کی اتونکا ہوا باعث خواب  
 نہ چہا لاکہ شہید دن مین ہی کشتہ تیرا  
 ہر گل جسم مین ہی بوی فادار تھی دل







منگ ای ناز که ایستادش تو ای پادشاه و تو ای  
 خالی از کجاست که ایستادش تو ای پادشاه و تو ای  
 خالی از کجاست که ایستادش تو ای پادشاه و تو ای  
 خالی از کجاست که ایستادش تو ای پادشاه و تو ای

هماری درد لوسی یقین گاه بود جاو یقین ہی منزل مقصود که اب میں پنج جاو لبون پر چرخین دم خیم اصل ہی ہر دم نہیں متا پتا دہو نہ ہون کیان سبخت حیران ہون غلام ساقی کوثر ہون میں گلزار ہستی میں خیال اپنی گنا ہو سکا جو آجاتا ہی شاعر	مہارا بھی کسی پر ہی گرامی بندہ پر وہ دن ہو ای عشق کی وہ میں مثال خضر بہر دل یہ صدی کیوں دیکھائی تہ نہ آجاتا جو دل چو اگر لگی یادہ بہت میری ہی کیوں نہ کر دل نہ کیوں ہر دم ہی ست شرب عشق حیدر دل تو سینی میں ہمار کی گئی گنا ہی تہر دل
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

چو دل بجا دل میں رہتی جاو  
 صوبی ای اور کسی طرح کو دوران  
 پونچھی تو با پیش مرعی ای ہی تو  
 اس میں اگر خیال رہی زلف پار کا  
 تو شک بید ہی میں کہوں کون  
 کیا جا بلکہ کون شخص مرعی دل کو لیا  
 و کس طرف میں کہوں چہ جو تو

مرا ابرتم علی جو وقت باشندہ کہند صاحب دیوان شاگرد میان قلندر شمس جرات

دیا اک بوسہ پنہان اوسنی بہکوات لیکر دل تجھی پہلو میں پالا تھا اسخی خاطر اسخی خاطر ہی کل بیٹی ہی ہی تی میری دل میں ای حقیت گیا جو کو چہ دلبر میں ان اور ہی تما شاتھا لگا کرنی تجسس میں تو یہا ایک گوشہ میں لگا حسرت سی بجو کہ مٹی ہ اور میں اوسکو	سو ہم ہی یہ سمجھتی ہیں حسابستان دل کیا رسوا مچی تو فی سنگر دل سنگر دل کہ مال و نہن میں مجھی گیا ہی ہ ملکر دل پڑی ہی سیکڑوں اوسجا خاک خونین دل پڑا ہی کا بصد غرت ہر اجھی ارمضطر دل دل من گریہ برین کر دوسن ہم گریہ ہا دل
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تیرے دلور دیر اللات نظر غلیظ ان کا رسم  
 غلف مودعی علوی باشندہ مومن ہی بیار رسم  
 مینم کہوتیک دیوان فانی دیوان ہی بیار رسم  
 لالی ہی جو سو ہی جن چوچو سنہ دل  
 آئی خدا کی کسی ہی چوچو سنہ دل  
 قی پو پڑی تو قبیلہ نامت یہ کہ نہیں  
 ہر وقت سوی کہتے ایروستہ کہ نہیں  
 طاقت کہاں کہتے ایروستہ کہ نہیں  
 کسوں کون کر ہی ہا

مرا احسن حوم حسن ہوی کھلی تنگ گرد ضیائی کی ہی بعد مرزا رفیع سودا ہی مشورہ سخن ہا

خاک چمن میں کسی ملے آرزوئی دل جو دل وہاں گیا سو وہ مٹی میں مل گیا	جو غنچہ یان کہلی ہی تو آتی ہی بوی دل تیری گلی میں خاک کروں جستوی دل
----------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------

کسوں کون کر ہی ہا  
 کسوں کون کر ہی ہا  
 کسوں کون کر ہی ہا  
 کسوں کون کر ہی ہا

شیخ پیر شمس و خلف حکیم حیات اللہ قلاش باشندہ کا کوری مقیم کہند صاحب دیوان شاگرد مصنفی

دنی عدوی پینہ تو سید عدوی  
 رفتنی عضو عضو  
 اپنی نود نون سی تو ہم ہا  
 حاجی طواف کہ ہم ہا  
 درنا ہون خاک میں نہ ہا  
 بیجان نہ ہا  
 کسوں کون کر ہی ہا



Handwritten text at the top of the page, including the title 'کھوٹا غم فراق فی شاہد گلہ می دل'.

آواز نالہک نہیں آتی جو ایسی سیر

مرا مٹھرا عینا سس نچر ولد مرا چیدر باسندہ لکھنوشاگر دے سب روز صبا

اگر کے گرم سی پیری آبروی دل

دیکھا کہ ہنچ چشم تر م سی سوی دل

طرح سی ہنسون نہ میں خاک طرح

دست سی دور تا ہوں میں یہید دل میں

حدیسی سوا جو ہجر میں باقی میں بقیر

بشدا ایک جوسی پہ اب ہوتی ہوخفا

ای نچرا و سکی کوچی مگڑنا نصیب ہو

سیر حرس شہر ار دلہ میر معصوم علی متوطن لکھنوشاگر د مزا علی بہار

سن لے اگر وہ دل سی بہین گفتگو کی

ساقی ہی می ہی ابر ہی سامان عیش ہی

دینا تم آکی غسل و کفن مجھ کو ای بتو

ایسا نہ ہو کہ نہ سی کیلجا نخلی پڑے

پہلو میں آکی بیٹھ گئی آپ بی طلب

پہنک جائیں برق شعلہ آواز در سے

ہنس نہیں کی ای قرار وہ کہتی میں غیر

بر آتی ایک عسکری سب آرزوی دل

تیر ہی پھر خاک ہے سب آرزوی دل

یہ رہے خجائی بعد فنا آرزوی دل

حضرت تریب شاہ غائب غلبہ کی

کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال

نہ کمال پچھتے تو آتی کی یہ کمال





شاہ قدرت اللہ دوم ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

خواجہ امامی مرحوم امامی اور خواجہ شیخ شمس الدین مہر آبادی شہدائے کرام

کیونکہ امامی گیارہ نازل

مرد پیر شیخ احسان اللہ تو قیوم و لہ شیخ محضر ابن غلام سرور مصنف قاف نامہ تمولین حضور مقیم لکھنؤ صاحب دیوان

ہو چکا جس فیصلہ دلکا اب ہی ایسی معاہدہ دلکا ویکسی کسی فتح ہوتی ہی عشق سنی ہی مقابلہ دلکا

سخت یوں تنگ کسی تازہ سسکی گی کروں گلہ دلکا عشق کی فرخ منزل ہی جہان تنگ حوصلہ دلکا

پار تو خط کی بارہ لوجی سے ہوا پر زری فراسلہ دلکا روز شب بجر بادیں تعمیر آہ و نالہ ہی مشغلہ دلکا

جامہ دوران نوابیر الملک سید وستان مخیر محمد علی خان عزیز زانی مآلات نواب صفد لدیو جھانور

آصف تخلص نواب شجاع الدولہ صاحب دیوان ہندی و فارسی مہر فیض آباد نون

بڑی شکوہ سی جاتا ہے قافلہ دل کا اچکی کارو بر و کس کے معاملہ دل کا

شاہزادہ مزا سلیمان شکوہ بہادر معفور سلیمان تخلص حضرت شاہ عالم آقاب مقیم لکھنؤ صاحب دیوان

کہاں ہی شیشہ می محتجب سے ڈر مری بغل میں جہلکھا ہی ابلہ دل کا

نواب بیکم صا حیرہ وجہ نواب الدولہ بہادر مقیم فیض آباد

بیان میں کس سی کروں جا کجا ب گلہ دلکا یہ دلکا دل ہی میں ہو ویکا فیصلہ دلکا

رای چند ولال نجاتی شاوان نائب مین حیدر آباد و کہن باشندہ را می ملی توابع لکھنؤ

ملا کی گیسوی دلبر سے سلسلہ دل کا عجب بکھپری میں ڈالا معاملہ دل کا

در ویش کا حاجی شاہ محمد وارث مرحوم وارث الہ آبادی گروا و خلیفہ شاہ قطب الدین صاحب جنڈیون

پڑا ہی سنگید لو نسی مقابلہ دل کا نہ ٹوٹ جا ہی میں رہتا ہوں ابلہ دل کا

بہا ہے ہوش کی انکھون ہی ابلہ دل کا

بہا ہے ہوش کی انکھون ہی ابلہ دل کا

بہا ہے ہوش کی انکھون ہی ابلہ دل کا

بہا ہے ہوش کی انکھون ہی ابلہ دل کا

بہا ہے ہوش کی انکھون ہی ابلہ دل کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا

شاہنشاہ ہرات کا  
شاہنشاہ ہرات کا

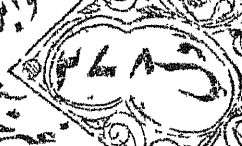


ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کیوں کہ یہ نہیں تھی تو ہمای قافلہ دہکا  
 اسی اور اسی کے لیے ہوا بہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد

<p>حباب سی کہیں نازک ہی آبلہ دہکا                  نکالا خوب ہی قافلہ فی حوصلہ دہکا                  ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد                  کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد</p>	<p>ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد                  کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد                  ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد                  کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>تو خدا پہ نہ رکھو معاملہ دہکا                  ہون سی ہی متعلق معاملہ دہکا                  چلو بلا سی اگر ہی یہ آستین کاسا پ                  خیال لفت میں سینہ پہ سانپ تہی بین                  سنون تہاری کہ اپنی کہوں چھتھت چال                  خدا یہ نالہ و فریاد سازے وار کرے                  بہتک کی کوئی گیا ویر کوئی کہے                  میں عشق قدیم الف کہین چکا ہوا ہون                  کیسی زلف تہی بزم کہی ہوش و جوان                  نگران رسید و کوا باغ و بہاری کیا کام                  زمانہ اور ہی او با شیعہ کوا وقت نہیں                  یہ کس قسم کی محبت میں متر سا پیا                  کمال یار کی ہاتھوں جلا ہون میں ہی گر</p>	<p>برا پہلا یہ میں ہو جائی فیصلہ دہکا                  خدا ہی حشر میں ہی ہو جو فیصلہ دہکا                  بغل میں پال کی میں کیا کوئی گلیہ دہکا                  وہاں مار کا چھالہ ہی آبلہ دہکا                  تمہیں ہے میری شکایت مجھی گلیہ دہکا                  کہ دگی ہی ہماری یہ شفتلہ دہکا                  عجیب بہول پہلیان ہی مرحلہ دہکا                  میں زلف یار سی کہتا ہوں سلسلہ دہکا                  لٹا ہی شام کی رستی میں قافلہ دہکا                  نہ اب وہ جوش طنیت نہ ولولہ دہکا                  نہ وہ مزاج ہمارا نہ حوصلہ دہکا                  ہوا جو عرش خدا سی مقابلہ دہکا                  تہیں کی سب سے پہولایہ آبلہ دہکا</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد



ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد

ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد  
 ہوا بہی اور سکی لئی نوک رخاری ہی زیاد  
 کئی کئی بار سے ہوا بہی زیاد

نصرت آید ہون تو تیری ہی دیوان خاطر میں  
 چہ ہے جو میں دن رات مشتعلہ کا  
 نہ حرف تکوئی کا آبا زبان ہوا دم مرگ  
 عین زبیر سے طبعیت کا حال ہوا  
 زبیر سے طبعیت کا حال ہوا  
 زبیر سے طبعیت کا حال ہوا

نواب لایت علیخان خلعت نواب حمید علیخان اولاد میں شیخ الحدیث الامام ہادی کی شہید

جو ابلی بار ہوا اس سے فیصلہ دکا	کرین کے پہلے کسی سے معاملہ دکا
فلک کی طرح سی اور منجبین کی فرقت میں	ہزاروں رنگ بدلتا ہی آبلہ دکا
سہا کر اب ہمیں صیا وصل گل آئی	فقس میں اب تو ہوا تنگ ح صلہ دکا
بہنگ ہی ہی مری وح بعد رون ہی	مٹا جو کوچہ قائل میں قافلہ دکا
نہیں ہی سینی میں اچان خاک تک باقی	تیا ہی آتش فرقت فی فیصلہ دکا
یہ اختیار ہی جسطح فیصلہ کیجے	تمہاری ہاتھ ہی اب تو معاملہ دکا
ضیح شاہ ولایت پہ جاکی پوسہ دی	ولایت اب یہی باقی ہی جو صلہ دکا

شیخ جعفر علی شہر ہاشمہ کشتو شاگرد اصغر علیخان شہم دہلوی

بلای عشق سی پہر تی مقابلہ دکا	بڑا ہوا ہی کچھ انروزوں جو صلہ دکا
شب فراق کو میں نی تڑپ تڑپ کاٹا	نہ پہوٹا جس پہر ہی ظالم یہ آبلہ دکا
کہان ایسہ رہائی اسیر الفت کو	ہوا ہی سلسلہ زلف سلسلہ دکا
مفصلہ ہی بہت ہم میں اور اشکوین	پڑا ہوا ہی بہت دور قافلہ دکا
بجا ہی ہی کہ اجاب لی بہت چاہا	ہوانہ او سے قمر کیم معاملہ دکا

پودہری حسام الدین حسام خلف چودہری جلال علی شہد سلیم پور پرگنہ گوسائین گجر

نہ کسطح ہی ہی چہر کے آبلہ دکا	ہوا ہی تیر گچھ سے مقابلہ دکا
پہ کسکی آتش لب سی ہی سینی میں سوزش	کہ ہی بصورت غاب آبلہ دکا

مرا غازی الیومین حدیثی کا  
 شہید کا کہنہ صلاحت میں شیخ الحدیث الامام ہادی کی شہید  
 بہلاقین کس سے کرین کلمہ دکا  
 شب وصال یہ شہر اس سے فیصلہ دکا  
 نکا اور دو دگر بمان آہ سوزان کے  
 ملاویا تری کیسے سلسلہ دکا  
 نکلان میں کبھی ایسے لیا کیسے تو سی  
 میں کاروان میں ایک نہ جو صلہ دکا  
 جس ہی نالوں میں یوں گا مقابلہ دکا  
 مرزا باقر اور ان کے شہداء اور علی اساتذہ دکا  
 حسن اللہ ولید بہادر شہد کا کہنہ صلاحت میں شیخ الحدیث الامام ہادی کی شہید  
 ہی عشق شہر جوکان جو مشغلہ دکا  
 تو پیوٹ پہوت کی روی کا آبلہ دکا  
 حلاوتن ہی بجا سے کاپ یہ علم  
 جلاوتن ہی بنا کر میں ہی شہید  
 شہزادہ مرزا نور الدین بہادر شہید  
 علف مرزا کام جین بن مرزا سلیمان بہادر شہید  
 سلیمان بن مرزا سلیمان بہادر شہید  
 تاج محمد علی شہد اور نواب علی محمد علی شہد  
 تاج محمد علی شہد اور نواب علی محمد علی شہد  
 تاج محمد علی شہد اور نواب علی محمد علی شہد



ہوا ہی کالی بلا سے مقابلہ دل کا  
 خدا کی شان ہی دیکھو تو حوصلہ دل کا  
 یقین ہی کو ہی پھوٹا ہی آبلہ دل کا  
 نکلنی پائی نہ کوئی ہی حوصلہ دل کا  
 ابھی تو ہوتا ہی پیاری معاملہ دل کا  
 کیا ہی ایک اشاری ہی من فیصلہ دل کا  
 رہا ہی دل ہی من شہا ہی کی و توردل کا

یہ اوسکی زلفت میں جاتا ہی خیر ہویا ب  
 جگہ تو کیا ہی نہ کی جان ہی بتوں سی عزیز  
 جو ساتہ اشکون کی آتا ہی خون آنکھوں سی  
 سحر فی کی شب صلت میں اسقدر جلدی  
 جو ایک بوسہ ہی دی و لبون سی پی ہین  
 نہ کیون کہون تر سی بروہین غیرت شمشیر  
 نہ دید ہی کسی گل کی اہوی خزان آنی

مہربانی کی یہ قافلہ دل کا  
 ہر آنہ کی یہ گمانہ کلاں سے ہی نکل  
 یہ مان مقام کہ گمانہ کلاں سے ہی نکل  
 خدا کی شان ہی دیکھو تو حوصلہ دل کا  
 یقین ہی کو ہی پھوٹا ہی آبلہ دل کا  
 نکلنی پائی نہ کوئی ہی حوصلہ دل کا  
 ابھی تو ہوتا ہی پیاری معاملہ دل کا  
 کیا ہی ایک اشاری ہی من فیصلہ دل کا  
 رہا ہی دل ہی من شہا ہی کی و توردل کا

نواب محمد حسن خان بچہ عروت اچھی صاحب حسن ولد نواب مقیم خان بہادر اولاد میں نواب جانظ  
 الملک صاحب حرم خان مخفورہ و دیگر کثیرہ کی مقیم لکنہ صاحب دیوان شاگرد نواب ظفر یاب خان مسخ

نواب محمد حسن خان بچہ عروت اچھی صاحب حسن ولد نواب مقیم خان بہادر اولاد میں نواب جانظ  
 الملک صاحب حرم خان مخفورہ و دیگر کثیرہ کی مقیم لکنہ صاحب دیوان شاگرد نواب ظفر یاب خان مسخ

زیادہ ہو گیا پیری میں حوصلہ دل کا  
 زبان تک کہی آتا نہیں گلہ دل کا  
 لٹا ہی شام کی رستی میں قافلہ دل کا  
 اگر میں شمع سی کہدون معاملہ دل کا  
 فلک کو جانتی ہیں ایک آبلہ دل کا  
 ہماری اونکی نہیں کچہ ہی فاصلہ دل کا  
 ابھی ہو کہین جلدی ہی فیصلہ دل کا

نہ اسقدر تہا جوانی میں ولولہ دل کا  
 بزرگ غنیمت میں پتیا ہون سخن دل نہ راست  
 تمہاری مانگ فی لوٹا ہی ہوش و صبر و قرا  
 یقین ہی سنٹی ہی گل گہل کی پانی ہو جاتی  
 ازل ہی جبکی نصیبون میں درد و ایدہ ہی  
 جو ہم ہی و در میں ظاہر میں وہ تو کیا غم ہی  
 شب فراق میں کب تک وٹھا وٹھیں صد

نہ اسقدر تہا جوانی میں ولولہ دل کا  
 بزرگ غنیمت میں پتیا ہون سخن دل نہ راست  
 تمہاری مانگ فی لوٹا ہی ہوش و صبر و قرا  
 یقین ہی سنٹی ہی گل گہل کی پانی ہو جاتی  
 ازل ہی جبکی نصیبون میں درد و ایدہ ہی  
 جو ہم ہی و در میں ظاہر میں وہ تو کیا غم ہی  
 شب فراق میں کب تک وٹھا وٹھیں صد

شاہزادہ عالی قافر صاحب سہیلان قمر بہادر قسطنطنیہ ملک کبیر مرزا محمد خورشید قدر بہادر قسطن

شاہزادہ عالی قافر صاحب سہیلان قمر بہادر قسطنطنیہ ملک کبیر مرزا محمد خورشید قدر بہادر قسطن



جو دل نہ لگا ہی نہ ہون سبھا دل کا  
 نہیں ہی ہون سبھا دل کا  
 جو دل نہ لگا ہی نہ ہون سبھا دل کا  
 نہیں ہی ہون سبھا دل کا

جو دل نہ لگا ہی نہ ہون سبھا دل کا  
 نہیں ہی ہون سبھا دل کا  
 جو دل نہ لگا ہی نہ ہون سبھا دل کا  
 نہیں ہی ہون سبھا دل کا

دیوانی دستخانہ خوں جھاد کا  
 سر اور سنگ سے لڑکا میں خون بہا دل کا  
 جیت پونجی ہی ایک اور سکی دست کو  
 کاشی جیت پونجی ہی ایک اور سکی دست کو  
 دیوانی دستخانہ خوں جھاد کا

<p>ہو گا تو کلی غیر کو مجھے دو رنج          کہان میں اور کہان زلتین معاذ اللہ          کمال لاغری جسم اسکو کہتے ہیں          بہت پہر اندہ تون فی سنی مری فریاد</p>	<p>اوٹھا تو ہاتھ کہ توٹتی نہ آبلاد دل کا          ہنسنیں رخ آپ براہی معاملہ دل کا          بہا پہر کہی پہوٹا جو آبلاد دل کا          خدا کی ہاتھ ہی خوشید فیصلہ دل کا</p>
<p>نواب محمد خان مرحوم رند خلع اسراج الدولہ مرزا غیاث الدین محمد خان بہادر نصرت جنگ          نیشاپوری فریاد بخت خان مرحوم کی باشندہ لکھنؤ صاحب یوان اگر خواجہ حیدر علی آتش</p>	
<p>غم فراق سے کیا حال کرید دل کا          و فوضبطی مگر گھٹ کی آگیلب پر          چھڑا یا چاہتا ہی شغل عشق بہی و اعظ          اسی جلدیہ آنکھوں سے خون ہو کی بہی          وہی ہو جو کہا تھا مری خستہ دین          ہجوم غم میں تھی تبت ہی بل ہی استقبال          نہوگا عہدہ برآ عشق میں کہی ہیں سے          لیکن ہی ایک ہی دن و نوکان او سکی فہن</p>	<p>سنو تو عرض کروں تم سہی ماجرا دل کا          مگر زبان پر آیا نہیں گلاد دل کا          کہی کہی کا جو باقی ہی شغل دل کا          غضب میں ڈال دبا جھکو ہوا دل کا          مچی نہ یار سے شکوہ نہ کچھ گلاد دل کا          میں وجد کرتا ہوں اشد ہی حوصلہ دل کا          پڑا ہی کہوٹی ہی آکر معاملہ دل کا          سبجہ کبھی سے کم رند مریاد دل کا</p>
<p>مولوی کریم علی مخوف تاریخ گو اظہر خلف مانت علی باشندہ رشتہ پورا طرف فتح آباد وارہ          لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میان نصیر دہلوی</p>	
<p>نہ کیونکر اشک مسلسل نہور بہنا دل کا</p>	<p>طریق عشق میں جاری ہی سلسلہ دل کا</p>

نئی نوا سطرے نصیر دہلوی کا  
 قہر و طاقت و صبر و خود راوی کا  
 شہر کی نصیر دہلوی کا  
 سرین کی ہر سہرا بر جو کئی بوجے کا  
 سوار ہند میں شتا سہرا بر جو کئی بوجے کا  
 گلاد دل کا کہی کہی کا جو باقی ہی شغل دل کا  
 دیوان شاگرد کریم علی مخوف تاریخ گو اظہر خلف مانت علی باشندہ رشتہ پورا طرف فتح آباد وارہ  
 لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میان نصیر دہلوی  
 دیوان شاگرد کریم علی مخوف تاریخ گو اظہر خلف مانت علی باشندہ رشتہ پورا طرف فتح آباد وارہ  
 لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میان نصیر دہلوی  
 دیوان شاگرد کریم علی مخوف تاریخ گو اظہر خلف مانت علی باشندہ رشتہ پورا طرف فتح آباد وارہ  
 لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد میان نصیر دہلوی



خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا  
جس کو بھی لکھنا ہے اس کو لکھنا  
جو لکھنا ہے اس کو لکھنا  
جو لکھنا ہے اس کو لکھنا  
جو لکھنا ہے اس کو لکھنا

چلنی نہ کہنی یہ پادان دوست کی کوئی  
کہانی دین تم ہی صورت کی سیکر  
یہ واقعہ بھی نہیں کر بلا کی حال سی کم  
ہماری کانو کو نسبت ہی آشنا تو ہر  
بلاسی لٹ گئی یا عشق میں تباہ ہو  
ہمارے جان کو رونین کی عمر ہر گھبر  
گلون کی کان بہانک ہن اب تک بلبل

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا  
جس کو بھی لکھنا ہے اس کو لکھنا  
جو لکھنا ہے اس کو لکھنا  
جو لکھنا ہے اس کو لکھنا  
جو لکھنا ہے اس کو لکھنا

میر تقی میر کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

نظر و نظر میں ہو گیا غیب  
تو ذرا کہ تو ماجرا دل کا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

نواب حاجی محمد مصطفیٰ خان پادشہ فقیر فارسی میں تخلص مسرت  
تو اب تضحیٰ بہادری نظر جناب شندہ دہلی صاحب دیوان اور تذکرہ گلشن بنجار شکر اور شہر بنجار

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

ہامی اور سن حق جهان سوز یہ آنا دکا  
دیکھتی ہم ہی تو آرام سہمی تی کیونکر  
ہمسی پوچھیں کہ اسی میں کون ہی  
عاقبت چاہ دقن میں خبر اسکی پڑ  
کس طرح درد محبت میں جہاں اور اسکی  
ہم ہی کیا سادی میں کیا کہی ہی تو قہر اور

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

سچھی جو گرے میں ہنگامہ جلانا دکا  
نہ سنا تھی کہی ہاے منے فسانا دکا  
بہیں جو لوگ سچھی میں گانا دکا  
مدقن میں نہیں لگتا تھا پکانا دکا  
راز لڑکون میں نہیں کہتی میں دانا دکا  
آج تک جسنی ذرا حال بنانا دکا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا

خانہ عزیز کا نام ہے لکھنا اور لکھنا



تفصیل میں چنانچہ کہ چھکامری دل کا  
 غم و اس کا دیکھا تو ہوا عین عالم کے مداد اور مری دل کا  
 جتنا ہون میں چھکامری دل کا  
 جتنا ہون میں چھکامری دل کا

یہ ابر راہی صورت کف بہنی لگی گا  
 کوٹھی پہ بلا کر جو مری دل کو بڑھا دو  
 سنگ در تجانہ سی پتہ نہیں حاصل  
 کیا زخم اوٹھانی کی لپی سینہ سپر ہے  
 ہی نافہ تاتار کی مانند یہ خون  
 رکتی نہیں آنسو جو مری دیدہ ترٹی  
 اندر می تاثیر خیال دہن مت  
 انگاہ اسکا کہ سینی کی اندر ہی دہکتا

دریا جو کہی جوش میں آیا مری دل کا  
 ہو کہ نہ کہی عرش سی رتبا مری دل کا  
 ای برہمن اب پونج کلیسامری دل کا  
 خنجر ہی ترا مانے گا لوہا مری دل کا  
 ہوزگت سی سطح نہ سو دا مری دل کا  
 شاید کہ کوئی آبلہ پہوٹا مری دل کا  
 صحرائی غدم ہنگیا صحرا مری دل کا  
 احوال نہ کہ پوچھتی شیدا مری دل کا

عاشق یہ کہی سنگ حادث ہی دل کا  
 میر علی احمد اس غلط بیانی کا  
 جتنہ فیض آباد فرق اناس علی کا  
 کب شہنشاہ اب بھو مری دل کا

۲۸

اوٹھتا ہون تو اوٹھتا ہی جناز مری دل کا  
 اوس ہر فی دیکھا نہ پہنہو لامری دل کا  
 غیر نسی کیا قطع اشارا مری دل کا  
 نالوٹکا جو رخ ہی طرف عرش منظم  
 مستی میں ہی بہولی سی اوٹھتا پوگرا کہ  
 دل بیٹھ گیا خود بخود اپنا تو میں سمجھا  
 آنکھوں سی ہوئی گرا خاک پہ جسم  
 زوٹہ جاتی کہیں جلد محبت تر جاکہ

صندوق میں سینی کی ہی مردامری دل کا  
 چمکانہ کسی روز ستارا مری دل کا  
 ابرو کی سرو ہی پہ ہی قضامری دل کا  
 معلوم نہیں کیا ہی ارادامری دل کا  
 ساقی کو کہا بون پہ ہی ہو کامری دل کا  
 خال رخ قارون ہی سویدامری دل کا  
 آنسو کی طرح کہل گیا عقدا مری دل کا  
 جامہ ہے بد نکا مری پردامری دل کا

پہلکانہ کس روزیا لہ مری دل کا  
 پیمانوں میں گزرا یاری نقشامری دل کا  
 دل ہی میں ہی گایا کہ جو وصل میسر  
 اک ات بخل میں ہو وہ مدد کا  
 سینی میں کسی دن نہوا تر ترا زو  
 ارمان نہ نکلا کسے پورا مری دل کا

مطلب کہی یاری نکلا مری دل کا  
 ای بے سخت تر ہی کون اوٹھتا  
 سر کا تو جو جانی وصل کا مری دل کا  
 خلاصی جو ہی اتو نہی وصل کا مری دل کا  
 دلی بیا کہ آتی ہیں سو دا مری دل کا  
 دلی بیا کہ آتی ہیں سو دا مری دل کا









سودا بن عین اگر دم ہی کیلایا مری دکا  
 شیرین سی زیادہ ہے کیلایا مری دکا  
 مرے کہے کر تا ہوں نہیں شیت کو اپنی دکا  
 رہ رہ کہے شیت و عدت کے پہلو لاری دکا  
 سہی سے ہر ارشہا ہے شیشا مری دکا  
 جلتا ہے پیڑا دون میں سگامری دکا  
 بن میں کی خاطر ہے نقشا مری دکا

ساکن ہی جو وہ برق بجلا مری دکا اللہ ری سوز شر عشق کی گرمی سفاک فی جب میان سی لہ زخم ہر آیا ساتی ہی تری نگرس مخموز سی لغت لکھتا نہ گرہ بند جز لہو کج صفت میں جلتا ہوں تب عشق سی اُف کر نہیں سکتا یہ گر دے دورت کی گرانی فی کیا پست کیا دین و حرم جاؤں میں ای کا فرود آ خال دہن تنگ کی الفت میں ہو انجو منہ پہیر لیا کر کے ہدف تیر نگہ سے شہر گیک تصور میں بھی او کمانہ خط سبز وہ جس گر انما یہ ہوں بازار جہاں میں آب آب پیشانی ہی عصیان سی ان ساقی سودا ہی جو اوس گیسو پر بیچ کا جھگو پر حسرت و ناشاد زمانی سی چلا جیفتا	ایمن سی ہی پر نور ہی صحرامری دکا حور شید قیامت ہی پہیولا مری دکا تلوار کا دامن ہوا پھسا ہا مری دکا اس جام پہ ہی شیفقہ شیشا مری دکا لہتا نہ کسی بیچ سی عتد امری دکا کیا مہر خنوشی ہے پہیولا مری دکا خشکی میں ہوا عسرق سفینا مری دکا بی یار کہیں جی نہیں لگتا مری دکا ہی نقطہ موہوم سودا مری دکا دیکھانہ گیا اوسنے تر پنا مری دکا اس خضری طی ہو گانہ صحرا مری دکا ہر طفل پریر و کوہی سودا مری دکا پر ہی عرق شرم سے شیشا مری دکا زنجیر کی جہنکار ہے نالا مری دکا بیخو و کوئی ارمان نہ نکلا مری دکا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بن میں کی خاطر ہے نقشا مری دکا  
 مزا ہوں نہ جلتا ہوں عجب کہین مزا ہوں  
 گیا پوچھی ہوا صل ہی کیسا مری دکا  
 گیا ایک کی باتوں میں بہا حضرت صاحب  
 عیو حال ہی معلوم آئے قیلا مری دکا  
 ساتی تھا پلا یا نہ مجھ جام جو خا وز  
 بانی کی طرح ہے گیا شیشا مری دکا

صدر اعلیٰ کا نور ماشہ بناس شاد کور باوئی  
 صحرا میں بہا انہوں سے دیرا مری دکا  
 بی کاکل جانان کا بہت دن ہی تصور  
 کب باد یہ عشق میں زانو مری دکا  
 نظارہ کہے قفس میں گلانی ہی  
 اوس گل کی محبت میں کاشی مری دکا  
 اوس سدا کا منت تو بلا خشی ام تو  
 اوس سدا کا منت تو بلا خشی ام تو  
 اوس سدا کا منت تو بلا خشی ام تو  
 اوس سدا کا منت تو بلا خشی ام تو

محمد اکبر خا و ر خلف مرزا محمدی سیستانی برای سیر بند میں آئی تھی مقیم اکبر آباد خاری میں شاگرد مرزا  
 معزز ہی انونی سرا پامری دکا  
 مثل شجر طور ہے نقشا مری دکا

باز نیک آنگہ لڑا نامر سا  
 نازیت نہ فیصل ہوا ہر کام  
 بیخو کلاورن کرد خواہ دزد  
 غلغلی خان فی دلیہ دار خان باز  
 اوس سدا کا منت تو بلا خشی ام تو  
 اوس سدا کا منت تو بلا خشی ام تو  
 اوس سدا کا منت تو بلا خشی ام تو  
 اوس سدا کا منت تو بلا خشی ام تو







خیزد زین اکت زین حال تو کی ساری  
 بجای آید اکت زین حال تو کی ساری  
 اندرون بیت ساری دل تو کی ساری  
 سب بویا سب ساری سب ساری ساری

نظار می بینون کی پریزاد و نکی چاهت  
 کعبه ہی کہ بتخانہ ہی کہ ہی تمہیں کیا کام  
 کاٹی سی ہی تشبیہ نہ وہین ہون لائے  
 پہر و کبھی کام ایک نظر بین نہیں ہوتا  
 معلوم نہیں تکو ابھی عشق کی گہایتین  
 مایوس ہون چینی سی تمیر اور کہون کیا

انگہون کی وہ عادت ہی یہ لیکامری لگا  
 اشد کو معلوم ہی رہتا مرے دل کا  
 دامن میں چپالی مجھی صحرا مرے دل کا  
 دو تیر کی پلی سے ہی تو د امری لگا  
 دلیری ہی پر چور نہ پکڑ امری دل کا  
 آفات سی یہ مرتبہ پونہا امری دل کا

زار پر وقتہ دل بند شاہ مردان میر حسین طوفان لدر میر عبدالشکور عرف میر عثمان شکر لکھنؤ صاحب

مائل میر جو ہوتا ہی مرے بیمار کا دل  
 جلیگیا دیکھتی ہی اونکی خریداروں کو  
 سخت باتین نہ کرا سی شکب سی انجسی  
 ہو گیا و کبھی ہی صورت موسی بہوش  
 جاگی اب اور ہی دروازی کو میں دیکھون گا  
 کس طرح گو ہر دندان کا تصویر نہ رہے  
 واہ ری شوق کہ بس منہ سی نکلیں ٹٹا ہی  
 دیکھ کر چاند کو حیران سا رہتا ہے  
 دیکھ ای جان جہان جانی نہ پانی کہ میں

چہین لیا تا ہی پہر کر کی تو وہ دو چار کا دل  
 متحمل ہو اگر مرے بازار کا دل  
 تو تڑپا کوئی نہیں بنتی بین بیمار کا دل  
 متحمل نہ ہو اسلوہ رخسار کا دل  
 پہر گیا مجھ سے نکچو ارسی کار کا دل  
 رہنی والا ہے یہ قصر در شہر کا دل  
 عاشق ای جان ہی یہ بوستہ رخسار کا دل  
 شیفقہ ہی یہ تری چاند سی خسار کا دل  
 کیسا ہلوٹ ہی طوفان خسی بیدار کا دل

شاعر نامی گرامی فرسید کو سراج الدین علیخان آرزو اکبر آبادی صاحب تصانیف کثیر شاکر میر عبدالمصطفیٰ

نہ اور سکا وصل ہے مکن نہ تاب ہی کو  
 صاحب ای انجانی فدا تو کیا کوئی ہو  
 صاحب ای انجانی فدا تو کیا کوئی ہو

۲۸  
 نہ لگا سب کچھ  
 نہ لگا سب کچھ  
 نہ لگا سب کچھ

نہ لگا سب کچھ  
 نہ لگا سب کچھ  
 نہ لگا سب کچھ



شاہزادہ زلف الدین آرم و موعا  
 شاہزادہ زلف الدین آرم و موعا  
 شاہزادہ زلف الدین آرم و موعا  
 شاہزادہ زلف الدین آرم و موعا

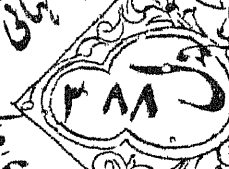
منظور ہے منہ اشکون سی ہونامی کو  
 ہمایا ہی اسم عزیزین لہ نامی اول کو  
 منظر ہے پانی میں ڈوبو نامی دلوان  
 دوزات ولاتی ہونامی دلوان  
 منظر ہے اس کو نامی دلوان  
 دنیا ہون اس کو نامی دلوان  
 دولت ہی بری ہفت کو نامی دلوان  
 بی فخر کی ہمتیں گبر گبر گبر  
 لکھنؤ کی ہمتیں گبر گبر گبر  
 دولت ہی بری ہفت کو نامی دلوان  
 بی فخر کی ہمتیں گبر گبر گبر

منظور ہے اس کو نامی دلوان  
 دنیا ہون اس کو نامی دلوان  
 دولت ہی بری ہفت کو نامی دلوان  
 بی فخر کی ہمتیں گبر گبر گبر  
 لکھنؤ کی ہمتیں گبر گبر گبر  
 دولت ہی بری ہفت کو نامی دلوان  
 بی فخر کی ہمتیں گبر گبر گبر

منظور ہے اس کو نامی دلوان  
 دنیا ہون اس کو نامی دلوان  
 دولت ہی بری ہفت کو نامی دلوان  
 بی فخر کی ہمتیں گبر گبر گبر  
 لکھنؤ کی ہمتیں گبر گبر گبر  
 دولت ہی بری ہفت کو نامی دلوان  
 بی فخر کی ہمتیں گبر گبر گبر

خوش حضرت مرزا ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ہاشمہ دہلی قلعہ مبارک شاگرد ایرا م سہ فرور	
ایک مدت سی ہی تہہ پھلو	انہیں معلوم کیا ہوا دل کو
میر بدر الدین ضیائی ہاشمہ دہلی	
پہر گل داغ جگر کیواسطی سامان ہوا	پاس اپنی کیا دہرا تھا فلی فک جرنقل
نثار علی بیگ گھمت ہاشمہ علی صاحب یوان	
لگا ہی ہر تہ تیغ ابر و جو زخم کاری دل جگر کو	بتا ہی ہر نگاہ و زنگان چہری کلاری دل جگر کو
شاعر عالی قار خواجه حیدر علی مرحوم آتش و دل خواجہ علی بخش ہاشمہ لکھنؤ صاحب ان شاگرد رشید صحفر	
ہنسنہ ہی خوش آتہا ہی نہ رونامی دلکو	میٹھا ہی نہ بہا یا نہ سلونامی دلکو
تاصبح تجھی یاد کیا جھکو جگا کر	بہولانہ تری سائہ کاسونامی دلکو
اکسیری بہتر ہی دریا کی مٹے	منظور ہی چاندی ہی نہ سونامی دلکو
بیوجہ دکھانا نہیں دکھلا کے رخ یار	آنکھوں کی ہی سائہ اپنی ڈوبونامی دلکو
بس ہوتا ہی چیر کی پہلو سی گل جائے	رکھتا ہی بہت تنگ کونامی دلکو
یوسف ساسدین جووی کوی طفل تو چاہے	کچھ کہیل نہیں جانکا کہونامی دلکو
یاز کچھ ہستی میں ہ مجنون پستی چون	اطفال سمجھتے ہیں کہونامی دلکو
پہلو میں نہیں جیسی ہی وہ غیرت لالہ	داغ کوڑھنہا ہی داغ بچھونامی دلکو
انکار تری قد کی قیامت کا ہموگا	مومن ہوں میں کافر نہیں ہونامی دلکو
کچھ خاک اورانی سی نہیں ملتی کا آتش	بیکاریہ می کا ہی ڈوبونامی دلکو

منظور ہے اس کو نامی دلوان  
 دنیا ہون اس کو نامی دلوان  
 دولت ہی بری ہفت کو نامی دلوان  
 بی فخر کی ہمتیں گبر گبر گبر  
 لکھنؤ کی ہمتیں گبر گبر گبر  
 دولت ہی بری ہفت کو نامی دلوان  
 بی فخر کی ہمتیں گبر گبر گبر



منظور ہے اس کو نامی دلوان  
 دنیا ہون اس کو نامی دلوان  
 دولت ہی بری ہفت کو نامی دلوان  
 بی فخر کی ہمتیں گبر گبر گبر  
 لکھنؤ کی ہمتیں گبر گبر گبر  
 دولت ہی بری ہفت کو نامی دلوان  
 بی فخر کی ہمتیں گبر گبر گبر

میر غلام عباس شوق خلیفہ غلام رضا شاہ  
 کتبہ صاحب دیوان شاکر دیکر وزیر صوبہ

پیر پور نہ مری جان حقیقت مری دل کے  
 ہر کے نہ پتہ دیکھ کے اوس نیند رو سکے

پس دست بستہ بیوٹی چہرت مری دل کے  
 مریگان پری کا جو رہی گا پوین سو دے

پہلو سے مری کا وہ نہیں ہوتی بہن روانہ  
 چہرا کیے جانی ہیں احت مری دل کے

<p>کم ہوسکی کب شعلہ نشانی مری دل کی          اس بند کی دانو کو جلا کر تو دکھ سا          دل سوڑتپ ہجر سی جل جل کی ہوا کا          اک بوسی کو ترسا کیا تاز سیت نہ پایا          محبوبوں کی نظار کا کیوان ہی تھی تو</p>	<p>کانون چہنم ہی نشانی مری دل کی          قاصد وہ اگر پوچھی نشانی مری دل کی          جہوٹوں ہی خبر تو فی نہ جانی مری دل کی          حسرت کوئی برائی نہ جانی مری دل کی          گو پیر ہوا پیر ہی جوانی مری دل کی</p>
<p>لالہ رام سہای رونق فارسی گو دل حکیم مثال عزیز و نہیں اجہ جاؤ لال کی کاشدہ لکھنؤ شاگرد</p>	
<p>غصی میں ہی ہوتی ہی آنی مری دل کی          جہد چاک ہوں نشانی کھیل لطف کی غم میں          پانی عرق شرم سی ہو کر نہ ہی کیوں          اب کوئی نہیں کہتا ہی فریاد کا قصہ</p>	<p>ہی چین چین دشمن جانی مری دل کی          قاصد یہ اوسی کہیوز بانی مری دل کی          دیکھی جو سجا باشک نشانی مری دل کی          رونق ہی وہ مشہور کہانی مری دل کی</p>
<p>افتخار الدولہ امین الملک مرزا قمر الدین خان بہا و صولت جنگ عرف مرزا حاجی مرحوم قمر شاہ          چند روزہ مرزا غلام الدین حیدر خلیفہ فشتی مرزا جعفر آدبی صاحب لکھنؤ صاحب دیوان گورمرا</p>	
<p>تب کام کر ہی سحر جانی مری دل کی          جیتا نہ پیری کا جو گیا کوئی تیاں میں          اب نذر کرو نگاہ میں کسی اور صنم کو          لو ہو کو تو بیگان سی نہ دہونا کہی ظالم          بیجا ہی قمر جوہر کا معشوق سی شکوہ</p>	<p>جب کچھ وہ سنی دشمن جانی مری دل کی          لکہ رہی کوئی اس کو زبانی مری دل کی          تو فی تو ذرا قدر نہ جانی مری دل کی          ترکش میں رہی ایک نشانی مری دل کی          ہی میری وفا دشمن جانی مری دل کی</p>

ہو جا ہی گا اب ہی عاشق جو کسے  
 جب پیر پہل جاتیگی لطف مری دل کی  
 جہاں کیا بیرون ہی شری عشق صنم

جہاں کیا بیرون ہی شری عشق صنم  
 جہاں کیا بیرون ہی شری عشق صنم

کیا سہا سہا ہے یہاں نہ نصیب  
 غم و غم دین طہر خلیفہ مرزا غلام الدین شاہ  
 باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاکر دیکر وزیر صوبہ  
 نظیر اسٹیشن کا پایا جو سیر کی دل کی  
 کہلا سکتی کوئی ہی دنیا میں ہوں چہرہ  
 رہا نہ پیغمبر کہ جاسے تر گزرتی لگا

نظر میں اوس بت تو نیر زہی لڑائی لگا  
 جیسے لکھتے اور شانی بیکی تو فی دیکھا  
 نہ تھی کہ نہ نہیں دیتا خیال کیسو میں  
 زمانہ کرنی ہے اندھروں کی دس لگا

پہلو سے مری کا وہ نہیں ہوتی بہن روانہ  
 چہرا کیے جانی ہیں احت مری دل کے  
 چہرہ کیے جانی ہیں احت مری دل کے  
 چہرہ کیے جانی ہیں احت مری دل کے

میر غلام عباس شوق خلیفہ غلام رضا شاہ  
 کتبہ صاحب دیوان شاکر دیکر وزیر صوبہ



پسین سیرت خاوات با اینجی اوست  
 سیرت سیرت با اینجی اوست  
 سیرت سیرت با اینجی اوست  
 سیرت سیرت با اینجی اوست

شاعر نامور زمانه ماضیه سیرت علی مرحوم افسوس مظفر علیخان اروغنه توچخانه نواب عالی  
 بگال صاحب دیوان شاکر میر محمد علی زاد میر حیدر علی حیران باشنده که بنو حسب الطلب است صاحب کلمت

چو بگری ہی جو کچہ بہاں نہی سدا دل میں ہمیشہ مجکو دہرا یا جو کرتی ہو صاحب عدو دوست مراحل تنگی سب رونے جو وصل دوست کہی کہی ہم بھی افسوس سو وقت مرگ تک ہی خواہ وصل بسکا	یہ کسکی ناوک مرگان فی گہر کیا دل میں یہ بات خوب نہیں آپ کی ہی کیا دل میں یقین ہی کہ وہ ظالم ہی ہو کر ڈا دل میں تو اوستی حال دل اپنا کہوں یہ تہا دل میں ہزار حیف یہ ارمان رہ گیا دل میں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سید محمد خیر خان شاہ مرزا کاشف لدیہ نادر حسین خان بن سید مختار لدیہ عمدہ لکھنؤ  
 سید باقر علیخان بہت جنگ سیرت میں بزرگوں کا مازدران باشنده کہ بنو شاکر مولوی

ہمیں جلوه رخ پر نور سے لقاد میں مری محبت اگر ڈال دیکھی دل میں عدو ہو میری رقبوں کی ہی لاد میں ہو ہی میں عاشق و معشوق ایک گفت بہلا ہی ہ نہ مجھی سامنی کسی کی کہیں سودا قلب ہوا رشک ملک چین و ختن سامسکی نہ و فور خوشی سی دل برین نچار ہجر ہو کیا ناگوار ای سامتے	بہری بہن معنی و شمس الضحیٰ دل میں ہو ضرور ہو مانند غیب جاد میں مخضر غمخیز تو سر ما ہی ذرا دل میں تکیوں ہو نکہت گل سر پر عناد میں کہی اگر او نہیں کہتا ہو کچہ براد میں خیال کیسویں شکیں جو آ گیا دل میں جو آئی مثل تصور وہ دل بادل میں بہر اہوا ہی حتی وصل کا نرادل میں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بارہنیل کام وقت سیرت سیرت  
 پورل صاف مرا ایک ہی سو دوا دل میں  
 زلف گنگو گنگا نہاری ہی سو دوا دل میں  
 روز بستی ہی زیادہ ہی سو دوا دل میں  
 رانی شریف بہت دیرت جاووی  
 رانی شریف بہت دیرت جاووی

۲۹۱  
 تصور زرا ای اور لہن  
 ہر کسی ہر کامی نشاد میں  
 شاعر صاحب کلمت  
 جو کہ فرما ہوں شاعر  
 نہیں عاشق سیرت سیرت  
 حال کہیں عاشق سیرت سیرت  
 بزرگوں کا مازدران باشنده کہ بنو شاکر مولوی

یا ای مس بو تیار پیر لاد میں  
 فال فرا صغیر دیکھ سیرت سیرت  
 صاف فانوس خیالی کای نقاد میں  
 ایمن ہر وقت ہی سیرت سیرت  
 برفی آہ شہزاد تو باریان ہی رشک  
 الہی سیرت سیرت سیرت سیرت







شکر بی بین سگسارین بیکار نی پیر دل مین  
 از پی زخم چو چو چو چو چو چو چو چو چو  
 شکر بی بین سگسارین بیکار نی پیر دل مین  
 از پی زخم چو چو چو چو چو چو چو چو چو

دست دلدارو مان با تیر مین ساو کی قما  
 او دل آزاردهی کیون نہ اپو انہونی  
 سچ فرقت سی ہمدل نہ تو سی وصل کی  
 نگہا تم نگہا مٹی ہی مروی کونہ دے  
 آیا وعدی پہ نہ وہ اور حسن شقیبی یان  
 شیخ امداد علی کچھ خلت امام بخش خان  
 باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گردو شید شیخ امام بخش

جوش کہتا ہی یہاں نوکھ اور یاد مین  
 روزہ ہوتا ہی یہاں خون تھاول مین  
 آج کرنا نہ گزرا ہی غم فرا دل مین  
 یہ عبا را گیا ای رشک سیجا دل مین  
 حسیرتن جمع ہو مین آپ کی کیا کیا دل مین

کیا کہون مین کہ خیالات مین کیا کیا دل مین  
 دیکھتی ہم تیری قدرت کا تماشا دل مین  
 سبکو معلوم ہی جیسا ہم انہیں جانتی مین  
 جھسی ہنستی تو مین مٹے سرخ ہوا جاتا مین  
 اوسکی ابرو نی پڑ مایا سن عشق چھی  
 اسقدر یاری خلطی مین کہلنا تبا چھی  
 یار کی گرم مزاجی کو ہی ہم دیکھ چکے  
 وصل جانان ہوا وقت مصافح چھی  
 کیون چلی بلغ خزان نیدہ سی ہم تیرے  
 کس دل آرام کمان کش کا نشانی پونہ  
 تا دم مرگ کیلجے سنی گکائی کہون

شہر مین کا نظر آتا ہے تماشا دل مین  
 آج کو پرودہ غفلت جو ہوتا دل مین  
 وہ خدا جانی سمجھتی مین ہمیں کیا دل مین  
 خوش مین ظاہر مین ولی آگ بگلا دل مین  
 لکھ گیا مصحف رخسار کا آیا دل مین  
 سن لیا اوسنی مری منہ سچی کچھ تھا دل مین  
 پر گیا داغ کیلجے مین پہ پھولا دل مین  
 وای حسرت کہ رہی دلگی تھنا دل مین  
 ٹوٹ کر رہ گیا شاید کوئی کا تھلا دل مین  
 بیٹھی سو تیر کہے درد نہ او تھلا دل مین  
 دفن ہو یار کے صدقی کا جو تھلا دل مین

صاحب دیوان شاکر ذوق و صاحب علی  
 شوق وصل بیت کس مین یہا یاد دل مین  
 زبا صاحب رحمت کو بلجی جا دل مین  
 مری بی بی رحمت کی تھنا دل مین  
 کہتی یار کے دل کی تھنا دل مین  
 شیخ امام بخش کی جلائی ہی تھنا دل مین  
 غیب ہوا چھین مین شہلا دل مین

۲۹۳

راہی اپنی جادو تھلا یاد دل مین  
 دلا دلا دل مین  
 یاد دلا دل مین  
 دل دلا دل مین  
 دل دلا دل مین  
 دل دلا دل مین  
 دل دلا دل مین





عشق کی شریف ترین کیفیت ہے جو دنیا میں پیدا ہوتی ہے  
 جان کو بھڑائی دینا ہے اس کی صورت ایسی ہے  
 جس سے دل بے اختیار ہلکتا ہے اور جان بے اختیار  
 جھکتی ہے اور یہی ہے اس کی حقیقت

زندگی بھڑائی ہو جس سے دل بے اختیار واغنا عشق کی لذت ہے اگر وہ قفس ہو مرنے والی دم نام علی کا ہونے پر مفتون	ایسی حسرت یہ گیا عاشق شیدا دل میں می کی ہو جہاں جگہ صورت مینا دل میں بھڑا ہی یہی بندھی کی تمنا دل میں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میر دل حسن فوق خلف نیر مولود علی چاہی ہی جان ہے ہو صدق و صفا دل میں وہ صفا بے مہی حال ہی کہ یہ صورت سے دید منظور ہی گراوس رخ روشن کی مہی خوب ہی کتبہ مقصود تک ہم پوسنے عشق گل ہی تو یہ نالون میں اثر پیدا کر کہیں ایسا نہواک و زرقیامت لاتی کمر پار کا مضمون یہاں تو نہ ملا وہ صنم ہر گیا تو پہر گیا اللہ تو ہے	دو دو عالم کا نظر آئے تمنا دل میں دیکھ لیتا ہوں رخ پار کا جلو دل میں مثل آئینہ کدورت نہ کہہ اصلا دل میں ڈھونڈتے ہی پہرتی ہی جھکو دسی پادا دل میں دور دگر چین کے ہوا ہی بلبل شیدا دل میں بی طرح رہتی ہی یاد قد بالاد دل میں ہاں مگر ملک عدم کا ہی اراد دل میں رنج ای فوق کرو تم نہ خدا اراد دل میں
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

حکیم باقر علی قیس خلف شیخ قاسم علی جلوۂ دوست کا ہو جہاں نظر اول میں جیسی رہتا ہی خیال رخ زیبا دل میں دم محبت کا میں پہرتا رہا مرنے مرنے خیر طہر میں نہ پوچھا تو نہ پوچھا جھکو	مثلاً آئینہ صفا کیجیے پیدا دل میں قدرت حق کا نظر آتا ہے جلو اول میں جان کی طرح غم سے پار کو کہا دل میں اپنا بیار تو سمجھا وہ مہی جھول میں
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

جینا تباہی ہوا انسان کی سیکھو قیس  
 خاک حاصل ہو جان کی سیکھو قیس  
 جس سے دل بے اختیار ہلکتا ہے اور جان  
 بے اختیار جھکتی ہے اور یہی ہے اس کی حقیقت

۲۹۵  
 ایک سانس کی سانس میں نہیں کہتی پوچھ  
 چاہی ہی دن میں کیا عشق ہی تیرا راز  
 اپنے طاقت کا میں کہتا ہوں کی جہم  
 بند کین کی کین تصور میں ہوں کی جہم  
 خدائی کی سیر میں ہے ہا میں اور زار  
 جھکتا رہتا ہے مہی کی جہم اور زار

ہاں یہ جارہوں احسان نہوں  
 وہی خوب ہی ایسے ہو کر  
 یہ وہ کہی کہ ایسی کہی  
 ایسے ہو کر کہی کہی  
 ایسے ہو کر کہی کہی





دماغ چھپکا کا ترسکہ دہان جو آیا دینے  
 دینے پہ چھپکا کہ اس کا نقش ہو اور اسکی کر کا دینے  
 ایک نشان صاف نظر آتا ہی دوسرا دینے  
 باوہ عشق حقیقی نے اثر دیکھنا لیا دینے  
 یہ ایک کتبہ ہے اسکی ضربا اسی کتبہ میں دینے  
 دیکھ پیکان نہ تری سب کا کھٹکا دینے  
 وصف معشوق ہی میں معناد دینے  
 وصف کسی ہی اسے نہیں معناد دینے

چوم لیتی دہن زخم سی شمشیر دو دم ایک لکھن میں کہی آہ گہی ہی لب پر اشک کیوں آکھنوں ہی اشک کی ہی نہیں	مرتی دم تک رہی قابل یہ تمنا دل میں دروہ رقت نئی طرح کا پایا دل میں خیر سے خیر سے پہر دروہا کیا دل میں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میرزیر نور خلف میر بادشاہ شہید گویا شدہ لکھنوی صاحب یواناگر در فتح الدولہ مزار محمد رضا خان

یہ فروغ رخ محبوب سما یا دل میں طرف گل آتش سحران فی کھلا باد میں یار کا حال ساوی ہی مرچیان سہی بانی شہب پہ شہب وصلت میں جو سونڈیا کیوں نہ معشوق چہان محو خود آرائی ہو بعد مدت کی جو بندی پہ کرم پایا آسمان پر مری نالوں سی اپنی صحریر پر بی تکلف کہو جو جی میں تمہاری آتما شکر رتہ کہ اب لطف سی ہو وگی تفسر اسکی پروا نہیں کہتی ہن بنی بیگمبھی	دماغ روشن ہی چرخ پر بیضا دل میں دماغ ہی صورت طاووس سرا پا دل میں نہ برا کہتی ہن ظاہر میں نہ اچھا دل میں کوستی ہوگی تم ہی سرو تمنا دل میں آپ کو کون سمجھتا نہیں اچھا دل میں آج کیا جانچہاں آپ کے آیا دل میں نہیں ہوتا ہی اثر یار کی اصلا دینے چکی رہ جاتی ہو کیا سوچکی جاننا دینے عشق اپنا ہی ہوا یار کی پیدا دل میں صاف کہہ بیٹھی ہم ہی فور جو آیا دینے
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کیدان پلٹن شاہی مزار ہمدی علیخان کو شرف مزار اقطاب الدین خان مخاطب بہرل جنگ  
 بزرگ آنکی صوبہ دار حیدر آباد کہن کی کسی مانی میں تھی یہ مقیم لکھنوی صاحب یوانا شاگرد شہید  
 شیخ امام بخش صاحب اسطرح میں انہوں نے گیارہ سو شعر فرمائی تھی اس مختصر میں گنجائش نہ تھی ہر چند

تفصیل سے تو ہے تصویر یہاں  
 حسن میں تو ہے کیوں بار کا نقش  
 نقش ہنوی جانی کیوں بار کا نقش  
 جیسے انکی خالق ہی مجھے نہیں  
 میری آکھنوں میں سب میں تری جاویں  
 آپ کی رفون میں ان ذکر کیا شانہ  
 ہم سمجھتی ہیں وہی رانج ہی سارا دینے

۲۹۷

کیوں تصویر نہ ہے اسکی فکر کا دینے  
 نہ ہی فون نہ ہے شانہ بوسے نہ ہوا  
 کو نہ رنگ ہی کسی رنگ سی آیا دینے  
 دم نہ مارے جو ہی چرخ الفت سی ہوا  
 کیا توجیب ہے جو یہ عاشر چہارہ کمان  
 کیا توجیب ہے جو یہ عاشر چہارہ کمان  
 کیا توجیب ہے جو یہ عاشر چہارہ کمان

دماغ چھپکا کا ترسکہ دہان جو آیا دینے  
 دینے پہ چھپکا کہ اس کا نقش ہو اور اسکی کر کا دینے  
 ایک نشان صاف نظر آتا ہی دوسرا دینے  
 باوہ عشق حقیقی نے اثر دیکھنا لیا دینے  
 یہ ایک کتبہ ہے اسکی ضربا اسی کتبہ میں دینے  
 دیکھ پیکان نہ تری سب کا کھٹکا دینے  
 وصف معشوق ہی میں معناد دینے  
 وصف کسی ہی اسے نہیں معناد دینے

کون تو ہر مضمین پہ ہر مضمین کا مضمین ہے  
کون تو ہر مضمین پہ ہر مضمین کا مضمین ہے  
کون تو ہر مضمین پہ ہر مضمین کا مضمین ہے  
کون تو ہر مضمین پہ ہر مضمین کا مضمین ہے

نگہ یار کی جنجین بریں تھی ایسے اکل شاربہ جو کیا وہ اثر آیدل میں

سیند ہدی حسین الخور و لد میر احمد علی باشندہ کھنو شاگرد مزار احمدی کوثر

تیر نظارہ دلیر جو بہن کھکادل میں نہ ہو ایک خیال تھی کیا کیا دل میں تو وہ بی مثل ہی معشوق تری لطفت کو آتش عشق نہیں کہتی ہی تھیا سحر گر زخم تیر نگہ یار گاہے ایسا طائر روح مرا صورت بیمل طیر پا تیری شہباز نظر سے نہ چا طائر روح ذکر بندش کو بیان کر نہ سکا کچھ الخور	روح کی طرح اوس می من فی جہا یادل میں رہ گئی یار کی ملنی کی تنادل میں جب تک سانس ہی کچھ اجنادل میں کون بہر کھاتا ہی بہر عشق کا شعلہ میں نہ لگے گا کسی جراح سی لنگاول میں وہ بیان اوسس خنجر ابرو کا چلایا دل میں مین لئے تیر سے بہر خیمہ چہا یادل میں وہن یار کا مضمون جو آیدل میں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مزار احمد رضا عون مزار بہو عا شوق خلف نواز شبن علیخان ضبط باشندہ کھنو شاگرد مزار احمدی کوثر

جلوۂ حور کی کسکوسے تنادل میں لی اوڑھی کچی سنئے اکدم میں کلیاکی طرف تیرہ بختی نے مجھی وز سیدہ دکھلایا ہوی برباد جو ہم اوسکی گلی سی نکلے ایکجا دویدہ کھیڑی میں خدا خیر کرے مجھ سی بیمار محبت کا کرن خاک علاج	کہپ گئی شکل تری یار سرا یادل میں برہ گئی ایسے ہوا می بت ترسا دل میں وہ بیان اوس کا کل مشکین کاجو یادل میں خاک ہو کر بھری رہے دکلی تنادل میں کہہی آت ہے خدا کہ بت ترسا دل میں نہیں عینی کا سبہتے ہیں اطلال میں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کون تو ہر مضمین پہ ہر مضمین کا مضمین ہے  
کون تو ہر مضمین پہ ہر مضمین کا مضمین ہے  
کون تو ہر مضمین پہ ہر مضمین کا مضمین ہے  
کون تو ہر مضمین پہ ہر مضمین کا مضمین ہے

نہ جہا یادل میں  
جان جانانی باری بران عشقون پر پیکار  
کب کیا جان جانان تیر سرا یادل میں  
کب جوبلیت جانان کا ای آئیہ و  
نوکلی گے مری اصلا دل میں  
پر کوردت تیری گئی مری اصل  
فخست ہو گلا کا تو گلگین ای قابل  
نامم شاد و ذرا سب کے لہ تنادل میں  
خون ہو کا تو ذرا سب کے لہ تنادل میں  
بعودن ہی ہی خیر بن میں  
کون تو ہر مضمین پہ ہر مضمین کا مضمین ہے







سلامتی ای بر مکان ای دلایلین  
 در کس نه جای قالی کی دل بین  
 بی وقت نه جای قالی کی دل بین  
 بر نفس نام و هم نه از باشند پیران آباد

و کشته مین رخ محبوب کاجلوه دلمین  
 کوئی باقی نهین اب اور تنادلمین  
 چہہ گیا ہی یہ عجب طور کا کاٹا دلمین  
 کہب گیا ہی جو ترا چاند سا مکہرا دلمین  
 جان کی طرح اسی ہمنی چہا یاد دلمین  
 ای تہو کچہ تو کرد خوف خدا کا دلمین  
 مان جائین تہین گردون پہ مسچا دلمین  
 کہتی ہین سچ تو کہو کیا ہی اراد دلمین  
 آگ بڑھ کا تا ہی وہ نور کا پتلا دلمین  
 پہرنتی سر سے ہوا زلف کا سو دلمین  
 لہی صنم جینسی ہی عشق قدبالا دلمین  
 پہ گنتی ہای یوہین دکلی تنادلمین

صاف ہی سینہ عارف کی طرح سی سینہ  
 نرغ مین اگی لپٹ جاؤ مری سینی سے  
 جان چین ہی عشق مزہ جانان مین  
 داغ دل انجم افلاک پہ ہین چمکن  
 راز افق کونہ ظاہر کیا ہر گزای یاز  
 کعبہ دکونہ ڈاؤنہ یہ آفت توڑو  
 مجھی بیمار کو جانا جو شفا ہو جائے  
 پاکی تہا جو کہی اوسی لپٹ جاتا ہون  
 دور سی شعلہ رخسار دکھا کر محکو  
 پہر ہی اپنی نظر مین ہی زمانہ اندھیر  
 حشر ہی قہر ہی آفت ہی ستم برپا ہے  
 جان دمی ہفت مین طلب نہوا اسحی میاش

شکستہ تو میری یاد دلین  
 لگا دس کی پہ کہا رہا ہے  
 اب شمس کی ہون چو کوئی نہیں  
 سب غمستا کون چو کوئی نہیں  
 تب شمس کی ہون چو کوئی نہیں  
 مزار حسین علی ہدیہ شمس کی ہون  
 مزار آئی نہ پیراوس تہ تو خوار کی ہون  
 جب تک کہ کوئی بردہ نہ زنجار کی ہون  
 وہ خنجر کون ہون مین کتبی ہون  
 سو خنجر کون ہون مین کتبی ہون  
 پیراوس مین مین مین مین  
 ذرا ای گل تہا یاد مین مین  
 لایا خاک مین مین مین مین  
 کیا بات آگتی اس غمستان مین  
 اصل غم مین ہوتا ہے اس غمستان مین  
 ہی عاشق ہوا اس غمستان مین  
 ہم کچھ نہیں مین مین مین

	<p>مختتم علیخان مرحوم حشمت باشندہ دہلی صاحب دیوان</p>	
	<p>خوب سپاز مین فی بغنا</p>	
<p>مزار ضاقلی مرحوم اشقہ خلف حکیم محمد شفیع باشندہ اکبر آباد مقیم لکھنؤ شاگرد میر محمدی ہون</p>		
	<p>جی تہا اکھون مین تہا دوز</p>	<p>مرگنی پر ہی ہوا خاک ندی</p>
	<p>یان ناک انتظار تہا دین</p>	<p>آج تک یہ غبار تہا دین</p>

اصل غم مین ہوتا ہے اس غمستان مین  
 ہی عاشق ہوا اس غمستان مین  
 ہم کچھ نہیں مین مین مین  
 ذرا ای گل تہا یاد مین مین  
 لایا خاک مین مین مین مین  
 کیا بات آگتی اس غمستان مین  
 پیراوس مین مین مین مین



بسیار با وفا و مخلص است  
 بسیار با وفا و مخلص است  
 بسیار با وفا و مخلص است  
 بسیار با وفا و مخلص است

شیخ مجربان شاد و خلف شیخ وارت علی شیزاده لکنوی فاری میں شاگرد مرزا علی اکبر شاہ از تہذیب کلاں

فطرسى دیکہ سمجھ کر اوتار دل میرا ملا کی خاک میں جاتی یار دل میرا وہ لٹنی خیر سی نہیں میں ہوں نہ گور پس فنا بھی تجس میں ہی ہی ہوتا ہے از لسی پہان رہا ہوں تری گل کی تاج جو رو کی کہتا ہوں لٹنی ہی شکر کمال کہیں ہو نہ لٹکھای کو چھٹا نہیں بیشکل شیشہ ساعت ہی یہ تہ و بالا بتوں کی غم سی بہا زک نہ لچ ہوں شاد	گرا تو ٹوٹ ہی جاتی گایار دل میرا گر یکا پاؤں پہ ہو کر غبار دل میرا اوتھار ہا ہی عذاب فشار دل میرا کہیں نہ توڑ کی نکلی ہزار دل میرا کہی تو جو جگو ملیگا نگار دل میرا تو ہنسکی صاف یہ کہتا ہی یار دل میرا زمین میں ہی نہیں لیتا قرار دل میرا کہ اک گھڑی نہیں لیتا تیرا دل میرا لگا تین گل ہی تو ہو سنگسار دل میرا
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

فرمان نویس کچھری سلطانی لادہ چیسکہ راخی شیزویں مقبول لکچری لال مراد ابادی مقیم لکنہ شاگرد

اکیس ہی ہوا ہی دو چار دل میرا ہوا ہی جس جی عجبی عشق کا کل و رخ پا عزیز و یوسف کنعان کی چاہ میں توتو بہت کہلائیگا گل گر جنون سلامت غضب کی جا ہی نہیں آج تک نہیں معلوم	طپان ہی ہمینی ہرین سیاٹ دل میرا چھیدہ رہتا ہی لیل و نہار دل میرا کنوین جہنگامی کا جگو ہزار دل میرا دکھائیگا ابھی کیا کیا بہار دل میرا ہوا ہی تم پہ میرجان نثار دل میرا
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نقید سیاوت حسین خان عرف غا جہوش و خلف سید محمد عرف میرضا و طبع ہر گو کا ہند

قرارداد فی سبب بیعت ہزار دل میرا  
 بی بی باغ نزار اور نغمہ کی آگے میں جانتوں  
 ہوا ہی یار کو یہ سار دار دل میرا  
 از نہیں کی رنگ خانی ہو در و لایا  
 سپاہی کی کہ سبب سنگسار دل میرا  
 صراحت ستارہ ہی انداز میں سگوار دل میرا  
 کھانہ کھانے سے اب یہ کہنی یار دل میرا  
 نقین جان و شرف میں وہ شاد طینت پو  
 مدد سبب ہی نہیں رکھتا غبار دل میرا  
 عشق سے نیا زنگار گری مکان دل  
 کیا منزلت ہی شان اہی شان دل  
 داغون کا اور دل ہے جو مجمع بیان دل  
 جاسے گا دل کیے دل کہ ہر کاروان دل  
 وہی پوجا وہی پالین تو ہی ذوق و شوق کا  
 اس واسطے جگہ ہی ہوا ہے ہزار دل  
 قہر ہند در دین تو ہی اس گزشت ہی  
 ای یاری بیان ہی باہر بیان دل  
 ال ال سی سرگزشت ہی اولی عزم  
 اولی پو ہی نام ہی وہستان دل  
 پہنکی میں تری زری پر وہی جان دل  
 ہند زمین ہند ہی اولی کان دل





بہار حسن میں جو حسین تیکو مشتری  
 دل پکڑی پرتی ہیں جو کچھ تھی پستی  
 دو تڑپتین جو گور غریبان پرین شرف

بہار حسن میں جو حسین تیکو مشتری  
 دل پکڑی پرتی ہیں جو کچھ تھی پستی  
 دو تڑپتین جو گور غریبان پرین شرف

یوسف بھی دل نکال کی کہین کمان دل  
 خود رو رہی ہیں کرتی جو تھی امتحان دل  
 اک ہی مری جگر کا نشان ک نشان دل

یوسف بھی دل نکال کی کہین کمان دل  
 خود رو رہی ہیں کرتی جو تھی امتحان دل  
 اک ہی مری جگر کا نشان ک نشان دل

یوسف بھی دل نکال کی کہین کمان دل  
 خود رو رہی ہیں کرتی جو تھی امتحان دل  
 اک ہی مری جگر کا نشان ک نشان دل

امیر احمد امیر خف مولوی کرم احمد اولادین حضرت شاہ مینا علیہ الرحمہ کی باشندہ لکھنؤ صاحبان

نالی ہمارے ہیں کہ خدنگ کمان دل  
 یہ ماہ و آفتاب نہیں آسمان دل  
 قربان ہر ادایہ دل جان جان دل  
 پیدا ہر ای شکر ہوئی یہ زبان دل  
 آنکھوں میں مرد مک ہی سوید میان دل  
 کچھ کہ تو آئی میں نکلتی ہی شان دل  
 یارب کہین تمام ہو خواب گران دل  
 سونگہی ہی جسنی بوی گلن بخزان دل  
 گل شکل داغ دل ہی صنوبر نشان دل  
 جبار تھی ہی بلع جسم میں ہر روان دل  
 سینہ میں نام کو نہیں نام نشان دل  
 پیدا زمین سی حق نی کیا آسمان دل  
 جھکتا چلا ہی سنہ کی طوط آستان دل

ناوک نکل تڑپتی نہیں سنکر فغان دل  
 داغ پری دوشان ہی دو بالا شیان دل  
 اسی شاہ کشور دل جان چھبان دل  
 پیکان جو دل پہ پار کا بیٹھا تو خوش ہوئی  
 جاتی گا کیا تصور خال سیاہ یار  
 حیرت وہی فروغ وہی ہی جلا وہی  
 غفلت نی کر دیا نظر خلق میں سبک  
 غنچہ کی بوڑنی کو یہ سمجھت ہی معصیت  
 اتنی ای پسندی جگلو چمن کی سیر  
 بہت ہی راہ چشم تھی ہو کی آب  
 اوس بی نشان کی یادنی ایسا مٹا دیا  
 ذروں میں آفتاب کا جلوہ دکھا دیا  
 ممنون ضعف جا لہ پیری میں ہوں میر

یوسف بھی دل نکال کی کہین کمان دل  
 خود رو رہی ہیں کرتی جو تھی امتحان دل  
 اک ہی مری جگر کا نشان ک نشان دل



بہار حسن میں جو حسین تیکو مشتری  
 دل پکڑی پرتی ہیں جو کچھ تھی پستی  
 دو تڑپتین جو گور غریبان پرین شرف

بہار حسن میں جو حسین تیکو مشتری  
 دل پکڑی پرتی ہیں جو کچھ تھی پستی  
 دو تڑپتین جو گور غریبان پرین شرف

بہی تو یہ طہاسات عتیق و بے پیمان اب  
 رو اور شوق سے بجا تا کسی گریہ  
 غیب سے تلو و نشے طہیے ذرا کھینچ کر  
 عیان سے مہینہ سے صفا خیار دل میں  
 پختہ ہے جب کا فرار دل میں

کو چہ زلف میں افادہ کسی کا دل ہے  
 آسیا گر طیش دل ہی تو دانا دل ہے  
 تیرے تیرے لگا کر تے بن تو دانا دل ہے  
 دیکھی دیکھی اب تو یہ پیشا دل ہے  
 آج مثل گل خندان جو گھٹتا دل ہے  
 کیا ہی بہت مری ساقی کی ہی مریا دل ہے  
 کہ نبی اپنا کریم اور خدا عادل ہے

قدم ای باد صبار کہیو سنبھل کر اپنا  
 گندی رنگ کی فرقت میں پسا جاتا ہی  
 بسکہ رہتا ہی تری جنبش مڑگان کا خیال  
 ہاتھ رکھ کر دل سوزان پر مری کہتی ہیں وہ  
 شاید آتا ہی وہ رشک چمن حسن ادھر  
 ست مانگی اگر اک جام تو دنی و خم می  
 ای علی کیوں ہو انید قوی شیش کی

طالب علم مستعد احمد حسن ولد سعادت علی باشذندہ قصبہ موہان توابع لکھنؤ شاگرد لکھنؤ  
 قیدی کیسوی ولد ارہار اول ہی  
 والد ابروی خمدار ہمار اول ہی  
 خار فرقت ہوئی جسندی انیس لگی گھڑی  
 مدتین گذری ہیں ای گل کہ مثال نگرز  
 ہمتو خادم ہیں حسین ابن ابی طالب کے

تیرہ بختی میں گرفتار ہمار اول ہے  
 کشتہ خنجر خو خوار ہمار اول ہے  
 داغون کی پہولون سی گلزار ہمار اول ہے  
 شوق دیدار میں پیدار ہمار اول ہے  
 خاکیا ہی شد ابرار ہمار اول ہے

عالمی و ودان حافظ قرآن شہرت الامم حسین تدا نواب علی بہادر علی لد نواب الفقار بہادر اولاد  
 میں سلاطین و کس کی طبقہ یہ پیشوا اصلا حبیبان اور ثنوی بہر و ماہ شاگرد سید اسماعیل حسین  
 ہزار بہرے ہو پر جا ہی یار دل میں ہے  
 عتاب چہرے سے ظاہر ہی ہمار اول میں ہے

قلق نہیں جو چشم ہیشمار دل میں ہے  
 ہمیں سمجھتے ہیں اس رنگ سن کی تہ کو

میرا دادا اور حال کے تذکرے میں ہیں  
 خاندان میرانی مری کہیوں اس کے صاحب کا صاحب  
 بے صدا حشر تک آباد کے خاندان  
 جیسے محمد رضا اشراق خلیفہ خانی  
 اس کے والد جید بیگان کی باشذندہ لکھنؤ  
 عرش علی سے ہی بالاسیہ کا خاندان  
 لاسکان کے ہیں جیسے خانہ دار

خود اندوہ سے بخانہ دل ہی آباد  
 ستم نواب سے لہر پڑی پیمانہ ذرا  
 استخوان کہی سیکار دنیا ہی یہ  
 لوی لہرہ ذرا علی دانہ ذرا  
 جلوہ افروز ہی پہولون ہائیک توڑا  
 لکھنؤ شہری کا خاندان

خود اندوہ سے بخانہ دل ہی آباد  
 ستم نواب سے لہر پڑی پیمانہ ذرا  
 استخوان کہی سیکار دنیا ہی یہ  
 لوی لہرہ ذرا علی دانہ ذرا  
 جلوہ افروز ہی پہولون ہائیک توڑا  
 لکھنؤ شہری کا خاندان



نہیں جلاستے مری باجی کو تو میری سیر و  
 جو بجا جو روبرو جانتے پراتی تو دل کی  
 زبان سے از کرب عشق کی کراہی کہ میری  
 سر او سکے تجھ پر عشق ہی از زرد دل کی  
 نرنگی کی یہ مروت قاصر دل از عشق کی  
 نرنگی کی یہ مروت قاصر دل از عشق کی  
 نرنگی کی یہ مروت قاصر دل از عشق کی

بصیرت و عاجوزی از عشق کی  
 صاحب چمن میں شہیدان پاروں میں  
 ہر ایک غنچے سے آئی ہی جگمگاتی  
 خاک تاز کو ہی قارہ ہر جگہ کی  
 کس سے بڑھتی ہے اس کی  
 جو ہر وہ سانس ہے اس کی  
 نہ کیوں ہوں تجھ ہی پر ہر  
 تیرا عشق ہے میرا نور و صفا

جگر دکھو سنا جان فراموشی  
 بولتے تیرے یہ تہمتیں علی حسن دل کی  
 حقیقت وہ دن بڑھ گئے تیرے  
 تیرا دل وہ روز روز اور میری  
 جگر دکھو سنا جان فراموشی  
 بولتے تیرے یہ تہمتیں علی حسن دل کی  
 حقیقت وہ دن بڑھ گئے تیرے

تیرا دل وہ روز روز اور میری  
 جگر دکھو سنا جان فراموشی  
 بولتے تیرے یہ تہمتیں علی حسن دل کی  
 حقیقت وہ دن بڑھ گئے تیرے  
 تیرا دل وہ روز روز اور میری  
 جگر دکھو سنا جان فراموشی  
 بولتے تیرے یہ تہمتیں علی حسن دل کی  
 حقیقت وہ دن بڑھ گئے تیرے

<p>پڑی نہ چوت غضب کی کہاں کہاں پیر          مہار می ل میں جو آیا ہوا ایمان پیر          خموش و عاجز و مسکین و بیزبان و پیر          اسی سبب ہی عشقی بہت گران پیر</p>	<p>بچا جو شجر ابرو سے تیرا ناز رگا          یہ عشق آئینہ رخ کا صاف ہی اعجاز          جو منہ میں آتا ہی کہہ سکتی ہو رسم کرو          سبک ہوا ہی جو بگاہ سبکی سہی کوہ ہوا</p>
<p>میرے سعادت صلی جو تم مسکین برادر زادہ          نیر علی حامد باشندہ وہ ملی مقیم لکھنؤ          پہلی شاگرد میرا ہے          رسا کی بعد تک لشعرا میر قمر الدین          منت فارسی گوئی اصلاح سے</p>	
<p>خوایان متاع درو کا ہی درو مند دل          ہر ت ہوئی کہ زلف میں تیری ہی بندل          یہ جی میں ہی کہ کبھی او سپر پسند دل          جانبر ہوا گرا کی اوٹھا کر گزند دل          یان نالہ رسا سے رکھی کہی بند دل          خورشید حشری ہی ہی سوزان و چند دل          مسکین کا گر آپ کو آیا پسند دل</p>	<p>کرتا نہیں ہے جنس و عالم پسند دل          آشفنگی کا اپنی سبب تجھی کیا ہوں          جو آتش خدار پہ دانہ ہی خال کا          میرا ہم پہ نہ لگا کہی دوستی کا نام          پاس دل ہی مانع تسخیر و رند یار          سینی میں شعلہ زن ہی بس آتش فراق          بگتا ہی اک گناہ پہ لے لیجی مہفت</p>
<p>تو چشم آبلہ سے لے رکھ لے آبر و دل کی          جو تیرے ہاتھ لگے لوح یہ کہو دل کی          زیارت آن کے کرنا نہ بیروضو دل کی</p>	<p>ہوئی جو عشق ہی کچھ بڑھ کی گفتگو دل کی          نہ دیکھی آئینہ تو لے کی اپنی جہت دل کی          یہ وہ ہی دل جس کی کہی ہی خلق بہت دل کی</p>

ہی نہ نام کو دان غنچہ دل کی  
 لکھنؤ میں آئی کشتی از زرد دل کی  
 بلون پست کی بواؤں تیرے دل کی  
 تو مگر سناہ تلخ صبا کی از زرد دل کی



عالی و دروان جانان از ان مشرف لامر این دنیا  
 زبانی علی سادری علی تخلص غیب توفیق نقار بہار  
 ادا لایق بیاد و کبریا بقیت پنهانی صاحب این رخ  
 خیالی زلف ہی ای ان بی حجابین رخ  
 بلایین ہی دل سست پیچ و تاب این رخ

جہاں کو چھو جان کی پر جو این رخ  
 لری کی گلشن جنت کی پر یامال  
 وہ ہنسوار گرنے میں کر ہی یامال  
 پورا کی طرح سے دوری پر ہی کا بین رخ  
 پس فقاہی رہیں کن ترانان بیش  
 رنگ برق تجلی ہے افسطرابین رخ  
 تیار ہی زلف میں ہی یہ نظر ظاہر مان  
 یوں کند بلایین ہی پتہ و تاب این رخ  
 وہ سست خواب وینخی میں پیچان  
 بام غوطی لگا سہ قہر تریب میں رخ



جلای ہی ہی مجھی شکر  
 اسی غلاب میں ہی تجھی غلابین رخ  
 کہ چین کی کہی نین جان تنگ ہے  
 خام کو کون کر ہی برج آفتابین رخ  
 فنا کی بوجو بادے گیکو خستہ دار  
 رنگ موج ہوا اتنی چنچا بین رخ  
 علی آشن خاں نہ کیوں ہونوزار  
 زل کی دن سے ہی عشق اور این رخ  
 بلجان کو ہر طرف افسانہ اور این رخ  
 چو ہر سو اولاد و تاب یا زار اور این رخ

جگر کارنگ ہی لالی میں گل میں بودل کی  
 لہو کی دہار بنے صاف آجودل کی  
 یہ عین صلح میں حالت ہی جنگجودل کی  
 صفائی کیوں ہو مشہور چارسودل کی  
 ہی شکل صاف ہی دلگی روبرودل کی  
 ہر ایک ڈھیلی سے مٹی کی آئی بودل کی  
 ملایا خاک میں کے خوب آبرودل کی  
 فزون ہی عرش معلی سے آبرودل کی  
 شہید ہے کل لالہ میں ہو بودل کی  
 غضب کی دوستی زریہ ہی عدول کی  
 نماز ہوتی ہے مقبول بی فہودل کی  
 تم اسی پوچھو کہی گانج لہودل کی  
 رہی گی دل ہی میں پیل کی آرزودل کی  
 ٹھگٹلی نہیں بی ساعت و سربودل کی  
 نہ آئی لب پہ رہے بات تا گول کی  
 دہو میں مین آہ کنی گی ہی بودل کی  
 عبت ہی سنیہ سوزان میں جستجودل کی

بنا ہی کیا چین و سر خاک عاشق سی  
 لگا ہی زخم جو قاتل سے باغ بلغ ہوا  
 لڑا کی آنکھوں کو جسے بگاڑ کر تا ہی  
 ہی چار آئینہ چاروں طرف کی اخوت  
 مقابل آئینہ کی جس طرح ہو آئینہ  
 اگر تیز ہو رتبے میں خاکساروں کے  
 بھلا کی آتش فرقت سے کر دیا رباہ  
 نہیں ہی منزلت دل ہی ظالموں کو خبر  
 وہی ہی باغ وہی جوش خونکا عالم ہے  
 ہوا ہی شکر سویدار ہا نہ نام کو نور  
 نہیں طہارت ظاہر سے کام اوزاہد  
 ابھی تو آنسو وکی ساتھ ساتھ آیا ہے  
 ہوا ہی آتش گل خاک میں ملائی گے  
 خدا کی واسطی لاپہول ہر کی اسی ساقی  
 یہ زور اب تہ دکھایا ہی نا تو انی ہے  
 یہ تیز آتش الفت ہو ہی کہ داغ لگا  
 کسی کی کو چھ گیسوں میں ہونڈا ہی محسن

اواز و کشتی ہے کو چھو چو غلابین رخ  
 بلین جان صفت میں غلابین رخ  
 اس زلف پیسی ہی چنچا بین رخ  
 کس کو ہی پتہ ہے غلابین رخ  
 ال چو ہی پتہ ہے غلابین رخ  
 اس زلف پیسی ہی چنچا بین رخ





بسیار صفا و بیاد و آرامش  
 پین پر داغ اینا بن گیا سدا مر روح  
 دیکھا اور سفاک بیچوہ بنا یہ جام روح  
 دوی دن ہی نو جوانی رنگ بری لائیکلی  
 ای وہاں جسم کرک مارا جاتا ہے  
 تیری تہی کی لیے جاتی کیا قاب میں  
 بی رنگ یاد باہر جسم سی اندام روح  
 جو تھی ہی جان پر کر دوں شان و شوہان  
 پین ہی بی زبان سیر کرکھون پنجام روح  
 تونج خاکی کو آب خشک کنی تیر زویا  
 گر تیر بار کسی بانہی صاف نام روح

<p>شراب ہی جو پلائی تو بے فزا ہو کر          تمہاری پر تو رخ تی چلا کی مارا ہے          نبی مزار ذر دخت زر پہ ای گوہر</p>	<p>ہمیشہ جلتی رہی حسرت کباب میں روح          جلا کر گی کی قیاست تک آفتاب میں روح          نکل گئی ہی مری خواہش شراب میں روح</p>
<p>تب فراق کی ایذا سی ہی عذاب میں روح          خیال چاہہ زرخندان ہی اوس پر و کا          فراق یار کا صد نہ بلا تھی جان ہی دلا          خیال ہی تری آب وان کی محرم کا          وہ باوہ نوش ہون میں ہی فروغ عالم میں</p>	<p>عجب نہیں ہو اہو اس اضطراب میں روح          نہ ڈوب جاتی کہیں بجا اضطراب میں روح          نکل نہ جاتی کہیں دیکھ اضطراب میں روح          نہیں ہے تن میں ہماری یہ حبیبی روح          لگی رہی گی پس مرگ ہی شراب میں روح</p>
<p>افصح لقصی خواجہ وزیر روز میر خلف خواجہ فقیر باشندہ لکھنؤ صاحبان شاگرد رشید شاگرد اکبر</p>	
<p>زندہ درگور تہوی بی تیری وارام روح          کیا ہی چنن یا تری آئی سی بی آرام روح          پھیر لی توئی جو چشم مست ای آرام روح          کس مزی ہی جاتی ہی یاد لب شیرین چہان          یہ صفائی بی لطافت ہی کہان آئینی ہیں          غیر ساعد جسکو کہتی ہونہ ہی عاشق کی جان          جسم انسان وہ بنا آفت ملک نی لگے</p>	<p>بن گیا ہی قالب خشت لحد اندام روح          اب نہیں رہے سچ بول درد جگر الام روح          جام سان گردش میں ہی بخت نافر جام روح          میٹھی پوئی چل رہا ہی تو خون نگام روح          ہی عیان تیری لباس جسم ہی اندام روح          ہی نیام آستین یار میں صمام روح          چار جوہر ایک ہو کر بن گئی صمام روح</p>

کون سا ہرگز  
 سوز غم سے تیری  
 چار غم کا بنا جو یک چہل غم روح  
 طائر جان صحت غم غم غم غم  
 جسم منسرد لاغری ہی بن گیا ہی آرام روح  
 ابو ششدر ہی سرانی پیر پوری باہم روح  
 کوئی تو جان چہان سرانی ان  
 جسم پیک نفس پونجی تو ان  
 اب ہکان وہ ہم ہمت وہ فلک پر واز یاد  
 بالکل ہی جسم خالی اوزی کی کام  
 غلامی زیادہ کیا ہی لطف باطن  
 نقد دل ہر اکون قاصد ہی انظار  
 تیر دون کو فریونی سکا باہم روح  
 تیر ہوا ہی ہو لگی کوئی اول نام روح



این شعر از زلفی دینا به جا بیامد  
 ساقی زیندگی او برین عالم  
 این شعر از زلفی دینا به جا بیامد  
 ساقی زیندگی او برین عالم  
 این شعر از زلفی دینا به جا بیامد  
 ساقی زیندگی او برین عالم

کج سی روح الامین چنگو کھون پرینا مہر او سبت کافر کو پتیا بی مین کیا کیا کچھ لکھا کیا مکان جسم ہی انہی مکین کشیشستہ ایسی ہم قابل ہوتی مین کہ بی تائیدت شیشتن ہی تری آتی نظر سے کے طرح نو خدا سا فنا کہ آہ نہجا ہی عشق کفرزا ہوسٹہ لکو دیکھا اک حسین سبزہ رنگ سکلی اسم حور بی دکھی ہوی مرنے لگی تھی مسیر عشق باب ہی سیرشت خاک پنیہ گوش جوانی گرنہ ای پری ہو تو کچھ سکا نقشہ نہ جب جسم لطیف یار کا الامان ای عیب پری ای جوانی انیث چار دیوار عناصر گر پڑی تڑپی یہ مہم دل ہی پہلو مین نہیں کسکو خبر ہی جان کی مثل دل سینی ہی میری ہ لپٹ کر کہتے مین	میری روح اشد تک پونچاویا پیغام روح دین وی ایمان راحت دل جانجان آرام روح پھر رہا ہی ساتھ قصر بی درونی نام روح کہینچ لیتا ہی پیام جسم جسمی خصام روح دختر نہ ہو گیا مشہور ساقی نام روح بہاگ جانی دل الغل مین اب کر سلام روح خضر آب زندگانی ہی ہر گیا جام روح اولی سیفی نیکی کھلانہ سی اولٹا نام روح واہ کیا آغا زتہا اور کیا ہوا انجام روح قامت پر خم دہن بند کہی پیغام روح کاغذ تصویر پر مانی نے لکھا نام روح پڑ گیا رخشہ بدن مین کانپا و تہا نام روح رفتہ رفتہ بن گیا چوراہا قصر خام روح ہو گیا گم وہ لگین جبر کہد اتہا نام روح ای وزیر اتو نہیں درد جگر آلام روح
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

این شعر از زلفی دینا به جا بیامد  
 ساقی زیندگی او برین عالم  
 این شعر از زلفی دینا به جا بیامد  
 ساقی زیندگی او برین عالم  
 این شعر از زلفی دینا به جا بیامد  
 ساقی زیندگی او برین عالم

نقش مرزا محمد رضا مہر خلف زاکرم علی باشندہ لکھنؤ سبقت نور و لب جہاد مہم کا پور جہاد و شاکر و  
 رفیقین مند و ایمین عبث او باعث آرام روح  
 طاہری اشیاں ہی طائر ناکام روح

این شعر از زلفی دینا به جا بیامد  
 ساقی زیندگی او برین عالم  
 این شعر از زلفی دینا به جا بیامد  
 ساقی زیندگی او برین عالم  
 این شعر از زلفی دینا به جا بیامد  
 ساقی زیندگی او برین عالم

این شعر از زلفی دینا به جا بیامد  
 ساقی زیندگی او برین عالم



انتظار یارین دن بو کجا یارین  
 سیریا فرقت کی شیب اینا چرخ شام  
 زوت ساقی من ہی خون جگر شمشیر  
 سپری دکو پیچو لازم ہے کہنا جام  
 کجا کجا ایسا دل ہی مویلا لام  
 روح کیا انجام من ہو اسے  
 حبیبی ایاشیق من ہو اور کجا

دشنیو کی طرح عروانی خوش آتی ہی ایسے  
 دشت غربت میں کہان تک شوگرین کہایا  
 جانکا اوس گیسو پیمان کا سودا آتی ہوا  
 جستجو میں ہی اجل لیکن نطن آنا نہیں  
 ناتوانوں سی نہیں رکتی عنان اختیار  
 آگہی آتی ہی اوسکی قالب بیجان خان  
 درمیان پڑ کر صفائی کر دمی ہی تیج حل  
 دیکھ کر گیسو چانان کیوں کہاؤں سچ دانا  
 جیسی ہی پیش نظر تصویر صیاد اجل  
 ساغری فرقت ساقی میں کیا خالی کرو  
 عشق پاک یار جانی میں ہوا ہی دم فنا  
 قصرن میں اسکو ای سچو بہت یار ہوا

قطع کرتا ہی لباس زندگی اندام روح  
 کب تک گردش رہی تخت فرجام روح  
 پہنیں گیا دام بلا میں طائرنا کام روح  
 نقطہ موہوم کہل کر بنگیا اندام روح  
 کیا ہی وروپیر چڑھا ہی خوش نگام روح  
 بسکہ وہ نفسی مشہور تھا ہما ہنام روح  
 جسم خاکی ہی خبار خاطرنا کام روح  
 ہی سی زنجیر میں جکڑا ہوا اندام روح  
 کس قدر سہا ہوا ہی طائرنا کام روح  
 بہر چکا ہی بیان شراب زندگی سی جام روح  
 چاہی ہی روح القدس مشہور ہوا نام روح  
 جی میں ہی نقل مکان کی ہی پی آرم روح

میر محمود جان مرحوم اوج خلف میر جو اوشاہ عزیز دن میں خاص محل نواب معتمد الدولہ  
 بہادر کے باشندہ کہنو مقیم کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسطار شک

اوتہ گیا ہی میری پہلو سی جو وہ آرام روح  
 خال رخ پر طائر دل کی لیے دانا ہوا  
 ہاتہ سی فرقت کی اپنی زندگی دسوا کو

جسم میں باقی نہیں ہرگز نشان نام روح  
 دونوں الفین عارض صیا و پیر نام روح  
 موت کو پونچھای کوئی آج پیغام روح

جو پیرا ایسی ہم ہی با عطف الام روح  
 وصلت کا جان سے عشق کی کیون عشق نہیں  
 جان کی ہی بیون کی عشق کی کیون عشق نہیں  
 ایچ کا فکر توتا ہے بغیر انجام روح  
 پی ہوا جان او سپر سے تمام روح  
 ظلمت میں نظر آتا آرزو نام روح

خان ابھاری تودین میں کہ ہست وقت تقار  
 آئی جالیں پر گزرا دہ راحت و آرام روح  
 غریبہ مضبوطی ایوان کی کیون عشق نہیں  
 خانہ میں نہیں ہی فاک استقام روح  
 کی بوجہ خلاق جسم خاکی میں ہوا  
 اور کیا ہوا سے انور دن ان و آرام روح  
 نام خون کیونکہ روٹن میں درد و فرقت ہی جی  
 جسم کی کیا ہی نفسی میں مجاہدوں میں  
 دیکھتا ہوں جی ہی عشق نام روح  
 جسم میں باقی نہیں ہستای عشق نام روح  
 میر علی اوسطار شک و پیر سلمان باشندہ فیروز آباد  
 بیون کہنو مقیم کانپور صاحب دیوان شاگرد میر علی اوسطار شک  
 جان کجا ایسا دل ہی مویلا لام روح  
 کجا کجا ایسا دل ہی مویلا لام روح  
 کجا کجا ایسا دل ہی مویلا لام روح







بزرگ برقی جادوئی مین پیچر اسج  
 اچی سنگھ سے لگا کر نکلو حسرت و  
 سہ چاروں کی ہے یہاں جنہاں زمین  
 سہ چاروں کی ہے یہاں جنہاں زمین  
 سہ چاروں کی ہے یہاں جنہاں زمین

یہ حال ہی تری بیمار جسم کا اب تو	کہ نبض کی حرکت سی ہی انتشار میں روح
شریک کوئی بری وقت کا نہیں ای بھر	جسد کو چھوڑ گئی ہی لحد کی غار میں روح

مولوی محمد بخش شہرہ رولیش خدائش خوشنویس باشندہ قصبہ سندھ تنظیم کمرہ صاحب دیوان شاگرد شہید

ترپ ہی ہی نہایت فراق یار میں روح	نفس میں طائر سنبھل ہی جسم زار میں روح
نہ کس طرح سی نکلنا بد نسبی ہو و شوار	بڑی خرابی سی آئی ہی جسم زار میں روح
کمال ہی تب فرق نے اب حرارت کے	بدن کی طرح سی جلنی لگی بخار میں روح
محال ہی کہ کری عود جو کہ ہو معبندوم	نکل گئی جسم سی کب آئی جسم زار میں روح
سیان قبر اوڑھاتی مین جبر فرقت جسم	پس از فنا ہی نہیں اپنی اختیار میں روح
کہلانہ ہم پہ پیچیدہ محاط اس مین ہی مین	یہ جسم روح مین ہی یا ہی جسم زار میں روح
کہاں ہی محفل ندان مین دور ساغرمی	کہ پھر ہی ہی یہ بزم شراب بخار میں روح
پس از فنا ہی کمال انتظار جانان سے	کہی مزار سے باہر کہی مزار میں روح
دیلی مین داغ شہید اتنی گلغزاروں نے	رہیگی بعد فنا میری لالہ زار میں روح

ہمدی حسین خان آپا و ولد غلام جعفر خان باشندہ لکھنؤ کمرہ تحریر لکھی لکھی دیوان ہی شاگرد شاہ

نہیں ہی اور کہیں جان جسم زار میں روح	انک رہی ہی فقط چشم انتظار میں روح
گئی ہی یاد مین از بسکہ جان لیلہ کے	پہری گی ڈھونڈتی مجنون کو مریخار میں روح
بدن مین ہی یہ زندان کلفت غم ہنے	پہنسی ہی آن کی یادت کس غبار میں روح
فنا مین ہم جو اتارا گلی سی ای گلر و	ہماری انکی ہی تری گلی کی ہار میں روح

بہاری آکھوں مین ہی پہلو مین نہ کتا مین روح  
 دل اپنی قضی سی باہری اذن یار میں روح  
 نر و دل پہ ہار نہ اختیار میں روح  
 بولا ہوگی اور گی کا غبار میں روح  
 گلی شہا اگر اس طفل روح  
 الہیاتی خط بار خلق پہ چلجاں  
 وہ کہیں نہ رہتی ہی سخی کوئی مین روح  
 کہ جھٹکے ماری احوال ابھی ہستی مین  
 پس از فنا ہی ہی کو کین پو سخی ہستی  
 دل غم کو کس کو کس کو کس کو کس کو  
 بہت بہت نہال ہوئی بلانہ روزگار مین روح  
 لقب جو روح تو ہی یہاں کو اختیار میں روح  
 نہ اختیار مین تو ہے نہ اختیار میں روح

ہمان کہ روح امین جان کو اختیار میں روح  
 وہاں ہماری ہی شاہان شاہان شاہان  
 اور زیادہ میرا شرف علی باشندہ لکھنؤ  
 صاحب دیوان ارشد علامہ خواجہ عبدالعزیز صاحب دیوان  
 روح انصاف مین نہیں بگھاپ ہم روزگار میں روح  
 دنیا کہ بغیر روح قالب بیکار ہوتی ہے  
 لطفہ نون کو پناہت پسند و انصاف مین زیادہ





خدا جانتے تو رہ جائی جہنم از میں روح خدا کی شان پہ دیو پڑی جا رہی روح  
 سپہر مقدسی ہوئی کبھی کبھی روح افلاک  
 سعادت خان ناصر ولد رسالت خان باغیچہ  
 بیگم کلثوم بیگم دیوان کبیر انکھارہ شہر کراچی

انک انک کی چلی تم تو راہ میں بھی میر  
 دکھا دی سا قیازنگ تشنہ پرستی کا  
 بچھائی پاس نہ قاتل فی آب خنجر سے  
 زبان ہو بند انا الحق نہ بند ہو منصور  
 عراق یار میں نفرت تھی جسم سلیمی  
 گل مراد کہلا ہی خزان کی جانی سے  
 ہماری مرگ کا باعث ہی لغوی تین کے  
 چھٹی جو سلسلہ کا کل پریشان سے  
 ہوا پند ہی ہی تھی کیا طلسم تھی میں  
 مسیح و خضر لب خطا پہ جان دیتی میں

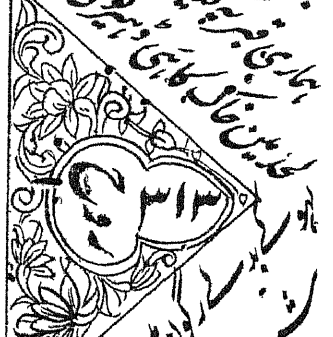
انک ہی مری آکھوں میں انتظار میں روح  
 وہ شیشہ چہانت کی لاہو جو تین چار میں روح  
 بہتکتی پیاسی ہی پہرتی ہی انتظار میں روح  
 ہماری جسم کی پڑجای چوبہ ار میں روح  
 پس وصال نہ تن میں گئے مزار میں روح  
 چمن چمن ہے شگفتہ مری بہار میں روح  
 سمائیگی نہ کسی طرح جسم ار میں روح  
 چھٹی میں بضیں قاتل سی ہی انتظار میں روح  
 مقصد اس تن خاک کی ہے حصار میں روح  
 تمہاری آگ ہی عاشق کی کشا میں روح

میر محمدی سپہر خلف میر محمدی خوشنویس خواہر زاوۃ مولف صاحب دیوان گرو شید خواجہ وزیر وزیر

ہنہیں پھرتی نظر آتے جسم از میں روح  
 نہ ایک دم کو بھی آیا کہی وہ عیسیٰ تم  
 چڑھا دو قبر پہ دو پھول توڑ کر اچھان  
 جو دیکھی برق ہی ہوئی سب اپنی پتیا  
 او گاہی قبر پہ نگرس کا پیر بعد از مرگ  
 خیال زلف و رخ یار میں بہتکتی ہے

لبوں پہ رہتی ہی ہر دم فراق از میں روح  
 نکل گئی مری آخس کو انتظار میں روح  
 لگی ہوئی ہی ہماری تمہاری ہا میں روح  
 تڑپ رہی ہی یہ ای جان جسم از میں روح  
 پتا ہی او سکا جو نکلی ہے انتظار میں روح  
 گہی حلب میں گئی گاؤنگب ار میں روح

و بال جسم ای ہر جہا خضر میں روح  
 آج بھی نکلی نہ اوس جس ہماری روح  
 چڑیا تو گل ترس نکلی ہے انتظار میں روح  
 نشان چاہی نکلی ہے انتظار میں روح  
 کیا پاک نہیں انتظار میں روح  
 بن کی طرح سے تھی ہماری روح  
 ہماری قبر کیا فاتحہ پڑھی میں روح  
 حاد میں خان کا ہی دیو جی بار میں روح



شہر ہی پادی مری جسم داغ از میں روح  
 فراق پدین ناصر کے زندگی کا علوم  
 نہ اوسکے وصل پہ قابو نہ اختیار میں روح  
 تھانہ دار مشعلہ کو کوئی اختیار میں روح  
 دل میر امام الدین صاحب دیوان گرو خواجہ وزیر  
 میں روح ہی پیر کی نہیں انی زلف یار میں روح  
 حب سے آتی ہے یہ کشتور تار میں روح

ہی اول کی طرح ہی نہ اختیار میں روح  
 تمہاری جان ہی ای جان جان باجہ  
 ہوادی سب تاریک ہے مزار میں روح  
 او کچھ ہی تری امن کی تار تار میں روح  
 دل از فنا ہوئی میری طرح کی امن کد  
 سمجھتا ہے مری تیغ بیدار میں روح  
 ہی کی کیا ہے قاتل یہ ہر قتل عدد





دینی اور دنیوی دونوں کی طرف سے ہرگز نہیں ہٹتا  
 دینی اور دنیوی دونوں کی طرف سے ہرگز نہیں ہٹتا  
 دینی اور دنیوی دونوں کی طرف سے ہرگز نہیں ہٹتا  
 دینی اور دنیوی دونوں کی طرف سے ہرگز نہیں ہٹتا  
 دینی اور دنیوی دونوں کی طرف سے ہرگز نہیں ہٹتا  
 دینی اور دنیوی دونوں کی طرف سے ہرگز نہیں ہٹتا  
 دینی اور دنیوی دونوں کی طرف سے ہرگز نہیں ہٹتا  
 دینی اور دنیوی دونوں کی طرف سے ہرگز نہیں ہٹتا

خوشی سے پہلی سہولت سہولت نہ پہر مزار میں پڑے گی طوطی کی صورت خطا مزار میں بہشتی بہرتی ہی عباس کوئی مزار میں	اوتاری قبر میں مجھ کو گروہ رشک چمن دکھائیگا لب معجز نما ترا عجاز پس فنا ہی سی انتظار باقی ہے
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------

شیخ فضل احمد کیف خلف شیخ اکبر علی باشندہ کھنڈ صاحب دیوان شاگرد میر وزیر صاحب

رہی نہ دیر تک مجھ کو احتضار میں نہ اختیار میں دل ہی اختیار میں بہشتی بہرتی ہی ہر ایک گھڑا میں نہ دی گی ساتھ ہمارا کہہی مزار میں نکال لی ملک الموت ہجر یار میں اوڑھی گی نگہت گل کھچ بہار میں ابھی تک ہے باقی تری شکار میں خوشی خوشی سے نکلتی ہی ہجر یار میں پڑی ہی حکم خدا سے ہی غبار میں ہو جی نہ شاکی ہی باغ روزگار میں مری طرح ہی جو ہوتی زبان خار میں تمام عمر ہی کیوں نہ انتشار میں لگی ہوئی ہی جو اوس غیرت بہار میں	ابھی جلد نکل جائی ہجر یار میں نہ ترک ہوتی ہی الفت نہ دم نکلتا ہی پس ز فنا ہی کیسی ہی جستجو باقی ہوا ہی کون کیسا شریک الفت میں ابھی اب کہیں وعدہ مرا برابر ہو ہو گا ساتھ جو گلگشت میں وہ گل اندام جو جوج کرنا ہی کر آگی جلد اسی سیاد وصال ہی جو سنا ہی جل کا نام اسنی پس ز فنا ہی ہوں اک شہسوار کی ہمراہ مراد پر نہ کہی نخل آرزو آ یا چمن میں اوس گلتر کی صفت بیان کرتا کیسی زلف پریشان کا دکھو سودا ہی ہر اک نفس میں ہی عالم نسیم جنت کا
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

لوگوں کو علم دینا ہی ہے جس کا نام ہے  
 لوگوں کو علم دینا ہی ہے جس کا نام ہے  
 لوگوں کو علم دینا ہی ہے جس کا نام ہے  
 لوگوں کو علم دینا ہی ہے جس کا نام ہے  
 لوگوں کو علم دینا ہی ہے جس کا نام ہے  
 لوگوں کو علم دینا ہی ہے جس کا نام ہے  
 لوگوں کو علم دینا ہی ہے جس کا نام ہے  
 لوگوں کو علم دینا ہی ہے جس کا نام ہے

۳۱۳

ای اختیار سے باختر ہرگز نہیں ہٹتا  
 ای اختیار سے باختر ہرگز نہیں ہٹتا  
 ای اختیار سے باختر ہرگز نہیں ہٹتا  
 ای اختیار سے باختر ہرگز نہیں ہٹتا  
 ای اختیار سے باختر ہرگز نہیں ہٹتا  
 ای اختیار سے باختر ہرگز نہیں ہٹتا  
 ای اختیار سے باختر ہرگز نہیں ہٹتا  
 ای اختیار سے باختر ہرگز نہیں ہٹتا

خدا کے واسطے ایمان ہی اختیار میں  
 خدا کے واسطے ایمان ہی اختیار میں  
 خدا کے واسطے ایمان ہی اختیار میں  
 خدا کے واسطے ایمان ہی اختیار میں  
 خدا کے واسطے ایمان ہی اختیار میں  
 خدا کے واسطے ایمان ہی اختیار میں  
 خدا کے واسطے ایمان ہی اختیار میں  
 خدا کے واسطے ایمان ہی اختیار میں





پہنسی حلقہ کیسوی شکبار میں روح  
 زل سے مست ہی یکیشرب ختم پیر روح  
 یزنا چشمے اثر انداز ہی غار میں روح  
 خیال ہو گیا دیوان اوس پر ہی کباب روح  
 ہی نہ چین سے مگر فراق جانان روح  
 کی کہ فک میں خاک اور دیو باو میں روح  
 پس قطار میں سپہ جرم شکار میں روح

جواب پہنکی میں دست پانچیت کو  
 عجب نہیں ہے کہ کلے فراق میں روح

شیخ مجدد الرؤف مرحوم شعور خلف شیخ حسن ضاعف بستنی میان باشندہ بگرام  
 مقیم لکھنؤ صاحب یوان شاگرد غلام بھارنی مصحفی

جواب راجہ پٹھری ہی جسم زار میں روح عیان ہی صاف نقیض عناصر میں روح کلی سہی اپنے لگائی وہ جانجان جو مجھے ملا نہ زیست میں نظف کنار و بوس لگر نثار کمالی کہین جلد و درخ تن سے مشام جان کونہ پونہی گل مراد کے بو لنگاہ شوق ہی زنجیر پا ہو کاش او سکے کمال مجکو جلا یا ہی سخت جانی سننے نہ پونہ میں گی صفت محشر میں ہونہ منور صوف چمن میں ہر کی حاصل ہی عشق شاہد گل شعور کاش سو نگہانی مسیح لخت زبان	ہوئی کمال سبک چشم اعتبار میں روح رہی نہ امن آفت سی اس حصار میں روح بدن سی رشک کری کیون نہ صلای میں روح وصال یار کا پاسے فرافشا میں روح پہنسی ہے شدت تپ سی خدایا میں روح بہت نہال ہوئی باغ ریز گار میں روح ہماری آنکھوں سی نکلی جو انتظار میں روح دہوین کی طرح کھل جانیکا بخار میں روح ہی کس شمار میں حیرت کشار میں روح کر و رشک کری قالب ہزار میں روح بخور کی نہیں شتاق ہی بخار میں روح
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مزار اکرم بیگ شفا خلف مزا انور علی بیگ باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد زامیر رضا  
 خزان کہان کی ہمیشہ سی ہی ہمار میں روح  
 نہ آیا فاتحہ پڑھتی ہنہ انتظار میں روح

سرشتہ یہی کہ رشتہ ہوئی ہی ہار میں روح  
 بہشتی پھرتی ہے کیا کیا مری زار میں روح

پس قطار میں دل و میر و بیدار علی لکھنؤ  
 میرزا بھارتی شاگرد فریدون بیگ  
 صاحبان شاگرد فریدون بیگ  
 پڑنی ہی کاہشش میں روح  
 ضروری ہی عجلیل میں روح  
 ضروری ہی عجلیل میں روح  
 ہونکہ خیال مت شکار میں روح  
 دراز اوٹھی خیانت کی انتظار میں روح  
 حب دار ہے عاشق کی خیم زار میں روح  
 حصول ربط غلام ہے اسکی بھارت  
 ہونے ہی پانچ ہزار کھنڈ میں روح  
 نشانی انکھوں پر مرگیا ہون فی سکا  
 پہلا سب مشقہ عشق دل کی کاپی  
 برا نہیں جو ہے فکر دیدار میں روح  
 ہوئی خراب زلف پار پر مر  
 کھنڈ میں لاش پائی ہی گئی غلام  
 لگا ہوگ زمان کی طرح سی ہم چار  
 دو کانی فون سی جو گئی نگار میں روح  
 دو ذریعہ لگا عاشق ہماری زلفوں  
 دو ذریعہ لگا عاشق ہماری زلفوں  
 دو ذریعہ لگا عاشق ہماری زلفوں  
 دو ذریعہ لگا عاشق ہماری زلفوں







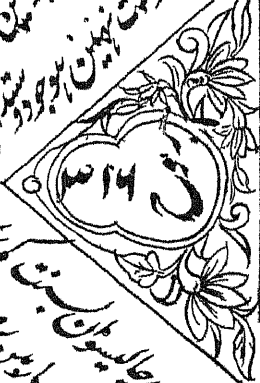
مخرب اعلیٰ جان شفق ولد مزاجان باشندہ کہتو دیوان کا خلام فی ہناری کئی نر کیانہا مثلاً گولہ دیا علی

کہ بن گئی ہی ارگ برق جسم زارین روح	تڑپ رہی ہی یہ اوسنت کی انتظارین روح
گہرا نپا بہول گئی جاگی کوی یارین روح	نکل کی آئی نہ پہرا سپنے جسم زارین روح
بہارا آتی ہی بس گئی سہارا میں روح	تہا رہی آتی ہی بس جی اوٹھا دل مردہ
پہنسی ہی حلقہ زنجیر زلف یارین روح	حصار مرگ سی ممکن نہیں ہے آزادی
تڑپ رہی ہی یہاں جسم جان شامین روح	وہاں رقیب تہا رہی بلا میں لیتی ہیں
حلول کر گئے تصویر قد یارین روح	فریم پرسی اوٹھا پردہ اپنی موت آئی
بدن سی نکلی ہے معشوق کی کنارین روح	یہ چاہی کہ ہماری لحد کھدے بغلے
نبی ہی تار نظر اوسکے انتظارین روح	نہ وہی آتی ہیں مجھ تک نہ یہ نکلتی ہے
کہ رنگی جاگی نشیمن بنفشہ زارین روح	جو زلف یار کی فرقت میں ہم تمام ہوئے
چلی ہے چوڑکی تہا مچھی زارین روح	کڑھی میں کوئی کسیا شریک حال نہیں
تھام جسے جلی سحر کے بنارین روح	میسر آئی نہ تبرید وصل یار کہ نہیں
چراغ مردہ ہوئی ہے فراق یارین روح	شفق ہے اپنی چھتیے نور و نسلی شون ہے

محقق عالم شعر زار کہ بلا می علی میر علی اوسط رشاک اول میر شکرمان باشندہ کہتو صاحب دیوان گرانہ

عذاب ہستی ہی ایام ہجر یارین روح	فشار گور کے خوابان ہی جسم زارین روح
ندیدی وصل کی ہمبھی دیکھی ہوگی کہیں	لگی رہی تری آئی کی انتظارین روح
خزان کی خوف ہی بلبل کی جان جاتی ہی	ہزار تازہ ہونی موسم بہارین روح

میں نے اپنے ہاں جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے۔ یہ سب میری طرف سے ہے۔ یہ سب میری طرف سے ہے۔



میں نے اپنے ہاں جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے۔ یہ سب میری طرف سے ہے۔ یہ سب میری طرف سے ہے۔

میں نے اپنے ہاں جو کچھ لکھا ہے وہ سب میری طرف سے ہے۔ یہ سب میری طرف سے ہے۔ یہ سب میری طرف سے ہے۔

تیرا سبب نہایتی ہے خالصتہ میں روح  
 جی جی تو قیامت ہی ہو چکی صاحب روح  
 اوزی بیجاک کہ کبھی نہ تھا  
 جہاں نہ کوئی پتھر نہ گار میں روح  
 بی سوال نہ کہیں کہ فرار میں روح  
 خیال روئی آئینہ صاف دوازہ ماہ  
 تو خواب کر میں ہی ہر وقت و جا میں روح  
 مزاجت علی بیگ ماہ ولد مرزا فیض علی بیگ  
 برادر حقیر مرزا حاتم علی بیگ ہر شنبہ روز  
 مقیم کر آباد صاحب دیوان شاگرد

نواب محبوب محل صاحبہ محبوبہ تخلص محل حضرت سلطان عالم مرزا واجد علی شاہ خلدیہ تخلص

اوہا سکی نہ مصیبت فراق یار میں روح ہزار مرتبہ بچہ پیر سے میں فراق کرتا جو آنا ہو تھی نہ ظن تو باطن عالم نہ نکلی حسرت دل ایک ہی کہ موت آئے نہیں ہی گور کی تنگی سی کچھ ہمیں دوست جو آئی تیرے کی ہی پخت وہ مسیح جمال تیری عراق میں یوں زندگی گذرتی ہے ہی آرزو تیری ہاتھوں سے قتل ہو نہیں ہے اوسی کی حکم میں ہی موت زندگی جو ہو	نکل گئی تن لاغری ہر نظر میں روح اگرچہ ہوتی تیری پیاری اختیار میں روح نکل نہ جای کہیں تیری انتظار میں روح ہمیشہ تڑپتی گی تیری ہی فرار میں روح رہی گی بعد فنا کی ہی کوی یار میں روح مرض سحر کی آجای جسم زار میں روح ہی کرب قلب کو پیاری اور ضمیر میں روح لگی ہوتی ہی تیری تیغ آبدار میں روح حقیقتاً ہی دلا دست کردگار میں روح
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

یہ طرح اکبر آباد میں ہی ہوئی تھی مولف فی غزلین سعد الانبیا قرۃ العین سے لکھیں بہن مصنف  
 چنار گرہ مرزا حاتم علی بیگ مہر تخلص اسم با سہمی ولد مرزا فیض علی بیگ بن کرب اللہ ولد  
 مرزا مراد علیخان بہادر باشہ زندہ لکنہ تہ سبب رفاقت جہاں جہاں بلوان سنگد  
 بہادر کے مقیم اکبر آباد صاحب دیوان ارشد تلامذہ شیخ امام بخش ناسخ

فری او ہٹاتی بہت گور کی فشار میں روح تہا رانازا و ہٹایا پڑا کمال کیا وزیرا ہی گریب جان سخن کا اشارا ہو	نکلتی کاش بڑی تری کنار میں روح ہو می ہی جبر نقیل اپنی جسم زار میں روح تو ڈال دی دم خنجر ترا شکار میں روح
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تیرا سبب نہایتی ہے خالصتہ میں روح  
 جی جی تو قیامت ہی ہو چکی صاحب روح  
 اوزی بیجاک کہ کبھی نہ تھا  
 جہاں نہ کوئی پتھر نہ گار میں روح  
 بی سوال نہ کہیں کہ فرار میں روح  
 خیال روئی آئینہ صاف دوازہ ماہ  
 تو خواب کر میں ہی ہر وقت و جا میں روح  
 مزاجت علی بیگ ماہ ولد مرزا فیض علی بیگ  
 برادر حقیر مرزا حاتم علی بیگ ہر شنبہ روز  
 مقیم کر آباد صاحب دیوان شاگرد  
 تیرا سبب نہایتی ہے خالصتہ میں روح  
 جی جی تو قیامت ہی ہو چکی صاحب روح  
 اوزی بیجاک کہ کبھی نہ تھا  
 جہاں نہ کوئی پتھر نہ گار میں روح  
 بی سوال نہ کہیں کہ فرار میں روح  
 خیال روئی آئینہ صاف دوازہ ماہ  
 تو خواب کر میں ہی ہر وقت و جا میں روح  
 مزاجت علی بیگ ماہ ولد مرزا فیض علی بیگ  
 برادر حقیر مرزا حاتم علی بیگ ہر شنبہ روز  
 مقیم کر آباد صاحب دیوان شاگرد  
 تیرا سبب نہایتی ہے خالصتہ میں روح  
 جی جی تو قیامت ہی ہو چکی صاحب روح  
 اوزی بیجاک کہ کبھی نہ تھا  
 جہاں نہ کوئی پتھر نہ گار میں روح  
 بی سوال نہ کہیں کہ فرار میں روح  
 خیال روئی آئینہ صاف دوازہ ماہ  
 تو خواب کر میں ہی ہر وقت و جا میں روح  
 مزاجت علی بیگ ماہ ولد مرزا فیض علی بیگ  
 برادر حقیر مرزا حاتم علی بیگ ہر شنبہ روز  
 مقیم کر آباد صاحب دیوان شاگرد

مشاق حسین مشاق ولد مرزا حسین  
 بادشاہ دیوان بہادر شاہ احمد  
 نصیب ماہ کو تیری ہی دہلی کی بند  
 دم پختی لئی تین دن بہا ہے  
 ہوتی ہی لڑکھاری می کنایہ میں روح  
 تیرا سبب نہایتی ہے خالصتہ میں روح  
 جی جی تو قیامت ہی ہو چکی صاحب روح  
 اوزی بیجاک کہ کبھی نہ تھا  
 جہاں نہ کوئی پتھر نہ گار میں روح  
 بی سوال نہ کہیں کہ فرار میں روح  
 خیال روئی آئینہ صاف دوازہ ماہ  
 تو خواب کر میں ہی ہر وقت و جا میں روح  
 مزاجت علی بیگ ماہ ولد مرزا فیض علی بیگ  
 برادر حقیر مرزا حاتم علی بیگ ہر شنبہ روز  
 مقیم کر آباد صاحب دیوان شاگرد

میں صبر الیقین کی بات ہے  
 ایسی کہ نہ ہری میں ہی ہزاروں  
 کیوں کہ ہر موسم بہا میں میں  
 کہ ہر ماہ میں ہر ایک ہر ایک

مہمان تیرے وہ ایک ہر ایک  
 ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی  
 ہزار لہفت ہزار ہنسی ہی ہنسی  
 کہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک

میں ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک  
 ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی  
 ہزار لہفت ہزار ہنسی ہی ہنسی  
 کہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک

سراغ دل نہیں ملتا ہی انتہا میں روح  
 خشن میں ڈھونڈتی ہوتی ہی انتہا میں روح  
 رہی ہی گلشن فردوس کی بہا میں روح  
 جو نکلے تن سے مری جو موسم بہا میں روح  
 اگی ہی گی سدا شوق شہرا میں روح

بہشتی بہرتی ہی ہر شب یزید یار میں روح  
 شہیم کمال جان اسی ہنسی ملتی  
 ہوتی ہی مجھ کو جو اک رشک وری لہفت  
 عزیز و دشمن چمن میں ہی مجھ کو کہ جو جو  
 ظفر کی ہوگی زیارت نصیب ہی مشتاق

میں ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک  
 ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی  
 ہزار لہفت ہزار ہنسی ہی ہنسی  
 کہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک

طالب العلم مدرسہ اکبر آباد مرزا جہاگیر بیگ مرزا مخلص شاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم

طالب العلم مدرسہ اکبر آباد مرزا جہاگیر بیگ مرزا مخلص شاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم

طالب العلم مدرسہ اکبر آباد مرزا جہاگیر بیگ مرزا مخلص شاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم

تو باندہ رکھتی کسی بند استوار میں روح  
 خدا ہی جانی کہ ہی کسی استوار میں روح  
 نکل نکل کی پہاڑی تن شکا میں روح  
 ترا ہی وہ بیان تھا جب تک ہی جسم ہزار  
 کہ نام کو نہیں ہر زرا کی جسم ہزار میں روح

جو جانتی کہ پہاڑی کی جسم ہزار میں روح  
 لبو پنے جان ہی اور دم نہیں نکلتا ہی  
 بجھائی تیر ہی آب حیات میں تنے  
 رہی نہ تیری تصویر ہی کوئی دم خالی  
 یہاں تک تری فرقت ہی کر دیا تحلیل

میں ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک  
 ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی  
 ہزار لہفت ہزار ہنسی ہی ہنسی  
 کہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک

مرزا احمد بیگ مشفق ولد تہذیب بیگ باشندہ اکبر آباد شاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم

مرزا احمد بیگ مشفق ولد تہذیب بیگ باشندہ اکبر آباد شاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم

مرزا احمد بیگ مشفق ولد تہذیب بیگ باشندہ اکبر آباد شاگرد مرزا اعظم علی بیگ اعظم

پہر ہی بہشتی ہوتی گوشہ ہزار میں روح  
 تڑپ تڑپ کے گئی موسم بہا میں روح  
 یہ کیا کریں کہ نہیں اپنی اختیار میں روح  
 یقین ہی ہونے کہ ہر اپنی ہی ہزار میں روح  
 گئی ریت کے وان شدت بخار میں روح

رہی یہ بعد فنا ہی تلاش یار میں روح  
 اسیر کنج قفس کی نہ پوچھی حالت  
 شب فراق اسی کو نکالے تن سے  
 زبان پہ آیکا جب نام احمد محتا  
 یہاں تو یار نی کی گرم محبت مشفق

میں ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک  
 ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی  
 ہزار لہفت ہزار ہنسی ہی ہنسی  
 کہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک

میں ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک  
 ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی  
 ہزار لہفت ہزار ہنسی ہی ہنسی  
 کہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک

میں ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک  
 ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی  
 ہزار لہفت ہزار ہنسی ہی ہنسی  
 کہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک

میں ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک  
 ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی  
 ہزار لہفت ہزار ہنسی ہی ہنسی  
 کہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک

خیال تھا جو موسم بہا میں روح  
 تو بعد میں ہی ہر ایک ہر ایک  
 لا شراب وہ ساقی کرے جھلکے ہی  
 موزوں موزوں ہر ایک ہر ایک  
 نہ سہج نہ سہج ہر ایک ہر ایک  
 خواب ہی جا تیری ہی ہر ایک ہر ایک

میں ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک  
 ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی ہی ہنسی  
 ہزار لہفت ہزار ہنسی ہی ہنسی  
 کہ ہر ایک ہر ایک ہر ایک ہر ایک

سبب از دوری با جوارح و اجزا  
 سبب از دوری با جوارح و اجزا  
 سبب از دوری با جوارح و اجزا  
 سبب از دوری با جوارح و اجزا  
 سبب از دوری با جوارح و اجزا  
 سبب از دوری با جوارح و اجزا  
 سبب از دوری با جوارح و اجزا  
 سبب از دوری با جوارح و اجزا  
 سبب از دوری با جوارح و اجزا  
 سبب از دوری با جوارح و اجزا  
 سبب از دوری با جوارح و اجزا

<p>تربتی ہی جو مری سیدتہ نگار میں روح          کہ لپٹی ہی تری گیسوی آزار میں روح          خدا جو دی بھی اکدم کو بھی مزار میں روح          کہ اپنی قابو میں دل ہی نہ اختیار میں روح          اگر نہیں ہی ہر اک گل ہر اک خار میں روح</p>	<p>کحل ہی جایی اب کیا واق یار میں روح          جنک جنک کی نہ شانی کو کہنچ ایظام          ابھی میں شہر خوشان میں ال دھن گسوا          یہاں ننگ تو کیا تیری عشق سے مجبور          وہ کیوں ہی خندہ زان کیوں خشک لب ہو</p>
<p>بہشتی پہرتی ہی بیاب کوئی یار میں روح          کہ نکلے آگہو نسوی ہی میری تہا میں روح          نہ چین باگی بعد از فنا مزار میں روح          کھد میں مور و ایدا ہنوشا میں روح</p>	<p>یہی سبب ہی نہیں آج جسم زار میں روح          بیوم کو پھول ہوں تربت پہ میری گس          ہماری جان علی آرزو ہی وصل میں آہ          دعا نقی کی ہی یارب تری عنایت سے</p>
<p>نسیم باغ کی شہور ہی بہار میں روح          بگل نکل کی پہرتی ہی جسم زار میں روح</p>	<p>گلون کی بوسی ترو تازی ہوتی حاصل          ازل کی دن ہی ترپنا جو ہی مقدر میں</p>
<p>پڑی ہوتی ہی مری جان آتشا میں روح          ہی باغ باغ مری موسم بہار میں روح          جدا بدن ہی نہ کیونکر ہو انتشار میں روح</p>	<p>پہنسی ہی جسی تری زلف مشکباز میں روح          برنگ نیل گلشن تری قسم صنباؤ          ہنپن ہی موت سی کچھ کم سفارت کی</p>

تربتی فرات میں ہی کل ایجا حالت ہی  
 کشتن خار کھلتی ہی جسم زار میں روح  
 خواجہ درایت صبتن را کلا کلا باہر سے  
 قضا کجاری ہی ہی پشش را کلا باہر سے  
 در لب بلای تو اجا جی جسم زار میں روح  
 نیت ہج نار و نسیم اکلا کلا باہر سے  
 کسکی راہ دل کی انتظار میں روح  
 کیونکہ منظر ہو جو خار میں روح  
 گلین گنہ چھاتی ہی جلیقاؤم میں روح  
 چیل ہی ہی کیون سیدتہ نگار میں روح  
 تری ادا دن پہ سے اختیار ہی نکل  
 کیوں کا دم میں نا محال تھا کیوں  
 پہنسی ہی علقہ کیوں نکل  
 تفریح ادسی جی کو تو سنہ میں روح  
 بجائی آبی کیما شیخ آبدار میں روح  
 دیکھتا ہوں جان ہر اک خار میں روح  
 ہر ایک گل میں ہر اک خار میں روح  
 مزار میں ان وقت اکلا کلا باہر سے  
 ہنپن ہی موت سی کچھ کم سفارت کی









ابسا کلام کار ہوں جب اتنی کا اہل  
 پہنسی تیری ہوتی ہی ہر وقت  
 ہاں تو خطہ غالب لعین پہ ہوس  
 لہو زار پور سکے پوچھی میں روح  
 شہ جلی ہی چار صابریں ہوں  
 کچھ چار تہ نہیں پائی بدن میں  
 بڑھ گیا ہی سکران ہر دو دکھ بات میں  
 رنڈہ کیا ہی سکران میں ہوں  
 یوں گا کہ جس کی ہی ہر سخن میں  
 وہ راز ہوں یقین ہی یگانہ ہر سخن میں  
 ڈھونڈا کر ہی کی جسم کو اگر سخن میں  
 تیری وہ جان بجان نہ کر ہی جان تک ہر سخن میں  
 دوست کی ہی کر ہی تری چاہ وہ سخن میں  
 اسکی ہی ہوگی عبادت تیرے اسبے ہوں  
 مرنے کی بھری تیری دیوانہ سخن میں  
 رہی نیرنگی لاس کو ہری کفن میں

اب جاسی گی ناندہ شک سخن میں روح  
 روتی ہی میری جان کو نبت سخن میں روح  
 کریمان نہ چھیلے کہنی نڈان تن میں روح  
 چلا کر ہی عبادت ناکو گلن میں روح  
 ڈوبی ہوئی ہی کیفیت شراب کہن میں روح  
 چور و نگلی طرح سی بندھی گی رسن میں روح  
 وہو ہنی لگا کی بیٹہ ہی کی چمن میں روح  
 نکلی نہ خالی بن کی ہی اوس فن میں روح  
 سبیل سی جاکی اوکھی ہی کیا کیا چمن میں روح  
 جائی جو خواب میں ہی تری سخن میں روح  
 مثل لباس بسکتی ہوئی سخن میں روح  
 ہڑی کہی نہ چشم غزال سخن میں روح  
 بیٹھی فقیر ہو کی سودا میں میں روح  
 بیہ رنگ پان ہی یا ہی عشق میں میں روح  
 باقی نہیں ہی نام کو اب مرد و زنین میں روح  
 ہوگی سستی جلی گی مری اس جلن میں روح  
 اب تنگ ہی کیا ل لباس کہن میں روح

سودا ہی زلف سی ہی پریشان بن میں روح  
 کرتی ہی نالی پاتی ہی ایذا بدن میں روح  
 زنجیر زلف یاری ہو تانہ عشق اگر  
 ہتھوڑی جاگمان کی خانی میں کر سٹے  
 بخت العرب کے عشق میں مست است ہے  
 چوری چھپی کر ہی گی نہ ہرگز کہ عشق زلف  
 ہی محو زلف سایہ سبیل اگر ملا  
 بی بس ہی کیا کر ہی یہ اگر خستیا ہو  
 اسد رجب عشق زلف فی دیوانہ کرو یا  
 وہ بدگمان ہوں یہی گوارا کہی نہ ہو  
 تنگ جو ای صبح گل سے لگا لیا  
 وحشت یہ ہو جو دیکھ لی آنکھوں کو یار کے  
 اللہ ہی عشق لعل تنسی زیب یار کا  
 آتی ہی جان تیری لب سرخ دیکھ کر  
 عالم کو تیری عشق نے مراد بنا دیا  
 ہندوی زلف کو جو کہی غیر نے چہوا  
 پیری میں سخت جسم کو بدین کفن سی ہم

اس گل کو دیکھو ہر حال میں باغ باغ  
 اوس گل کو نہین سمائی ہی ایسی گل کا تان میں روح  
 چوری نہیں سمائی کہیں جنس باغ میں  
 کاش قلم نہ لکھو کہیں سخن میں روح  
 اوس شعر ہی عشق ہی مرسل کے بعد ہی  
 پورا ہی راجی ایسی گل گون میں روح  
 بخون ہی کی کیلتی زلف سیاہ  
 گلے جو ہی جسم سی دیوانہ کی کین میں روح  
 چاہی ہی کہ قلم کاں کی کین سی کین میں روح  
 وقت میں کہ قلم کیلج سر کی پلچے میں روح  
 طلب کو اپنی پائے سودا وطن میں روح  
 سبب پائے لب سب کوں یار کا  
 تین چاہ بادہ زہری کی بدن میں روح  
 اودھی محبت چھوڑن میں روح



ابسا کلام کار ہوں جب اتنی کا اہل  
 پہنسی تیری ہوتی ہی ہر وقت  
 ہاں تو خطہ غالب لعین پہ ہوس  
 لہو زار پور سکے پوچھی میں روح  
 شہ جلی ہی چار صابریں ہوں  
 کچھ چار تہ نہیں پائی بدن میں  
 بڑھ گیا ہی سکران ہر دو دکھ بات میں  
 رنڈہ کیا ہی سکران میں ہوں  
 یوں گا کہ جس کی ہی ہر سخن میں  
 وہ راز ہوں یقین ہی یگانہ ہر سخن میں  
 ڈھونڈا کر ہی کی جسم کو اگر سخن میں  
 تیری وہ جان بجان نہ کر ہی جان تک ہر سخن میں  
 دوست کی ہی کر ہی تری چاہ وہ سخن میں  
 اسکی ہی ہوگی عبادت تیرے اسبے ہوں  
 مرنے کی بھری تیری دیوانہ سخن میں  
 رہی نیرنگی لاس کو ہری کفن میں



حسن چغتای نے فرزند بشارت پیٹ  
 میں دیکھا جو وہ سب سے بڑا پیٹ  
 بیٹا بہن سب سے بڑا پیٹ  
 بیٹا بہن سب سے بڑا پیٹ  
 بیٹا بہن سب سے بڑا پیٹ  
 بیٹا بہن سب سے بڑا پیٹ

پیٹ

شیریشہ سنخوری شیخ امام بخش مرحوم ناسخ خلف شیخ خدابخش تاجروطن بزرگ نکالا ہو  
 انکا مولد و مسکن لکھنؤ میں دیوان ایک ترجمہ حدیث مفصل ایک رسالہ مولد شریف ایک  
 رسالہ شہادت جناب الشہداء اور ایک سالہ اولاد جناب میر علیہ السلام النبی و کارا

کس قدر صاف ہی تمہارا پیٹ کر رہا ہے تمہارے سینہ کی نظر اب تو پیٹ بسا ہے مہکا کیا چہرہ رہتی ہی شراب مدام پہنی کرتی اگر وہ جالے کی تیری ہی فکر رہتے ہی دنرات دیکھ کر ایک بار پیٹ اوسکا زینت بہر پی شراب اسی ساتی عکس اب رو چشم جانان سے آپ کی ناف مشک ناف پیسے ضو نور شید ہی جو امی ناسخ	صاف آئینی کا ہی سارا پیٹ دیدہ ناف سی نظر ارا پیٹ شیشہ سے نے اپنا مارا پیٹ خم کے مانند رہے ہمارا پیٹ کرے ہر حلقے کو ستارا پیٹ جیتی جے تو نے ہکو مارا پیٹ کہ رہا ہوں دکھا دو بار پیٹ نہ بہرا ایک دن ہمارا پیٹ ہو گیا صاف چاند تارا پیٹ اور کافر کا ہے سارا پیٹ کرنے دیتا تہسین نظر ارا پیٹ
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سعادتجان ناصر ولد رسالت خان باشندہ گینہہ مقیم لکھنؤ انکی پانچ دیوان اور ایک کرہ جسکی تاریخ  
 میر علی اوسطانی فرمائی تذکرہ شکر کا وہی وہ تذکرہ اسی اسم کی قابل ہے شاگرد مرزا

نظارہ کلنا ہے اور سارا پیٹ  
 ایسا کلنا ہے اور سارا پیٹ  
 مقنون  
 قذرت اب زوری ہے سارا پیٹ  
 نظر نور سے تمہارا پیٹ  
 کیوں نہ مال غریق الفت ہو  
 سب سے بڑا پیٹ

دیکھو جو اوٹھا ہے سارا پیٹ  
 جان لیگام سے تمہارا پیٹ  
 صاف آئینی ہی جب لپٹ نظر  
 ہی لطف است از تمہارا پیٹ  
 دیکھ کر تہسین سے سارا پیٹ  
 قوس دیون سے اپنا مارا پیٹ  
 کیوں نہ چہا تہسین سے سارا پیٹ  
 پاؤں جب ایسا پیا سارا پیٹ  
 سب سے بڑا پیٹ

نہ زور دیکھا خزارا پیٹ  
 شیخ علی حسن فدائی اوصاف قدسی  
 لفظ لکھنؤ صاحب دیوان شکر کا وہی وہ تذکرہ اسی اسم کی قابل ہے شاگرد مرزا  
 لکھا ہے ایسا پیا سارا پیٹ  
 لکھا ہے ایسا پیا سارا پیٹ  
 لکھا ہے ایسا پیا سارا پیٹ  
 لکھا ہے ایسا پیا سارا پیٹ







دوبارہ میں صوفیوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 صاحب دیوان کا کہنا ہے کہ اس شخص نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 میرزا غلام حسن نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

اسد اللہ ولد ستم الملک محمد فی خان بہادر فیل جنگ عورت نواب بہادر قوٹی ولد ولد اللہ  
 آغا حیدر جید رتخلص نیشاپوری باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاعر و شاعر اور شاعر

اعجاز نامہ ہے ترا ای شک قمر بیٹ	سیلی ہے اگر شام تو ما تہ سحر بیٹ
کیونکہ نہ صفائی میں ہو رشک گلہ بیٹ	ای ماہ ہے تیرا ورق سیم سحر بیٹ
قذیل مشبک میں کوئی شمع ہی روشن	آتا نہیں کرتی سے یہ جالی کی نظر بیٹ
رنگت یہ صفائی پذیر و سیم تصدق	وہی حسن کی دولت تجھی نشانی بہر بیٹ
کرتی شک صاف پہن آب وان کی	یا آپکا گرجی سی پسینی کی ہی تر بیٹ
کیونکہ تہ فو کی دیکھ کے دیوانہ ہوں سحر	رخسار پر نیراد کار کہت سا ہی اثر بیٹ

امیر علی خان ہلال ولد تراجان باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاعر و میر علی اوسط رشک

دکھلا دی شہرت صل میں ای رشک قمر بیٹ	بہو کی تری دیدار کی غم کہا چکی بہر بیٹ
انشہ رہی صفائی کہ ہے رو پشت برابر	آئینہ کی صورت ہی اوہ پریشہ اد بہر بیٹ
کرتی کی کرن بگتی ہے خط شاعری	ہے رشک وہ چشمہ خورشید گر بیٹ
گذری شرف صل آپ فی کوٹ نہ تو ہر	دکھلا دی اصورت خورشید سحر بیٹ
بہجائی ہر اک خور و پری ہیٹیکو کر	کرتی سے تہا را کہے کہلجائی گریٹ
عشاق سراپا تری یہ دہلی ہوی ہن	ثابت نہیں ہوتا ہے کہ نہ پڑے کد بہر بیٹ
کیا شرم ہی ای جو چرا یا بدن ایسا	پوشیدہ رہا وصل کی شب مثل کمر بیٹ
بنتی ہے رہی موجب گدوب ہم حسن	برو کہی نہ اک روز تری ناک کمر بیٹ

دوبارہ میں صوفیوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 صاحب دیوان کا کہنا ہے کہ اس شخص نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 میرزا غلام حسن نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 صاحب دیوان کا کہنا ہے کہ اس شخص نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 میرزا غلام حسن نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 صاحب دیوان کا کہنا ہے کہ اس شخص نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 میرزا غلام حسن نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

دوبارہ میں صوفیوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 صاحب دیوان کا کہنا ہے کہ اس شخص نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 میرزا غلام حسن نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 صاحب دیوان کا کہنا ہے کہ اس شخص نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔  
 میرزا غلام حسن نے جو کچھ لکھا ہے وہ سب سچ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

میں کی صورت ہی تراجم سہرا یا  
 دیا ہی ہے یہ سب ہیں سب ان  
 کی نسبت ان ایک ہے انہیں  
 پانی کی دل بھائی ہر جگہ  
 ان کی صورت ہی تراجم سہرا یا  
 دیا ہی ہے یہ سب ہیں سب ان

میں کی صورت ہی تراجم سہرا یا  
 دیا ہی ہے یہ سب ہیں سب ان  
 کی نسبت ان ایک ہے انہیں  
 پانی کی دل بھائی ہر جگہ  
 ان کی صورت ہی تراجم سہرا یا  
 دیا ہی ہے یہ سب ہیں سب ان

میں کی صورت ہی تراجم سہرا یا  
 دیا ہی ہے یہ سب ہیں سب ان  
 کی نسبت ان ایک ہے انہیں  
 پانی کی دل بھائی ہر جگہ  
 ان کی صورت ہی تراجم سہرا یا  
 دیا ہی ہے یہ سب ہیں سب ان

اوس ماہ دشن کا ہی ورق آفتاب پیٹ  
 ہی حسن کے چمن میں گل مہتاب پیٹ  
 ہی لا جواب پیٹہ تری انتخاب پیٹ  
 پھولے گا سا قیا جو مرانی شراب پیٹ  
 برگ سمن ہی پیٹہ تو برگ گلاب پیٹ  
 ان سب ہی زم ہی یہ تر لا جواب پیٹ  
 دوزخ سی کم نہیں ہی ہمار حساب پیٹ  
 یہ ہی حریص تک کر گنا خراب پیٹ

چراغ کتاب حسن نہ کیونکر اسی کہوں  
 کہوتی کی پہوں کیوں نہ نہیں چاندنی کی پہوں  
 جو یہ حسن کے کسی آہنی میں نہیں  
 ہو گا سبک یہ شیشہ خالی کی طر سے  
 کیا ہی بہا ہی چمن حسن میں تری  
 محفل ہی گل ہی میدی کی لونی ہی شیشہ  
 دنیا کی نعمتوں ہی بہرہ گناہ اسے جریص  
 محسن تو اسکے کہنے میں ہرگز نہ آئیو

ناف

ڈپٹی کلکٹر انا و اجنب کلب حسین خان بہادر ناہور باشندہ بنارس صاحب ان گرو شیع امام بخش

ہی دل پرواغ عاشق کا سوسیدہ نات میں  
 عکس ہے چاہہ دقن کا اوس مصفانہ میں  
 اسی دل بنا دان نہیں قطرہ عکفانہ میں  
 گرنہیں گنجائش توصیف اصلانہ میں

خال مشکین بہ نہیں اسی شوخ زیبانا میں  
 ہی مدور اور جوت دونو کچے بجا نہیں  
 شبنم ترجمہ زگس میں نظر آتی ہی یہ  
 روک لے اپنا قلم ای ناہر شیرین بان

امیر علیخان ہلال ولد تراز خان باشندہ لکھنؤ صاحبہ ریوان گرو رشید میر علی اوس وارث

گویا بنی ہی فضل در شہر طلب نات  
 ہی چاہہ دقن سی ہی سواقر غضب نات

دیکھا شکم صاف کہلی آپکی جب نات  
 اس خوشی میں دلو اور ہرنی نہیں دیتا

میں کی صورت ہی تراجم سہرا یا  
 دیا ہی ہے یہ سب ہیں سب ان  
 کی نسبت ان ایک ہے انہیں  
 پانی کی دل بھائی ہر جگہ  
 ان کی صورت ہی تراجم سہرا یا  
 دیا ہی ہے یہ سب ہیں سب ان



تو کان صفای از اینتیمه کس از آن کس که در نظران  
 ایسی شکر چو پندش می بویس کا زمین ایگل ترنات  
 جی پیرل سکر جی شکر ایسی کس که در نظران  
 زری کس که در نظران کس که در نظران

کیا خوب بسر سوئی زمین اپنی شوب و گو یا که گهری ذر کی رگهی ہی کر مین	دکھلای اگر یار مین شام و سحر نات ایسی ہی منور تری ایر شک قمر نات
میر علی اوسط رشک لد میر سلمان باشند کهنو صاحب دیوان شاکر رشید شیخ امام بخش ناسخ	
اپنی کو تو رکھتا ہی وہ مانند کمر نات دیتی ہیں وہاں نقطہ شک حسین شہید انگھو نسی خدا کرنی کو حاضر کرین ناتی یون تو کمر نات ہیں پوشیدہ نظر سی اک آئینہ لک بال اک آئینہ کا چہا لا پر چہاتی جو ڈیبا ہی تو دکھنی سر پستان ہین مردک ویدہ کی ساسی سر پستان عقدہ تری عضامین ہی آج کہلا ہی روشن نہیں ہوتی کوئی بات سکی ہو اس لفظ سی خط کراوسکا نہیں چھینتا	ہی تار نظر سوئی کمر عکس نظر نات کسطح ہنو متصل سوئے کمر نات دیکھیں جو غزالان ختن ای گل ترنات ان لکھنی مین معلوم ہوتی مین کمر نات کچہ اور نہیں اسکی سوا پیٹ کمر نات سوئی ہی ترا پیٹ تو سورخ گہر نات چاہ ذقن یار کا ہی عکس اگر نات اک بال کمر ہی گره موئی کمر نات وہ بطن مصفا ہی قمر داغ قمر نات ای رشک مین غریب دیتی ہی ضرب نات
میر کبیر مرزا عالیجا بہادر بسوی شہید انجمن لد لیر اللہ اولہ مرزا حیدر حیدر نیشاپوری صاحب دیوان شاگرد رشید مرزا سرفراز علی قات اور	
ہی صبح شکر مین تری تابندہ اگر نات بہل جاتی ہیں انھیں نظر آئی وہ اگر نات	کیا صبح کا تارا ہی یہ ایر شک قمر نات ہی آنکہ کا تارا اگر ای رشک قمر نات

میری نگہت کراوسکا ہی اولو اللہ صلی  
 شاہ غلام عظیم فضل ولد شاہ ابوالعزیز  
 عالی شاہ اجل صاحب وا ترہ اولاد  
 صاحب دیوان شاکر رشید شیخ امام بخش ناسخ  
 یعنی نیکان ہی ہی کون آئینہ جہان  
 کبیر مرزا عالیجا بہادر بسوی شہید  
 صاحب دیوان شاگرد رشید مرزا سرفراز علی قات اور  
 میر کبیر مرزا عالیجا بہادر بسوی شہید  
 صاحب دیوان شاگرد رشید مرزا سرفراز علی قات اور  
 میر کبیر مرزا عالیجا بہادر بسوی شہید  
 صاحب دیوان شاگرد رشید مرزا سرفراز علی قات اور

۳۲۷

کون اسما جنت مین پہلا گھر نات  
 کس حسن لطافت کی ہون گھنٹا  
 ہی تار نظر سوئی کمر عکس نظر نات  
 کسطح ہنو متصل سوئے کمر نات  
 دیکھیں جو غزالان ختن ای گل ترنات  
 ان لکھنی مین معلوم ہوتی مین کمر نات  
 کچہ اور نہیں اسکی سوا پیٹ کمر نات  
 سوئی ہی ترا پیٹ تو سورخ گہر نات  
 چاہ ذقن یار کا ہی عکس اگر نات  
 اک بال کمر ہی گره موئی کمر نات  
 وہ بطن مصفا ہی قمر داغ قمر نات  
 ای رشک مین غریب دیتی ہی ضرب نات



عجب کیا گرفت تیرا  
 کجاں کجاں کجاں کجاں  
 کجاں کجاں کجاں کجاں  
 کجاں کجاں کجاں کجاں

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن ولد شہنشاہ حسین حقیقت موسوی طبع نیم بزرگ گنجانا خوش  
 توابع غور مولد و مسکن مولف بکھنوشاگرد و خواجہ وزیر و وزیر اور میر علی اوسط رشک

رہتی ہی یہاں پیش نظر آئے پیر ناز  
 مسک کی طرح زہنگی ہم پٹ پکڑ کر  
 کب تک کو تھی ای جان بہلا پٹ مسو  
 سیلی ہی تری پٹ پیش شب یلدا  
 تیری شکم ناز کو سکتے ہیں منبر  
 دیکھی ہو کوئی محرم اسرار محبت  
 یہ ناز تری نور کی دریا کا بہنور ہے  
 صندل کی یہ تختی ہی نہیں پٹ تھارا  
 ایسی ہی تری حسن کی دولت کی ترقی  
 نازک رگ گل غنچہ گل سی ہے زیادہ  
 ہی پٹ پراوسکی یہ نشان پای نگہ کا  
 کرتی میں نہان چشمہ خورشید ہے گویا  
 جیتی جی اسی ہاتھ گائین نہیں ممکن  
 عاشق جو تری پٹ پہ ہو گا نہ بچے گا  
 اکثر کی بوٹی کا جو گل کہنی بجائے

دیکھیں تو سہی آپ چہ پائی ہن کہ ہزار  
 اوس سیم بدن کی کہی آئی جو نظر ناز  
 دکھلا دی کہی پیر خدا ایک نظر ناز  
 اسی ماہ بقا نور میں ہی نور سحر ناز  
 ہی رشک صدق صاف شکم شکل گہر ناز  
 کرتی میں نہان رکھتی ہون آئے پیر ناز  
 اس نور کی رکھتا ہی ہن کوئی شہ ناز  
 خوشبو میں زیادہ ہون تانی سی گز ناز  
 ہی سیم کا دینار شکم و جسم ربا ناز  
 اللہ کی قدرت ہی تمہاری یہ کمر ناز  
 بیچھون میں غلط اوسکو کہی کوئی گز ناز  
 پر نور ہی ایسی تری اور رشک قر ناز  
 اسی حور بلاشبہ ہی جنت کا ثمر ناز  
 اس نور کے دریا میں ہی گردا خط ناز  
 ہو سکتی نہیں قابل تشبیہ شجر ناز

بہار کی وہ بیت زلف گرو گیس  
 زینا سے دل خنق کو تنگ  
 چہ پائی ہن آئینی کسے تصویر  
 غیب نسی ملاوند میری سائے  
 بیان دل کی گز جا ہی اک تیرے  
 مزار چرخسار جلال بہار  
 غم و غم غم غم غم غم غم  
 دیکھتے ہوں ازرا چہ ہزار شاہ بہار  
 میتی بشارت شاہ عالم بہادر غازی  
 شاہ غلام قادر علیہ الرحمہ  
 سنہ ۱۲۲۹ھ

اسلام علی ہست کہ چون برق گہمان  
 بوقت کی کرتی وہ خورشید پست  
 انصاری صفائی ہن نازک جانان  
 سنی کی نظر آئی سہا زہر پست  
 نام اور تخلص نامعلوم پست  
 زلفون کوئی سناخ تابان کی پست  
 چوٹی تری پائی جاکر پست









دیرالدوایدیبرالک منظر غافلانه نام دلام سیرا  
اولادین حضرت عباس علیہ السلام کی بارگاہ کلمہ  
عالم جوان گردیدہ مسلمان غلام غلامی نصیحتی

رنگ روی ہر امر تقدیر پرستانیہ  
دنی سکاوتین بیوقوفی کو کاپیہ  
رنگ روی ہر امر تقدیر پرستانیہ

رفتہ رفتہ ہوا عاقل جو عاقل پرستانیہ  
کہ نہ زود نکا جو عاقل پرستانیہ  
سکینہ مضرب قہر سکاوتی پرستانیہ  
زادہ جوان جو اسکاوتی پرستانیہ  
صاف ثابت ہو گیا تقصیر پرستانیہ  
اسے عیسیٰ علیہ السلام کی تقصیر پرستانیہ  
اور پڑھا ہے طوطی غلامی پرستانیہ  
دونوں پر غلامی پرستانیہ  
تخت برونی آئینہ نور ضارہ پرستانیہ  
آئینہ پرستانیہ

اپنی بیگانی ہوی ہر مای و وزیر اب عجب  
رومی آئینہ کرے تحقیر پشت آئینہ

محقق علم شعر میر علی اوسطر رشک خلف میر سلمان باشندہ لکھنؤ صاحبان گرد و شیشہ امام شیخ

ای تو اللہ رومی تخت دیر پشت آئینہ  
لوگ کہتی ہیں مجھے تصویر پشت آئینہ  
اور کیا رستی بڑھی تو قیر پشت آئینہ  
بخت رو سی بڑھ گئی تقدیر پشت آئینہ  
چو گئی نہ ہے حیرت تصویر پشت آئینہ  
اب تو ہاتھوں بڑھ گئی تو قیر پشت آئینہ  
جس طرح پارسی سے ہی تسخیر پشت آئینہ  
بن گئی ہے خانہ تصویر پر پشت آئینہ  
صاف رکش بن ہو گئی تیر پشت آئینہ  
کاش ہاتھ آئی انہیں تقدیر پشت آئینہ  
جانے تھے اسے جانچاں تصویر پشت آئینہ  
اور یہیں دیکھوں رخ تصویر پر پشت آئینہ  
رومی آئینہ سے ہے تو قیر پشت آئینہ  
یوں تو کم ہے شہرہ تنویر پشت آئینہ  
رنگ آنہ میں سہما خط تقدیر پشت آئینہ

دست بوسی کرتی ہی تصویر پشت آئینہ  
حیرتی بکر تری پیچی جو پٹار تہا ہون  
پٹی رستی ہی تہا زری کمری کی دیوار سے  
عکس ادھر ہی اوس طرف تصویر رومی یار  
ہاتھ آیا چو کہنا اوس سنجہ پر نور کا  
دست آئینہ رخاں سی ات دن فرصتیز  
تیری منہ فی آئینہ کو یوں مسخر کر لیا  
کیا تقدیر ہے ہتھیلی آپ کی تصویر سے  
پر وہ سہا ب سی روکا ہی عکس رومی یار  
یوں دل ار باب حیرت ہی تو قیر ہی ہائین  
آپ مجھ کو خدمت آئینہ داری دیھی  
کیا تماشا ہے کہ دیکھی آئینہ تو منہ ترا  
منہ نہ دیکھیں لوگ تو ہرگز نہ کہیں ہائین  
تو ہی وہ آئینہ رو یسکان ہی جسکی پشت و  
مل گئیں جب اوس تہیلی کی لکھن کیتلم

دست اسکندر ہوا دست پرستانیہ  
راز سے خوب پر اسکی پرستانیہ  
سرا لہے کہان تقدیر پرستانیہ  
اہل حیرت کی چوڑ بن بنین اور وال  
نجان جسے گلشن تصویر پرستانیہ  
پیشہ چھی آئینہ روئی و نا یوں جوین  
سلسلہ ہے اشک کا نہ چھوڑتا آئینہ  
گوری گوری او نگلیو جی باو ہا یار آئینہ  
اور چکا اخت تخت دیر پشت آئینہ  
حازر نے کا کیت ہو تصویر پرستانیہ  
مندیہ میرے طرح کیا وہ ہے زنجیر پشت آئینہ  
تتا ہے طوطی غلامی پرستانیہ  
تتا ہے طوطی غلامی پرستانیہ  
تتا ہے طوطی غلامی پرستانیہ

تتا ہے طوطی غلامی پرستانیہ  
تتا ہے طوطی غلامی پرستانیہ  
تتا ہے طوطی غلامی پرستانیہ



عالمی بن حضرت شاہ اجل اجل باشدہ الہ آباد صاحب یوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ  
 فیض عکس رخ سی ہی تو قیور پشت آئینہ  
 شکل صیدا فگن بوزنی تصویر پشت آئینہ  
 ہاتہ سی آئینہ زدیون کی جیدا ہوتی نہیں  
 اوسکی موبان زریکو دیکھ کر فضل کہا

عالمی بن حضرت شاہ اجل اجل باشدہ الہ آباد صاحب یوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

رنگ کہلاتی ہی جو تصویر پشت آئینہ  
 آہوی دل کیون نہو پنچیر پشت آئینہ  
 یہ نظر آئی تی تقدیر پشت آئینہ  
 کہکشان دکھلاتی ہی تنویر پشت آئینہ

میر ناصر علی مرحوم نصیر خلف مہ لوی عبد العلی باشدہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ

مشرقستان بنگتی تعمیر پشت آئینہ  
 خطا تہیہیلی کی ہین کیا زنجیر پشت آئینہ  
 اوج پر ہے پایہ تو قیور پشت آئینہ  
 کہلتی ہی قلعی دم نصیر پشت آئینہ

مرزا ہمدی شاقب خلف مرزا انور علی بہاؤ محسن الدولہ بہاؤ باشدہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد

توجو دیکھی جانب تصویر پشت آئینہ  
 ہی ہی تعبیر ہم گوئیہنگی چوٹی تار کی  
 دیکھو خالی ہاتہ اسکندہ گیا آفاق سی  
 تم باؤن اللہ اگر کہدی مرا عیسی نفس  
 چہرہ پر نور کی مثال ہی کیا پر ضیا  
 آگنی چوٹی کمر تک تیری او آئینہ رو

کیون نہو حد سی فزون تو قیور پشت آئینہ  
 خواب میں ہاتہ آئی ہی زنجیر پشت آئینہ  
 کہتی ہی رمزاً ہے تحریر پشت آئینہ  
 نغمہ زن ہو بلبل تصویر پشت آئینہ  
 مثل رویحمان ہوتی تنویر پشت آئینہ  
 آئینی سے بڑھ گئی زنجیر پشت آئینہ

بیاہنے کرے میں آئینی گلے تو قیور پشت آئینہ  
 دیکھ ای دل واہ ری شکر خارا کا  
 پگیا جو جس نیر تصویر پشت آئینہ  
 جس کی سو جا سے م تصویر پشت آئینہ  
 جل کرے ہر دم میں آئی تو استقبال  
 کیا عجب ہر دم میں آئی تو استقبال

چو کھی سے لکھنے تصویر پشت آئینہ  
 چو کھی سے لکھنے تصویر پشت آئینہ

پستان زنی وہ اگر گاہی کی تصویر پشت آئینہ  
 بول اپنے فورا وہین تصویر پشت آئینہ  
 بانہی جانی ہے جو یہ تصویر پشت آئینہ  
 کون سے ثابت ہوتی تصویر پشت آئینہ  
 خاک کوئی یا اسے یاقین تو قیور پشت آئینہ  
 رنگ رو سے مہر ہو تو قیور پشت آئینہ

دیوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ  
 لکھنؤ صاحب یوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ  
 لکھنؤ صاحب یوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ  
 لکھنؤ صاحب یوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ  
 لکھنؤ صاحب یوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ  
 لکھنؤ صاحب یوان شاگرد شیخ امام بخش ناسخ



این کتابی است که در آن تمام صنایع و حرفه‌ها را شرح داده است و برای هر کس که می‌خواهد در این کارها تخصص یابد بسیار مفید است.

کاشکی ملتی همین قفسه پر پشت آینه نون میرا ہوگا و مسنگ پر پشت آینه او سکی آنگی کیا ہو سپر تو قفسه پر پشت آینه کیون نہ زیر پاملون تصویر پر پشت آینه	از سکی ز انوسی ما ہم کرتی حیان کھری حسرت دیدار میں او سکی جو میں بسیل جسنی دیکھی ہو صفائی پشت پائی یار کی ہونہ ران صنم لیتی ہی وہ غافل مدام
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

مثل روحی شمس ہے تصویر پر پشت آینه نور کا بجائی تصویر پر پشت آینه دیکھ کر دیکھی نہ ہو زنجیر پر پشت آینه پہوٹ نکلی او طرف تصویر پر پشت آینه گر مہک او ہی گل تصویر پر پشت آینه رو کی آگے گرد ہے تصویر پر پشت آینه منہ پر آئی جسطرح تصویر پر پشت آینه	دست جانان میں تیری تو قفسہ پر پشت آینه ہو کف روشن میں یہ تصویر پر پشت آینه ہنسکی وہ بولی جو کہی تیرے پر جوتی کی بال کیا عجب ہی گر تہا رہی کہنی کی شوق میں فیض ہی بس دست رنگین میں عجب رنگین منہ پر کچھ اور پڑ پچی کچھ صفائی دیکھ لے صفا کہل جاتی ہی عیبت یوں ان صفا کی شمس
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

محروم در دیوانی کلکتہ میر فرزند علی مسلم ولد میر حسین علی غلط قلم عظیم آباد مسکن کلکتہ رکھ کے سر سون کھی انو پائی ل یار کی سیدنا حسن مانتہ لہ میرا با شندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاکر رشید میان دیکھ کر تیرے گو آج پارسی لڑکے تفت پر پشت آینه آینی سے کم نہیں تو قفسہ پر پشت آینه	دیکھی اوسنی غور سی تصویر پر پشت آینه عکس روی یاراد ہر تو دست رنگین او ہر
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------

صاحب المصطفیٰ صاحب المصطفیٰ صاحب المصطفیٰ صاحب المصطفیٰ صاحب المصطفیٰ صاحب المصطفیٰ صاحب المصطفیٰ صاحب المصطفیٰ صاحب المصطفیٰ صاحب المصطفیٰ

یہ کتاب تمام صنایع و حرفہ‌ها کی تصویریں دکھاتی ہے۔ ہر کس کے لیے مفید ہے جو اس میں دلچسپی لے۔ اس میں ہر چیز کی تصویریں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس کی قیمت بہت کم ہے۔ ہر کس کے لیے خریدنی چاہیے۔ اس میں ہر چیز کی تصویریں دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس کی قیمت بہت کم ہے۔ ہر کس کے لیے خریدنی چاہیے۔



نور ایدست انور جبار انور جبار  
 نور سوزی جاک اودهی تقدیر پشت آینه  
 دام سوسه چینی کبابا حیات منبت  
 بین کبیرین باشک زنجیر پشت آینه  
 بانه و ذراتی اگر دیوانه روی صبح  
 و شبی بار سکه دیده تصویر پشت آینه  
 چایسته او سکی شهبلی کا جویس  
 بن گیسو من شکر تعمیر پشت آینه  
 پشت در و کا نور کجیا ن دست اوست  
 پشت آینه

شاگرد رشید صفر علی خان سیم دهلوی

عکس رخ سی یہ بڑی تصویر پشت آینه سینہ و پشت صنم کی نور سی زایل ہوئی کیا کف و منت صنم ہی صاف جسکی دید سے صاف قلعی کھل گئی ہی عکس دست یار سے عکس سی اپنی اگر امی جان تھیں آتی ہی شرم وقت آرش تری زانو نہ ملتی سی جبکہ گرتے تیز گھڑی جابای اچی سپا و خلق اپنی تصویر اوستی کچو اگر لگائی آپ ہی پیٹ چھی موی مہرین عکس سنی پر عیان تختہ علاج پس آئینہ پر ہی عکس زلف ہاتھ میں تیری خوشی یہ ہوی بالیدگی اندون سینی پہ یون ہی عکس مئی یار مہر	چشم حیران بیگی تصویر پشت آینه قدر رونمی آئینہ تو قیسر پشت آینه حیرتی ہے دیدہ تصویر پشت آینه ہو گئی روشن جو تھی تصویر پشت آینه منہ نہ رکھلو دامن تصویر پشت آینه خوب چمکا شکر تقدیر پشت آینه طائر تصویر ہو پنجیہ پشت آینه برہ گئی آئینی سے تو قیر پشت آینه سلسلی سے ہی ہی زنجیر پشت آینه پیٹی ہین یا مار گیسو شیر پشت آینه پہول ہوتھا روغن تصویر پشت آینه جسطح تصویر ہو شخب پشت آینه
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سید محسن علی محسن مولف تذکرہ ولایت شاہ حسین حقیقت باشندہ لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر دیر

دست رنگین سے بڑی تو قیر پشت آینه عکس رخ سی یہ بڑی تصویر پشت آینه دست گلگون صنم کی پیٹ سی یہ گل کھلا	اب بدخشان ہو گیا جاگیر پشت آینه نوز کا پتلا سنے تصویر پشت آینه سچ رہا ہی گلشن تصویر پشت آینه
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------

توں کر سکتا ہے اب تک  
 چو لیا وہ زانوئی شفات کیا کشت  
 بال کی چاکب سے ہو تغیر پشت آینه  
 چاہے گا کرا کر بنا با صاف کشت آینه  
 جازنی سے بڑے کئی تصویر پشت آینه  
 پشت پر کیوں جو ہو ہی بال کشت آینه  
 دست رنگین میں جو پونجی ال تصویر پشت آینه  
 عکس دست رنگین تصویر پشت آینه  
 صاف ہم سچین کیست تصویر پشت آینه  
 پیش دست صاف جان سی تصویر پشت آینه  
 آئینہ ساز کو کہ تصویر پشت آینه  
 توں کر سکتا ہے اب تک  
 چو لیا وہ زانوئی شفات کیا کشت  
 بال کی چاکب سے ہو تغیر پشت آینه  
 چاہے گا کرا کر بنا با صاف کشت آینه  
 جازنی سے بڑے کئی تصویر پشت آینه  
 پشت پر کیوں جو ہو ہی بال کشت آینه  
 دست رنگین میں جو پونجی ال تصویر پشت آینه  
 عکس دست رنگین تصویر پشت آینه  
 صاف ہم سچین کیست تصویر پشت آینه  
 پیش دست صاف جان سی تصویر پشت آینه  
 آئینہ ساز کو کہ تصویر پشت آینه

نور ایدست انور جبار انور جبار  
 نور سوزی جاک اودهی تقدیر پشت آینه  
 دام سوسه چینی کبابا حیات منبت  
 بین کبیرین باشک زنجیر پشت آینه  
 بانه و ذراتی اگر دیوانه روی صبح  
 و شبی بار سکه دیده تصویر پشت آینه  
 چایسته او سکی شهبلی کا جویس  
 بن گیسو من شکر تعمیر پشت آینه  
 پشت در و کا نور کجیا ن دست اوست  
 پشت آینه

مظلوم کی تصویر جان پہنچان  
 بنایا پیکر دست مرابجا  
 تلاش موی کمر کی برائی  
 لہو شطاف پریشان پن شک  
 ہای عدم کا ارادہ نہیں  
 بند شای دہن ہون اشای  
 شیخ امدادی کا مکتوب  
 باشندہ کا مکتوب صاحبان  
 دم رفتار جو علی تریسیر  
 بارگاہی ہتمام کی باہون

وہ شہ خوبان دم تزیں جو ہاتھوں ہاتھ  
 بیعت دست صنم اسکو ہی محسن  
 برہ کی اسکند سے ہو تو قیر نشیت آئینہ  
 رشک کی قابل ہی اب تو قیر نشیت آئینہ



مظلوم شاہ مرحوم مظلوم باشندہ لکھنؤ مقیم آباد شاگرد غلام مہدی مصحف  
 پہ لون کا جو اس گل کی پڑا ہر کمر پر  
 اک مہرہ شکستہ ہوا گلزار کمر پر  
 اک مہرہ شکستہ ہوا گلزار کمر پر  
 کہ کہ کے مری سیکڑوں اشعار کمر پر  
 کہاتی ہین گل اندام سدا خار کمر پر  
 آئینہ نخل ہے شکم صاف سی او سکے  
 ہاتھوں کو رکھی ہے دم رفقا کمر پر  
 اندری تراکت تری کس ناز واداسے  
 وہ جعد سیہ مو ہو اظہار کمر پر  
 احوال سیر بنجی مظلوم کہی ہے

پندت مہتاب ای پنجانی پیٹاب لہوی  
 یاتنگ نکرناصح نادان مجھے ایسا  
 یا چیل کے دکھا دی مہن ایسا کرایسے

محقق علم شعرا کر بلائی معلی سید علی اوسط رشک خلف نیتد سلمان باشندہ فیض آباد مقیم  
 لکھنؤ تین جوان ایک لغت ہندی انکاشی گرو رشید شیخ امام بخش ناسخ

اگر کہوں کہ ترا وہم ہی بجائی کمر  
 کمر شکستہ ہون ای عاشقوں کی پشت پناہ  
 دہن میں بھی تو یہی بات ہی سوائی کمر  
 تری کمر نظر آتی یہ ہی دو اچی کمر  
 تلاش موی کمر مین اگر کمر ماند ہون  
 عدم سے جا کی مری فکر ہونڈہ لائی کمر

دیکھو بالوں میں جوں جوں تریسیر  
 لطف بڑھ آئی ہی نزدیک ہی دور  
 بٹ تو جیتنے خواست تریسیر  
 شاعر کی اندر ہی قدر چنان ہی جبر  
 نواب حسین علیخان مرحوم قحط  
 مائدہ مزدوری میں اصبرت فرور  
 بیاد رہا باشندہ لکھنؤ صاحبان  
 بیاد رہا باشندہ لکھنؤ صاحبان  
 بیاد رہا باشندہ لکھنؤ صاحبان

مظلوم شاہ مرحوم مظلوم باشندہ لکھنؤ مقیم آباد شاگرد غلام مہدی مصحف  
 پہ لون کا جو اس گل کی پڑا ہر کمر پر  
 اک مہرہ شکستہ ہوا گلزار کمر پر  
 کہ کہ کے مری سیکڑوں اشعار کمر پر  
 کہاتی ہین گل اندام سدا خار کمر پر  
 آئینہ نخل ہے شکم صاف سی او سکے  
 ہاتھوں کو رکھی ہے دم رفقا کمر پر  
 اندری تراکت تری کس ناز واداسے  
 وہ جعد سیہ مو ہو اظہار کمر پر  
 احوال سیر بنجی مظلوم کہی ہے  
 قتل عاشق چشمن کی کمر پر  
 حلقہ ناف ای پانسی مہر کمر پر  
 کیا شہرت ہی نظر مری کمر پر  
 صاف بجلی سے چمک کر مری کمر پر  
 کچھ ریاضت سے نہیں کمر پر  
 کچھ ریاضت سے نہیں کمر پر  
 کچھ ریاضت سے نہیں کمر پر  
 کچھ ریاضت سے نہیں کمر پر

مستقیم ہے یہی بسط سے لینی ہے یعنی اس کے برعکس ہے یعنی مستقیم سے لینی ہے  
 کتب عامہ کے کتب عامہ سے لینی ہے یعنی اس کے برعکس ہے یعنی مستقیم سے لینی ہے  
 کتب عامہ کے کتب عامہ سے لینی ہے یعنی اس کے برعکس ہے یعنی مستقیم سے لینی ہے



دیکھی محبوب الہی کے جو پر نور کمر بال بلید کی پن شرمی میں نخل موی خمیر بال صدمی سی وہیں شیشہ دل میں پٹی چھوڑی جب لٹ رسا پہ نہ لاماونی میان دیکھتا دیدہ حق میں سے اگر آفرہ نافر ہی حقیقت ہم توفیق میلانی کمر نافر کا موی میان میں جو بندہ ہا بانڈہ کی شدت سر مایں جرانہ ای اثر فرقت محبوب کی شب بہار	شمع سان رشک سی توڑی شجر طور کمر نہ پری کہتی ہی ایسی نہ کوی حور کمر دیکھتا اوس ست چینی کی جو حضور کمر ہو گی جمع ہمجنس میں سوز کمر کاتنا بہر شجر سردار کے منظر کمر مندمل کیوں نہ کر سے آنکھوں کی لاس کمر نگاہ چشم کے مانند ہی سر بخور کمر فاسداسی مکنی گر تجکو ہی منظور کمر چور کر دیکھا یہ بار شب و پچور کمر
ہمدی حسین خان آباد ولد غلام بفرخان نازک ہے کتنی اوس بت مغرور کی کمر آواز تابد حشر نہ نکلیگی دکھیت جہ سے نہ باز لٹ کو اوٹھو اوٹھو جانی	ایسی کہی پری کے نہ ہی حور کی کمر توڑی ہماری نالوں نی کیا صد کی کمر تیرے کمر کو سبھو نہ مزدور کے کمر
شاہ غلام اعظم افضل خلف شاہ ابوالدعائی عالی صاحب اثرہ ہم سیکر و ن موی مینی دی ہونڈ کمر ہر چند جستجو میں رہے صاحب نگاہ مت جانی پری ہل فتاب جستجو میں	عفا کی طرح پر نہیں آتی نظر کمر دیکھا جو در میں سے نہ آتی نظر کمر ہر دم زبان پری ہی رہے کمر کمر

ہاں تیری ایک تینے ملائیں وہاں جان  
 لکھ کر نکلیں اس کے سینے میں موی کمر  
 لکھ کر نکلیں اس کے سینے میں موی کمر  
 لکھ کر نکلیں اس کے سینے میں موی کمر  
 لکھ کر نکلیں اس کے سینے میں موی کمر  
 لکھ کر نکلیں اس کے سینے میں موی کمر



بہار میں ہر ایک کی لائی ادا  
 ہر ایک کی لائی ادا  
 ہر ایک کی لائی ادا  
 ہر ایک کی لائی ادا  
 ہر ایک کی لائی ادا  
 ہر ایک کی لائی ادا

پہاڑی کی بولی بولی کھول کھول کے  
جس بیان آگیا ہی سچا کھلا کھلا  
پہاڑی کی بولی بولی کھول کھول کے  
جس بیان آگیا ہی سچا کھلا کھلا  
پہاڑی کی بولی بولی کھول کھول کے  
جس بیان آگیا ہی سچا کھلا کھلا

کیونکر وہ تہا سے بار ہجوم نظر کر  
مقیش کا ہی تار تری سپر کر  
جائی دہن دہن تہا نہ جائی کر کر  
عاشق سحر ہی باندہ رکھ ہی بخر کر

چمک آئی کا ہی کثرت نظارہ سی خطر  
بجلی سپرین میں چمکتی ہیں ستخان  
تصویر یار مانی سی پورنی نہ کج سکی  
درپیش ہی عدم کا سفر پیر ہو چکے

اسیر یا تو قیر مرزا عالیجاہ بہادر شہزاد خلیفہ غاصب حیدر نیشاپور سے صاحب یون

تو ہم بھی جان دینی پہ باندہ ہیں ادھر کر  
باندہ ہی ہمارا وہ گل نازک کر کر  
آب گھر میں ڈوبا ہوا ہون کر کر  
لازم ہی جھکو باندہ بنا وقت سفر کر  
تار شعاع ہی تری نازک کر کر  
گلبرگ ہی مشکم رنگ گلبرگ تر کر  
کیونکر دکھائی دی کہ ہی تار نظر کر  
ہی بخر تیغ یار میں پاسے کر کر  
بوج بھائی یا تری نازک کر کر  
بر پاکر گی ویکھے کیا شور و شر کر  
شنید اکی ہاتہ آئی نہ تیری مگر کر

آوین ہماری قتل پہ وہ باندہ کر کر  
چمکا ہی موج باد بہاری کا چاہیے  
موتی سنی انت اور کر او سکی رولاقی ہے  
موزون کر ونگاوص کر مرقی مرتی ہے  
شہر مندہ ہی شکم کی صباحت سی صبح عید  
اوس باغ حسن و نازکی جوبن کی ہی ہمار  
ناف او سکی چشم عاشق حیران کا عکس ہے  
زیب کر نہیں ہی یہ شمشیر نیم آبد  
گرداب چرخ نراکت جو ناف ہی  
عشاق سرفروش کی بندہ ہی قتل پر  
کاہیدہ مثل سوی میان غم نے کر دیا

میروزیر صبا و لہندہ علی خواہر زادی اور سرخواندہ میر اشرف علی باشندہ کھنڈ صاحب خان شاگرد

کس طرح پیہ پیہ میں کھول کھول کے  
عاشق کی کھول کھول کے  
کس طرح پیہ پیہ میں کھول کھول کے  
عاشق کی کھول کھول کے  
کس طرح پیہ پیہ میں کھول کھول کے  
عاشق کی کھول کھول کے  
کس طرح پیہ پیہ میں کھول کھول کے  
عاشق کی کھول کھول کے  
کس طرح پیہ پیہ میں کھول کھول کے  
عاشق کی کھول کھول کے  
کس طرح پیہ پیہ میں کھول کھول کے  
عاشق کی کھول کھول کے

صاحب خان شاگرد

کس طرح پیہ پیہ میں کھول کھول کے  
عاشق کی کھول کھول کے  
کس طرح پیہ پیہ میں کھول کھول کے  
عاشق کی کھول کھول کے  
کس طرح پیہ پیہ میں کھول کھول کے  
عاشق کی کھول کھول کے  
کس طرح پیہ پیہ میں کھول کھول کے  
عاشق کی کھول کھول کے



بزرگ پرور و فیاضی راوی نه فکر کرد  
 ابیسی ہی باندہ پندین کی اہل ہنر کر  
 خواب خوش جان شدی اظہار بے صاحبان  
 جہاد و ریشہ بی نواب سوا و صاحبان بباد کی ہی

بشدہ لکھنؤ صاحبان شاگرد و صاحبان  
 چلتے ہیں لاکھون کہاں سے اسے تہہ  
 اشد سے نازک اسے تہہ تہہ تہہ تہہ

کے عرض کر کہان ہی کرے کہ ہر  
 کسکی کہان ہی کہے کہ ہر  
 اشد سے نازک اسے تہہ تہہ تہہ تہہ

ایسا سراق یا بین و یا میں ات کو غنچی سے تنگ تر دہن تنگ یار ہے ای رشک ہر گز تری خد مت گزار ہو منظور قتل ہی یہ کسی بیگناہ کا کہولی نہ وقت شام قتل فی ہی سرو	یسترہ میری ہو گیا پانی کمر کمر اور برگ گل کی رگ سی ہی باریک کمر تار شعاع ہر سے باند ہی سحر کمر قاتل بند ہی جو رہتی ہی آہون ہر کمر باند ہی جو میری قتل یہ وقت سحر کمر
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

از سو پناہی را ہوا پناہی کو  
 کب جغتن کا ہوا پناہی کو  
 جانی ہوا گزری کو جو گلگشت باغ کو  
 کہتی ہے در آج کی دو دو ہر کمر  
 کہتی ہے تو تباہی تو شب وصال  
 چلے چلے چلے تری مرغ سحر کمر  
 تو نے خدا کے تری ہی جو پناہی

سعادت خان ناصر ولد رسالت خان باشندہ گجرات مقیم لکھنؤ پانچ دیوان ایک کرہ انگاہی گردنڈ

کسا کس کے باندہ تہا ہی وہ پیدا کر کمر جیسی تہہ ہی سیاہ یہ ویسے سفید ہی وہ دو نو ایک قبضی میں آجاتی ہیں سحر دو دو پہر گذرتی ہیں اوسکی تلاش میں ناصر کو شادی مرگ نہو خط یار سے	گلیوں میں آج خون سے ہے گا کمر کمر گو یا کہ زلفت یار تو شب ہی سحر کمر کیا ہی ذرا سا پیٹ ہی کیا تھک کمر ہی خطا اس تو تری ہی ہی سحر کمر دکھلانہ دور سی اوسی و نامہ ہر کمر
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پیشانی تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ  
 باز آئی اس کے تہہ تہہ تہہ تہہ  
 درخت کس ہمارا نہ تہہ تہہ تہہ تہہ  
 شیدا عدم کا کون ہی تہہ تہہ تہہ تہہ  
 چلتے ہیں تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ  
 میری دیندہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ  
 کہتے ہیں صاحب دیوان شاگرد و صاحبان

مصاحب علی راوی خلفا کرام علی نیرہ حافظ عبد لطیف باشندہ موضع ناون  
 متصل قصبہ بگرام صاحب دیوان شاگرد رشید مرزا مہدی کوثر

کیونکر نہ باندہ ہون کہا کی میں جگر کمر مانی سی کچ سکی تری تصویر کس طرح یہ جوش گر یہ یاد کمر میں سے اندنو امید زیت آج سی ہو کس امید پر	ملک عدم کو باندہ گئے ہمسفر کمر ہوش و حواس ہو گئی گم دیکھ کمر رویا میں جس جگہ ہوا پانی کمر کمر خالی جواب خط سی ہی قاصد اگر کمر
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پیشانی تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ  
 باز آئی اس کے تہہ تہہ تہہ تہہ  
 درخت کس ہمارا نہ تہہ تہہ تہہ تہہ  
 شیدا عدم کا کون ہی تہہ تہہ تہہ تہہ  
 چلتے ہیں تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ  
 میری دیندہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ  
 کہتے ہیں صاحب دیوان شاگرد و صاحبان

ای نور اوس حسین کی ہوتی اگر کمر  
 باریک میں پانچ تہہ تہہ تہہ تہہ  
 باندہ ہی سنا کی تہہ تہہ تہہ تہہ  
 کوہ غم فزان سنا کی تہہ تہہ تہہ تہہ  
 دوہی نہ پناہی کوہ غم فزان سنا کی تہہ تہہ تہہ تہہ  
 پوئی کی ہی کمری ہا یک تہہ تہہ تہہ تہہ







ابو دؤم و دینی و دوزان بن دؤن  
 سب کسے ان بونے بی نام

نظر عیون کول دؤ عقده یہ اسے  
 دؤ دؤن ایمان ہی ہمارا کلمہ  
 ہوا نشان عدم ہی دؤ دؤست  
 اوس شیخ سب ہوا ہمیں ہی قتل پورے

نیاد جوصاف دیا بار سنا  
 پاری ہے دوزخ است ہونا ہر  
 عشق بیان بار میں سو یا جو زار  
 دریا روان ہوا مری کمر میں کمر

دوڑ آتی مین نظر نہیں آتی نظر کمر  
 ہی بی نشان صورت عتقا اگر کمر

اندھا حضور موسیٰ میان جسم ہون مین  
 آئی غور کچھ دہن کا بھی طلق نشان نہیں

اسحاق علیخان اسحاق ولد فدا علیخان بن نواب مرزا علیخان بن نواب ملا حاجت بخشہ  
 لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب عاشور علیخان بہادر

تازنگہ ہے اوبت نازک کمر کمر  
 ای جگر حسن آگنی کیا موج کمر  
 پر زرد و پٹی سی جو ہوئی جلوہ گر کمر  
 عتقا کی طرح دھونڈی تہاری اگر کمر  
 تیغ ہلالی سی جو ہوئی جلوہ گر کمر  
 دریا میں ساری ہو گیا پانی کمر کمر  
 رہتی ہیں بانڈی اس شی شمس قمر کمر  
 برکتی ہی ملک غیب میں شاید کہ کمر  
 دینی نہی غیب کی یہ تمہاری خبر کمر

باریک مین کو آتی گی کیونکر نظر کمر  
 آب روان کی ٹپکی فی طوفان اوشہا ویا  
 خورشید اوسکی جلو سی بی نور ہو گیا  
 مضمون کا پیک جاکی نہ لائی خبر کہے  
 مشتاق قتل سمجھی اوسے چاند عید کا  
 اوسکی کمر کی یاد میں کہینچی جو آہ گرم  
 پہرتی ہیں جستجو میں تمہاری ہی اشن  
 دھونڈا بہت پتانا ملا اس جہان مین  
 اسحاق اوسکی وصف ہی معجز بیان ہوا

مرزا عنایت علی بیگ ماہ ولد مرزا فیض علی بیگ بن کن لدولہ مرزا مراد علیخان بہادر  
 کہین برادر مرزا حاتم علی بیگ مہر باشندہ لکھنؤ مقیم اکبر آباد شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتش

مرزا عنایت علی بیگ ماہ ولد مرزا فیض علی بیگ بن کن لدولہ مرزا مراد علیخان بہادر  
 کہین برادر مرزا حاتم علی بیگ مہر باشندہ لکھنؤ مقیم اکبر آباد شاگرد رشید خواجہ حیدر علی آتش

مضمون کمر کا بانڈی ہم بانڈ ہنر کمر  
 دھونڈا کیا ہون یار کی مین بیشتر کمر

واشدان بتون کی جو آتی نطس کمر  
 خود رفتہ ہو کی وصل کی شب شوق دید

بیر بار علی صاحب دیوان شاگرد رشید نواب عاشور علیخان بہادر  
 باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نواب عاشور علیخان بہادر  
 خیالی ہے اتنی آتی ہے جیسا کہ نظر کمر



نازک دوزخ است ہونا ہر کمر  
 کسے نہ خانگہ نہ نزار کمر  
 وہی گاتون مین جو تری تہا کمر  
 سخا کیوں بڑا کیا بیجا کمر

اوسکے طے ہون اور وہ کمر  
 مین پورے کمر کے ہون اور وہ کمر  
 خارک دنیازاب الجا بن برادر زادہ شہناز اللہ  
 صاحب دیوان شاگرد مرزا حاتم علی بیگ مہر باشندہ لکھنؤ مقیم اکبر آباد  
 مرزا عنایت علی بیگ ماہ ولد مرزا فیض علی بیگ بن کن لدولہ مرزا مراد علیخان بہادر





انسان کی دنیا میں ایک جگہ ہے جہاں ہر شخص کو اپنی جگہ ملنی چاہیے۔  
 دنیا کی ہر چیز کو اپنی جگہ ملنی چاہیے۔  
 انسان کی دنیا میں ایک جگہ ہے جہاں ہر شخص کو اپنی جگہ ملنی چاہیے۔  
 دنیا کی ہر چیز کو اپنی جگہ ملنی چاہیے۔

<p>سطح او سکا تارگ جان نہ جانے          میں اوس کمر کو کیونکہ گل کہوں جو          ڈرنا نہیں خداسی جو عالم کی قتل پر          چون شاخ گل پکٹی ہی ہوگی منی باد کے          مانند اوس کمر کی نظر ہم نہ آئیں گے          مرنی سے غم زد و نکی تری کچھ نہیں          اسی شور شہر تو فی زمین پہرا و ہما ہا          معروف کہکشان کی کمر بند سی کہلا</p>	<p>ہی اور وہ کہہ ہی نہیں آتی نظر کمر          جو تار زلف حور سے باریک ترکر          باند ہی ہی تو فی اوت بیت سدا و کمر          نازک ہی تیری غیرت گل اسقدر کمر          یونہیں ہی جو یاد وہ آہون پہر کمر          کوہ غم و الم کی ہی ٹوٹے اگر کمر          سید ہی اسی تو کی تہے ذرا آنکر کمر          باند ہی ہو ہی ہی حرج سدا ظلم پر کمر</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میرزا احمد مسیتا بیگ مستحق خلف مزار عبد القادر باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد اہل تشرف

<p>چہتی ہی دل میں یہ تو ہی باریک کمر          جسم لطیف میں تری عالم ہی ہول کا          بسل ہو کون کونسا عاشق ہو نہ جہا          کم کر خودی کو نا چہی حاصل کمال ہو          سرخنی ظہور نہ پکڑی تو خوب تہے</p>	<p>کرتی ہی مجھ سے کار سر نیشتر کمر          زیبا ہے گر کہوں رگ گلبرگ ترکر          زلفین ہو ہی ہین یار کی اہتو کمر          تو ہوم جب ہوئی تو ہوئی نامو کمر          اسی منتھی خموش رہو دیکھ کر کمر</p>
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

میر ابو طالب انسیب ولد میرا کرام علی باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد میر کلوعوش

<p>آئی نہ مثل مرکز عالم غلط کمر          دعت خیال میں مرے آئی اگر کمر</p>	<p>و ہونڈا کیا میں شام سی تی سحر کمر          دون نقد جان چوڑون نہ ای سہر کمر</p>
-------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------

کیا کیا ہمیں کہ ساقی سے خون جا کر  
 انسیب ہوا یہ فرق میں قاضیال میں  
 خلق کی طرح ایک بو گی مکی کمر  
 سید علی جان درخشاں دل و دین و خزانہ کمر  
 صاحب یوان شاگرد مئی مختلف علی کمر  
 سید جہانگیر شوق پور سے تکر  
 کیا کیا ہمیں کہ ساقی سے خون جا کر  
 انسیب ہوا یہ فرق میں قاضیال میں  
 خلق کی طرح ایک بو گی مکی کمر  
 سید علی جان درخشاں دل و دین و خزانہ کمر  
 صاحب یوان شاگرد مئی مختلف علی کمر  
 سید جہانگیر شوق پور سے تکر

یہاں ہے کو پھر گل گل پوہے بار  
 کیا جانے کس طرف ہی کہاں ہی کہاں  
 یہاں ہے کو پھر گل گل پوہے بار  
 کیا جانے کس طرف ہی کہاں ہی کہاں  
 یہاں ہے کو پھر گل گل پوہے بار  
 کیا جانے کس طرف ہی کہاں ہی کہاں



پہاؤں کی شاد گردید خوار پرورد علی انش  
 یوسفی استغفر بارہایم کلتوزنقناؤرنا  
 باندھی زکریا جہت بحال ایا باکنہ  
 سالک کوئی خطامی ثابت نہیں پہنچا ہر  
 ای جان افہما سی کی نہ پارے  
 غم ہونے کی تیغ بلامی واروں سے

باقی نہیں میں آپ وہ دودو پر سر  
 ہر جا ہی کو بی یار میں دل لکر مگر  
 دیکھی نہ ایسی چشم نہ آئی نظر مگر  
 مانی کو تیرے یار نہ آئی نظر مگر  
 دیو او یار کے سے درخشان مگر

تو باری او کمر اپنے نزاکت کا جب خیال  
 روحی میں عشقان کمر استعد کہ آج  
 چیتا اسیر عشق ہے آہو شکار ہے  
 سہادی جگہ ہی جو درق پر تو کیا ہوا  
 دروازہ بند ہے تو ذرا اسکا غم نہیں

میان محمد بخش آریں ساز رسا دلوشنچ مجب انسہ باشندہ کنبہ آہب یوان گرو شہرستان خان

لچکانہ کہا جی او بٹ نازک مگر مگر  
 قسمت تو دیکھو ہو گیا پانی مگر مگر  
 سو طرح دیکھا پر نہیں آئی نظر مگر  
 دریا ہی زر میں ڈو باہمی وہ مگر مگر  
 لکھنی گئی نہ مانی سے نقشے میں مگر مگر  
 بہت باندہ ظلم پر بت پیدا و مگر مگر  
 الفت کی فن سی کہوں کی پٹی مگر مگر

چلنی میں تہر تہرائی ہی جو سر بسر مگر  
 غم میں جو بحر خوبی کی میں وہ بنی گیا  
 عشقا ہی موہی یار گ گل ہی آہی یہ  
 پا جامہ یہ نہیں ہی تامی کا پاؤں میں  
 کیا کیا نہ جی میں اپنی کہانے گچ و تاپ  
 ہوو گیا خون نفٹ کسی بگت شاہ کا  
 جاتی نہیں ہو کوئی بتان میں جو تم رسا مگر

ارشاد علی شاہ سالک ولد محمد علی باشندہ نہون پانچ ارد لکھنوشاگردیسراوہی بچو د

چینی کی بال سی ہی ہی باریک تر مگر  
 رکھتی ہے تیغ تیز کا شاید اثر مگر  
 بہر حائی صحن غاسے میں پانی مگر مگر

کسطح آئی اوس بت چین کی نظر مگر  
 ہونا ہوں قتل میں جو تری دیکھ مگر  
 یاد میان یار میں وون جو ایک پل

رو سلیہ باندہ لی جو میں نے لکر  
 کیسے زمین فلک پر ہو یا سن لکر  
 مولوی غلام رسول صحیح اولیچ جو ستاہ  
 باشندہ فیضہ خاندان بلوچباشہ علیخان  
 کسے کہ نہیں ہے بیان لکر  
 تار نظریہ ہی کیا نہیں آئی نظر لکر  
 باتیں کیں تو چشم بکبت با وود  
 حال عدم کیلن وہ دیکھیں لکر  
 دریا سے اشک یاد ہے لکھن جین  
 کا ہے میں تو ہی تو گای لکر  
 باغات اللہ و پیر کے و لکر  
 خطا لکے کہوں آسے زبان لکر  
 سوا کوکب لبت کی بیسی لکر  
 سے تختہ کس قاقا جو وہ لکر  
 صادق اللواتح اچا بیٹھ لکر  
 صادق باشندہ کانپور صاحب پورا  
 جگمگم تیرے تیرے کو تازہ لکر  
 شاکر دے تیرے تیرے کو تازہ لکر  
 تیرے تیرے تیرے تیرے کو تازہ لکر  
 تیرے تیرے تیرے تیرے کو تازہ لکر  
 تیرے تیرے تیرے تیرے کو تازہ لکر





بہین سے اب کی فیتی میں پھول ای گلرو  
شبیرہ کہنے کے آدھی کہا یہ مانی نے  
ارادہ قتل کا کسی ہے بدہوش کیوں  
نثار ہوتا ہے معدومی کسر یہ دین  
یہ انتشار رہا وصف کچھ ہی ہوش کا  
کہہ سکتی ہی مری آنکھوں میں دل میں  
اگر اشارہ ابرو سی حکم دے سفاک  
مگر جو باندہ کی نکلی وہ گہری قتل ہون میں  
قرب پشت و شکم دیکھ کر یہ حیرت ہی  
صیام میں نہ اگر میکہ کہلا سکتے  
مثال دینگی رگ گل سیا و سکوئی بل  
عدم میں ہی چھٹی حکموشکا نے سے

دکھا رہی عدم کے ہمیں بہار کتر  
دکھائی دی تو کھنچی تیرے اوٹکار کتر  
کہلی بند ہی ہی جو دم میں ہزار با کتر  
دہن پہ تیرے عجب کیا جو ہوشا کتر  
جو آئی شکوہ تہ زلف مشکب ار کتر  
کہیں تو بال نبی ہے کہیں ہی خار کتر  
تو کہو لین جا کی عدم میں گناہ کار کتر  
دکھائی جو ہر شمشیر آبدار کتر  
پڑا ہے آینی میں بال یا ہی با کتر  
تو لوٹ لینی پہ بانہ میں کی یادہ خوا کتر  
پہ پائین ڈاب سی شکی سی وہ ہزار کتر  
نہ بہولی یاد ہے عشقی تہ خزار کتر

تفح عیان قدر ہے ہر شایہ میں  
مست کر دیتی ہے شکر سے ہر شایہ میں  
دلو ہر انی ہے شکر سے ہر شایہ میں  
کیونچہ میں نہ بدلی رنگ ہر شایہ میں  
ہاز کی میں ہے رگ بر گل شایہ میں  
نہ سے جو در ہر شایہ میں  
تفح عیان قدر ہے ہر شایہ میں  
مست کر دیتی ہے شکر سے ہر شایہ میں  
دلو ہر انی ہے شکر سے ہر شایہ میں  
کیونچہ میں نہ بدلی رنگ ہر شایہ میں  
ہاز کی میں ہے رگ بر گل شایہ میں  
نہ سے جو در ہر شایہ میں

مولف تذکرہ سید محسن علی محسن لد سید شاہ حسین حقیقت باشندہ لکنو شکار و خواجہ فرید

موشکا فونکو نظر آتی نہیں اصلا کتر  
بوجہ ہی پہولون کی بدی کا نا تو ہی کتر  
در میان پڑ کر ملایا عاشق معشوق کو  
بال کی صورت کہہ سکتی ہی یہ چشم شوق کتر

بنگنی تارنگاہ دیدہ عنفت کتر  
کیا تراکت ہی کہ جگر ہوگی دونا کتر  
مصلح عالم نبی ہی اب سی گویا کتر  
دی ہی ہی کیا ہی اہل دید کو ایز کتر

ای تو اس سلسلہ میں ہر شایہ میں  
نہ سے جو در ہر شایہ میں  
تفح عیان قدر ہے ہر شایہ میں  
مست کر دیتی ہے شکر سے ہر شایہ میں  
دلو ہر انی ہے شکر سے ہر شایہ میں  
کیونچہ میں نہ بدلی رنگ ہر شایہ میں  
ہاز کی میں ہے رگ بر گل شایہ میں  
نہ سے جو در ہر شایہ میں





ساق بانیا یاری نام کی پیدون  
پندلیان عاوش کی بان دوزن کی پندلیان

ابو منصور ناصر الدین حضرت سلطان  
میرزا محمد علی شاہ احمد خاں صاحب  
غلیبیت آرام گاہ خلافت فرعونان  
پن دوزن تین پندلیان کی پندلیان

پن دوزن تین پندلیان کی پندلیان  
پن دوزن تین پندلیان کی پندلیان

جلتی ہیں کسی عاشق محور کی ساقین  
انگلی سے بین کم ناسخ مغفوق کی ساقین

بشمین نہیں دشمن ترحی مل مجن عالم  
کسدرجہ غم عشق سی گہل گہل کی سوا

وہی کلک کلک حسین خان بہادر اور ولد نواب گلعلی خان باشندہ بنارس صاحب نواب خان

روشنی شمع لگن میں باتی میں یاساق  
پانچھی کلکون کی ہیں جسطرح زیبا ساق  
لہنی اگر مردم آبی مصفا ساق میں  
دیکھتا ہی منہ ہر اک اپنا پرا یاساق میں  
ہمکو ہی مس کرنی وی بھی پاون میں ساق

ہی بجا عشاق کو دکا دکا ناساق میں  
شمع کی ساقہ اسطرح جلوہ نہیں خانوس کل  
جب کی دریا میں نہانی کو گیا وہ مجھ میں  
آینی کو کچھ تیز نیک و بد ہوتی نہیں  
گر قیبون کو دیا ہی آپ نی اوزن ساق

سعاد خان ناصر ولد سالت خان باشندہ گنیمتہ مقیم لکھنؤ راج دیوان ایک تکرہ انکھاری

کیا خوش آئین شمع ہالی نجمن کی شیدیا  
نرم زرافوسے ہیں اوس نازک منگلی شیدیا  
رائیں ہیں یا قوت کی علاج سے شیدیا  
انینتی شیرین ہیں مری شیرین ہیں کی شیدیا  
پہولون کی چہرہ ان نہیں اوس شیک چہرہ شیدیا  
تہر تہر این موج آسا کو کن کی شیدیا  
ہیں گل کیا مری ناز کن کی شیدیا  
ہیں مگر شاخ نبات اوس سہمتن کی شیدیا

ہمیں دیکھی ہیں کس نازک بدن کی پندلیان  
پنچہ رنگین سی ہی نور پنجہ یار کا  
حسن کی دولت سی مالامال ہی اوس کا  
پہیلی اوس ہی ہو گئی شیرینی ساق عروس  
سرخ پا جا مہی گونا مہر کل میں ہی گکا  
دیکھی ای شیرین ہیں ہری جوہ سینہ کنی  
پنچہ مرگان ہی ہی دبا تو نیلی ہو گتین  
پانی بہر تابی منہ میں جو اوس ہیں تاپون یاد

پن دوزن تین پندلیان کی پندلیان  
پن دوزن تین پندلیان کی پندلیان  
پن دوزن تین پندلیان کی پندلیان  
پن دوزن تین پندلیان کی پندلیان





دوسرا کلیدن کی پادشاہی کی

کئی مہاراجا کو اپنی بیٹی کی

زیدی کی بیٹی ہونے پر

الذکر ہی کی بیٹی ہونے پر

سردار علی شاہ

پہلے دن وہی بیٹی ہونے پر

کئی مہاراجا کو اپنی بیٹی کی

زیدی کی بیٹی ہونے پر

الذکر ہی کی بیٹی ہونے پر

سردار علی شاہ

پہلے دن وہی بیٹی ہونے پر

موجھی رام موجھی خلت دیوان تہریت ملازم بہار الدولہ امیر الملک نواب حسین علیخان  
بہار دہلی نواب و علیخان بہار باشندہ لکنئو صاحب دیوان شاگرد غلام بہدانی مصحفی

شبہم ہلا ہی ہی نسیم حسن کی پاون  
دوچار بوسی جولب شکر گلبن کی پاون  
مرنی کی بعد ہی ہی باہر کفن کے پاون  
بلبل تھی چوم چوم لمی گلبن کی پاون  
جائین اوکہ نگہین شوال ختم کی پاون  
ہیرین گی سامنی مری گت کہن کی پاون  
میرا سر نیاز تھا اور سیتن کے پاون  
زادہ کی ہاتہ باندہ لمی بہمن کے پاون  
موجھی جو ہاتہ آئین حسین حسن کے پاون

تہی گری بہری جو عریبا لوطن کے پاون  
چومون ہزار مرتبہ شیرین بہن کے پاون  
ایمانہ ہیک برہین ہماری کوئی لباس  
آئی جو او کی آنی سی گلشن مین فصل گل  
وحشت و نوکی ساتھ وہ بہر تہی جو کڑی  
جاؤ نکاتیشہ لیکے سوی بیستون اگر  
ماہی نہ ایک بات سحر تک شبہصال  
ہوئی جو اوسنی زلف گریہ کی رسن  
محشر کے دن سید شفاعت کا ہو موجھی

اسد الدولہ منشی سن یارخان نجفی عملہ سلطانی افضل خلت باقر علیخان بن محمد یارخان  
سالدار باشندہ لکنئو صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی مرحوم پیش

دو شنبی پہ پونجی تہی شکر گلبن کے پاون  
نکلی رہے ہماری جو باہر کفن کے پاون  
یہ دشمنی کریں نہ کہیں دست بن کے پاون  
دوراکے تو رنگانہ چہ خستہ تن کے پاون

ملتی جو محکو چومتا اوس گلبن کی پاون  
سودا ہتا کوئی یار کی پیر کا اس لیے  
راہ و فامین تہک کے نہ رہ جائی خوش ہے  
آنا جو ہاتہ ہو تو کہیں جلد آیتے

صاحب دیوان شاگرد خواجہ حیدر علی پیش  
اوتھی نہیں بین سامنی اس شکر گلبن کے پاون  
بولی ہیں دولہاؤن مری لاکھ سے پاون  
اشکباری نزل مقصود و رہے پاون  
ہم کوئی بین علاقی کہو پاون  
سلطنت دین خانہ بھگوان پاون  
راہ کی ہاتھ پون کا جا ہوا پاون  
زید کی بیٹی ہونے پر پاون  
الذکر ہی کی بیٹی ہونے پر پاون  
سردار علی شاہ پاون  
پہلے دن وہی بیٹی ہونے پر پاون





بہارِ سخن کا پورا اہل سخن کے تاج  
 ہر سخن کا پورا اہل سخن کے تاج  
 ہر سخن کا پورا اہل سخن کے تاج  
 ہر سخن کا پورا اہل سخن کے تاج

پہلو کی پہلو جو چلتی رہنہ سر کی پہلو چلی دنیا سی جب چلا تھا سکند یہ حال تھا باہر ہوا نہ خانہ زنجبیر سی قدم ان سختیوں میں بہاگ بختا ہی پوہی نقش قدم کو ہاتھ گانین تو سر کٹے اوس کوچی میں پہنچ کی مرا حال یہ ہوا پاؤں اوس کی ہندی لگاتی ہی شہر	اوس کجاوانی رکھا زمین پر چون کی پاؤں باہر کفن کی ہاتھ تھا اندر کفن کی پاؤں جوش جنون میں ہ گئی مشتاق بن کی پاؤں بلائی کو وہی نہ ڈگی کو کفن کی پاؤں چہو سکتی ہیں بقیہ مرحی سیمین کی پاؤں اوٹھی نہ آگی رہ گئی دیوار بن کی پاؤں یوں ہیں ہیں سرخ اوس گل ناز کدن کی پاؤں
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

پہلو کی پہلو جو چلتی رہنہ سر کی پہلو چلی  
 دنیا سی جب چلا تھا سکند یہ حال تھا  
 باہر ہوا نہ خانہ زنجبیر سی قدم  
 ان سختیوں میں بہاگ بختا ہی پوہی  
 نقش قدم کو ہاتھ گانین تو سر کٹے  
 اوس کوچی میں پہنچ کی مرا حال یہ ہوا  
 پاؤں اوس کی ہندی لگاتی ہی شہر

کھری سارام دیال سخن ولد پر دم سکہ باشندہ لکھن صاحب یوان شاگرد خواجہ جدر علی آتش

رکھی اگر وہ ناز سے اندر چمن کی پاؤں اب صحت سی قدم ہی اوٹھا نا حال ہے آنکھوں کو تیری دیکھ کی پہولی میں چو کڑی بعد از فنا ہی میں نہ پانچ ہجر سے بلبیل کھڑے ہو گئے نالان تمام گل اپنا کمال شوق دکھا دی جو ایک بار بلبیل سبان گل ہمہ تن گوش ہو سخن	سب پہلو چو میں آنکی اوس گل کدن کی پاؤں فرقت میں ہو گئی میں می لاکھ میں کی پاؤں اوٹھی نہیں ہیں دیکھ لے ظالمین پاؤں پہیلان کیا میں چمن سی اندر کفن کی پاؤں اوس سر و قدنی رکھی جو باہر چمن کی پاؤں شیریں لگائی آنکھوں سی پہر کو کفن کی پاؤں رکھوں جو نعمہ سخی کو اندر چمن کی پاؤں
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

کھری سارام دیال سخن ولد پر دم سکہ باشندہ لکھن صاحب یوان شاگرد خواجہ جدر علی آتش  
 رکھی اگر وہ ناز سے اندر چمن کی پاؤں  
 اب صحت سی قدم ہی اوٹھا نا حال ہے  
 آنکھوں کو تیری دیکھ کی پہولی میں چو کڑی  
 بعد از فنا ہی میں نہ پانچ ہجر سے  
 بلبیل کھڑے ہو گئے نالان تمام گل  
 اپنا کمال شوق دکھا دی جو ایک بار  
 بلبیل سبان گل ہمہ تن گوش ہو سخن

ابن خطہ ولایت علی سرور ولد محمد جعفر مختور باشندہ لکھن شاگرد اپنی والد کے اور آتش کے

کرتی میں سحر قص میں دن گل کدن کی پاؤں	کیا کیا سما دکھاتی میں طامس بن کی پاؤں
---------------------------------------	----------------------------------------

کرتی میں سحر قص میں دن گل کدن کی پاؤں  
 کیا کیا سما دکھاتی میں طامس بن کی پاؤں  
 کیا کیا سما دکھاتی میں طامس بن کی پاؤں  
 کیا کیا سما دکھاتی میں طامس بن کی پاؤں

کرتی میں سحر قص میں دن گل کدن کی پاؤں  
 کیا کیا سما دکھاتی میں طامس بن کی پاؤں  
 کیا کیا سما دکھاتی میں طامس بن کی پاؤں  
 کیا کیا سما دکھاتی میں طامس بن کی پاؤں

ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے  
 ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے  
 ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے

چاندنی میں ان گھونکیاں ہیں گہریاں گہریاں  
 کیا تاجیہ چلی جو وہ تم سے بناؤ میں  
 ہنسنا بہت دلیل ہو سی چاہ کرے تھے  
 ایسی کھر سنگ آہ نہیں کوئی منکر کا

مذرا علی حسین کیوان اولاد میں ان خانوؤں کی خواہر زادی بیوی دلور کے کی باشندہ لکھنؤ صاحبہ

سو جی ہیں پیرتی پیرتی یہ مچھلے تین کی پلو  
 نہ تباہی پر جو پاؤں رکھا طر ہو گئے  
 اوسکی عقیقہ لہب کی حضور میں محو ہون  
 سوچ ہو اکی کی سکے تو زنجیر ڈال دی  
 ایسی اینیلی پن سی مری ساتھ سو رہا  
 قمری کی طرح دیکھ کی دیوانی گل ہو گئے  
 دریا پہ گاہ باغ میں کہ بادہ خانی میں  
 ناز و اداسی چلتی تھو تم جکوڑیہ ہے  
 پاؤں میں سناپ لٹی میں جو دانہ چٹ ہے  
 وہ سہ سیاہ پوش محرم میں گویا  
 کیوان جو بار عاصیوں کا بیڑا کر دیا

یمن علی خان قمر خلیف محمد علی خان برادر زادہ افضل حسین خان اور برادر ستھی

ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے  
 ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے  
 ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے  
 ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے  
 ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے

ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے  
 ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے  
 ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے  
 ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے  
 ہر گز وہ نہ رہے گا جس کا دل سے بولے کی یاد دلا دے



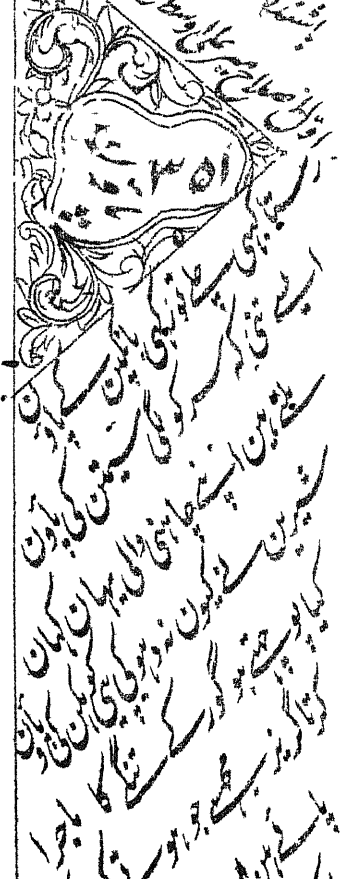
ہومون بوز خضر خوشامد شاہ زین کی پائون  
 اوصاف تخلص و حال و سوانح

دیکھی گا خواب میں بھی پائون کی پائون  
 سوئی زمین دیکھ پائی میں ایک پتھر کی پائون

پنجابوں سر نواز دوزخ عالم شاہی پائون  
 دوزخ عالم شاہی پائون کی پائون

<p>ہاتھ آگئی ہی دولت بیدار کیا نصیر</p>	<p>سوئی زمین دیکھ پائی میں ایک پتھر کی پائون</p>
<p>سعادت خان ناضر ولد رسالت خان باشندہ گھینٹہ پیر لکھنوی پانچ ذوالحجہ ایک ماہ پانچ ماہ          دیکھی چرخ غمی کی جو ہر سیتن کی پائون          زنجیر سیری پادنگی ہی دہم زیر خاک          چلن پیکار خست جوش سودا میں ہاتھ          دریا میں دھوئی تہنسا ہر حساب          کافر موہون شاہد عاشق نواز پیر          طول حیات ہی ہی یہ ماحصر کا مدعا</p>	<p>نہدی سی کی ماہ اتین ایسی سپہن کی پائون          چوڑی گی میری قبر زور کفن کی پائون          دامن کی چاک ہون گم دہرین کی پائون          شاخ نبات میں مری شیرین آن کی پائون          وہ جت ملا ہی وہو تاجی جھمن کی پائون          آنکھوں سی وہ لگائی امام من کی پائون</p>
<p>امیر علیخان ہلال لد ترخان باشندہ لکھنوی صاحب یوان گرو شید میر علی رسوا شہک          بلبل جو دیکھ پائی مری گلبدن کی پائون          بڑو بڑو کی کیا ہی دار کا تنی جن جی پائون          یہ دوست ہروری ہی اگر بجا دین شرم          کوئی نہ میری داوی غنبت میں آپہرا          مرقد میں ہی جنوں کی ہن یہ تیر و تیان          گو یا اگر بتوں کو خدا کرتا دھسپین          سہلاؤن میں تو پچھڑ کانسیت بہر          خمدی کی پتی بوٹی ہی اکثر کی کوئی</p>	<p>سبھی ترکتوں سے بہار چمن کی پائون          ہاتھوں کی بدلی چوم لہن وس تن ترکتوں کی پائون          دہنس جاتین میری قبر چون گور کن کی پائون          او ہی مری طرف کو نہ اہل وطن کی پائون          سہرل گیا بخلی گے باہر کفن کی پائون          وہو دہو کی پتی شیخ ہراک چمن کی پائون          پائون کہاں پر آپ سی نازک بن کی پائون          سوئی کی بن گئی میں مری سیتن کی پائون</p>

صورت نہیں ہی کرے معانی حصول  
 پانچ ماہ پانچ ماہ پانچ ماہ پانچ ماہ



درد تھلاست بازی اطفال ہی بہت  
 دیکھیں فیصلہ کن چوٹی سیتن کی پائون  
 دیکھیں فیصلہ کن چوٹی سیتن کی پائون  
 دیکھیں فیصلہ کن چوٹی سیتن کی پائون



یازمانہ پر کے کہ ب کی بار برس کوئی...  
میرزا یونس نہیں...  
لاحقاً پرفارم جو باربریں...  
دہ کام نازستہ جو کہیں...

چھوٹے پکارے چوری چورن...  
چھوٹے پکارے چوری چورن...  
چھوٹے پکارے چوری چورن...  
چھوٹے پکارے چوری چورن...

اچھی غزل ہی یہ تمنا ہی اے قلوب

سید ابوبتراب عرف چہ صاحب الشیح ولد سید اکرام علی ساکن لکنہ صاحب دیوان گرو میر گل کوثر

سردی کی ہاتھ پائین گی اوس ستمن کی پاؤں ہوتا نثار قامت موزون یار پر عجاز ہر قدم پہ نمایاں ہی دیکھ لو ہوتا ہی کہ بے روع قبو نکویان فرورغ کشتہ یہ تیرا ہی سرو پا ہی پس فنا دیکھا جو یار کونہ قدم آگی بڑھ سکے جو قبر میں گیا او سے آرام آ گیا جاتا ہی چہ کی غیر کی گہر ہستی کو کیا ذکر ہی تیر جو اہل تمیز نہیں سیری طرح سی سکو ہی گر ڈول ازل بھی ہے فرااد کی طرح سی مکتوب میں ہی سر نثار	پرواتی مری پڑتی ہن شمع لگن کی پاؤں قمری کی طرح ہوتی جو سر چمن کی پاؤں پہر مین ہی ہن نفس سول من کی پاؤں ہی رہت یہ مثل نہیں چوٹی سخن کی پاؤں سر لائق عمامہ نہ قابل کفن کی پاؤں استے جمی زمین پہ ہی لاکھ من کی پاؤں بمنزل پہ جا کی پہیلی غریب لوطن کی پاؤں نکلی ہن اب تو پیٹ سی شیرین من کی پاؤں آنکھوں پہ اپنی رکھتی ہن اہل سخن کی پاؤں گو دیکھتی ہن آئی نہ چرخ کہن کی پاؤں اشخ جو منہ سی چوم لون شیرین ہن کی پاؤں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

۲۵۴  
دیوان میرزا غلام علی صاحب دیوان گرو میر گل کوثر  
چھوٹے پکارے چوری چورن...  
چھوٹے پکارے چوری چورن...  
چھوٹے پکارے چوری چورن...  
چھوٹے پکارے چوری چورن...

میرزا اب موزون ولد میر بندہ علی باشندہ لکنہ صاحب دیوان شاگرد رشید منشی مظفر علی میر

طاؤس باغ ڈالتا کیا کینڈن کی پاؤں ہی طرفہ حال وحشی چشمان یار کا جی بہر کی شوق قتل میں کس طرح روئین	ہوتی ہون کی طرح جو کہ چہ بہن کی پاؤں جا جا کی چوستا ہی غزال سخن کی پاؤں ڈر ہی پہل نہ جانین کہیں سخن کی پاؤں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

سید ابوبتراب عرف چہ صاحب الشیح ولد سید اکرام علی ساکن لکنہ صاحب دیوان گرو میر گل کوثر  
باشندہ لکنہ صاحب دیوان شاگرد رشید منشی مظفر علی میر  
دیوان میرزا غلام علی صاحب دیوان گرو میر گل کوثر  
چھوٹے پکارے چوری چورن...  
چھوٹے پکارے چوری چورن...  
چھوٹے پکارے چوری چورن...  
چھوٹے پکارے چوری چورن...



مقبول علی علی خان و علی صاحب خان صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد  
 صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد

اوسکو بھی کہی خلق میں ہزن مرید سے  
 دو دانت بڑے کی آگی کی آئی ہیں یہ نکل  
 ڈاکرین اوسکی وہ یہ پٹہا کہ رہ گئے

خلوت میں جو پوری کوئی اپنی اہن کی پاؤں  
 سمجھو تو شیخ جی کی یہ وہ ہیں وہ ہیں کی پاؤں  
 اہل سکتی اب ذرا نہیں مجھشتہ تن کی پاؤں

نواب محمد حسن خان صاحب جو شہ لاہور مقیم خان لاہور میں حافظہ الکا حافظہ رحمت خان صاحب  
 کے باشندہ بریلے مقیم لکھنؤ صاحب دیوان گرو در شید نواب ظفر میر خان صاحب

بندہ خدا کا پوسا ہے  
 بندہ خدا کا پوسا ہے  
 بندہ خدا کا پوسا ہے

گرو دیکھیں قمریان مری نازک بند کی پاؤں  
 ہوں میں وہ کم نصیب فاخت کہیں نہیں  
 پامال تیرے چال سی شمشاد و سرور ہے

بسمل کی طرح رگڑین ہ اندر ہمیں کی پاؤں  
 پہیلا کی خاک ننون میں اندر گفن کی پاؤں  
 رکھ اسطرح نہ باغ میں بغرور تن کی پاؤں

بہت سی گڑگٹی ہیں زمین میں ہرن کی پاؤں  
 بیہری نہیں ہیں دوستوں آق رسن کی پاؤں  
 کوئی ہی کاٹتا نہیں اس اہ زن کی پاؤں

جو زخمی ہو گئی مری کاٹو تھی جن کی پاؤں  
 آنکھوں پہ اور سر پہ کہوں ہوں کی پاؤں  
 اسی جوش اپنی نگہیں میں اور نچتے کی پاؤں

وزد خانی یار مری دل کونے گے گیا  
 وحشت کا جوش لی ہی گیا دشت کی طو  
 تجانی میں سائی جو دی جگ تو تھنہ  
 لکتا نہیں ہی بندہ کہیں ہانہ غیب خور کا

صاحب مطبع مرزا اعجاز خاں خوشنویس فارسیگو اسحاق و تخلص ولد خواجہ خیر الدین باشندہ لکھنؤ شکار  
 حورون ہی جانکر مچی سرگرم اختلاط  
 ای نیار اپنا جانہ ہستی بچا کے میں

رکھتی نہیں ہوں قبر پہ ماری جلن کی پاؤں  
 چوہا کروں مدام لب فرشب بن کی پاؤں

کہن پیہری دل کی بیاہن کی بیاہن  
 کہن پیہری دل کی بیاہن کی بیاہن  
 کہن پیہری دل کی بیاہن کی بیاہن

صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد  
 صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد  
 صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد  
 صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد  
 صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد  
 صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد  
 صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد  
 صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد  
 صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد  
 صاحب اسٹوڈنٹس کونسل ناٹو کتب خانہ حیدرآباد





ہمدی کی پائی یاد دل عاشق کا خون بہا  
طیاح مع نہیں بت گل پرین کی پادشہ

ای آفتاب ہر حادث دی ذرا نقاب  
ادب طبعین تری بزمی شمع گلن کی پادشہ

دوہ لہریں کی سادھی ہر پادشہ  
دوہ لہریں کی سادھی ہر پادشہ

سخت شکران سن ای اوہا ہر پادشہ  
سخت شکران سن ای اوہا ہر پادشہ

نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ  
نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ

گلہستی صاف ہن مری شک چمن کی پادشہ  
وحشت فی بیری خوب تہکائی ہرن کی پادشہ  
پھیلا کی وان تو سوین گولہ کھن کی پادشہ  
لی چل او دہر جد ہر کو بنی ہرن کی پادشہ  
اکسیر ہی دباون جو لوہن سہن کی پادشہ  
دہو فی کو او سنی کہی جو اندر گلن کی پادشہ  
سپر ہر ہاری ساقی چیمان شکن کی پادشہ  
پڑتی ہن پیتری ہی عجیب بانگین کی پادشہ  
نیلی نہ پانچون ہن ہون اوس گلہنگی پادشہ  
رکھتی ہی گل پنن پہ جو لوگ تن کی پادشہ  
وحشت ہن چہنی ہو گئی کاٹھو چنی کی پادشہ

انگشت پادشہ ایک کلی ہی گلاب کی  
انگشت زنی و آتونی نہ مراساتہ دی سکا  
یاں پر و اسی عیش فی کی کوتہی تو کیا  
وحشت میں سیر چشم غرا الان دکھا دلا  
چاندی ہی اوسکی ساتھ کاسونا جو ہو  
ہم سمجھی شمع طور جلے آفتاب میں  
جام و صراحی آیا ہے بیکر نہی نصیب  
چلنی میں ٹھانڈی کہی ہی اوس چکیت کا  
چٹکی کلی کلی میں گانے سے فایده  
سراونکا آج ٹھوکرین کہتا ہی اہ میں  
پہ جانی ہی خاک ادی غربت میں ہی حیدر

سخت شکران سن ای اوہا ہر پادشہ  
سخت شکران سن ای اوہا ہر پادشہ  
نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ  
نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ  
نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ  
نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ  
نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ  
نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ

۳۵۶

عبد اللہ خان مہر ولد مصطفیٰ خان صلح مطیع مصطفائی باشندہ لکھنؤ صاحب دہان گرو مرزا

کو چوٹی کاٹی جائیں جو مجھ خستہ تن کی پادشہ

نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ

لیجائی جذبہ ق تری بی پاس سنگی پادشہ  
بدنل نہ کہے پھول پھول کی ہولان کہن کی پادشہ  
بیکار ہن تہاری اسیر محن کی پادشہ  
مازین کنار یان نہ مست گار بن کی پادشہ  
گر پڑے پوجین ساقی چیمان شکن کی پادشہ

دکھی چمن میں گی جو اوس گلہنگی پادشہ  
شایان دشت ہن تو قابل چمن کی پادشہ  
پاجامہ گلہنگا پہن کر دکھا سہے ہو  
نشستی ہن لڑ لڑائیں جو ہم زند بادہ نوش

نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ  
نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ  
نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ  
نہ لکھن کی سادھی ہر پادشہ

صن صفا سے کان جو ابھی ہوں  
صن صفا سے کان جو ابھی ہوں  
صن صفا سے کان جو ابھی ہوں  
صن صفا سے کان جو ابھی ہوں



پاؤں کی بیماریوں کی علامتیں ہیں اور اس کی وجہ سے پاؤں میں درد اور سوجن ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد خشک ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔

شیخ عبدالمدد اکرمی صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ اس مرض کی علامتیں یہ ہیں کہ پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔

اس مرض کی علامتیں یہ ہیں کہ پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔



اس مرض کی علامتیں یہ ہیں کہ پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔

اس مرض کی علامتیں یہ ہیں کہ پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔

اس مرض کی علامتیں یہ ہیں کہ پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے پاؤں کی جلد پر دراخالی ہوتی ہے۔







باز دیشد مرغانی نوازش  
 می با زین بخت زلف بین ما بی پادشاه  
 ن کیما ای لکیمین با بی پادشاه  
 مرام فغانی فصل گل کیما ای  
 داری پادشاه  
 باز دین بر زمین پادشاه  
 باز دوی اوستا کیما ای پادشاه  
 با زین علی پادشاه  
 مدون تک علی پادشاه  
 به قائل من کیما ای پادشاه  
 بی جان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه

ده سوی ده گل و جو رویا کنگار کمانه پادشاه دیکه کرای یار تیری سپاری سپار مانه پادشاه سرد هو جاتی این غنچه سپاری مانه پادشاه	و قضا سبب هو جای مخطرون کلاب ساری خوبان جهان متری بین مانه اشک گرم جوشی غیر سی کر مایه جو ده بیوف
عبد الغفور خان شمس ولد نور محمد خان ولد انکا دلی سکونت رام پور بندین کنگر مین حسیدا	
گورین ہی تاکه به وحشی نه ماری مانه پادشاه مان اگر دیکه تویی رنگین تبهاری مانه پادشاه هتی تصور مین کیما ای سپاری مانه پادشاه ژوئی مین شک کی ماری ماری مانه پادشاه چوستی مین لو مکرانکی ستاری مانه پادشاه گرچه مین سیکرون فی نو باری مانه پادشاه کیما ای پاد گزین تبهاری مانه پادشاه دیرسی پرنایهی به حب به مانه پادشاه	بعد مرون ایلی باندھی سپاری مانه پادشاه پنجه مرجان بیکھی سروسی سخله هوسه رات به مین شوق مین جو بخت پامار کیا ماه تاپایی حبسی کر مایه ه کار غیر سے مکار کل رخ پر مین مهر و مفره گر دور و شب عشق کے دریا مین جو بوبانه نکلا پھر کہے یچشناخی پھر شب ظلمت مین کیون روشن ہوتے مان کی کہنا شمر کاشک شب مہمان ه
ابو محمد فاروقی عیسی ولد نور الهدا عزیز مین قاضی مین امده مغفور جامعہ کی باشندہ گانہ پادشاه	
ہین خوش اسلوب او خازنک و ہ وارگی مانه پادشاه آج کل مہندی لکا کر جو سنواری مانه پادشاه دایہ قسمت چو مین سگنی تبهاری مانه پادشاه	دنیالی مین پانچ مین صانع فی تبهاری مانه پادشاه خون کرنی کر سی عاشق کی بدھی ہی کمر نام ہی کو عیسی ہی ہمچہ سر را پھر مین
مصنف قصہ جہان عالم مر از حب علی بیگ سرور ولد مراد صفر علی باشندہ گانہ پادشاه دیوان	

باز دین بر زمین پادشاه  
 باز دوی اوستا کیما ای پادشاه  
 با زین علی پادشاه  
 مدون تک علی پادشاه  
 به قائل من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه



باز دیشد مرغانی نوازش  
 می با زین بخت زلف بین ما بی پادشاه  
 ن کیما ای لکیمین با بی پادشاه  
 مرام فغانی فصل گل کیما ای  
 داری پادشاه  
 باز دین بر زمین پادشاه  
 باز دوی اوستا کیما ای پادشاه  
 با زین علی پادشاه  
 مدون تک علی پادشاه  
 به قائل من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه  
 بیجان من کیما ای پادشاه

ایسی شہزادی تھی جو دنیا کی ہر شہزادی سے زیادہ عزیز تھی۔ اس کی والدین نے اسے ایک خاص نام رکھا۔ اس کا نام تھا 'میرزا'۔ اس کا تعلق ایک بڑے گھرانے سے تھا۔ اس کا شمار شاہی خاندان میں ہوتا تھا۔ اس کی والدین نے اسے بہت ہی اعلیٰ تعلیم دی تھی۔ اس کی دلچسپی تھی کہ وہ دنیا کی ہر شہزادی سے مل کر اس کی زندگی سے واقف ہو سکے۔ اس کی والدین نے اسے اس مقصد کے لیے ایک خاص منصوبہ بنایا تھا۔ اس کے مطابق اس کی والدین نے اسے ایک خاص نام رکھا۔ اس کا نام تھا 'میرزا'۔ اس کا تعلق ایک بڑے گھرانے سے تھا۔ اس کی والدین نے اسے بہت ہی اعلیٰ تعلیم دی تھی۔ اس کی دلچسپی تھی کہ وہ دنیا کی ہر شہزادی سے مل کر اس کی زندگی سے واقف ہو سکے۔

<p>خون ناحق کامری کیا دو کی خالق کو خوب ہی پی کر شوق نہدیکا تو اگر ان مہربان پشتا مہر تابی سر اسحاق و شت یا مین</p>	<p>مشکوہ ویشکی گواہی جب تہماری ہاتھ پاؤں دیکھی کیا رنگ لاتی ہین تہماری لاکھ پانچ یاد آتی ہین و سی جسم تہماری ہاتھ پاؤں</p>
<p>اصل کی شہد یکم کردہ پیاری پیاری تہ پاؤں وہ گاد ہونی جو دریا کی کنارے ہاتھ پاؤں دست قدرت ہاتھ آئی تو بلالین لہجی پاؤں تہ کجانی ہین توجہ تہماری سہل حالتی ہین ہشکری ہاتھوں کی ٹوٹی پاؤں کی شیرازی لولی گردون کو ہی انداز یہ آنا نہیں در دست خود کو ہی آتی ہین انگریز تیان</p>	<p>کائنات الی تیغ حیرت نی ہماری ہاتھ پاؤں سوج سنان کیا ہینی بیتابی ہیری تہ پاؤں کس نزاکت سی بنانی تیری پیاری تہ پاؤں ہو گئی ہین اہ مین تیری ہماری ہاتھ پاؤں اس قدر جوش جنون ہین ہماری تہ پاؤں رقص ہین چالاک میسی ہین ہماری تہ پاؤں ٹوڑی ہی ساقی خمار نشہ ساری ہاتھ پاؤں</p>
<p>میرزا اب موزون ولد میر بندہ علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد رشید نشی مظفر علی سیر</p>	
<p>وہ پری کہتا ہی میسی پیاری پیاری تہ پاؤں دست پائی یار کی ہرگز صفا حاصل نہو دانت ہی ہم سخت جانوں پر عبت جلاو کا نی مدد ملتی نہیں بی چوب چل سکتی نہیں ہو گیا داغون کی دولت ہی سر پاشتر تن</p>	<p>جان ہین دل ہین جگر انگہو کی تاری تہ پاؤں حور دہوئی لاکھ کوثر کی کنارے ہاتھ پاؤں خبر و شمشیر کو کر دین گی آری ہاتھ پاؤں وہ ہونڈہ ہی سیری ہین ہین کیا کیا سہاڑی پاؤں واہ کون کہہ ہون سی کوئی ہین نظاری ہاتھ پاؤں</p>

دست موسیٰ کی طرح روزین تہماری ہاتھ پاؤں  
خج خجل طور ہین گواہ تہماری ہاتھ پاؤں  
ہنسکی اشقائے قابل کہادی پیاری ہاتھ پاؤں  
کون ہی تیغ تبسمی ہماری ہاتھ پاؤں  
کائنات الی تیغ حیرت نی ہماری ہاتھ پاؤں  
سوج سنان کیا ہینی بیتابی ہیری تہ پاؤں  
کس نزاکت سی بنانی تیری پیاری تہ پاؤں  
ہو گئی ہین اہ مین تیری ہماری ہاتھ پاؤں  
اس قدر جوش جنون ہین ہماری تہ پاؤں  
رقص ہین چالاک میسی ہین ہماری تہ پاؤں  
ٹوڑی ہی ساقی خمار نشہ ساری ہاتھ پاؤں  
جان ہین دل ہین جگر انگہو کی تاری تہ پاؤں  
حور دہوئی لاکھ کوثر کی کنارے ہاتھ پاؤں  
خبر و شمشیر کو کر دین گی آری ہاتھ پاؤں  
وہ ہونڈہ ہی سیری ہین ہین کیا کیا سہاڑی پاؤں  
واہ کون کہہ ہون سی کوئی ہین نظاری ہاتھ پاؤں

ایسی شہزادی تھی جو دنیا کی ہر شہزادی سے زیادہ عزیز تھی۔ اس کی والدین نے اسے ایک خاص نام رکھا۔ اس کا نام تھا 'میرزا'۔ اس کا تعلق ایک بڑے گھرانے سے تھا۔ اس کی والدین نے اسے بہت ہی اعلیٰ تعلیم دی تھی۔ اس کی دلچسپی تھی کہ وہ دنیا کی ہر شہزادی سے مل کر اس کی زندگی سے واقف ہو سکے۔ اس کی والدین نے اسے اس مقصد کے لیے ایک خاص منصوبہ بنایا تھا۔ اس کے مطابق اس کی والدین نے اسے ایک خاص نام رکھا۔ اس کا نام تھا 'میرزا'۔ اس کا تعلق ایک بڑے گھرانے سے تھا۔ اس کی والدین نے اسے بہت ہی اعلیٰ تعلیم دی تھی۔ اس کی دلچسپی تھی کہ وہ دنیا کی ہر شہزادی سے مل کر اس کی زندگی سے واقف ہو سکے۔



بازماندگی هوس و کرامت  
 بماندگی هوس و کرامت  
 بماندگی هوس و کرامت  
 بماندگی هوس و کرامت

بماندگی هوس و کرامت  
 بماندگی هوس و کرامت  
 بماندگی هوس و کرامت  
 بماندگی هوس و کرامت

جوش و شسته بین هماری  
 ای جدائی اک بلاد کتبی  
 کرتی بین جاناتی ی رخ کی  
 تیون نه انکھون ہی نگا  
 کیا نہیں ہوتی ہن دریا کی

ایک دم مٹتی ہن ہستی ہماری  
 ہیریاں گزرتی کف افسوس ہی  
 سہی پانکھ طبع ہون ہر داغ  
 پیچہ مر جان سی ناز کتر  
 روتی ہن ہی گرم ہم کیون

بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت

وکیل عدالت دیوانی مہرٹہ ہدایت علی اسپر اور فارسی ہن اسپیری  
 اسپر علی باشندہ زید پور تواج لکھنؤ گدھلام ہمدانی مصنفی کے

چار نکل آتشین ہن اب ہماری  
 بہا اکت ہن دلا انکھون ہی  
 نوگر قنارون نی سہی سلاہی  
 آپلو ہن ہی سہی سہی ہن  
 ہن گر و بتا ہر ہر ہن

ہرین ہوسی اور اتی ہن شراری  
 گو ہر قصو و ہاتہ آینه پایا  
 شورا پ نجیہ دست پاکا ہر  
 خوشہ ہائی تاک کی ہر ایک  
 کسطح سی دست و پانی ہن

بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت

محر عدالت دیوانی مہرٹہ ہدایت علی اسپر اور فارسی ہن اسپیری  
 اسپر علی باشندہ زید پور تواج لکھنؤ گدھلام ہمدانی مصنفی کے

دیکھی جب ہنرونی وہ دست و پانی  
 حکیم تصدق حسین خان عرف نواب مرزا شوق ولد حکیم

بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت

بہوئی بہوئی شکل ہی پور پاری  
 بہوئی بہوئی شکل ہی پور پاری

دیکھی لیتا ہون جو میں اوس گلکی  
 قاصد ایدیا و رکنا اوسکی صورت کا پتا

بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت



بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت

بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت  
 بماندگی ہوس و کرامت



فلسفہ اور کونسا نامہ میں بیان ہے کہ اس کے آداب میں ہونا چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو سے آگے نہ دیکھے اور اپنے حق پر کبھی غرور نہ کرے اور اپنے آداب میں ہونا چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو سے آگے نہ دیکھے اور اپنے حق پر کبھی غرور نہ کرے

بحر الفت کی نہ ساحل کا پتا ہم کو ملا  
چنگیوں پر نیاں گنگو پاؤں سے  
دیکھتی ہے دیکھی کے کفار حسین  
اب خدا کی طرف سے ہی ہوتے وہا کا اسی صنم  
ضعف میں مستعدھی اور ہنچا یا کوی پارک

مع سان لہرا کی مہنی لاکو رہی ماتہ پاؤں  
پانچ مہین کیا ظلم میں چاروں ہمارے مانتہ پاؤں  
کہہ بی قابو میں نہیں رہتی ہمارے ماتہ پاؤں  
چہر چہتی نام خدا ہم ہر ہمارے ماتہ پاؤں  
چہر زوی مہنی خافت واہ داری ماتہ پاؤں

مصاحب حضرت سلطان احمد تہ تبراند ولہ پیر الملک سید مظفر علی خان پیر اسیر ولد میر دوست علی  
سید علوی اولاد میں حضرت عباس علیہ السلام باشندہ قدس سرہ علیہم السلام کہتے ہیں کہ جو شخص اس کا نام پڑھے اور اس کا

بحر طوقان خیر الفت میں یہ ماری ماتہ پاؤں  
چہر پیکر کی جھیان ہو گر لڑ خاشق ہر دو ہو گیا  
عالیہ ہر ہون ہی ساقی قطر روز شراب  
بیلان ہی آج آئی ہی جو بیل کی صدا  
قطر خوش حرف استا و ازل فی لکھیا  
مشعل ہر نرس الفت ہی ہوں گلین  
اسکو کھتی ہن دراکت کیا بدن ہی م نرس  
چاہی ہی سرور خان ہن وقت ہی ہوں  
نیش غم ہی کردی سورج ہر جانشین  
گلشن رو ہی صنم تک گر سالی ہوں گئے

کشتی و پل بن گئی آخر ہماری ماتہ پاؤں  
ہنور ہا میں چہر جو شمشیر چکاری ماتہ پاؤں  
پای خرم دست سب میں اب ہماری ماتہ پاؤں  
وہوتی کس گلر و تی در با کی ہماری ماتہ پاؤں  
جسم وصلی چار عنصر میں ہماری ماتہ پاؤں  
پنج شاخ چار ہن چار ہوں ہماری ماتہ پاؤں  
استخوان کہتی نہیں گویا ہماری ماتہ پاؤں  
ہر ہن موسی کرین پیدا شہری ماتہ پاؤں  
سود ہن سی باتین کرتی ہن ہماری ماتہ پاؤں  
دہوتی چاہ زرخدان کی کننداری ماتہ پاؤں

چو با جو کھوسو جاران تو میرا بے ہوش  
فصوہ اپنے کا نہا پہرے کھوسو بے ہوش  
جلاؤ ہوں تری کوچی کہ کھوسو بے ہوش  
کہتے جیب میں میری ہن بار کھوسو بے ہوش  
و کھایا یاری تیوی کو کھوسو بے ہوش  
اور تو ماتہ پاؤں سون جاب میں ہن  
و گشت ترقی ہی ایسی کہ و نوسہ ہن

ایسی خراب میں ہماری خراب میں ہن  
کھو گیا ہون گئی ز کھون این میں ہن  
بہار کھی ہا ہون کی جلفی تو دیکھو ہن  
کھان ہی ہا ہون کو ہا ہون ہن  
نرس کھی دہویب میں ہن ہن ہن ہن  
بنی ہن ہا ہا ہن ہن ہن ہن ہن

نشان کوہ نظروا کھوسو بے ہوش  
نشان کوہ نظروا کھوسو بے ہوش  
نشان کوہ نظروا کھوسو بے ہوش  
نشان کوہ نظروا کھوسو بے ہوش  
نشان کوہ نظروا کھوسو بے ہوش





سارو سید ایں شربت میں پاون  
 سارو سید ایں شربت میں پاون  
 سارو سید ایں شربت میں پاون  
 سارو سید ایں شربت میں پاون

خونبار سی جو خواب میں پاون  
 وہ رند ہون کہ نہ رکھوں وہ ہون میں پاون  
 سواو شہر عہد م کی سوانہ دم لو گھنا  
 ہمان پیش جنون صبح و شام ہی مجکو  
 ہر ایک کہتا تھا طفلی میں دیکھ اوس سر کو  
 سوال بوئسرخ میں اگر کروں اوس  
 ابھی سی قاتل عالم ہے دیکھی کیا ہو

تو صبح تر تھی ستمگر کے خونبار میں پاون  
 بنا کی سر کو چوں محفل شراب میں پاون  
 پڑا ہی تو سن ہمت کی اب کاب میں پاون  
 جی نہ قیس کا اوس ادنیٰ خراب میں پاون  
 زمین یہ رکھی کا ظالم نہ یہ شباب میں پاون  
 تو ہنسلی شوخی سی دکھ لای وہ چوب میں پاون  
 وہ مہ رکھی جو شفق کو تہ شباب میں پاون

سید آقا حسن موسوی مانت تخلص ولد میر آغا باشندہ لکھنؤ صاحب یوان شاگرد میان لکھنؤ  
 پری کی چہر سی بہتر ہیں اب قلب میں پاون  
 یہ چال سیکھامری ہر شو سی کیونکہ ہلا  
 نظر جو آئین وہ تلوی تو ہاتہ غلنی لگی  
 لگاؤن عمر ہر اکھون ہی اور کچھوں پر  
 زمین پہ چاندنی ای شہسوار ہی ہر گام  
 سوال وصل کار تا ہون میں اوس بست  
 وہ دل جدا ہون کہ مطلق نہ جو یہ رنج آئی  
 کپڑی ہاتہ مرا سا قیا براسے خدا  
 بیچوں کو چہڑا مانت ہزار شاہ پہ چل

بجا ہی رخ کی طرح رکہ جو تو نقاب میں پاون  
 نہ ہین گی ہاتہ نہ ہین جسم آفتاب میں پاون  
 نہ دیکھی ہون گی پرستی ہی اسخی اب میں پاون  
 جو وقت نشا پڑی ساغ شراب میں پاون  
 قمر ہی ہالی میں یا ہین ہی کاب میں پاون  
 خدا کی شان کہتا ہی وہ جواب میں پاون  
 لگادی سچ کی جا کر کوئی کباب میں پاون  
 کہ لڑ کھڑائی ہیں اب نشا شراب میں پاون  
 زہی نصیب جو او ہین ہر ثواب میں پاون

وہ دروستتہ ہین گرا جہ  
 وفور نازی نقابت نہو جان  
 حضور کتہ ہین جی کر  
 بیشیائہ ہی چو دی میں جی کر  
 کہی شوی نری و حنیون کی خراب میں پاون  
 شرب حال اب چاہے خراب میں پاون

عراق کہہ سب یون پرگانہ نہیں لازم  
 یہ کہنہ نور کہے دل خاطر میں پاون  
 طریق نہیں ہے اسان چاہتہ ہمت  
 چلا چلو نہ تہمین کسہ وہ تاب میں پاون  
 وہ راہ عشق میں ثابت قدم ہون ای کلام  
 نہ کہہ لڑائی کہتہ نشا شراب میں پاون  
 یوسف خان یوسف لدر حمت خان غولبی  
 باشندہ لکھنؤ شاگرد خواجہ حیدر علی پادش

سارو سید ایں شربت میں پاون  
 سارو سید ایں شربت میں پاون  
 سارو سید ایں شربت میں پاون  
 سارو سید ایں شربت میں پاون



ماری سر کویچ پھر سنا کا زار یادان بن  
 رب نہیں ہی طاقت رقتا یادان بن  
 ہستی دست پیمان کو رشک یادان بن  
 پھلا وہ نہی این ہویا قدم  
 ہویا متری ناک چون اوستی اوقدم  
 جنس نہیں سے صورت دوار یادان بن  
 عوش جنون میں تاکہ نہ پہا کی فادان بن  
 ہر ایک سے دیدہ تیرا یادان کا  
 کبھی یاد ہی تب میں ہی جنس کا  
 کبھی تو رنگ سے تیرا یادان کا  
 دیوانگان عشق میں نازک مزاج ہوں  
 پہنوں گلابیوں کی خوش یادان بن  
 دیوان گی میں کس کو یادان بن  
 اکثر یاد سے اوچی یادان بن  
 چکر ہیندہ دست جنون میں رہا شعور  
 عشق کوئی کہ نقطہ تیرا یادان بن

نہ ایک کام چلین گی وہ صواب میں پاؤں  
 چہین منہ کی طرح پردہ نقاب میں پاؤں  
 کبھی نہ گہری ہوتی باہر اضطراب میں پاؤں  
 روان ہوں سوی نجف عشق تو تریاں

ظوائ کجہ کوئی صنم میں ہین بصروت  
 ہمیشہ شرم ہی علی کو اسفلون سے زیا  
 جنون میں لاکہ پھر اسکل مرغ نقب نما  
 خدا کی فضل سنی ہ دن نصیب ہو یوسف

شیخ عبد الرزق مرحوم شعور ولد حسن رضاعت استہ میان باشندہ باکرم مقیم لکنئو شاکرد مصومہ

مسیح دہوی نہ کیوں طشت آفتاب میں پاؤں  
 بنائی اوس فی عجیب تہ کی جواب میں پاؤں  
 فروغ حسن جو پہلا تیرا نقاب میں پاؤں  
 یہ کس شمار میں ہین ہاتھ کس حساب میں پاؤں  
 نہ اس سوار کا او جہا کبھی کاپ میں پاؤں  
 دہری تو جس میں تر اکو چہ شباب میں پاؤں  
 لگائیں اگ نہ رنگ خناسی آپ میں پاؤں  
 نہ کہی موج ہوا قلہ جباب میں پاؤں  
 بلند و پست پڑی شب جو اونکی خواب میں پاؤں  
 سمیٹی برق نہ کیوں امن سحاب میں پاؤں  
 جو کھٹ ماری گئی ہین ہ ٹواب میں پاؤں  
 بساں بخت رہی بیان مدام خواب میں پاؤں

نبی ہین شک شہر سپر کج حساب میں پاؤں  
 شنبای صنعت خالق بیان ہو کس سنہ  
 شعاع مہر کی صورت نہ پہ سیک کا کبھی  
 نہ سمت خیر او ٹھی ہین تر راہ خیر چلے  
 زکی قابل خاکی سی روح وقت سفر  
 ہر ایک نقش قدم پر کٹین گی سیکرون  
 یہی ہی خوف مجھی کہ ہر غمی ہین لب جو  
 قریب ہونہ رہائی اگر اسیری سے  
 یہ ناز کی ہی کہ آئی ہین عذر رنگ ہی آج  
 چلی ہی سرد ہوا آہ کی جو روی جسم  
 ہزار جرم سی بدتر ہی اک ہی دستے  
 شعور منزل مقصود کو نہ پو پھی جسم



سیند خورقور آشتنا خائف کہ بخوان  
 سیند صافا نوارہ فیصلی آشتنا کہنو  
 کچونہ کرژون اکبیدین میں آرا پوین  
 اچال گی سے خاک دربار پوین  
 ہوی سوزدین عشق میں تیری ہون باغ باغ  
 ہا مثل شاخ ہاتھوں میں کجا پوین  
 کہنہ ایک گاشی کا پکو ہوا کجا  
 کھٹ کا کمانہ والی دلدار پوین  
 کھٹ کا کمانہ والی دلدار پوین  
 کھٹ کا کمانہ والی دلدار پوین  
 کھٹ کا کمانہ والی دلدار پوین



سیند خورقور آشتنا خائف کہ بخوان  
 سیند صافا نوارہ فیصلی آشتنا کہنو  
 کچونہ کرژون اکبیدین میں آرا پوین  
 اچال گی سے خاک دربار پوین  
 ہوی سوزدین عشق میں تیری ہون باغ باغ  
 ہا مثل شاخ ہاتھوں میں کجا پوین  
 کہنہ ایک گاشی کا پکو ہوا کجا  
 کھٹ کا کمانہ والی دلدار پوین  
 کھٹ کا کمانہ والی دلدار پوین  
 کھٹ کا کمانہ والی دلدار پوین  
 کھٹ کا کمانہ والی دلدار پوین



شاه دولت غایت مستقر خان در امور و حکومت  
 نصیر الدین نصیر الدین بنارسل کت دیوان ملک علی بنارسل خان  
 چنگیز بنارسل کت دیوان ملک علی بنارسل خان  
 چنگیز بنارسل کت دیوان ملک علی بنارسل خان

انتخار الدوله معین الملک قمر الدین خان بجا وصولت جنگ عرف مرزا حاجی نایب اول مرزا غفار الدین  
 باوشاه قمر تخلص خلعت نشی مرز جعفر نشی سی صاحب ینس کنہنو صاحب دیوان ہند غفر نشی ارد مرزا

پازیب کسی ہی ترسی یار پاؤن مین  
 دامن مین بکڑون کس طرح اوس گل کا دور کر  
 پابند موج نہکت گی مین ہون ای جنون  
 دست جنون نہونی وی سوامی کسی دوست  
 توفی ملا ہی خون کسے بیگناہ کا  
 دست جنون کا تحفہ یہ ہاتھ ایابھی مر  
 جون شمع کیون نہ تشیح ان سے جان  
 اپنی قدم سی کیون ہو دریا لہو کا دست  
 گہرین قمر کے تو نہیں آتا ہی کسی لیے

یا ہی ہجوم چشم طلبکار پاؤن مین  
 فی دست رس نہ طاقت رفتار پاؤن مین  
 زنجیر کیون نہ پھاتی ہی بیکار پاؤن مین  
 او کچھین جو چاک مہب کی کچھ تار پاؤن مین  
 رنگ حفا نہیں ہی ترسی یار پاؤن  
 کوئی نہ سہمی اسکو کہ ہی خار پاؤن مین  
 سرسی لگی توجا کی بھی یار پاؤن مین  
 ہر آبلہ ہے دیدہ خونبار پاؤن مین  
 مہدی لگی ہی تیری گریار پاؤن مین

محمد میر الدین آرزو شاعر نامی ملی صاحب دیوان

مہدی لگا کی بیٹہ رعب یار پاؤن مین  
 دڑتا ہوں یہی بھی تارا پاؤن بیو بجای  
 اتری نہیں بلایم رنگین گادو لیے  
 نقش قدم سی توسن جانان کی گل پہلے  
 آرزو کس وش در دولت کو چور سے

سعد و مہیان ہی قوت رفتار پاؤن مین  
 مل دون مین اپنی دیدہ بیدار پاؤن مین  
 دست صفائی حور کے خسار پاؤن مین  
 بانہ ہی پھری ہی گلشن گلزار پاؤن مین  
 زنجیر ہی محبت سرکار پاؤن مین

بندھا ہی مین  
 بی نور چاند تار ہی ہون نکلے نہ جانے مین  
 جوتا جو پنی جانے سے کجا پار پاؤن مین  
 تنہی مین مین ہوت کی ہتھ پین مین  
 چہا کی مین کہ دیدہ خونبار پاؤن مین  
 صحرانوردی ہی پنی تار پاؤن مین



شاد غلام غلام غلام غلام غلام غلام غلام  
 بن حضرت شاہ اجل اخین باشند ملکہ آباد صاحب  
 مل خون نزل جلون کا نہ تہنہ پر پاؤن مین  
 یہ رنگ رنگ لائے گا ای یار پاؤن مین  
 اوس کو کسی کی کا غلٹن لگی ہی ہر  
 چکھا ہے خوب تیرے کوئی خار پاؤن مین  
 ہر آبلہ دہن سے زبان خار پاؤن مین

گہرین قمر کے تو نہیں آتا ہی کسی لیے  
 دہنی تیرے ہانی ہانی ہانی ہانی ہانی ہانی ہانی  
 کس نے نہ پائی کو ہر نہ ہن رکون  
 کبھی لہری پن دیوار پاؤن مین  
 کبھی لہری پن دیوار پاؤن مین  
 کبھی لہری پن دیوار پاؤن مین



بانی ای پها پا... ای کمانی کو گولش پر کار پادون... برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون...

بوقت شامی در چشم رسی زمین ہی کم  
کیا بد چین ہو مثل زرق قلب سپر گئے  
پایا یہ پایا پای نگارین ہی آپ کے  
ہتکڑیوں کی نہ صدی نہ کپڑیوں کا حصر  
جوش جنون میں ہی خلش خار کا مزار  
آفسل وہ گل چڑوں شی کیوں کر اوٹھایا

ہدایت علی بیجو و خلف میر محمد ہی عزیزوں میں شیخ محمد جو شوش لاپوری کی باشندہ رہی  
جنہش نہیں ہی سائید دیوار سے تھے  
حلقہ بنا ہے روزن دیوار پاون میں

شیر مہینہ سخن شیخ امام بخش مغفور تاسع خلف الرشید شیخ خدا بخش شندہ گاہنومین دیوان سجاد کا پڑھ

لگنی دوناک کو چہ دلدار پاون میں  
بیڑی ندال پاون میں او طفل بہمن  
جہنکار کیوں نہ نیندا و نیا کری کہ ہے  
یون جکو تیری گہرین پندتا ناهی جذب شوق  
یہ ناتوان ہون اوٹھ نہیں سکتا مرا قدم  
رنگ حنا نہیں کہ صفائی بدن ہی یہ  
دشت جنون میں آملی پہوٹی نہیں مری  
اونگھیلوون ہی چلتی ہو تم جکو ڈریہ ہے  
پاپوش کچھ نہیں مجھی درکار پاون میں  
کافی ہے جکو رشتہ زنا پاون میں  
زنجیر ہیر ویدہ بیدار پاون میں  
لگتا نہیں کہی سردیوار پاون میں  
او پچھا ہی جیب کا جو کوئی تار پاون میں  
پہوٹا ہے رنگ عارض دلدار پاون میں  
یہ ہے شبید دیدہ خونبار پاون میں  
او کچی کہیں گھوسہ دار پاون میں

دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون...

۳۶

دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون...

بانی ای پها پا... ای کمانی کو گولش پر کار پادون... برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون... دوسری کسی پها... رانگین برکتی لای خانه شمار پادون...



جی خون بجزیر چانی سے فاضل ہے  
 جی او بچتا ہے کوئی تار گریبان پاؤن  
 جی سب گریبان کیا فرق باریں میں ناوان  
 شہر سے بجو خرام نازد کھلا کے زمین  
 پوزارنگہ او کجا ہے جانان پاؤن  
 بے دو آنکھوں کے میں سوخا کج کج  
 خون قسانی از قدم کھلائی گلاشت

سکی تلون سی مدین فی میں کیا آنکھوں کو ہم  
 مل رقتا تاج او سکی قص کی پہی کی نقل  
 رتی ہی منہدی حاجت ای رہی و بار بار  
 جی خون نکلین گی جتنی جی مثل استخوان  
 میری آنکھوں سی اگر دیکھی تو اپنی حسن کو  
 حسرت چاک گریبان کیا مری پاتھو نکو  
 شہر کی جانب چلتا ہوں تو اٹھتی ہی نہیں  
 چشم تر حیرت میں ہی کیا تیری صورت دیکھ کر  
 دشت و حشت میں چلا جاتا ہوں کیا مانند  
 باغبان پہی کیوں نہ گل منہدی گلاتی باہی  
 وادی و حشت میں شیر سوئی تھی واتی میں تم

ناخن پر نور میں چشم نگہبان پاؤن میں  
 پنجینی سینا دون ای کیک خے امان پاؤن میں  
 ایک دن مل لی ذر خون شہیدان پاؤن  
 ہو گئی جزو بدن خار میخلان پاؤن میں  
 ہو ابھی زنجیر تیری لفت پیمان پاؤن میں  
 وحشتیں کیا کیا نہیں اخی حشف نہمان پاؤن  
 لگ گئی جبسی جنون خاک بیابان پاؤن میں  
 حلقہ زنجیر ہی ہی چشم گریان پاؤن میں  
 چہتی ہیں سرچند کاشی مثل سپکان پاؤن میں  
 تو ملی منہدی جو امی سرو خرامان پاؤن میں  
 چہتی ہیں ناسخ اگر خار میخلان پاؤن میں

شیخ قادر علی موجد خلیف شیخ چرخ علی باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر دہلوی

ضعف سی کیا طاقت رقتا رہویان پاؤن میں  
 وان کرن سی پانچو کی برق خشان پاؤن میں  
 آپ کہتی ہیں جو نور ماہتابان پاؤن میں  
 مل ہی ہی کیا حنا اغیار جانان پاؤن میں  
 اون کی قدموں کی تکی کہیں جہاؤن کس طرح

موج نقش پاہوئی زنجیر پیمان پاؤن میں  
 آہلی ہوئی پیمان ہی جوشن باران پاؤن میں  
 آبلوئسی یان ہی ہیں تار غلی یان پاؤن میں  
 خون نشان ہی کج چشم آبلہ یان پاؤن میں  
 خوف یہی چہہ نہ جانین خار ترکان پاؤن میں

سکھائی جیون خار بیابان پاؤن میں  
 بے تو آنکھوں کے میں سوخا کج کج  
 خون قسانی از قدم کھلائی گلاشت

بے تو آنکھوں کے میں سوخا کج کج  
 خون قسانی از قدم کھلائی گلاشت

کھنڈے لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر دہلوی  
 کھنڈے لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر دہلوی  
 کھنڈے لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر دہلوی

کھنڈے لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر دہلوی  
 کھنڈے لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر دہلوی  
 کھنڈے لکھنؤ صاحب دیوان شاگرد خواجہ وزیر دہلوی



کیا قیامت کی دعا پکار کر پڑھا تو وہی وصف لفظ  
 کیونکہ عظیم علی کہ اور ادویہ کا وصف لفظ  
 مگر نہی سلسلہ دم خیر پڑا تو نہیں  
 خانہ لکھ کو پیری کیا صورت کمال  
 ہی زاراوس پیری کیا صورت کمال

چو قریب  
 بدلی چین کی ہوں طرف تھیرا پونین  
 کیا کلبدن ہی آپکی تصویر پانین  
 او بچی ہونی ہی زلف گر گہ پانین  
 لپٹین گی دور دور کی سنجھ پانین  
 پانینگی سر او ہٹانی کی تعذیر پانین  
 ہندی لگی ہی کیا بت بی سرا پانین  
 ای گل نہیں ہی طاقت تھیر پانین  
 خلتال ہی کہ لوہی کی زنجیر پانین  
 کیا نقش پانی پانی ہی تو قہر پانین

مگر نہی سلسلہ دم خیر پڑا تو نہیں  
 خانہ لکھ کو پیری کیا صورت کمال  
 ہی زاراوس پیری کیا صورت کمال  
 کیونکہ عظیم علی کہ اور ادویہ کا وصف لفظ  
 کیا قیامت کی دعا پکار کر پڑھا تو وہی وصف لفظ

خلیفہ گلزار علی اسپر خلیف میر علی محمد نظیر اکبر آبادی صاحب دیوان گرو اپنی والد ماجد کے  
 مل ڈال خون عاشق دلیکھ پانین  
 گروش میں تیرا ساتھ تو دیتا پہ کیا کروں  
 ہٹو کر سی قتل عام کرین کیوں نہ وضو صدا  
 پانین جو ہون تو گرفتار وہ بھی میں  
 کیسا وطن سی جلد قدم او ہٹتا ہی اگر  
 ہندی لگانا ہی بت بی سرا پانین  
 چہا نی جہت میں ہی فلک پیر پانین  
 ناخن نہیں ہیں کہتی میں شمشیر پانین  
 اونکی گرمی میں میری ہی زنجیر پانین  
 دو بیڑیان نڈالتی وقت تھیر پانین

مگر نہی سلسلہ دم خیر پڑا تو نہیں  
 خانہ لکھ کو پیری کیا صورت کمال  
 ہی زاراوس پیری کیا صورت کمال  
 کیونکہ عظیم علی کہ اور ادویہ کا وصف لفظ  
 کیا قیامت کی دعا پکار کر پڑھا تو وہی وصف لفظ

مگر نہی سلسلہ دم خیر پڑا تو نہیں  
 خانہ لکھ کو پیری کیا صورت کمال  
 ہی زاراوس پیری کیا صورت کمال  
 کیونکہ عظیم علی کہ اور ادویہ کا وصف لفظ  
 کیا قیامت کی دعا پکار کر پڑھا تو وہی وصف لفظ





کے لئے اس کا نام پڑھا اور پھر  
 اس کے لئے اس کا نام پڑھا اور پھر  
 اس کے لئے اس کا نام پڑھا اور پھر

تاکریم بہت کیا اور اس میں جو  
 تکریم بہت کیا اور اس میں جو  
 تکریم بہت کیا اور اس میں جو

دشت گردی میں بہت کیا اور اس میں  
 دشت گردی میں بہت کیا اور اس میں  
 دشت گردی میں بہت کیا اور اس میں

جگو تھکرائی اگر لیل  
 کہو دیا یک دست میرا  
 سیکھتا ہی چال کیا  
 قد آدم بڑھ گیا رت  
 کہو دو لوح قمر میں نقش  
 ہر ستارہ اور رہا ہی نکل  
 وصل میں آنکھیں جو ملنی  
 بوسہ لینی میں چکنا  
 آتی ہی عطر گل خورشید  
 کی بو پاؤں سے

سنبیل سو دای مجھوں سبز  
 ہوا جاتی ابھی دل و کبنا  
 مشکیا اونکی جو ابو ہنچی  
 قدم زلف اتری تک لنگتی  
 ہستی ہی رفتار میں سر کو  
 رکھ کر وصل میں مہا جو وہ  
 سروروان سحر کی رفتار  
 کا کہ تہا دو چرخ پر کفش  
 پامین جان پڑتی ہی دم  
 رفتار یار ائی پری کاغذ  
 خانی ہو بیاض چشم کا  
 میٹھی پوئی تم کنا نہر  
 اگر گہوڑا او تہا وہ دل  
 پرواغ کو تلو نوی مٹی  
 میں مہنسر

ایک سفلی کھائی تیار  
 نی نیت میں ہی غم نہیں  
 کہہ پڑھنی کھی کا  
 اسی شہت بھی بارہ  
 ناوہ درای پامین  
 ہاں باؤن میں



ای پری نظرون میں اپنی  
 صاف حلا پاؤں نور کی  
 سانچی میں کیا صلغ فی  
 ہالا پاؤں اسی تو معجز  
 ناگو یا تہا را پاؤں سے  
 صاف اگر الماس کا ٹکڑا  
 تہا را پاؤں غیرت  
 خورشید تیرا اسی مسیحا  
 پاؤں اس تما شا گاہ میں  
 او سکا تا شا پاؤں

آتش رنگ حناسی کیا  
 بہہو کا پاؤں ہی ہر ستارہ  
 تیری چوٹی کا ہی رشک  
 آفتاب ہر قدم پر مروی  
 زندگی کرتی میں انداز  
 پنا کیوں تصور سی جگر  
 پر ہونہ صدہ نہ بجز میں آسمانی  
 پایامہ آسمان سے کم  
 نہیں شعلی نقش پای  
 جانان ہی نکلتی میں  
 سجا

آفتاب داغ سو دای گری  
 ایسی آفتاب آبا سے  
 جنوں سر کا پسینا  
 پاؤں سے لگی تو تین  
 ستارے اڑتے ہوئے  
 پاؤں سے ہو گیا پاؤں  
 سے ہو گیا پاؤں سے ہو  
 گیا پاؤں سے ہو گیا  
 پاؤں سے ہو گیا پاؤں  
 سے ہو گیا پاؤں سے ہو  
 گیا پاؤں سے ہو گیا

مرو سیاح وارثہ مزاج ارشاد  
 علی شاہ سالک مدینہ شاہ  
 فضل حسین عظیم آبادی  
 مخفی شیخ محمد علی  
 باشندہ

مرو سیاح وارثہ مزاج ارشاد  
 علی شاہ سالک مدینہ شاہ  
 فضل حسین عظیم آبادی  
 مخفی شیخ محمد علی  
 باشندہ

مرو سیاح وارثہ مزاج ارشاد  
 علی شاہ سالک مدینہ شاہ  
 فضل حسین عظیم آبادی  
 مخفی شیخ محمد علی  
 باشندہ

نہیں ہے وہ جس کی ہر ایک جہت میں ہے  
جس کی ہر ایک جہت میں ہے وہ جس کی ہر ایک جہت میں ہے  
جس کی ہر ایک جہت میں ہے وہ جس کی ہر ایک جہت میں ہے

مذکورہ سید محسن علی محسن ولد سید شاہ حسین حقیقت و وطن بزرگوں کا خوشیت  
سکون ہوا لکھنؤ کے تین تاندہ خواجہ وزیر وزیر اور سینہ علی اوسط رشک

یہ نہیں رنگ حنا جو ہو بدل پاؤں  
پڑتی ہی نخیر بان ہی آج یا کل پاؤں  
ہنگی ہے شعلہ جوالہ چھا گلن ٹون میں  
جلتی ہی ہر ایک اونکھی مثل مشعل پاؤں میں  
چہتی چہتی ہنگیا کا تو نچا جنک پاؤں میں  
ہی گل مغل نہیں پاپوش مغل پاؤں میں  
بدلی مرہم کی لگا ونکا میں کا جلا پاؤں میں  
ملکی سو پہالی نبی میں ایک باد پاؤں میں  
ارغنون سی کہ نہیں ای بار چھا گلن پاؤں میں  
دور کر پہلی لگا ونکا میں صندل پاؤں میں  
پار دون میں ہی سستی کی طرح کا جلا پاؤں میں  
جب دبا یا یار نے چنی کو اونچا پاؤں میں  
ہنگیا ہر آئینہ مقیش کا تہل پاؤں میں  
آملی نکلے نہیں پہوٹی ہی کو پل پاؤں میں  
اسی زاہد ہی تو لپٹی می کی دلدل پاؤں میں

پہی بھلون کا شوق سی بل پاؤں میں  
سین لپی ہی جو اون لک مسل پاؤں میں  
گر جو قاری گھنگرو کی افنی بہن گے  
سقا جوش جنون سی آبلو نہیں ہی حل بن  
ہی دہ سرگردان کہ جنکو کوبھی مجھی خاں ہو  
سقا وات ای چمن آراتری قدوس ہی  
کون گردش پر پس کرانو پوچی چشم زخم  
سقا کو دریا کرین تیری کرم سی ہی جنون  
سقا خاک بھی سین تھو کہین مجھ میں  
مانی ہی منت جو قاصد لایہ گنا خط کا چوہا  
استحان جلنی کامیری گر کر ہی تہدوی  
ہنگیا سارا دوپٹہ صاف موج سجتہ نوز  
باعث زینت ہو می رنگ بیابان جنون  
پہر چھا آئی ہوا سب سبز پہل جنون  
مور پہ مسجد کے لندہ نہیں پٹہ کر شہی

خانہ جہاں ہے خود میں  
کنت میں جہاں ہے جنجیل پاؤں میں  
ایں صفائی تاوی ایں صفائی  
پورا کر دل میں ایں صفائی  
چال تیار کیوں ایں صفائی  
مخبر عالی قافا خواجہ صدر علی  
مخبر عالی قافا خواجہ صاحب بران  
۳۳۳  
ہی ایں صفائی  
میں ایں صفائی  
لادہ ہی ایں صفائی  
رنگ گل ایں صفائی  
نقش ایں صفائی  
خار کا ایں صفائی  
یوم ایں صفائی

شاہ راہ سی ہوں میں وہ حال  
سنگ کا کو ہی نہ لانی ایں صفائی  
ہی ایں صفائی  
ہی ایں صفائی  
ہی ایں صفائی  
ہی ایں صفائی  
ہی ایں صفائی  
ہی ایں صفائی

از قدم کس که گم رفت برون دیو زنده  
 بجز بار جهان کین نه ستون دیو زنده  
 این بی لای کبیرانه خوشن زیر پا  
 معنی کای نسبت دوی با شاهی ای

سرفرویان تک تو پیش خاکسارو

سینان کجی مان بخت قلند خنجره

لکهنو صاحب دیوان مع بشنوی و قصاید شاگرد رشید مرزا جعفر علی صاحب

هر روش مجبین که بی بی خاک گلخن زیر پا  
 سبزه نورسته تها مانتد سوزن زیر پا  
 هی گریبان تیر دامن اور دامن زیر پا  
 آگیا هو ککرت دود طوق گردن زیر پا  
 لای گری تصویر قالمین کووه بن شهن زیر پا  
 بهیر انکارون کا تها تها پنولون کانفرن زیر پا  
 جسکی تیری دل جلی کای ای دفرن زیر پا  
 سب ز راه دوستی بولی که دشمن زیر پا

آئی گراوس شک گل بن صحن گلشن زیر پا  
 لطف گلگشت چمن دیکهانه کچه بنی زو خطا  
 پیرین کاتیری حوشی کی عجب نقشه می آه  
 لاغری یان تک بونی بی تیری دوانی کی آه  
 کیا عجب گرسختری حسنج چون حی قلم  
 پوچی سرتک بای عین اوس بن جویا نوی گه  
 شمع روشن سادو تربیت پر نظر آنی لگی  
 کفنش نو آیا پندر کجی و جرات عشوه گه

طالب علیخان مرحوم علی شش خان باشده که تود دیوان فارسی مع تصای  
 وغیره اور ایک دیوان بچیتہ اور شتر کا مجموعہ اور ایک حمر چرخان انکا ہی شاگرد رشید جعفر علی

ز تبه کییا طالم دل مرغان گلشن زیر پا  
 نور کا ہوتا نہیں ز بہار مسکن زیر پا  
 ساریج کی مانند ہی میرا شمشین زیر پا  
 گوشہ دستار دجھی جان دیامن زیر پا

کیا دبا صر صر گلو کجا تیری دامن زیر پا  
 پاک طینت دب جلمین فی سو خوشی گر کیا  
 بسکہ ہون میں نا تو ان خور کردہ افتاد کے  
 ساقیا اتنی تومی پلو اک ہر گام خرام

بغیر از بار جهان کین نہ ستون دیو زنده  
 این بی لای کبیرانه خوشن زیر پا  
 معنی کای نسبت دوی با شاهی ای  
 سب ز راه دوستی بولی که دشمن زیر پا  
 طالب علیخان مرحوم علی شش خان باشده که تود دیوان فارسی مع تصای  
 وغیره اور ایک دیوان بچیتہ اور شتر کا مجموعہ اور ایک حمر چرخان انکا ہی شاگرد رشید جعفر علی  
 کی یاد اور زاری با او با گلشن زیر پا  
 سرتی بانی صنم کی استغاثہ ز تیری کجی  
 دل میرا زاری با او با گلشن زیر پا  
 ای خدا کا گم یہ واجب ہی او با گلشن زیر پا  
 ایک دن لایا میرا سرتی کے تاثیر ہے  
 کرم رفتاری میں آجاتی ہوا سن زیر پا  
 کی عجب ہی گے مانند سوسے  
 بعد ورن بھی بچتی آرزو پوسے  
 ایک دن لایا میرا سرتی کے تاثیر ہے  
 ہندی پائے خان لیا و خلف غلام جعفر علی  
 باشده که تود دیوان فارسی مع تصای  
 وغیره اور ایک دیوان بچیتہ اور شتر کا مجموعہ اور ایک حمر چرخان انکا ہی شاگرد رشید جعفر علی

میرزا باغی بختی کبیرا رہے  
 لاغری گریا آیتنا سبکبارا سی خنجر  
 ہر وقت پڑھا ستار دجھی کجی  
 سرتی بانی صنم کی استغاثہ ز تیری کجی  
 دل میرا زاری با او با گلشن زیر پا  
 ای خدا کا گم یہ واجب ہی او با گلشن زیر پا  
 ایک دن لایا میرا سرتی کے تاثیر ہے



یاریان در کعبه که با کلمات ای یارین  
یاریان در کعبه که با کلمات ای یارین  
یاریان در کعبه که با کلمات ای یارین  
یاریان در کعبه که با کلمات ای یارین

یا علی دارین میں نادر کو بھی سرفراز  
رونڈنی صبح و مسامہ

محمد عیسیٰ مرحوم تنہا باشندہ لکھتو صاحب یوان گردنامی شیخ  
روندتی پہرتی جو میں صحرا و گلشن زیر پیا

ایکدن ہوتا ہی تنہا	تیری وحشی کی ہوئی لاگوں تھی ان
کسقدر روت جنون پر خار تہا میں کیا کہون	آنجائی تیری کوئی کو
کشتہ مڑگان کی او سکی خاک پرت چا صبا	پہر نہی آوی گی مری اور جاگس
نا امیدانہ نفس میں کہ رہی تھی عنڈیپ	شاخ مرجان بنگی شاخ
اسقدر بلبل نی خون رویا فراق یارین	

صادق حسین خان صادق لڈنار علی خان خواہر زاوۃ تلج الدین حیدر خاں

ہر چرخ آبلہ رہتا ہر دور سن رہے	ای جنون بیخون بہا تا ہی کہ رونن زیر پیا
ہی گریبان ہاتھ میں	طوق و بیڑی کی نہیں جلجت ہی امی ہنگر و
خاک کیکان درمی	آتش رنگ جناب ہی یا عذاب نار ہے
پاون کی زنجیر بر طوق گردن زیر پیا	نانوانی نی یہ وحشت میں چہ کیا یا ہی مجھی
آسی صادق دانہ آنجم کی خرمن زیر پیا	عروش اعلیٰ پر گئی معراج کو جس شب نبی

حکیم وحید اللہ خان وحید خلف حکیم حیدر اللہ خان باشندہ بدائون ملازم راجہ بہرت پور ضلع

کاٹ کہاتی ہی جو آجاتی ہی ناگوں زیر پیا	ہی غضب بوہجی تری زلف مین زیر پیا
ہی تماشا دور سے ہم بولی و شہن زیر پیا	زیر پائی جبکہ بہنی اوسنی دست تغیری
کیا کہیں اوس شوخ کی ہی شمع شہن زیر پیا	کیون پننگی کا پیر شش نگ جناب پر ہو گیا

بندی فارسی علی شاہ دوشن زیر پیا  
یاریان در کعبه کہ با کلمات ای یارین  
یاریان در کعبه کہ با کلمات ای یارین  
یاریان در کعبه کہ با کلمات ای یارین  
یاریان در کعبه کہ با کلمات ای یارین



یاریان در کعبه کہ با کلمات ای یارین  
یاریان در کعبه کہ با کلمات ای یارین  
یاریان در کعبه کہ با کلمات ای یارین  
یاریان در کعبه کہ با کلمات ای یارین

سازد و غارتگر کو بر سر پستی  
 زیندگان را زیندگان را زیندگان  
 زیندگان را زیندگان را زیندگان  
 زیندگان را زیندگان را زیندگان

بہون جناب بحر جوں فانوس روشن زیر پا  
 اسقدر خار میان ہی میں وزن زیر پا  
 ہی بجا گر بد اپنکا ہو نشین زیر پا  
 لای کر دل کو مری دست کا توں زیر پا  
 بدلی مندی کی لگایا اوسنی انجن زیر پا

ہون جناب بحر جوں فانوس روشن زیر پا  
 اسقدر خار میان ہی میں وزن زیر پا  
 ہی بجا گر بد اپنکا ہو نشین زیر پا  
 لای کر دل کو مری دست کا توں زیر پا  
 بدلی مندی کی لگایا اوسنی انجن زیر پا

پاک چہ  
 ل کا  
 کیا  
 ناپائیس ک صورت چھوٹی نعل  
 دیگا گرد سکو ہوا بخود حسام خیرہ چشم

مرزا اکبر علی حضرت باشندہ گھنٹہ صاحبے ان

کیا عجیب نبور کا ہو وے نشین زیر پا  
 تانہ آجائی کسی عاشق کا مدفن زیر پا  
 نعل کا پیدا ہوا ہی اپنے معدن زیر پا  
 آگیا چلنے میں جانان کی جو دامن زیر پا  
 سکو ہوتا ہی یقین ہی تیری گلشن زیر پا  
 ایک دن لوگوں کی ہو گا اپنا مدفن زیر پا

ہو ہی میں آتے روزن زیر پا  
 آتا نہیں گورن بیان کطرف  
 خت دل کو مل کی تلوو کسی قاتل نی یون  
 خود بخود نکلا وہین دل ہی ہماری علی  
 گل کہلاتی ہیں تری وقت مٹی نقش قدم  
 شکر کشی و نیامی دورہ میں کیا عشرت کر

شیر پیشہ سخنوری شیخ امام بخش مخمور تاج شیخ خلیف شیخ خدا بخش باشندہ گھنٹہ صاحبے ان

لاکھی اپنی شہید وئی ہی مدفن زیر پا  
 ایک دن آجائی گریہ سیر کی معدن زیر پا  
 آگیا چلنے میں قاتل کا جو دامن زیر پا  
 صورت برگ خزان کرتا ہی شیون زیر پا

بلغ میں وندی بہت پہو لوگنی خرمین زیر پا  
 یہ اثر تیری خاکا ہی کہ کان نعل ہو  
 ماتہ دور آئی زمین سے سو شہید مارتی  
 گلشن تصویر قالی تیری اوٹہ جانیکہ ساتہ

ایسی ہی زبا جانا جیو  
 اس عمارت کو نہ دوں  
 دیکھا اس خفاں ذرا تر  
 رخصت ہیں آئی ہندین  
 کیسے ہیں آئی ہندین  
 ہون میں وہ چھوڑے  
 گر خاک سپری نام  
 ضحک ہے راہ طلب  
 آئے ہیں بگاہ سے  
 حلالان آتش جوین  
 وہ کہ پلانا نور  
 پہنچا جان کوئی جانان  
 داد ہے پور خار تو  
 وہ کہ پلانا نور  
 پہنچا جان کوئی جانان  
 داد ہے پور خار تو

حلالان آتش جوین  
 وہ کہ پلانا نور  
 پہنچا جان کوئی جانان  
 داد ہے پور خار تو  
 وہ کہ پلانا نور  
 پہنچا جان کوئی جانان  
 داد ہے پور خار تو



با لیاقت و شاک سر به غرور  
 منادی فرست خاک لب خاموش  
 سر تا پای سر در راه سبزه  
 ای معجزه خاکی من بخت  
 در آن زمان که خورشید بر  
 رخسار تو تابان است  
 در آن وقت که غم  
 بر رخسار تو نشسته  
 در آن روز که  
 خورشید بر رخسار  
 تو تابان است

قمر الدین خان بهر صلوات جنگ عرف فرزا جانی ای دل مزار عارفان  
 شیخ مزار جعفر استادی صابری زین صاحب مکتوب ضابطه دیوان ای فارسی شاکر قنبر

چهل تار گرسنی دوش کی بی دوش نقش پا	با جوش نقش پا
یہ بار دیکھو اور تن و تو شش نقش پا	بی دوش پا
گرتا ہی یہ بیان لب خاموش نقش پا	بگا خاک راه
دلانہنگی ہوا پنی فراموش نقش پا	گانگا حال
مطلق ہی آفتاب کا آغوش نقش پا	یرے ماہ کا

آئینہ خاکسار و نگاہی دوش نقش پا	افسادی جو چاہی تو کہ ہوش نقش پا
شاہد ہی اونکی حال گلیان جوش نقش پا	از سبکہ گرم رو گتے ہیں بہر عدم
ملکتا ہی دیکھ دینے مد ہوش نقش پا	وہ مست جو گیا ہی او سی چوڑا راہ میں
او دہر کو لگ رہا ہی حسن گوش نقش پا	کچھ تو صدا ہی آہ تہ خاک ہے کہ جو

نواب منصور خان مغفور میر خلیف نواب محبت خان محبت بن جان قوط الملک طوط محبت صاحب  
 کیشہر باشتمند بریلی مقیم لکھنؤ صاحب دیوان شاکر قنبر خورش جرات

شاید ہو پاؤں او سا ہم آغوش نقش پا	خاک اپنی اس لپی ہو ہی ہمدوش نقش پا
آہا ہی ہر طرف نظر ایک جوش نقش پا	یاران رنگان کا کہاں ہونہ ہون نشان
یہ ہی بیان خواب فراموش نقش پا	ہی خاک کو بھی تری قدر مہوسی کا خیال

۳۷۹  
 در آن روز که خورشید  
 بر رخسار تو تابان است  
 در آن وقت که غم  
 بر رخسار تو نشسته  
 در آن روز که  
 خورشید بر رخسار  
 تو تابان است







این صحنی بینا و سن بهشتی کجا بود تیریا  
 دلمنا بیخونگی سسند را از دینیا  
 زین پیران دن پایا  
 زین پیران دن پایا  
 زین پیران دن پایا  
 زین پیران دن پایا

صورت دامن گل دل ہو گیا بس حال کجا  
 نوری تری کف پاکی عجب کیا جو بنے  
 ہی ہی تعمیر سر پائی گی کا سبے بلا  
 جسی کی ہی سایہ سان وضع ملایم ختیا  
 ہی کہان وہ شوکت و واری جاہ و ہم  
 سیکڑون کت جاتین گی صورت نخل جنا  
 واہری پاس اوب کو سون تہر پہون دورو  
 قدر نیکنو نکی نہ ہو کم لاکہ وہ پا پال ہون  
 ساقیا ایسی پلا دی می رہی باقی نہ ہوش  
 خلق عالم میں ہونگا کوئی جہسا تلکھام  
 کل بس اوکی خاکسی کانی اوکین کے وکینہا  
 ہنسکر کرتی ہی آنہ صحت اہل کمان  
 زرق اپنا آسیا سان نھن گردش میں  
 تیرہ بختی می مری وہ بن گیا سنگ سیاہ

رگیا  
 خاک کا  
 خواہ  
 سکتو  
 سیکڑ  
 یوں نہ ملی ہندی ہی ترک شکر زیر پا  
 تانہ آجی سایہ دیوار و کب زیر پا  
 آبر و جاتی ہنیں کو آئی گونہ زیر پا  
 ہو سبوی بادہ سر پادور ساغر شیر پا  
 زہر سیٹھا بنگیا آئی جو شکر زیر پا  
 آج جو کہتی ہنیں برگ گل تر زیر پا  
 دو پہر کوشا یہ آجانی ہمشکر زیر پا  
 یہی لکھا شاید مرا خطا مقدر زیر پا  
 جب کہی آیا ہی عالمی سنگ مرمر زیر پا

یہی ہے کہ جس کو ہم وہ ہمہ نکل  
 یہی ہے کہ جس کو ہم وہ ہمہ نکل  
 یہی ہے کہ جس کو ہم وہ ہمہ نکل  
 یہی ہے کہ جس کو ہم وہ ہمہ نکل



چال ستانہ چلیں کینہہ  
 زخم چالی کا بنا ہی شکل  
 کیون چلیں میں وہ اوچی  
 تیرہ کی اپنی زلف پتکے  
 کب ہی کر دیکھیں اس ماہ  
 ایسی چلیں کہ کہیں دینا نہیں

مولف تذکرہ سید حسن علی محمد حسن ولد سیدہ حسین حقیقت باشندہ لکھنؤ شاگرد خواجہ وزیر وزیر اور علی

رنگ ہندی کا ہنیں ہی ای سنبہ زیر پا	بعدن یا قوت ہی یا سعدن زر زیر پا
ہی شورش آبلہ ہی رشک اشکر زیر پا	یجنون روشن رہا کرتی ہی چمچ زیر پا

ایلیا و دکھ اپنی خار سے تیرہ زیر پا  
 ایلیا و دکھ اپنی خار سے تیرہ زیر پا  
 ایلیا و دکھ اپنی خار سے تیرہ زیر پا  
 ایلیا و دکھ اپنی خار سے تیرہ زیر پا



صانع عالم نے نبیؐ کی بنا پر کتنا عجب کیا ہے  
 اور کون سا دل کس نبیؐ کی بنا پر کتنا تڑپا ہے  
 اور کون سا دل کس نبیؐ کی بنا پر کتنا تڑپا ہے  
 اور کون سا دل کس نبیؐ کی بنا پر کتنا تڑپا ہے

<p>ایچون ایسا بڑا          رو سکوا دے ساقیا          ہم کامو جرن جگر          صفت          کیا ہی رنگ اپنا جاتین ہم خدا کی طرح          عشق میں اوس کلکی ہر اک کی نظر میں          بیگامیر سے بیابانین جو وہ شیریں اد          جس زمین پر تم قدم رکھو وہی وہ آسمان          ای پری قمری اوی شمشاد بھی بائین          گوری گوری پائونین یہ رنگ ہمدیکا          اوسکی ہم دار فہ رفقا محسن کیون نہوں</p>	<p>ساتھ پیری کی چلا آتا ہے لنگر زیر پا          راہ میں ڈٹا ہوا آتی جو سناغیر زیر پا          گر صدف آجاتی تو بن جاتی گوہر زیر پا          زندہ رہ جاؤں اگر قسمت سی چکر زیر پا          ہی یہ ایشی یا حباب آب کو غر زیر پا          کاش پونچائی ہمیں رنگ مقدر زیر پا          کوئی ہی لانا نہیں کانتا سمجھ کر زیر پا          رنگ بنجائی کی رشک خام شکر زیر پا          ذرہ ہامی خاک چمپیں بنکے اختر زیر پا          تو جلاتی سایہ نخل صنوبر زیر پا          صبح جنت کی شفق رکنا ہی دلبر زیر پا          سبک اگر بولتی تھی جسکی اکثر زیر پا</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ایرمان

شیر پیشہ سخن شیم امام شمس مغفورنا مسخ خلف شیخ خدا بخش باشندہ لاہور مقیم لکھنؤ میں ان اوس  
 ہمسای سچی ہن ہن ایسی بشر کی ایرمان  
 فقرنی ہمیں پر ہون جہاویں زر کی ایریا  
 کیون دیکھی اپنی ایشی ایک تارا دیکھ کر  
 پنچہ خورشیدی سچی قر کے ایرمان  
 کستردنازک ہن میری سیمبر کی ایریا  
 کم نہیں تارونسی اوس رشک قر کی ایریا

کیون جو شہ پہون چکے سبکے جاہی اوس بنجے رات بہن لاکر اراوس جو پے سب تقریبین نظر میں عارف جو پے سب میں اونی زیاد اوس سیمبر کی ایریا  
 بیچنے والی سب پیچھا میں تا علی علی ان  
 در احسین فدائیت سچ کو اللہ بابت شہ  
 فتنہ ناکلی غلطی میں ہمیں ایسی سب کی ایریا  
 زندگی بہر ایریاں رگرا گئی کلانہ دم  
 قابضین کہیں جو اوس بیادو گری ایریاں  
 فتنہ ناکلی غلطی میں ہمیں ایسی سب کی ایریا  
 کلاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں  
 ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں ہاں





لو مال کرو  
 تا ہون نہ ہمارے تلوی  
 ہر جون نے مرازندان میں قدم پوچھا  
 جتنے جا بید کا کچھ نہ تھا  
 خار کی تاک میں چاہے بیڑی تلوی  
 جو چھو کر دے میں چاہے تلوی

اوس گلی میں مرگئی لاکھوں رگڑ گڑ پان



محمد ساکن کانپور شاکر دہلوی ٹاہل شاک

اللہ نے بنائی ہیں تری نور کی تلوی  
 یوں آتی ہیں جب خواب میں اک حور کی تلوی  
 آنکھوں سے لگا لون بت معرور کی تلوی  
 لاریب ہیں برگ شجر طور کی تلوی  
 کھچلائے ہیں پہر عاشق مجھ کی تلوی  
 گویا کہ بنے ہیں تری بلور کی تلوی  
 کیونکہ نہ جلیں عاشق محور کی تلوی  
 چھلتی ہیں سراپا ترے رنجور کی تلوی  
 آنکھوں سے لگائے گئے منصوب کی تلوی  
 اسی رشک پری ہیں تری کافر کی تلوی  
 آنکھوں سے ملو گنا میں کسی حور کی تلوی

پہر ہر کچھ حور کہ کچھ تھی  
 لقاقت میں اس قدر نہ ہو جاتا ہے  
 چہاں ہاں نہ رہتا ہے  
 فیض قدم اہل حق اللہ سے  
 اور جاتا ہے نقش کف پانچ لہری  
 دیکھا مہ تابان کو عجب خواب میں شبکو

سید خاصن موسوی امانت خلف میر آغا باشندہ لکھنؤ صاحب دیوان گردیدہ بیان لکھنؤ

عارض حور سی بہتر ہیں تمہاری تلوی  
 فلک حسن کے ثابت ہیں ستاری تلوی

ایسی پر نور مہین کی ہیں پیاری تلوی  
 جی ضیاء روی ہیں پور تری قدر نوی لگی

۵  
 کسک زین پر نہی عیان تو تو قلم و قریب  
 دشت پر خار سے کہیں چھتیں تین تین  
 آرمی میں دو لاکھ تین لاکھ تین  
 آئی ہیں یہ صفائے نہ نہ یہ بلور میں  
 تھی جب فصل جوتوں اور گلی صحیح کرے  
 دیدہ دل کے ہے تری یاد میں ای تلوی

عشق جو ثابت تری یاد میں ای تلوی  
 زمین سہلانی میں جن میں ای تلوی  
 باون بولی میں امانت کی اوس گل ای تلوی  
 عشق قرار کے قابل ہیں ہمارے تلوی  
 ایہ عیاشان ہلال دل و زبان شاکر  
 صاحب دیوان شاکر دہلوی تلوی  
 صاحب دیوان ان روزوں تلوی  
 لکھنؤ میں ہر گز کی تری یاد میں ای تلوی  
 ہر سہا پانوں میں ہر گز کی تری یاد میں ای تلوی

ایہ نام ہے  
 بلکہ میں رنگ ہے  
 ایسی پنجوں کے  
 پہر کچھ ان روزوں  
 اب تو ای جوش جنوں ہو گیا ہے تو ہی تلوی  
 پای میں تم نے وہ دنیا میں تو کبھی تلوی  
 سہتی ہیں سوئی زمین ہی جت اٹھی تلوی  
 کیوں ملائی ہو رخ شمس و قمر سی تلوی  
 شب و صلت میں ذرا چھو جو کبھی ہی تلوی  
 ایسے نازک تو کسی کی نہیں دیکھی تلوی  
 جہاں آئینہ یہاں دیکھو گی کسی تلوی

ایسا نزاکت ہی اگرچہ مہرگان سہلا مین  
 ڈھنگے میں باہی گارین میں وہ لوح باقوت  
 کیکے طاووس چلین خاک تہناری گی  
 دشت پر خار میں کیا پہر میں دور آئیگی  
 آبی خار بیابان سے پکا ڈالے میں  
 رنگ رخسار پری جنسی اور اجا تا ہی  
 اب تو وہ نام خدا چلتی ہیں پنجوں کی پہل  
 فرق و عزت کی مانند ہی اونین زمین  
 ہاتھ اس جرم پہ اوس شوخ فی تلوی ہیں  
 مہندی ملتا ہی جو شوخ تو چہاں جاتی ہیں  
 ای ہلال اب کی ہوا ماہ صفر غرت میں

سروا مرزا سردار تخلص خلفا لٹر شید سید محمد طبع طبانی باشندہ کھنڈو شاگرد خواجہ وزیر  
 ای شہر میں ہی ہتھاب سی بہتر تلوی  
 میری گھر میں جو قدم رہنے کریں کچھ ہی  
 مزوہ ای جوش جنوں دشت میں آئی ہی ہار  
 بس گبی عطر خناسی گل قالین سارے  
 گل گلشن کا شرف دشت نور دی ہی ملا  
 صاف آتی ہیں نظر مہر منور تلوی  
 اسپنے آنکھوں سے لگایا کروں دن بہر تلوی  
 پہر کجاتی ہیں کئی کئی برابر تلوی  
 رکھدی تم نے جو ای جان مہر تلوی  
 پھد کے کانٹوں ہی ہی لا لاکر آج تلوی

ایہ نام ہے  
 بلکہ میں رنگ ہے  
 ایسی پنجوں کے  
 پہر کچھ ان روزوں  
 اب تو ای جوش جنوں ہو گیا ہے تو ہی تلوی  
 پای میں تم نے وہ دنیا میں تو کبھی تلوی  
 سہتی ہیں سوئی زمین ہی جت اٹھی تلوی  
 کیوں ملائی ہو رخ شمس و قمر سی تلوی  
 شب و صلت میں ذرا چھو جو کبھی ہی تلوی  
 ایسے نازک تو کسی کی نہیں دیکھی تلوی  
 جہاں آئینہ یہاں دیکھو گی کسی تلوی



ایہ نام ہے  
 بلکہ میں رنگ ہے  
 ایسی پنجوں کے  
 پہر کچھ ان روزوں  
 اب تو ای جوش جنوں ہو گیا ہے تو ہی تلوی  
 پای میں تم نے وہ دنیا میں تو کبھی تلوی  
 سہتی ہیں سوئی زمین ہی جت اٹھی تلوی  
 کیوں ملائی ہو رخ شمس و قمر سی تلوی  
 شب و صلت میں ذرا چھو جو کبھی ہی تلوی  
 ایسے نازک تو کسی کی نہیں دیکھی تلوی  
 جہاں آئینہ یہاں دیکھو گی کسی تلوی





قطعه تارخ جهان  
امیر علی خان  
که در روز قیامت  
ببیند و نشان  
نصیحی  
سین فیس  
بهر سال از سی  
عجب نظمش  
مربوب شده  
که در روز قیامت  
ببیند و نشان  
نصیحی  
سین فیس  
بهر سال از سی  
عجب نظمش  
مربوب شده

بهر تارخ سال اتماس  
مذوم خودم جواز  
فضل

قطعه تارخ از لاله رام سبهاوی

میر حسن علی بیاض جهان  
کرد تالیف طرزه مذکوره  
هر ورق رشک تحت گلشن  
لطیف الحان درین چمن پیدا  
رنگ و بو می دگر بهر شعراست  
بهر تارخ او ز اهل سخن  
کاک رونق بدیه کردیم

۳۸۶

بویزه کرده گزوه بودید حسن است  
هر بیت جوا بر وی تان با حسن است  
از هر صفحات صفات پیدا حسن است  
فرمود کتاب با سراسر حسن است

سید محسن علی نمود آن تالیف  
هر مصرع در اوست غیرت مردان  
شیرازه او بود ز جعد خوبان  
رونق چون کرد فکر تارخ خرد

قطعه تارخ طبع زاد مرزا علی حسین گنویان شاگرد شیخ امام بخش تارخ

شد احسن و مرغوب بر حق تذکره

محسن علی صاحب جوان تالیف کرد

قطعه تارخ میرزا محمد رضا خان بی  
ببیند و نشان  
نصیحی  
سین فیس  
بهر سال از سی  
عجب نظمش  
مربوب شده  
که در روز قیامت  
ببیند و نشان  
نصیحی  
سین فیس  
بهر سال از سی  
عجب نظمش  
مربوب شده

نسخہ شفا لکھنؤ

چہ بہار کوشش

نور بان نبون اسکے سخن کا مدعا  
ہر جا در نور

اگر سن جوانی یہ ہوا  
اچھا اب عنچہ مجا نے پیر ہوا

بہار شاگرد میر علی وسطا شک

تذکرہ بہر ساکنان ہند  
بادگار است در میان ہند  
شہد معطر و ماغ جان ہند  
این سرا پاست بوستان ہند  
شجرہ محمد شاعران ہند

مخلص باشند فرخ آباد شاگرد میر

لوگ اگر اسکو کہیں شک چمن ہی بجای  
میلو گار طبع ارباب سخن ہی پیر بجای

ایضا در صنعت

میر ہی مشفق نی کہا ہی مذکرہ کمن توڑ کا  
ہو سکی کیونکر کسی نسلی طیب سا کجا

وہ دیکھا تذکرہ وہ شاعر نکالاجواب  
ہی شمار بیٹہ نسلی مصرع سال آجنگار

قطبہ تاریخ طبع از شیخ فدا حسین مخلص  
اسا کو قصیدہ بیانی ضلع بلند شہر و تھانہ

کیا تذکرہ لطیف و نادر  
محسن نے فدا رقم کیا ہے

کیا حسن مکانی ہے سرا پایا  
ہر حرف پہ او سکے جان فدا ہے

نظمی باشندہ قصیدہ بیانی ضلع بلند شہر و تھانہ  
از باب تاریخ طبع از شیخ فدا حسین مخلص  
تفسیر سال میں غلط ہو گیا ہے  
تنب او سکے یہ تذکرہ  
نور بان نبون اسکے سخن کا مدعا  
ہر جا در نور

جو صفحہ ہے جان  
کجا کہوں  
وہ اہل  
نور بان نبون اسکے سخن کا مدعا  
ہر جا در نور  
کیا کہوں  
وہ اہل  
نور بان نبون اسکے سخن کا مدعا  
ہر جا در نور  
کیا کہوں  
وہ اہل  
نور بان نبون اسکے سخن کا مدعا  
ہر جا در نور

فلسفہ سائنس کی روشنی میں  
 مسلمان نظامی حکم و نشان  
 سیدنا محمد بن عثمان کلبی

کریم جیسا کہ حسن علی  
 مہربان سے تذکرہ اہل سخن کا  
 نظامی حکم و نشان  
 کیا روشنی میں حسن علی  
 حسن اور سکا سے یہ قانون  
 نظامی حکم و نشان

پہنخت تاحسن علی رنگ بیان شاعران  
 بزینتاضی صبح پیناز و یاضی نامہ اش  
 جلوہ گاہ صد ہزاران عجبان  
 دستہ از یاسین و ضمیران و فستق  
 شاعر رنگین قم یعنی نظامی کز زبان  
 خود نواخی سال اتما مشنگ عجب

در گلستان ساقی حسن گین کلام  
 فی بیان نکتہ سخن از قلم بل ریختہ  
 نامہ نو طرز را ہم داد رنگ گلستان  
 ای نظامی عنایت شنوای گلک من

ایضاً

نکتہ و ان نکتہ سنج نکتہ نگار  
 جنبش کلک اوست باد و بھار  
 طبع او بہت ابر گوہر بار  
 نثر اور ہزار ہزار نثر  
 نقش زود در مرقع گفتار

میر محسن حلی پاک جسم  
 کز فی گلشن بلاغت نظم  
 وز پے دامن فصاحت نشر  
 نظم اور شک صد فلک پروین  
 تابہ تسوید ذکر اہل سخن

۳۹  
 نظامی حکم و نشان  
 کیا روشنی میں حسن علی  
 حسن اور سکا سے یہ قانون  
 نظامی حکم و نشان  
 کریم جیسا کہ حسن علی  
 مہربان سے تذکرہ اہل سخن کا  
 نظامی حکم و نشان  
 کیا روشنی میں حسن علی  
 حسن اور سکا سے یہ قانون  
 نظامی حکم و نشان

نظامی حکم و نشان  
 کیا روشنی میں حسن علی  
 حسن اور سکا سے یہ قانون  
 نظامی حکم و نشان  
 کریم جیسا کہ حسن علی  
 مہربان سے تذکرہ اہل سخن کا  
 نظامی حکم و نشان  
 کیا روشنی میں حسن علی  
 حسن اور سکا سے یہ قانون  
 نظامی حکم و نشان

شقی شاکر و میر علی اوسط رشک

واسط سیر کے رکھتی ہیں تمنا حورین  
کیا سراپا ہی پر جی جکی ہیں شہزاد حورین



مخمس نہ دیدست در آفاق جواب حسن  
کہ از ان گشت عیان ای صواب محسن

این سراپا سخن ای سجاد جناب محسن

محمد حسین محمد طوطو کلمہ ۱۲۴۹

ہست ہر یک مصرعش بر جہتہ  
از گل معنیست این گلہ ستہ

نقطہ یاب حور و لالہ دہشت لعلی از شاگرد خواجہ زبیر

مثلاً محبوب ہوا ز پیکت اے عالم  
یہ ہی بے شبہہ گلستان بہار عالم

میر محسن نے کہا تذکرہ ایسا و چھپ  
زار اب مصرعہ جہتہ تاریخ لکھنوں

قطعہ تاریخ طبع تراو عابد الرحمن رحیم خان رحیم شاگرد میر ہادی علی بیچوڑ

ہر بیت جسکی کم نہیں بڑی حوری  
یہ نور کا کلام ہی یہ شعر نور کے

کیا تذکرہ کہا ہے یہ محسن اسی محسن  
کیا خوب مقام کی تاریخ یہ ہوئی



دینا شاہ پیر کے نہیں کام  
بغض کوئی خاکے نہ کت  
براک دل میں سب کت  
مناسبت سب اللہ نون نقاب  
نظارتی رخسار نقاب  
قلہ تامل بوجہ نقطہ  
بعضا میں کلمات سے بہت  
بازت ہوا ای ضیاء حسن  
جو کس زور در کس لکھنا  
کہ لفظ مضمون کی پہنیں  
دم بوش مطلب سداں کی  
کہ ال سخن جسکو سچین  
چیت میں سب شاعر کا  
سخن فرس عالی

ہوا دل کو جان  
ہاں ہر کس  
ہوا دل کو جان  
ہاں ہر کس  
ہوا دل کو جان  
ہاں ہر کس



در کتابها که در دسترس است  
 در کتابها که در دسترس است  
 در کتابها که در دسترس است  
 در کتابها که در دسترس است

اینچنین تاریخ طبعش گفتم از جوش طرب در گذشته از سحر تفکر بی فلسف	حالا نشاید با او که ما در حال افضل از آن بد کرده در شمع حلال
--------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------

قطعه تاریخ طبعش از اعلیٰ بهار شاعر در محلی کوفت چهار تذکره میر حسن جلی کا بهار اسکی تاریخ کیا خوب که بی	هومی اور مطلق حور سودا از آرزو
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------

قطعه تاریخ طبعش از مولوی محمد علی خان هم منصف نسخه حسن چه خوش مطبوع شد بهر کز در انوار بهرت تاریخ سنی طبعش ششم یک هزاره محمد	
------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--

مطبوع هومی کتاب حسن عالم میرزا بهین جهان سن ریالی بر لب انتخاب حسن	تاریخ سربان سی هی بزمین نامم بره کذا
--------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------

قطعه تاریخ طبعش از شیخ العباس عشقی شاکر میر علی بهار شاکر نول شورنی چهار با جواس سربا کو که بی به عیسوی تاریخ طبع عشقی نے	هر ایک بول او بها خوب جاب کلام ازل زبان خوب انتخاب چهار
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------

در کتابها که در دسترس است  
 در کتابها که در دسترس است  
 در کتابها که در دسترس است  
 در کتابها که در دسترس است